إِنَّ اللهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا

از تصنیف علامہ جلیل و فاضل نبیل جناب مولانا مولوی محمد امیر الدین احمد صاحب دہلوی

مشہور واعظ جامع مسجد دہلی
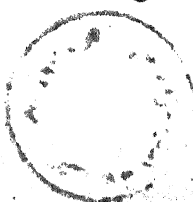
تفسیر ابر کرم

مطبع فیضی دہلی مین طبع ہوئے

مرتبہ ثانیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم
وآلہ واصحابہ اجمعین الی یوم الدین برحمتک یا ارحم الراحمین **اما بعد** فقیر حقیر سراپا
تقصیر محمد امیر الدین احمد حنفی مشہور واعظ جامع مسجد دہلی بن منشی حسین علی صاحب مرحوم جعل الجنۃ مثواہ
کہتا ہے کہ حسب اصرار و فرمایش احباب بخواہش تمام سامعین ۔ تفسیر ابر کرم المعروف مناقب والا ئی امرا باخیر
جو تفسیر آیت ان اللہ وملائکتہ یصلون علی النبی یا ایھا الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما
کی کیگئی ہے ۔ کہ جسمیں فضائل درود شریف و ذکر نماز و بیان مصائب امام حسین علیہ السلام اور دلچسپ عجیب
حکایتیں اور قدمائے اسلام اور ائمہ کی دلفریب بفریب روایتیں مع اوراد دلربا اور مادہ معرفت افزا ہیں کہ خداوند
تبارک تعالیٰ میرے دلخواہ ناظرین کو ان سے جزائے جزیل اور اجر جمیل عطا و مرحمت فرمائے ۔ اور تحت ذکر
صالحین ابرار اخیار حالات امرا صالحین جو فی زمانا دینداری میں سبقت لیگئے ہیں بطور یادداشت و
بقائے نام ہی نے اپنے نیک گمان کے بموجب انکا ذکر خیر لکھا ہے اور نیز ان حضرات کا بھی نے شکریہ
ادا کیا ہے کہ جنہوں نے مجھکو مدرسہ اسلامیہ فتحپوری میں کوشش کرکے پڑھایا ۔ اور جو اسوقت
مغتنمات دہلی ہیں انکا ذکر خیر بھی اپنی کتاب میں بقائے یادداشت لکھتا ہوں اور جن حضرات کا
میں نے اپنی کتاب میں حال لکھا ہے انکو دل سے دعا دیتا ہوں یارب انکو اس جہان میں خوش رکھہ
اور خاتمہ بالخیر اور انکا حشر مع النبیین خصوصا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وصحابہ

تابعین وتبع تابعین واولیاء کرام ہو۔ آمین۔ اللھم تقبل منا انک انت السمیع العلیم حسبی اللہ لا الہ الا ہو علیہ توکلت وھو رب العرش العظیم ٥

التماس فقیر

جو لوگ مذاق تالیف وتصنیف سے واقف ہیں وہ خوب جانتے ہیں کہ اس قسم کی تصنیفات میں مصنف کو کیا کچھہ صعوبتیں پیش آتی ہونگی۔ اس قسم کی تصنیفات کے لئے کسقدر سامان درکار ہونا چاہیئے۔ روساء کا حال دریافت کرنا اور صدہا کتاب کا دیکھنا اور پھر اسکے لئے فارغ البالی بھی چاہئے جو اس زمانہ میں عنقا ہے۔

کافہ اہل اسلام کو خوشنودی ہو

ہم بہت خوشی سے اپنے جمیعت مند معزز مولانا مولوی محمد امیر الدین احمد صاحب۔ واعظ جامع مسجد دہلی کے سوانح عمری لکہتے ہیں۔ معزز مقتدر مصنف افصح الفصحاء ابلغ البلغاء حامی دین متین عالیجناب حضرت مولانا مولوی امیر الدین احمد صاحب مشہور واعظ جامع مسجد دہلی مد فیضہ میں بہت فخر کے ساتہہ اس بات کو ظاہر کرتا ہوں کہ ہمارے مولانا نے بعد انفراغ تحصیل علم حدیث شریف سنہ ۱۳ ہجری نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے دہلی میں قیام اختیار کیا اور جب سے وعظ جامع مسجد دہلی میں شروع کیا اللہ کے فضل وکرم سے عرصہ سوا چہہ سال میں آپکی ذات سے بہت فیض ہوا دو ہزار نو سو آدمیوں کو مشرف باسلام کیا یعنی مسلمان کیا جنمیں بلحاظ اختصار انکے نام نہیں لکہے گئے اور جس جگہہ مولانا موصوف تشریف لیجاتے ہیں دو چار دس پانچ کو کلمہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پڑہا دیتے ہیں اور روز رات مولانا ممدوح کو ترقی اسلام کا خیال رہتا ہے مولانا بڑے عالی حوصلہ عالم اور قامع بدعت اور اظہار امر حق میں ملامت گر کی ملامت سے نہیں ڈرتے ہیں احیاء سنت میں ہمہ تن مصروف رہتے ہیں اور بڑے مداح رسول اکرم اور اہلبیت اور صالحین ہیں آپ بڑے مشہور واعظ ہیں مصنف اور لیاقت علمی میں اپنا مقابل نہیں رکہتے۔ آپکے مذاق کلام پر ایک عالم فریفتہ ہے۔ آپکے خاندان میں کوئی ایسا نہیں ہوا۔ آپکا بیان نہایت دردناک ہے۔ یہ حضرت بڑے نیکنام نیکی

پسند - نیک راہ - نیک مزاج - عدیم المثل ہیں - آپ بڑے منکسر المزاج - فروتن - مشہور متقی
دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع اور کشادہ ہے - حکام وقت آپکی بہت عزت کرتے ہیں - حکام یورپین
میں بھی آپکو بہت توقیر حاصل ہے - مگر آپ ان سے کم ملتے ہیں - ہر جمعہ کو آپ جامع مسجد میں وعظ فرماتے
ہیں ہزارہا مسلمان بعد ادائے نماز جمعہ آپکی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں - لوگ بڑے شوق سے آپکا وعظ
سنتے ہیں بہرحال آپکی بود و باش دہلی میں آیہ رحمت الٰہی ہے اور اسلام کے لئے زینت اور ترقی
لامتناہی ہے - آپکی خدمت گذاری دیندار لوگوں پر درہمے قدمے سخنے ہر طرح واجب ہے -

ایک خیر خواہ اسلام سید حسن الحق عفی عنہ

صاحب عالم جناب مرزا محمد سلیمان شاہ صاحب بہادر

مصداق قول علیہ السلام من لا یشکر الناس لا یشکر اللہ خداوند کریم نے مجھے دلی جوش دلایا
کہ میں اپنے محسنونکا علے قدر مراتب شکریہ ادا کروں - جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے انکے مونہوں کو سفید
کیا ہے آخرت میں بھی انکے مونہونکو سفید کرے - آمین یارب العالمین برحمتک یا ارحم الراحمین -
اطلبوا من الرحماء و من حسان الوجوہ کا پورا مصداق دار الخلافہ شاہجہان آباد میں ہم
اپنے سرتاج حامی اسلام حضرت عالم مرزا محمد سلیمان شاہ صاحب بہادر گورگانی تیموری
کو پاتے ہیں احسن الخالقین نے جس حسن ترکیب سے آپکے جسم لطیف کو عمدہ سانچے میں ڈالا تھا اُس سے
سوا خوبیاں آپکو روحانی طور پر عنایت کیں حافظ قرآن آپ ہیں حاجی حرمین شریفین آپ ہیں
علوم کا وہ حال کہ عربی فارسی انگلش سب میں طاق اور صفات نیک میں شہرہ آفاق ہیں
حضرت بڑے باخیر شخص بابرکت ہیں - فیاض - بادل سخی - سیر چشم - منکسر المزاج خلیق بدرجہ
غایت ہیں فقیر حقیر نے جو کچھ پڑھا سب آپ ہی کا فیض تربیت ہے میں جناب کا شکر
بجز نہ زبان قلم سے بجا لا سکتا ہوں نہ قلم زبان سے - شعر از دست و زبان کہ برآید کز عہدہ
شکرش بدر آید - فی زمانہ ذات بابرکات جناب کی دہلی میں ایک یادگار خاندان تیموری ہے
یا الٰہی آپکی عمر طویل اور آپکے دشمن ذلیل ہوں - آمین -

حافظ وکیل عزیز الدین صاحب

حضرت عالیجناب بدر الصلحا رحاجی حرمین شریفین مولانا مولوی حافظ وکیل عزیز الدین
صاحب دام فیضہ حضرت کی خوبیاں بیان نہیں ہو سکتی ہیں۔ خدائے تعالے نے آپ کو ایک
مجموعہ محامد پیدا کیا ہے۔ جسکے وجود باجود سے باعتبار دین و دنیا ادہر تو مجمع اتقیا کو رونق ہے ادھر
بزم وکلا کو زیب و زینت ہے حضرت میرے دوسرے محسن ہیں۔ آج دہلی بہر میں ماشاء اللہ حوبات آنکو حاصل
ہے شاید کسی کو نصیب ہے میری درس رئیس میں اس صاحب نے بھی کوئی حصہ کم نہیں لیا بلکہ میری
تحصیل علمی سب ایسی پارسا کے دامن الفت سے وابستہ ہے یہ صاحب بڑے نیکنام نیکی ایسے۔
مخیر۔ باخیر آدمی ہیں۔ آپ اعلیٰ درجہ کے مشہور متقی اور نماز پنجگانہ اور تلاوت قران میں ناغہ نہیں ہاتے
آپ ہر صبح اپنی مسجد میں۔ قران کا ترجمہ فرماتے ہیں اور صدہا مسلمان فیض پاتے ہیں۔ یہ جناب
بڑے ذی علم۔ آپکی محاورات نازک سے خوبے دلبران خجل اور مضامین پاکیزہ سے مزاج لطیف
طبیعاں منفعل معنی تازہ سے قالب الفاظ میں جان ڈالنا اور انفاس عیسوی سے معانی پژمردہ کو
تازہ تر از گل بنانا حضرت ہی کا کام ہے۔ اخلاق میں ہمہ تن خلق کہو تو بجا ہے۔ مروت میں مروت
مجسم لکھوں تو زیبا ہے ہمارے حضرت عالی حوصلہ حامی اسلام ہیں اور آپکی ذات سے اسلام کو رونق ہے
علماء کو آپکی ذات سے بڑا فخر ہے علماء کی بڑی عزت کرتے ہیں اور تعظیم سے پیش آتے ہیں۔ نہایت
خوش عقیدہ ہیں کلمہ خیر کے کہنے اور لکھنے سے کچھ عذر نہیں ہے اس حدیث پر آپکو بہت خیال رہتا ہے
حدیث فرمایا علیہ السلام نے من ستر مسلما سترہ اللہ فی الدنیا والاخرۃ ومن یسر
علی معسر یسر اللہ علیہ فی الدنیا والاخرۃ واللہ فی عون العبد ما کان العبد
فی عون اخیہ۔ جو صفتیں کہ مومن میں چاہئیں ذات والا میں موجود ہیں ذلک فضل اللہ
یوتیہ من یشاء آپکا دم دہلی میں مغتنمات سے ہے اصل تو یہ ہے کہ ایسوں ہی سے زینت
اسلام ہے اب فقیر بھی انکو دعا دیتا ہے یا الٰہی انکو دارین میں سرخرو رکھ اور حشر انکا مع النبیین
خصوصاً محمد رسول اللہ صلعم والصحابہ والتابعین والتبع تابعین واولیاء اللہ رضوان اللہ علیہم
اجمعین

اجمعین کے ساتھ کرے آمین ثم آمین ۔

مولانا محمد شاہ صاحب

یادش بخیر صاحب خلق محمدی تابع شریعت احمدی افضل الکرام اشرف العظام ملک سیرت فرشتہ صورت ہادی شریعت زبدہ فقہائے زماں **محدث دہلی** اعلےٰ جناب مولانا **محمد شاہ صاحب** مرحوم جعل الجنتہ مثواہ ۔ عالیجناب مولانا ممدوح کی خوبیاں بیان نہیں کر سکتا ہوں ۔ جو جو خوبیاں ذات با برکات میں اللہ تعالیٰ نے دی ہیں ۔ علم حدیث و تفاسیر و فقہ میں آپ نے ایسا مایہ کمال بہم پہنچایا تھا کہ آجتک سلف سے ایسا مفسر دیکھا نہ سنا ۔ زہد و تقوے بدرجہ غایت تھا اور خلق بدرجہ نہایت تھا ۔ اس عاصی کے علم حدیث میں اُستاد شفیق تھے یا الٰہی جنت میں خوش و خرم رکھ ۔ آمین ۔

جناب میر بادشاہ صاحب مرحوم

یادش بخیر حضرت عوالی مرتبت معلے القاب افتخار الامرا بدر الصلحا **میر بادشاہ** صاحب مرحوم و مغفور جعل الجنتہ مثواہ ۔ آپ بڑے دیندار مشہور متقی آدمی تھے اور نماز پنجگانہ و تلاوت قرآن بلا ناغہ کرتے تھے ۔ یہ صاحب اعلےٰ درجہ کے فیاض ۔ با دل ۔ با خیر شخص با برکت تھے **حکایت** آپکی بتاریخ ۲۷ ماہ رمضان المبارک ۱۳۱۳ھ کو میرے معزز مہربان حضرت عالیجناب شہزادہ محمد فرخ صاحب مرزائی نے بیان فرمایا کہ میں آج بعد سحری کے عالم رویا میں کیا دیکھتا ہوں کہ حضرت میر بادشاہ صاحب مرحوم ایک نہایت عمدہ سفید پوشاک پہنے ہوئے اپنی قبر میں ٹہل رہے ہیں اور اس آیت شریفہ کی تلاوت کر رہے ہیں قالوا الحمد للہ الذی صدقنا وعدہ واورثنا الارض نتبوء من الجنۃ حیث نشاء فنعم اجر العاملین ۔ شہزادہ صاحب فرماتے ہیں میں نے حضرت مغفور سے دریافت کیا کہ آپ نے دنیا میں کیا عمل کیا تھا کہ جسکے عیوض میں آپکو خدا کے یہاں سے یہ مرتبہ ملا فرمایا اللہ کی حمد و ثنا کس منہ سے بیان کروں میں نے اپنے پیارے سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث کے

بموجب ایک مقدمہ فیصل کیا تہا اسکے عیوض میں مجکو خدا نے یہ مرتبہ دیا۔ فرمایا جبکہ مجکو قبر میں کہا تو عجب ہے حکم ہوا کہ میرا بادشاہ نے ہمارے حبیب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روح خوش کی ہے ہم بہی انکی خطائیں معاف کرکے جنت میں انکو جگہہ دیتے ہیں میں نے یہ امر حق جانکر اپنی کتاب میں درج کیا ہے کہ اسکے دیکھنے اور سننے کی رغبت ہو کہ ہم بہی رسول خدا سے ایسی محبت کریں جیسی کہ اس مرحوم و مغفور نے کی اور اپنی مراد کو پہنچے اور دوسرے میں نے اس مرحوم کا نام نامی اسیواسطے لکہا کہ اس نام نامی کو دیر تک بقا ہے کہ ایسے لوگوں کا ذکر خیر باعث برکت ہے۔ اس مرحوم کی قبر احاطہ خواجہ باقی باللہ میں ہے یہ مرحوم طالبعلمی کی حالت میں میرے حال پر نہایت کرم فرمایا کرتے تہے اور ہر طرح کی امداد دیتے رہتے تہے یا الٰہی انکو جنت میں ہمیشہ خوش رکہہ۔ آمین اور انکے صاحبزادونکو بہی دوجہان میں سرسبز کر اسوقت مجکو خدا نے دلی جوش دلایا کہ میں حضرت کے دونوں لائق فرزندوں کا اپنی کتاب میں مقتضمات دہلی میں ذکر کروں۔

محمد میر و محمد نصیر صاحبان

حضرت عالیجناب محمد میر محمد نصیر صاحبان دام اقبالہم۔ آپصاحبان کی خوبیاں میں بیان نہیں کرسکتا دونوں صاحب نیکنام۔ نیک طینت۔ نیک راہ۔ نیک مزاج رئیس وش طبیعت۔ یہ حضرات منکسر المزاج فروتن۔ مودب۔ متواضع۔ فیاض۔ مہماں نواز۔ شریف۔ شریف پرور۔ خوش عقیدہ۔ اعلے درجہ کے خلیق ہیں۔ علمی لیاقت ماشاء اللہ صاحبان عالیشان کی بہت اچہی ہے۔ ایک سے ایک لائق اور اعلے ہیں محب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ حضرت محمد نصیر صاحب گہر پر تشریف رکہتے ہیں اور حضرت محمد میر صاحب میرٹھہ میں درجہ اول کے وکیل ہیں۔ آج میرٹھہ شہر میں جو بات ماشاء اللہ آپکو حاصل ہے شاید کسیکو نصیب ہو۔ یہ کچہہ تہوڑی عزت نہیں ہے۔ آپ سندیافتہ ولایت ہیں۔ بہرحال دونوں صاحب جنکا دم بسا غنیمت ہے۔ فقیر دونوں صاحبان ذیشان کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے شکریہ یہ ہے طیبہما اللہ قلبکما فی قلوب الابرار و ذکی عملکما فی عمل الاخیار۔

ہر چند کہ شہر دہلی قبل از غدر ۱۸۵۷ھ زمین پر نمونہ بہشت کہلاتا تہا۔ باوجودیکہ وہ حضرات صاحب کمال

جو باعث رونق اور سبب زینت اس شہر کے تھے رہگرا ئے عالم بقا ہوئے۔ عمارات نامی گرامی معرض انہدام میں آگئیں مگر پھر بھی جو غور کیا جاتا ہے تو نسبت اور شہروں کے یہ شہر بہشت ہے نہیں تو اعراف ضرور ہے اب بھی بعض صاحب کمال اور اہل ہنر بحال تباہ بطور یادگار زمانہ سابق موجود اور مغتنمات سے ہیں چنانچہ انکا حال مختصراً چند سطور میں درج کیا جاتا ہے۔

مغتنمات رؤساے دہلی

جناب نواب محمد امیر الدین احمد خانصاحب بہادر فخر الدولہ نبیرہ لوہارو

عالیجناب معلے القاب ممدوح الخطاب۔ فرشتہ رو ملک خو عاصف عہد حاتم مہد مقتداے روزگار آیہ رحمت پروردگار زیب افزاے مسند دولت و اقبال جلوہ آراے وسادہ مکنت و اجلال عالی خاندان صاحب عز و شان حامی دین متین نواب محمد امیر الدین احمد خاں صاحب بہادر خلف اکبر نواب نیاں مآب فخر الدولہ محمد علاء الدین احمد خانصاحب بہادر علائی مرحوم طاب اللہ ثراہ وجعل الجنۃ مثواہ کم قبالہ۔ دار الخلافہ شاہجہان آباد بلکہ تمام ہندوستان میں رئیس المسلمین اور بدر الصلحاء اور سالار الابرار اور مشہور متقی۔ نیک نام نیکی پسند۔ نیک راہ نواب موصوف کو کہنا چاہیئے۔ عمدہ صفات پابند صوم وصلوۃ اور ورع تقوے اور لیاقت علمی میں آپ ہندوستان کے رئیسوں پر سبقت لیگئے ہیں شہرہ دادگستری اور آوازہ رعایاپروری آپکا چار دانگ عالم میں بلند ہے عدل و انصاف آپکا منصف حقیقی کو پسند ہے ادنے و اعلے کیطرف نظر فلاح ہے ہر کہ ومہ آپکے لطف و کرم کا مداح ہے ارکان مروت آپ پر ختم ہیں۔ سچ تو یہ ہے کہ خلق مجسم ہیں بہرحال آپکا دم فی زمانناً غنیمت ہے۔ اصل تو یہ ہے کہ ایسوں ہی سے اسلام کی زینت ہے اللہ انکو دوجہان میں خوش رکھے آمین علاوہ اسکے آپکا ذکر خیر صفحہ ۔ میں بیان کیا گیا ہے۔

جناب نواب علاء الدین احمد خانصاحب بہادر فخر الدولہ نبیرہ لوہارو مرحوم

نفس بخیر طوطی ہندوستان وعندلیب ہزار داستان زنگ زداے آئینہ سخندانی مصقل مرآت نکتہ دانی بلبل خوش لہجہ سخنوری رشک افزاے کلام ظہوری وحسرت افزاے مضامین انوری وحید العصر

فہامہ دہر امیر الہند والاجاہ اعنی فخر الدولہ نواب معلے القاب بدر الصلحار حضرت مولانا
مخدومنا نواب محمد علاء الدین احمد خانصاحب بہادر مرحوم و مغفور مبرور طاب اللہ ثراہ
وجعل الجنتہ مثواہ زبان فارسی میں علامی کے اُستاد شفیق تھے ۔ حضرت کا تبحر دریائے عمان سے کم نتھا
جناب کی روانی قلم و تیزی زبان پر دشمنوں تک نے درود بھیجا ۔ حضور کی بذلہ سنجیاں اور دعا سیجناب
کی پیشگوئیاں اللہ اللہ جیسی خوش آیندہ تہیں کہ انہیں پر تمام ہو گئیں ۔ اس ننگ جہان کو
جتنا فخر ہو بجا ہے کہ جسکا اُستاد فخر الدولہ علائی ہے ۔ سچ پوچھیے تو ایک یہی بات اپنے ہاتھ
آئی ہے **فقیر** بھی حضرت نواب صاحب مرحوم کو دل سے دعا دیتا ہے کہ نواب صاحب مبرور کو جنت میں
خوش رکھیو یارب جب تک دریا میں صدف اور صدف میں در اور در میں آب اور آب میں موج باقی
ہے نواب صاحب کی اولاد کو سر سبز اور خوش و خورم رکھیو ۔ آمین ۔ نواب صاحب مرحوم کی اولاد حضرت
نواب فخر الدولہ امیر الدین احمد خان صاحب بہادر اور نواب بشیر الدین احمد خان صاحب بہادر اور عزیز الدین
احمد خانصاحب بہادر و ضمیر الدین احمد خانصاحب بہادر و صفی الدین احمد خانصاحب بہادر دام
اقبالہم کو گرداب فتنہ و فساد سے محفوظ رکھیو اور اقبال روز افزوں سے محفوظ بحرمتہ النبی وآلہ و
اصحابہ ۔ این دعا از من از جملہ جہاں آمین باد ۔

جناب نواب مرزا محمد حسین صاحب

حضرت معلے القاب زین الصلحار نواب **مرزا محمد حسین صاحب** عرف **میاں خضر** دام اقبالہم
قلم کو طاقت نہیں کہ انکے اوصاف حمیدہ سے ایک حرف لکھے زبان کو یارا نہیں کہ انکے محامد پسندیدہ سے ایک لفظ
کہے ۔ یہ حضرت مشہور متقی ۔ دیندار نیکنام ۔ نیکی پسند ۔ نرم طبیعت ۔ رحمدل ۔ پابند صوم و صلوۃ ۔
بڑے خوش عقیدہ ۔ دریادل ۔ صادق الوعدہ منکسر المزاج ۔ فروتن ۔ حامی دین متین ۔ از عشاق
رسول خدا ۔ شب خیز تہجد گذار ۔ اوراد سفر و حضر میں نہیں چھوٹتے ۔ بزرگ عمدہ ۔ یہ رئیس درویش
طبیعت ہیں ۔ آپکا انصاف منصف حقیقی کو پسند ہے ۔ جس مقام کو نواب موصوف نے چھوڑا وہاں
کی رعایا چشم پر آب ہی ۔ گو میں آپکا حال کتاب ہذا کے ۱۸ صفحہ میں درج کر چکا ہوں مگر آپکا دم

یہی دہلی میں غنیمت ہے اسلیے منتخمات دہلی ہیں یہہ لکھنا مجکو ضرور ہوا- آپ بڑے عالی خاندان میں حضرت کے اجداد والا تبار عالی خاندان والا دودمان معزز و ممتاز تھے اور ہمیشہ شاہان عصر کی حضور میں بمناصب جلیلہ سرفراز رہے- حضرت نواب قاسم جان علی نصیب بہادر مغفور آپکے جد امجد ہیں انکو شاہ عالم بادشاہ سے بصلہ نمک حلالی خطاب سہراب جنگ کا عطا ہوا تہا- بہرحال آپکا دم دہلی میں غنیمت ہے- راقم کو آپ سے نہایت تعلق دلی ہے- یارب انکو دارین میں خوش رکھیو اسوقت آپ تحصیلدار جگادہری کے ہیں-

جناب نواب محمد سعید الدین احمد خان صاحب

حضرت عالیجناب افتخار الامرا وقار الروسا زین الحکام زینت العظام افصح الفصحا ابلغ البلغا نواب معلے القاب **محمد سعید الدین احمد خان صاحب** بہادر خلف الرشید حضرت بدر الصلحا نواب ضیاء الدین احمد خان صاحب مرحوم و مغفور دام اقبالہ- انکی خوبیوں کا حال تحریر میں لانا آب دریا کو پیمانہ سے ناپنا ہے آپکے کمالات کا حوالہ قلم کرنا آفتاب کا منہ چڑانا ہے رئیس ہی آپ بوجہ کے ہیں کہ رفعت شان کے آگے بلندی آسمان کی پست اور دولت و حشمت کے سامنے قارون تنگدست ہے فیاضی اور حمادی حد سے زیادہ- اور شاعری میں آپ استاد وقت ہیں- یہ وہ شاعر ہے جسکے کلام کی چار دانگ عالم میں دہوم مچی ہوئی ہے- اردو زبان کے سمجھنے والے اور اہل تذکرہ اور شعرا انکی زباندانی کو سند لاتے ہیں- یہ صاحب خوش فکر نازک خیال فصیح اللسان- نغز گو- بذلہ سنج عدیم النظیر مقنن عقیل- مودب- خوشرو- وجیہہ- احسن الخالقین نے انکو ایسا خوشرو پیدا کیا ہے کہ دہلی میں اپنا نظیر نہیں رکھتے- آپ طالب تخلص کرتے ہیں- آپکی فصاحت و بلاغت طرز و ادا جو جو خوبیاں روسا میں چاہئیں وہ آپکی ذات میں موجود ہیں بہرحال آپکا دم دہلی میں غنیمت ہے- یاالہی انکو دوجہاں میں سرخرو رکھیو

مولوی فضل حکیم صاحب

حضرت عالیجناب افتخار الامرا زین الصلحا مولانا مولوی **فضل حکیم صاحب** دام اقبالہ- خلف الرشید بدر الصلحا مولانا مولوی **فضل رحمن صاحب** مرحوم انار اللہ برہانہ و جعل الجنۃ مثواہ- قلم کو طاقت نہیں کہ انکے حالات پسندیدہ سے ایک حرف لکھے زبان کو قوت نہیں کہ آپکے افعال برگزیدہ سے ایک لفظ

کھی۔ اللہ تعالیٰ نے آپکو مجموعہ محامد پیدا کیا ہے۔ حضرت بڑے مشہور متقی۔ آپکا تقوے اہل دہلی و ریاست پٹیالہ
میں مشہور ہے۔ نماز پنجگانہ اور تلاوت قران کبھی قضا نہیں ہوتی ہے اور باوجود اس جاہ و حشمت کے نخوت غرور کا نام نہیں
کبھی دل و ذہن نے نوکر اور غلام تک کو گالی نہیں دی ہے۔ آپ امیر ابن امیر ہیں۔ مولانا موصوف عالی خاندان
ہیں۔ آپکا خاندان ہمیشہ بادشاہوں کی حضور میں باعزت و توقیر رہا اور عالیجناب کے بزرگونکو مہاراجہ پٹیالہ
بڑی عزت سے دہلی سے خود جاکر لائے اور بڑی عزت سے عہدہ ہائے معزز پر سرفراز فرمایا۔
حضرت بھی ماشاء اللہ بڑے معزز عہدے پر ممتاز ہیں۔ آپ نے عہدہ معاون دیوانی کو اس لیاقت سے سرانجام
دیا کہ کل ریاست اور خاصکر سرمہاراجہ صاحب بہادر دام حشمتہم اسقدر خوش اور راضی ہیں کہ آپکو دوسرے
عہدے پر نہیں بدلتے چنانچہ ابتک نیکنامی کے ساتھ آپ ہی مسند اعانت پر متمکن ہیں۔ آپ بڑے نیکنام
نیک راہ متشرع۔ دیندار شخص بابرکت ہیں۔ جب آپ دہلی میں تشریف لاتے ہیں اور جبتک رہتے
ہیں تو راقم آپکو ہر جمعہ مسجد جامع دہلی میں پاتا ہے۔ دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع اور کشادہ ہے
طبیعت ہمیشہ بتواضع و تکریم آمادہ ہے انصاف آپکا منصف حقیقی کو پسند ہے۔ ہر ادنے و اعلے
کیطرف نظر فلاح ہے۔ ہر کہ و مہ کیلیے لطف و کرم کا مداح ہے۔ ارکان مروت آپ پر ختم ہیں سچ
یہ ہے کہ خلق مجسم ہیں۔ آپکا دم دہلی اور پٹیالہ میں مغتنمات سے ہے۔

جناب میر وزیر علیخانصاحب بہادر میر منشی ریاست نابہ

عہد ایسے دولت اقبال بلبل بوستان حشمت و جلال نوباوہ گلشن مروت نخلبند حدیقہ ثروت حاتم کرم
سکندر دوران رستم صفت نوشیروان ماں حضرت عالیجناب رئیس اعظم **میر وزیر علی خانصاحب**
بہادر میر منشی ریاست نابہ دام اقبالہ۔ جو جو خوبیاں اللہ تعالے نے ذات بابرکات میں عطا فرمائی
ہیں اُنمیں سے اگر ایک شمہ لکھوں تو کیا امکان ہے حسن خوبی کو جو میزان فکر میں وزن کیا تو ایک
سے ایک کو برتر پایا۔ آپکی شان کے سامنے بلندی آسمان کی کمتر اور حشمت و جلال کے آگے جاہ سکندر
و دستگاہ دارا ادنے تر ہے۔ آپکی دولت عمیق کو دیکھکر قارون اپنی تہی دستی پر حیران ہے اللہ تعالے نے
آپکو مجموعہ محامد پیدا کیا ہے۔ نماز پنجگانہ اور تلاوت قران قضا نہیں ہوتی اور باوجود اس جاہ و حشمت کی نخوت

وغرور کا نام نہیں کبھی کسی ملازم کو بھی گالی دیتے نہیں سنا۔ آپ بڑے فیاض۔ باذل سخی۔ مخیر۔ بامروت آدمی ہیں۔ آپ مشہور متقی۔ پابند صوم وصلوۃ۔ نیکنام نیکی پسند۔ نیک مزاج۔ دیندار شخص بابرکت ہیں۔ یہ صاحب بڑے امین۔ دیانتدار۔ سیرچشم۔ نیک طینت متقی۔ مدبر۔ ماشاء اللہ چشم بد دور عہدہ میر منشی گری کو اس بابت محنت لیاقت اور ارادت سے انجام دے رہے ہیں کہ مہاراجہ صاحب بہادر بھی انسے بہت خوش ہیں۔ حضرت سید سندی۔ عالی نسب آبا و اجداد والا تبار عالی خاندان والا دودمان معزز و ممتاز تھے۔ اور ہمیشہ شاہان عصر کے حضور میں بمناصب جلیلہ سرفراز رہے و نیز سرکار گورنمنٹ نے آپکے بزرگوں کی بڑی عزت و توقیر کی ہے۔ میر منشی صاحب بڑے عادل۔ عدل آپکا منصف حقیقی کو پسند ہے۔ دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع اور کشادہ ہے۔ طبیعت متواضع۔ تکریم آمادہ ہر کہ ومہ پر آپکا لطف و کرم یکساں ہے۔ جسکو سنو آپکا ثناخواں ہے۔ اسوقت معاصرین میں ممتاز ہیں ریاست نامہ میں بعہدہ میر منشی سرافراز ہیں۔ **فقیر** بھی اس بامروت کا شکریہ دل سے ادا کرتا ہے شکریہ یہ ہے طہر اللہ قلبک فی قلوب الابرار و ذکی عملک فی عمل الاخیار۔

جناب نواب لطیف الرحمن خانصاحب

حضرت فرشتہ رو ملک خو۔ عالی خاندان صاحب عز و شان **نواب لطیف الرحمن خانصاحب** دام اقبالہ۔ خلف الرشید حضرت افتخار الامرا نواب امین الرحمن خانصاحب بہادر جعل الجنۃ مثواہ ہشتواہ۔ اوصاف حمیدہ آپکے بیرون از تحریر اور اخلاق پسندیدہ حضرت کی خارج از تقریر ہیں آپ بڑے عقیل فہیم متین شخص بابرکت ہیں۔ اللہ اللہ یہ رئیس منکسر المزاج درویش طینت ہیں۔ یہ بزرگ بڑے لائق اور خوش اخلاق رئیس ابن رئیس ہیں۔ نامدار خلق۔ ہمت میں انتخاب۔ حلم ومروت میں لاجواب۔ بڑے سمیت مند۔ دیندار مقید فرائض۔ و نوافل۔ خوش عقیدہ۔ آنکھہ میں حیاو شرم بہت ہے۔ مشیر آپ اعلے درجہ کے ہیں۔ انجمن حمایت اسلام لاہور کے آپ ممبر ہیں۔ حضرت بامروت آدمی ہیں۔ سائل کو خالی نہیں پھیرتے ہیں علما کو بہت دوست رکھتے ہیں۔ محبت سے ملتے ہیں۔ نیکنامی اور خیر خواہی اسلام کا آپکو ہر وقت خیال رہتا ہے۔ اپنے درجہ کے متقی ہیں

آپ اس حدیث نبوی کے مصداق ہیں واللہ فی عون العبد ما کان العبد فی عون
اخیہ - یعنی اللہ بندہ کی مدد میں ہے جب تک بندہ بیچ مدد اپنے بھائی کے ہے - سبحان اللہ بحمدہ
ایسے لوگوں کا ہونا دہلی میں مستنمات میں سے ہے - راقم کو اس بدہ ارکین روزگار کی خدمت میں نیاز
بدرجہ غایت حاصل ہے آپکی بھی نظر عنایت و چشم شفقت خاکسار پر مرتبہ نہایت ہے فقیر بھی اب
صاحب ممدوح کو دل سے دعا دیتا ہے یا الہی نواب صاحب کو دو جہان میں خوش رکھہ - اور
حشر انکا رسولمحمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کر - آمین -

جناب نواب سید سلطان مرزا صاحب - آنریری مجسٹریٹ دہلی

عالیجناب معلے القاب سکندر بخت فرشتہ رو ملک خو آصف عہد حاتم روزگار آیہ رحمت پروردگار
نواب سید سلطان مرزا صاحب دام اقبالہ - اللہ تعالی نے آپکو ایک مجموعہ محامد پیدا کیا ہے
نواب صاحب بڑے ملنسار - نیکی پسند مہمان نواز - خادم علما و مساکین - آپ قدیم نواب رئیس ابن
رئیس نامدار - عالی نسب - سید سندی - مخیر - پابند صوم و صلوۃ - عادل منصف منکسر المزاج محب
آل عبا شریف پرور - مسکین نواز - آنکھہ میں حیا و شرم بہت ہے - علما کی بڑی عزت کرتے
ہیں - صاحب علم و حلم - امین - متدین - صادق الوعد - رحمدل - متقی - خلیق بدرجہ غایت
ہیں دامن اخلاق آپکا بہت وسیع و کشادہ ہے - طبیعت ہمیشہ سے متواضع و تکریم آمادہ ہے
آپکے اجداد و الاتبار عالی خاندان والا دودمان معزز و ممتاز تھے ہمیشہ شاہان عصر کی حضور میں مناصب
جلیلہ سرفراز رہے اس حدیث پر آپکا خیال رہتا ہے حدیث قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم لا یرحم اللہ من لا یرحم الناس ۵ ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء
دہلی میں سرکار سے عہدہ آنریری مجسٹریٹی حاصل ہے - فی زمانا دہلی میں حضرت کا دم بسا
غنیمت ہے - نیازمند کو بھی اس بدہ ارکین روزگار کی خدمت میں نیاز حاصل ہے - آپکی بھی
نظر عنایت اور چشم شفقت خاکسار پر بدرجہ غایت ہے فقیر بھی عالیجناب کا شکریہ دل سے
ادا کرتا ہے شکریہ یہہ ہے طہر اللہ قلبک فی قلوب الابرار و زکی عملک فی عمل

الاخیار - آپکا ذکر خیر تحت آل عبا صفحہ ۲۵ کتاب ہذا میں بیان ہوچکا ہے یہاں پر چونکہ دہلی کے مغتنمات کا بیان تھا اسلئے مکرر ذکر خیر کیا گیا -

جناب شاہزادہ فرخ محمد صاحب

حضرت عالی جناب معلے القاب مرزا شاہزادہ فرخ محمد صاحب دام اقبالہ - اوصاف حمیدہ آپکے بیروں از تحریر اور اخلاق پسندیدہ آپکے خارج از تقریر ہیں - آپکی رفعت شان کے آگے بلندی آسمان کمتر ہے اور حشمت و اقبال کے آگے جاہ سکندر و شنگاہ دارا ادنے تر - احسن الخالقین نے آپکو ایک عجیب شخص بابرکت پیدا کیا ہے - حضرت بڑے رحمدل متواضع خلیق - نیک راہ نیکی پسند پابند صوم و صلوٰۃ - خدا ترس عقیل و فہیم متدین آدمی ہیں - سبحان اللہ و بحمدہ آپ اس حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے پورے مصداق ہیں حدیث خیر الناس من ینفع الناس کلمۃ الخیر کے کہدینے اور لکھدینے سے درگذر نہیں کرتے ہیں - نہایت صاف گو مشہور متقی - متین قرآن و تہجد گذار - تفاسیر و احادیث کا اکثر مطالعہ رکھتے ہیں - بڑے بہادر عالی حوصلہ ہیں - محب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم - راقم کو اس زبدہ اراکین روزگار کی خدمت میں نیاز حاصل ہے انکی نظر عنایت اور چشم شفقت اس خاکسار پر بدرجہ غایت ہے فی زمانا ذات بابرکات جناب کی ایک یادگار خاندان درانی ہے بہرحال دہلی میں آپکا دم مغتنمات سے ہے فقیر بھی آپکا شکریہ تہ دل سے ادا کرتا ہے شکریہ یہ ہے طہر اللہ قلبک فی قلوب الابرار و ذکی عملک فی عمل الاخیار -

نیک نامان دہلی

جناب مرزا احمد اسمعیل بیگ خانصاحب اجنٹ مدارس

حضرت فرشتہ رو ملک خو جناب مرزا احمد اسمعیل بیگ خاں صاحب اجنٹ مدارس خلف الرشید مرزا احمد یعقوب بیگ صاحب دام اقبالہم - آپ بڑے مشہور متقی - نیکنام - پابند صوم و صلوٰۃ - متواضع - خلیق مہمان نواز - خادم علما و مساکین - نیکی پسند - صادق الوعد

اس کتاب کی بلفظ رجسٹری ہوچکی ہے بدون اجازت مصنف کسی کو ا سکے طبع کرنیکا حق نہیں

ہیں - اس عالی ہمت کا اکثر اس آیت پر عمل رہتا ہے کما قال اللہ تعالی والموفون بعہدھم
اذا عاھدوا - یہ حضرت بڑے مخیر باخیر آدمی ہیں جنکا فی زمانہ دم دہلی اور مدراس میں بسا غنیمت ہے
آپ کی ذات بابرکات سے بہت سے شرفاء و غرباء دہلی فیض پا رہے ہیں - اس عالی ہمت کی ہاں سے
تین سو روپیہ ماہواری شاہزادگان دہلی کا مقرر ہے اور سو روپیہ ماہواری متفرق غرباء کے لئے دیا
جاتا ہے فقیر بھی انکو دعا دیتا ہے - یا الہی انکو دو جہان میں خوش رکھ - یہ چار سو روپیہ ماہوار
کے کا خیر جاری کنندہ آپ کے ماموں جناب عالی القاب بدر الصلحاء جناب فیروز حسین صاحب
منصف مدراس ہیں - جنکا ابھی دو برس ہوا انتقال ہوا ہے خدا جنت نصیب کرے
اس وقت میں اپنے اخلاص اور جوش خیر خواہی اسلام سے خالصاً باللہ اس مرحوم کی یادش بخیر
بطور یادداشت نام نامی اپنی کتاب میں لکھتا ہوں کہ نام نامی کو دیر تک قائم رہے - آمین

جناب مرزا فیروز حسین صاحب مرحوم

یادش بخیر عالی جناب فرشتہ سیرت ملک خصلت بدر الصلحاء فیروز حسین
صاحب منصف مدراس مرحوم و مغفور جعل الجنۃ مثواہ - یہ بزرگ بڑے مشہور دیندار
رحمدل خدا ترس پابند صوم و صلوۃ بامروت آدمی تھے اس بلند ہمت مغفور دیندار نیک بخت
جوانمرد کو ہر وقت حمایت اسلام اور ہمدردی قوم کا خیال رہتا تھا - اور اس آیت کے مضمون
پر عمل کرتے تھے - کما قال اللہ تعالے واتی المال علے حبہ ذوی القربی والیتمی والمساکین
وابن السبیل والسائلین وفی الرقاب واقام الصلوۃ والزکوۃ - اللہ تعالے نے
اس مغفور کو ایک مجموعہ محامد بنا دیا تھا اور کیا کیا خوبیاں اللہ تعالے نے انکی ذات بابرکات میں
عطا فرمائی تھیں کہ بیان نہیں ہو سکتیں فقیر بھی اس مغفور کے لئے دعاء خیر کرتا ہے کہ یا الہی
اس حامی دین کو ہمیشہ جنت میں خوش رکھ - آمین -

جناب مرزا محمد ایوب بیگ صاحب پوسٹ ماسٹر ڈاکخانہ حوض قاضی

وحید عصر جناب مرزا محمد ایوب بیگ خان صاحب دام اقبالہ یہ عالی ہمت برادر حقیقی محمد

اسمعیل بیگ خاں صاحب احسن مدارس کے ہیں - آپ بڑے لائق فائق متشرع - دیندار - متین متدین - خلیق بامروت شخص بابرکت ہیں خادم علماء و ساکین ہیں - یہ صاحب محب رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں - اکثر غرباء و مساکین و علماء سے سلوک ہوتے رہتے ہیں کلمۃ الخیر کے کہنے اور لکھنے سے انکار نہیں آنکھہ میں حیا و شرم بہت ہے جنکا دم دہلی کے ملازمان ڈاکخانہ میں بسا غنیمت ہے فقیر بھی آپکو دل سے دعا دیتا ہے - یا الہی انکو دو جہان میں خوش رکھہ -

راست پسندان پیر و نجات

جناب گجو خاں صاحب مرحوم

بادش بخیر ہم مخبر ہے **خانصاحب گجو خاں** مرحوم و مغفور کا ذکر حیات و ممات اپنی کتاب میں درج کرتے ہیں - یہ نامی گرامی دل عزیز رئیس اعظم جسکے غم میں آج تک ہندو مسلمان مبتلا ہیں - معزز رئیس آزاد مزاج اعلی درجہ کے مشہور دیانتدار ہوا خواہان سرکار پٹیالہ سے کہ جنکو مہاراجہ صاحب کرم سنگہ بہادر کے وقت میں خدمت داروغگی اصطبل تھی - خانصاحب مرحوم اسوران متعلقہ میں نہایت ستودہ ریاست تھے - کہیڑا گجو آباد کیا ہوا آپکا ہے بلکہ اس گ مغفور نے اپنے صرف سے اسکو چہت کیا - یہ بات ہر ایک کو نصیب نہیں ہے جو اس عالی ہمت مغفور کو خدا نے عزت عطا کی تھی ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء - یہ بزرگ مغفور بڑے فیاض - باذل نیکنام - عالی نسب - راستی پسند مشہور دیندار تھے - آپکی یہ مشہور حکایت ہے کہ آپ نے اپنے خدمتگار کو ایکہزار روپیہ دیکر گھر کو بھیجا تھا - راستہ میں اسنے کسی گانوں میں جلسہ شادی دیکھا کہ وہاں ایک طائفہ کا ناچ ہو رہا ہے اسکو حاضرین جلسہ دے رہے ہیں آپکے خدمتگار نے بھی ایکہزار روپیہ اس طوائف کو دیکر خانصاحب مرحوم کے پاس واپس آگیا - آپ نے دریافت کیا کہ روپیہ گھر دیا اس نے سچ سچ بیان کر دیا کہ میرا ایک جگہہ پر گذر ہو گیا تھا وہاں لوگوں نے کہا کہ خانصاحب کا آدمی بھی آگیا میں نے وہ سب روپیہ اسکو دیدیا - گھر پہنچایا مناسب جانا کہ انکے پہیرے آنا ای بدنامی ہے - خانصاحب عالی ہمت نے یہ حال سنکر اسکو آزاد کیا - اللہ اللہ کیا راست

 پسند

پسند لوگ تھے کہ ایک راست بیان پر اپنے خدمتگار کو آزاد کر دیا۔ اسکو کچھ نہیں کہا۔ کما قال اللہ تعالے والکاظمین الغیظ والعافین عن الناس واللہ یحب المحسنین ۵ فقیر بھی اس جم عالی ہمت کو دل سے دعا دیتا ہے کہ یا الہی انکو ہمیشہ جنت میں خوش رکھہ۔

یہ بزرگ راستی پسند عالیجناب حکیم رحیم بخش خانصاحب و حکیم خیر الدین خانصاحب رئیسان و سوہ وا دان گھیرہ گنجو دام اقبالہم کے جد امجد حقیقی تھے جنکا ذکر خیر میں اپنی کتاب کے صفحہ ۵ میں کر چکا ہوں ماشاء اللہ تعالیٰ بہہ بہی بات کہ ان دونوں رؤسا کو آج حاصل ہے کسیکو نصیب نہیں۔ دونوں صاحبونکا دم بسا غنیمت ہے فقیر بھی انکو دعا دیتا ہے کہ یا الہی ان دونوں بھائیوں کو دو جہان میں سرخرو رکھہ۔ آمین۔

کھانے والے غصہ کے اور معاف کرنے والے لوگوں کے اللہ دوست رکھتا ہے احسان کرنیوالوں کو

حکمایان دہلی

جناب حکیم محمود خاں صاحب

دار الخلافہ شاہجہان آباد دہلی بلکہ تمام ہندوستان میں بو علی وقت یا بقراط عہد کہا جاتا ہے وہ کون مسیحا دم حضرت حکیم محمود خاں صاحب اور اسکا نور نظر اسکا لخت جگر حضرت مولانا حکیم عبد المجید خاں صاحب ثانی الذکر وہی بزرگ ہے جسکے دل و دماغ نے مدرسہ طبیہ کی راہ نکالی جسکا وجود با جود ہے۔ حکمت و طبابت کا مستند ماخذ ہے۔ دہلی میں آفتاب و ماہتاب فن حکمت میں کون ہیں یہی دونوں حضرات ہیں۔ اسوقت حکمائے ہند کی ناک کون ہیں وہ یہی دونوں عالیجناب ہیں۔ یونانی طب قریب المرگ ہو جاتی بر مشیت ایزدی نے چاہا اسے پھر سر نو زندہ کرے۔ اور اس گوہر غلطاں کو جو حکمائے فرنگ و نیم حکیموں کی لکد کوب سے مانند سنگریزے کے ریزہ ریزہ ہونے کو ہے سلامت نکالے۔ بہر حال فی زمانا دہلی میں دونوں حضرات کا دم غنیمت ہے۔

جناب حکیم بدر الدین خانصاحب

عالیجناب حکیم بدر الدین خانصاحب دام اقبالہ۔ اوصاف حمیدہ اور اخلاق برگزیدہ آپکی

خارج از تقریر اور بیرون از تحریر ہیں علم اخلاق اور فن طبابت میں لاثانی و بے نظیر ہیں۔ ثنائی مطلوب میں وہ دست شفا عطا کیا کہ جس مریض کے علاج سے سیحا ہاتھ اُٹھائے وہ حضرت کے ایک نسخہ میں بھلا چنگا ہو جائے۔ ارسطو اور افلاطون انکے زمانہ میں ہوتے تو مجربات جناب کو سرمایہ اپنے کمال کا سمجھتے۔ علاوہ اسکے آپ بڑے خلیق۔ عابد۔ مرتاض۔ مشہور متقی۔ پابند صوم و صلوۃ۔ جمعہ جماعت قضا نہیں کرتے ہیں۔ اکثر آپ نماز جمعہ مسجد فتحپوری میں پڑھتے ہیں۔ حکیم صاحب کس عمدگی کے ساتھ نیت نماز باندھتے ہیں۔ وقت نیت نماز اول اس آیت کی تلاوت فرماتے ہیں اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ بعد اسکے اس آیت شریفہ کو پڑھتے ہیں۔ قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ہ اسکے بعد کہتے ہیں اللہ اکبر۔ سبحان اللہ نماز کس خشوع و خضوع سے ادا کرتے ہیں جیسے کہ خیر القرون کے لوگوں کی نماز تھی۔ سرتا و عمدہ صادق الوعدہ۔ محب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم۔ منکسر المزاج۔ فردتن۔ خوش عقیدہ باینہمہ اوصاف خلق و مروت میں شہرہ آفاق۔ جو آج دہلی بھر میں ماشاء اللہ بات آپکو حاصل ہے وہ شاید کسیکو نصیب ہو وے۔ دہلی میں جنکا دم غنیمت ہے۔ اصل تو یہ ہے ایسوں ہی سے اسلام کی زینت ہے فقیر بھی جناب حکیم صاحب موصوف کو دل سے دعا دیتا ہے۔ یا الٰہی حکیم صاحب کو دنیا میں خوش رکھیو اور حشر انکا و توفنا مع الابرار کرے۔ آمین۔

حکیم میر اشرف علی خانصاحب

جناب افتخار الحکما عمدۃ الاطبا حاذق الزمان مسیحا نفس لقمان سیرت افلاطون حکمت بقراط طبیعت سقراط طینت ارسطو خبرت جناب حکیم میر اشرف علی خانصاحب دام فیضہ۔ قلم کو طاقت نہیں کہ آپکے اوصاف حمیدہ سے ایک حرف لکھے۔ زبانکو یارا نہیں کہ انکی محامد پسندیدہ سے ایک لفظ کہے۔ جالینوس اگر حکیم صاحب کے عہد میں ہوتا تو بمقتضائے رشک و غیرت اپنی زندگی ہاتھ دھوتا۔ اریاک شاگرد جناب کا اپنے زعم میں دم عیسے بھرتا ہے ادنے نسخہ نویس حضرت کے سطب کا ارسطو و افلاطون کے نسخہ پر دم بھرتا ہے حضرت کے دست شفا میں بعنایت الٰہی وہ تاثیر ہے

کہ خاک کی چٹکی میں خاصیت اکسیر ہے۔ مریضوں سے باخلاق تمام پیش آتے ہیں۔ ادنیٰ مریض ہمہ تن ملتفت ہو جاتے ہیں۔ فن طبابت میں حضرت حکمار ہند کی ناک ہیں۔ جو آج دہلی بھر میں ماشاء اللہ آپکو عزت حاصل ہے شاید کسیکو نصیب ہوئی۔ علاوہ اسکے سید صاحب بڑے دیندار مومنین میں سے ہیں۔ آپ بڑے پابند صوم وصلوٰۃ شخص بابرکت ہیں بڑی خوشی سے میں نے آپکا ذکر خیر مغتنمات دہلی میں بطور یادداشت الکہا دہلی کی تقدیر اچھی ہے کہ ایسے ایسے نیکنام حکمار موجود ہیں یہ بزرگ بڑے لائق اور خوش اخلاق نوابوں اور رئیسوں میں باعزو توقیر ہیں۔ حضرت عالی نسب سید سندی۔ شریف۔ شریف پرور۔ علمار کے بڑے قدردان۔ متواضع۔ سائل کو جواب دینا نہیں جانتے۔ فی زمانا ذات بابرکات جناب کی ایک یادگار خاندان علو یخاں ہے۔ بہرحال آپکا دم فی زمانہ دہلی میں غنیمت ہے فقیر بھی حکیم صاحب موصوف کو دل سے دعا دیتا ہے۔ یاالٰہی حکیم صاحب کو دو جہان میں سرسبز کر اور حشر انکا آل عبا کے ساتھ کر۔ آمین۔

حکیم ابراہیم علی خاں صاحب

رشک فزائے سخن سنجان متقدمین خجلت دہ سخن پروران متاخرین یکتائے جہاں جناب حکیم محمد ابراہیم علیخاں صاحب دام اقبالہ آپکو فن حکمت میں دستگاہ کامل ہے بعنایت شافی مطلق دست شفا حاصل ہے۔ جو مریض لاعلاج حضرت سے رجوع لاتا ہے وہ ایک ہی نسخہ میں شفائے کلی پاتا ہے۔ باوصف ان کمالات کے خلق بدرجہ غایت ہے اور مروت بمرتبہ نہایت۔ علاوہ اسکے آپ پابند فریضہ اور باخیر آدمی ہیں۔ آپکے مذاق کلام پر ایک عالم فریفتہ ہے۔ بہرحال حکیم صاحب موصوف کا دم دہلی میں غنیمت ہے۔ کوچہ پنڈت میں آپکا مطب ہے۔ ذات بابرکات سے صدہا بندگان خدا فیض پاتے ہیں۔ راقم کو اس زبدہ اراکین کی خدمت میں نیاز حاصل ہے انکی بھی نظر عنایت اور چشم شفقت بدرجہ غایت ہے فقیر بھی حکیم صاحب کو دل سے دعا دیتا ہے یاالٰہی تو دارین میں خوش وخورم رکھیو اور حشر انکا اخیار وابرار کے ساتھ کر۔ اور آپ کے دست شفا میز اسی طرح برکت رکھیو۔ آپ یادگار خاندان بقائی و کاکی ہیں۔

جناب حکیم قیام الدین صاحب

سرآمد حکما سرحلقہ اطبا علامہ زمان یگانہ خاندان جناب حکیم قیام الدین خانصاحب دام اقبالہ خلف الرشید حضرت بدر الصلحا حضرت افتخار الحکما حکیم حسام الدین خانصاحب مرحوم عرف حکیم منجھلے صاحب جعل الجنۃ مثواہ یہ صاحب نبض شناسی میں یگانہ اور مرض دانی میں مشہور زمانہ ہیں بیشتر علاج آنکھوں کا کرتے ہیں۔ نابینا کو چشم زدن میں بینا کرتے ہیں چشم نرگس انسے چارہ یرقان چاہے تو بجا ہے اور صنوبر علاج خفقان کے واسطے انسے رجوع لائے تو زیبا ہے علاوہ اسکے ہمارے معزز متقدر حکیم صاحب اعلے درجہ کے دیندار۔ نیکنام۔ خلیق۔ اداے نماز پانچوں وقت کمر بستہ ہیں۔ حضرت باخیر شخص بابرکت ہیں آپکی ذات بابرکات سے ہزارہا بندگان خدا فیض پاتے ہیں۔ آپ علما کی بڑی قدر و منزلت کرتے ہیں۔ فی زمانا ذات بابرکات جناب کی ایک یادگار خاندان بقائی ہے۔ اللہ اکبر آپ بڑے باپ کے بیٹے ہیں۔ آپکے والد مغفور کی یادش بخیر بقاے یادداشت فقیر اپنی کتاب ہذا صفحہ ۲۰ میں درج کرچکا ہے۔ ناظرین کیخدمت میں عرض ہے کہ حکیم صاحب کے والد مرحوم کی یادش بخیر ملاحظہ فرماکر دعاے خیر سے یاد کریں کہ حکیم منجھلے صاحب کیا نیکنام تھے بزرگونکو یادش بخیر لکھنا اور یاد دلانا ہم لوگونکو ضروریات سے ہے کہ یاد انکی قیامت تک ہے۔ بہرحال حکیم قیام الدین خانصاحب کا دم دہلی میں غنیمت ہے فقیر بھی انکو دل سے دعا دیتا ہے۔ یاالہی حکیم صاحب کو دو جہان میں سرسبز کر۔ آمین

جناب حکیم نور الحسن صاحب

حکیم حذاقت منش طبیب عیسی روش حکیم الحکما اکمل الکملا زبدہ اطباے جہاں حکیم سید نور الحسن صاحب دام فیضہ۔ انکی اوصاف حمیدہ اور اخلاق پسندیدہ حیز تحریر اور حیطہ تقریر سے باہر ہیں۔ ادنے و اعلے حضرت کی مروت جبلی اور خلق طبعی سے ماہر ہیں شافی مطلق نے وہ دست شفا بخشا ہے کہ آجتک نہیں سنا جو مریض لا دوا ہوا انکے علاج سے ایکدم میں چنگا ہوا علاوہ اسکے ہمارے معزز حکیم صاحب مشہور متقی۔ پابند صوم و صلوۃ پرہیزگار

پرہیزگار۔ صادق الوعدہ فروتن۔ متقین بزرگ آدمی ہیں۔ علماء کے ساتھ بڑی خوشی لی سے پیش آتے ہیں اور مسلمان آدمی ہیں۔ فی زمانہ بریلی میں مطب کرتے ہیں۔ ذات بابرکات سے ہزارہا بندگان خدا فیض پاتے ہیں آپکا دم دہلی اور بریلی میں بسا غنیمت ہے۔ راقم کو اس عہد اراکین روزگار کی خدمت میں نیاز حاصل ہے اور انکی بھی نظر عنایت اور چشم شفقت خاکسار پر بدرجہ غایت ہے فقیر بھی حکیم موصوف کو دل سے دعا دیتا ہے دعا یہ ہے۔ لاجعل اللہ قلبک فی قلوب الابرار وذکی عملک فی عمل الاخیار۔

جناب حکیم خواجہ بادشاہ صاحب

حکمت مآب کمالات اکتساب عیسیٰ دم مسیحا قدم قدوہ کملائے زمان زبدہ حکمائے جہان حضرت حکیم خواجہ بادشاہ صاحب دام اقبالہ۔ اس صاحب کمال کی صفت نہ زبان قلم سے ادا ہو سکے اور نہ حیطہ خیال میں سما سکے یہ صاحب فن طب میں یکتائے جہان اور استعداد حکمت میں علامۂ زمان ہیں انکا دامن اخلاق بڑا وسیع اور کشادہ ہے۔ حضرت بڑے نیک طینت نیک نیت۔ خداترس۔ رحمدل۔ نمازی پرہیزگار آدمی ہیں۔ انکہ میں حیا و شرم بہت ہے خوش عقیدہ بزرگ آدمی ہیں فی زمانہ ذات بابرکات جناب کی ایک یادگار خاندان ذکائی ہے بہرحال آپکا دم بھی دلی میں غنیمت ہے۔ راقم کو اس بزرگ کی خدمت میں نیاز حاصل ہے انکی نظر عنایت اور چشم شفقت خاکسار پر بدرجہ غایت ہے یاالٰہی حکیم صاحب کو ہمیشہ خوش رکھ اور حشر انکا وتوفنا مع الابرار کر آمین۔

علمائے دہلی

جناب مولانا محمد نذیر حسین صاحب

حضرت عالیجناب مولانا محمد نذیر حسین صاحب محدث دہلی مدفیضہ۔ یہ حضرت عامل اکمل فاضل اجل جامع صفات پسندیدہ منبع اوصاف حمیدہ بہمہ صفت موصوف ہیں خصوص علم فقہ و حدیث میں مشہور و معروف ہیں محدث دہلی بھی آپکو کہنا چاہیئے سلسلہ درس تدریس

حضرت کی ذات سے جاری ہے باوجود ان کمالات کے مزاج میں انکے نہایت عجز وانکساری ہے یہ بھی مقتضائے دینداری ہے عمر انکی ۹۶ برس کی ہے چراغ سحری ہیں خدا نگہبان ہے

عالیجناب مولانا حافظ مرزا احمد اللہ بیگ صاحب

فضائل پناہ کمالات دستگاہ رنگ چہرہ فضیلت آبروئے شریعت جامع معقول ومنقول حاوی فروع واصول زبدہ اہل کمال خلاصہ ارباب فضل وافضال سرگروہ علمائے جہاں مولانا مولوی حافظ مرزا احمد اللہ بیگ صاحب فیضہ۔ آپکی ذات بابرکات سے ہزاروں آدمیوں کو فیض حاصل ہے ادنے ادنے شاگرد آپکا علم فقہ وحدیث میں کامل ہے۔ اخلاق آپکا مشہور عام ہے اور آپ کی ذات فیض آیات سے رونق دین اسلام ہے ہمارے مولانا مرزا صاحب ہمارے استاد و شفیق مولانا محمد شاہ صاحب علیہ الرحمہ کے شاگرد رشید ہیں۔ اور ہمارے معزز مہربان حمید مفتخر حامی سلام مولانا حافظ وکیل عزیز الدین صاحب دام اقبالہ وفیضہ کے دوست خاص ہیں بہرحال مرزا صاحب کا دم دہلی میں بسا غنیمت ہے فقیر بھی مولانا ممدوح کا دل سے شکر ادا کرتا ہے شکریہ یہ ہے طہر اللہ قلوبک فی قلوب الابرار وزکی اعمالک فی عمل الاخیار۔

عالیجناب مولانا مخدومنا خواجہ ضیاء الدین صاحب

عالم العلماء افضل الفضلاء حدیقہ فضل وافضال مظہر جاہ وجلال شمس العلماء مولانا حضرت خواجہ ضیاء الدین صاحب دام اقبالہ۔ قلم کو طاقت نہیں کہ آپکے اوصاف حمیدہ سے ایک حرف لکھے زبان کو یارا نہیں کہ حضرت مولانا کے محامد پسندیدہ سے ایک لفظ کہے۔ منصب اکسٹرا اسسٹنٹی سرکار انگریزی سے حاصل ہے طبیعت دادرسی اور عدل گستری کیطرف مائل بے حد ہے۔ مولانا بڑے دریادل۔ بادل سخی۔ باخبر شخص ہیں۔ اعلے درجہ کے دیندار مشہور متقی ہیں ہزار کام چھوڑکر جمعہ کی نماز جامع مسجد میں صف اول میں ادا کرتے ہیں۔ خداترس۔ رحمدل۔ رئیس وذیشان سیرت ہیں بڑے مہذب۔ لائق۔ خلیق یعنی متین سیر چشم منکسر المزاج۔ نیک طینت۔ سرکار سے خطاب

شمس العلما کا حاصل ہے ۔ مقدمہ میں حد تحقیق کرتے ہیں ۔ سفارش لسیلی نہیں لیتے ہیں تکم گو اور صادق الوعد ہیں ۔ شریف پرور مسکین نواز ۔ شریفوں اور حاجتمندوں سے بڑی فراخدلی سے مسلوک ہوتے ہیں ۔ کلمۃ الخیر کے کہنے لکھدینے سے درگذر نہیں کرتے ہیں ۔ بہر حال دہلی میں عالیجناب کا دم غنیمت ہے اصل تو یہ ہے کہ الیسوں ہی سے اسلام کی زینت ہے فقیر بھی مولانا موصوف کو دل سے دعا دیتا ہے طہر اللہ قلبک فی قلوب الاطہار و زکی عملک فی عمل الاخیار

عالیجناب مولانا علی احمد صاحب

کاشف دقائق معقول و منقول واقف حقائق فروع و اصول مولانا علی احمد صاحب دام فیضہ ۔ اوصاف آپکے بیان نہیں ہو سکتے ہیں حضرت مولانا نہایت عقیل و فہیم و متین ہیں اور آپ اعلیٰ درجہ کے مقنن مدبر او منتظم ہیں ۔ خلق و مروت بدرجہ اتم ہے ۔ فصاحت و بلاغت انپر ختم ہے ۔ حضرت بڑے ملنسار ہیں زمانہ حضرت نواب صاحب بہادر دوجانہ کے مصاحب خاص ہیں اور آپکے صاحبزادہ جناب مولانا نظام الدین صاحب ماشاء اللہ بڑے عقیل اور لائق او شخص بابرکت او خوش اخلاق ہیں ۔ دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع اور کشادہ ہے ۔ آنکھ میں حیا و شرم زیادہ ہے ۔ حضرت مصاحب خاص سید جعفر باقر علیخاں صاحب بہادر سی ایس ۔ آئی ہنڈراول ہیں ۔ بہر حال حضرت کا دم دہلی میں غنیمت ہے ۔ فقیر بھی صاحبان عالی شان کا شکریہ دل سے ادا کرتا ہے **شکریہ** یہ ہے طہر اللہ قلبکما فی قلوب الابرار و زکی عملکما فی عمل الاخیار ۔

عالیجناب مولوی مسعود صاحب

حضرت مولانا محمد و منا کا ذکر خیر فضیلت علماء صفحہ ۴۰ کتاب ہذا میں تحریر کر چکا ہوں مختصر منقبات میں بھی لکھتا ہوں ۔ حضرت عالیجناب مولانا بالفضل اولانا مولوی رحیم بخش صاحب عرف **مولوی مسعود صاحب** مدفیضہ ۔ آپ مفتی وقت ہیں ۔ حضرت کی ذات فیض آیات سے رونق دین اسلام ہے یہ بزرگ شخص بابرکت صاحب سنت ہیں اور مسجد فتحپوری کے

امام ہیں بہر حال آپکا دم دہلی میں غنیمت ہے۔

جناب مولوی عنایت احمد صاحب وکیل

جامع فضائل ظاہری و باطنی مجمع کمالات صوری و معنوی بادشاہ کشور فضیلت فرمانروائے اقلیم طریقت حقیقت آگاہ حضرت مولانا بالفضل اولانا مولوی عنایت احمد صاحب وکیل خیر آبادی عم فیضہ۔ مولانا کی خوبیوں کا حال تحریر میں لانا آب یا کو پیمانہ سے ماپنا ہے آپکے کمالات کا بیان حوالہ قلم کرنا آفتاب کا مُنہ چڑانا ہے۔ مولانا بڑے واعظ سحر البیان ہیں آپکا بیان نہایت پر اثر سینہ عرفان کو چیرا چلا جاتا ہے اثر بے حد رکھتا ہے۔ روح دلکو کھینچ لیتا ہے جو سنتا ہے کھڑا ہو کر سر کو دھنتا ہے۔ آپکے مذاق کلام پر ایک عالم فریفتہ ہے۔ اللہ اللہ حضرت کی بذلہ سنجیاں عالم کو پسند ہیں۔ دل یہی چاہتا ہے کہ آپکی باتیں سنے جائیں۔ یہ حضرت اعلےٰ درجہ کے مداح رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ آپکا کلام بہادرانہ ہے۔ اظہار امر حق میں کسی ملامت گر کی ملامت سے نہیں ڈرتے ہیں۔ کما قال اللہ تعالےٰ لایخافون لومۃ لائم مولانا اعلے درجہ کے مشہور متقی۔ دیندار رحمیت مند۔ حامی سلام ہیں۔ مولانا امیر ابن امیر ابن امیر ہیں غربا و مساکین کے لئے اکسیر ہیں۔ آپکے اجداد و الاتبار عالی خاندان والا دودمان معزز تھے ہمیشہ شاہان عصر کی حضور میں مناصب جلیلہ سر فراز رہے ہے ونیز سرکار گورمنٹ میں آپکے بزرگوں نے بڑی بڑی عزت پائی سب جانتے ہیں حضرت مولانا۔ مولوی ابن مولوی ابن مولوی ہیں۔ آپکے اجداد و الاتبار ایک سے ایک علے درجہ کا فاضل جلیل گذرا ہے چنانچہ حضرت عالی جناب مخدومنا مرشدنا مولوی فضل امام صاحب علیہ الرحمہ آپکے نانا بڑے عالم متبحر گذرے ہیں آپ کی حکایت ہے کہ مولانا مرحوم نے انگریزی پڑھنی شروع کی تھی اسی رات کو خواب میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مع صحابہ کبار کے زیارت ہوئی حضرت نے فرمایا مولانا تم میرے مداح ہو کر انگریزی پڑھتے ہو۔ لکھا ہے صبح کو جو انگریزی پڑھی تھی وہ سب بھول گئے۔ یہ حضرت مغفور مولانا از عشاق رسول خدا تھے۔ اللہ انکو جنت میں خوش رکھے۔ اور مولانا عبد الحق صاحب

حیدرآبادی بڑے عالم منطقی ہیں جو زمانہ میں اپنا جواب نہیں رکھتے ہیں - بہرحال ہندوستان میں آپکا دم بھی غنیمت ہے - غرض آپ کے خاندان کے علمار فضلا ہوتے چلے آئے ہیں - ہمارے پیارے مولانا بڑے خلیق - دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع اور کشادہ ہے - طبیعت ہمیشہ سے مہمان نوازی و تکریم آمادہ ہے - فیاض خوش فکر - جسوقت آپ عالم سے مقدمہ میں بحث کرتے ہیں گویا باغ میں بلبل چہکتا ہے - عالم یہی چاہتا ہے کہ میں لانا کی باتیں سنے جاوں ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء - مولوی صاحب رحمدل شخص بابرکت ہیں - غریبوں اور حاجتمندوں سے بڑی فراخ دلی سے مسلوک ہوتے ہیں - راقم کو بھی اس بندہ ارکین روزگار کیند ست میں نیاز حاصل ہے - انکی بھی نظر عنایت اور چشم شفقت اس خاکسار پر بمرتبہ نہایت ہے - بہرحال آپکی ذات بابرکات فی زمانا دہلی میں مغتنمات سے ہے - فقیر بھی مولانا موصوف کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے شکریہ یہ ہے طہر اللہ قلبک فی قلوب الابرار وزکی عملک فی عمل الاخیار -

واعظین دہلی

جناب مولانا حفیظ اللہ خانصاحب

جناب فیضماب مولانا حفیظ اللہ خاں صاحب دام فیضہ - یہ حضرت مشہور واعظ علم و فضل میں علامہ جہاں ہیں اور خلق میں یکتائے زماں انکے وعظ کا شہرہ چار دانگ گیتی میں بلند ہے - اور حلم انکا سب کو پسند ہے - جو جو تعریفیں واعظ میں ہونی چاہئیں سب آپ میں موجود ہیں - اللہ تعالے ذات بابرکات کو دیرگاہ سلامت اور دارین میں سرخرو رکھے -

جناب حافظ محمد ادریس صاحب

فاضل اجل عالم باعمل تونگر صورت درویش سیرت الشان پیکر فرشتہ صفت واعظ بے بدل حضرت مولانا حافظ محمد ادریس صاحب دام فیضہ - یہ حضرت بعد ادائے نماز جمعہ جامع مسجد سے مسجد محلہ جی الاں میں تشریف لیجاکر بجائے والد مرحوم و مغفور وعظ فرماتے ہیں - صدہا مسلمان

آپکے وعظ سے فیض پاتے ہیں - آپکا بیان ہوبہو مولانا مغفور کا سا ہے حضرت کی سحر بیانی پر ایک عالم فریفتہ ہے اللہ اکبر آپ بڑے باپ کے بیٹے ہیں - اسوقت دل نے چاہا کہ حضرت کے والد مغفور کی یادش بخیر لکھوں -

جناب مولوی عبد الرب صاحب

یادش بخیر - بدر الصلحا مولانا و مخدومنا مولوی عبد الرب صاحب فخر ہند علیہ الرحمۃ یہ بزرگ نیکنام جامع کمالات صوری و معنوی و نکتہ سنج حدیث نبوی تھے - آپکے اوصاف میں زبان کو طاقت تقریر سے اور قلم کو یارائے تحریر - دلائل عقلیہ اور فنون حکمیہ کو آپکی طبع وقاد سے اعتبار تھا علوم ادبیہ کو آپکی زباندانی سے افتخار تھا - خلق و علم و حلم کا کچھ حساب نہ تھا - سحر البیانی میں روئے زمین پر انکا جواب نہ تھا - حضرت مرحوم راقم کے وعظ میں استاد شفیق تھے - وعظ جو کچھ فقیر نے حاصل کیا وہ حضرت ہی کا فیض ہے - یا الٰہی مرحوم علیہ الرحمہ کو ہمیشہ جنت میں خوش رکھ - آمین -

جناب مولوی محمد حسین صاحب

زبدہ فقہائے جہاں اصلح صلحائے زمان اعرف العرفا افضل الفضلا حضرت مولانا محمد حسین صاحب دام فیضہ - آپکے علم و فضل کا بیان حیطہ تقریر سے افزوں اور حیز تحریر سے بیروں ہر جمعہ کو مدرسہ حسین بخش میں وعظ فرماتے ہیں - صدہا مسلمان بعد ادائے نماز جمعہ وہاں آتے ہیں یہ حضرت بڑے واعظ - قاطع بدعت نیکی پسند نیک نہاد - اعلے درجہ کے دیندار مشہور متقی شاعر بے بدل مفتی بے مثل - مداح رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم خلق و مروت میں اتم ہیں فصاحت اور بلاغت اپر ختم تخلص آپکا فقیر ہے - قطع نظر علم و فضل خط نسخ میں استاد یگانہ ہیں بہرحال آپکی ذات فی زمانا بہت غنیمت ہے فقیر بھی آپکا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے **شکریہ** یہ ہے طہر اللہ قلبك فی قلوب الابرار و زکی عملك فی عمل الاخیار

جناب مولوی وزیر الدین صاحب واعظ جامع مسجد کا حال فضیلت علمار کے بیان میں لکھا گیا جو

کتاب ہذا کے ۱۴۰ صفحہ میں ہے۔

جناب حافظ محمد اکبر صاحب

مشہور ہیں بدل لسان بے مثل جناب حافظ محمد اکبر صاحب واعظ مترجم قرآن دام فیضہ جناب حافظ جی صاحب بیان قرآن میں کسی ملامت گر کی ملامت سے نہیں ڈرتے ہیں اظہار امر حق میں کسی سے خوف نہیں کرتے ہیں یہی بہادر دیندار ونکا کام ہے۔ جمعہ کے دن جامع مسجد کے ممبر پر بیان فرماتے ہیں اور ہر روز چاندنی چوک میں۔ بیشک یہ شخص اپنا ثانی نہیں رکھتا ہے یہ دہلی میں انکا دم غنیمت ہے۔ میں نے واقعی حال لکھا ہے جامع مسجد میں جو آجکل واعظوں کی شکل نظر آتی ہے وہ انہیں کے دم کا صدقہ ہے۔ پہلے امراء فساق وعظ جامع مسجد میں نہیں کہنے دیتے تھے یہ اس عالی ہمت نے انکا حکم سرکار سے منسوخ کرا کر اجازت عام حاصل کی اللھم انصر من نصر دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم واخذل من خذل دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ وجعلنا من اولھم۔

جناب حافظ احمد صاحب نابینا

جناب حافظ احمد صاحب نابینا واعظ رد ہنود و۔ چاندنی چوک دام فیضہ۔ یہ مولانا رد ہنود میں کمال رکھتے ہیں اور اس دلیری اور بہادری سے بیان کرتے ہیں کہ انہیں کا حصہ ہے بہر کیف انکا دم بھی دہلی میں غنیمت ہے۔ خدا انکی نصرت میں رہے۔

جناب مولانا امان الحق صاحب

جناب مولانا امان الحق صاحب دام فیضہ۔ یہ حضرت جمعہ کے دن جامع مسجد میں نہایت عمدگی سے قرآن اور حدیث کا وعظ فرماتے ہیں علاوہ اسکے ایک حکیم بھی ہیں کوچہ میر عاشق میں رہتے ہیں۔ نہایت خلیق اور بامروت آدمی ہیں بہر حال آپکا دم دہلی میں غنیمت ہے ان سب حضرات سے اسلام کو بہت رونق ہے۔ اللہ تعالے انکو ہمیشہ خوش و خرم اور کامیاب رکھے۔

شعراء دہلی

جناب مولانا الطاف حسین صاحب حالی

عندلیب شاخسار فصاحت بلبل بوستان بلاغت سرآمد سخنگویان جہاں سرتاج فصیحان زمان حضرت مولانا الطاف حسین صاحب المتخلص حالی دام اقبالہ۔ یہ صاحب فن شاعری میں یکہ روزگار ہیں۔ فن شاعری میں ایسا اُستاد کامل روئے زمین پر دیکھا نہیں شعراے سلف میں ایسا صاحب کمال سنا نہیں اس فن میں یہ صاحب بے بدل ہیں اپنا نظیر نہیں رکھتے بے مثل ہیں انکے کلام کی ایک عالم میں دہوم ہے ہر ادنے و اعلے کو مرغوب ہے خاصکر وہ کلام جو دنیا کی حالت پر بالنصیحت حضرت نے فرمایا ہے انکے فقرات یا اشعار آب زر ہی سے لکھنے کے قابل نہیں بلکہ دل پر نقش کرنیکے لائق ہے۔ آپکی تصنیفات سے ماشاء اللہ بہت کتابیں ہیں مگر سب میں حیات سعدی اور مسدس زیادہ ممتاز اور مقبول جہاں ہے کہ سرکار گورنمنٹ میں بھی احاطہ ممالک مغربی میں مدارس کی تعلیم میں ہے۔ بہرحال فی زمانہ آپکا دم دہلی میں غنیمت ہے

جناب مولانا حافظ عبد القدوس صاحب

عندلیب بہارستان سخن گستری طوطی شکرستان معنی پروری سرمست نشہ سخندانی نظر شناہد نکتہ دانی غواص محیط تدقیق اشناے بحر تحقیق افصح الفصحا ابلغ البلغا بادشاہ کشور فصاحت فرمانروا ے قلمرو ے بلاغت خلاق مضامین لطیف موجد قافیہ و ردیف ناظم بے بدل ناثر بےمثل زبدہ شعراے جہاں حضرت جناب مولانا حافظ عبد القدوس صاحب حسن دام اقبالہ۔ آپکے کمالات کا اندازہ ظرف خیال سے بیروں اور حیطہ شمار سے افزوں ہے معنی تازہ قالب الفاظ میں جان ڈالتا اور انفاس عیسوی سے معانی ترمردہ کو تازہ تر از گل بنانا حضرت ہی کا کام ہے آپکے محاورات نازک سے خوئے دلبراں خجل۔ سودا کو آپکے رشک سخن سے جنوں اور میر انکے کلام بلاغت نظام سے سرنگوں ملاحت کلام سعدی آپکے خوان فیض کی نمکخوار اور شیرینی زبان حافظ شیراز آپکے مقال سے ریزہ دار جو جو خوبیاں شعراے سلف میں کسیلے ساتھ مختص نہیں

وہ بالفعل حضرت کی ذات بابرکات میں موجود ہیں۔ قسام ازل نے آنکو مجموعہ محامد پیدا
کیا ہے اور تخلص آپکا قدسی ہے۔ علاوہ اسکے بڑے خلیق۔ مداح رسول اللہ۔ عالی نسب
مہمان نواز مشہور متقی۔ فیاض۔ کلمۃ الخیر سے درگذر نہیں کرتے۔ شریفوں اور حاجتمندوں
سے بڑی فراخ دلی سے پیش آتے ہیں۔ راقم کے بڑے مہربان ہیں بہر حال فی زمانا آپکا
دم دہلی میں غنیمت ہے یاالٰہی انکو دو جہان میں سرخرو رکھہ۔ آمین۔

مدرسین

مولوی محمد نعیم صاحب

حضرت عالیجناب مولوی محمد نعیم صاحب خلف الرشید مولانا محمد عظیم صاحب دام فیضہ۔ آپکی خوبیاں بیان
سے باہر ہیں آپ فن مدرسی سے خوب ماہر ہیں۔ نہایت دیندار مشہور متقی۔ ادائے نماز پنجگانہ اور
تلاوت قرآن میں ناغہ نہیں کرتے۔ نہایت صالح۔ خلیق۔ مسلمان شخص بابرکت ہیں۔ کسیکی
برائی سے کام نہیں ہے مشن سکول کے ملازموں میں سے اہل اسلام پابند تقوے آپ ہی ہیں
بہرحال آپکا دم غنیمت ہے یاالٰہی انکو دوجہان میں خوش رکھہ۔ آمین۔

حامی اسلام

جناب عبد الغنی صاحب

حضرت عالیجناب حاجی عبد الغنی صاحب خلف الرشید حاجی قطب الدین صاحب
سوداگر مرحوم جعل الجنتہ مثواہ۔ آپکی خوبیاں بیان نہیں کر سکتا ہوں قلم کو طاقت نہیں کہ
انکے اوصاف حمیدہ سے ایک حرف لکھے۔ خدا تعالے نے انکو نہایت نیکنام اور نیک نیت پیدا
کیا ہے آپکو غربا کا بہت خیال رہتا ہے۔ مسکین پرور مہمان نواز۔ یہ نیک طینت عالم کی عزت
و تواضع۔ طالبعلم کی توقیر۔ فقیر کا ادب بہت کرتے ہیں۔ آپکی ذات سے بہت فیض ہے لاوارث
مسجدوں کی ماہوار امداد طلبا کا وظیفہ غربا مسکین بیوہ عورتوں کی دستگیری علماء
فضلاء صلحاء کی قدردانی فقراء و مساکین کی دلجوئی شرفاء کی خفیہ طور پر مدد کرتے ہیں۔ دو

قسم کا آپکا بھی آہاتا ہے ایک تو مساکین پروری کرلیے اور دوسرے امام مساجد و تعمیر مساجد
پس یہی تو حمایت اسلام ہے ایسے لوگوں کی نسبت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا فرمائی ہے
اللھم انصر من نصر دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم یا اللہ مدد کر تو اُسکی جو مدد کرے دین
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اور جو مسجدوں کو آباد کرتا ہے اُنکی نسبت اللہ تعالے یہ فرماتا ہے انما یعمر
مسٰجد اللہ من امن باللہ والیوم الاخر واقام الصلوٰۃ واتی الزکوٰۃ - سوائے
اسکے نہیں کہ آباد کرتے ہیں مسجدیں اللہ کی وہ لوگ کہ ایمان لائے ساتھ روز قیامت کے اور قایم کرتے ہیں
نماز اور دیتے ہیں زکوۃ - آپ سوداگر امین ہیں - عن ابی سعید عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قال التاجر الصدوق الامین مع النبیین والصدیقین والشہداء - روایت
ہے ابی سعید سے - نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تاجر سچا امانت دار نبیوں اور صدیقوں اور شہیدوں
کے ساتھ ہے آپ حاجی حرمین شریفین ہیں اور ادائے نماز اور تلاوت قران میں ناغہ نہیں کرتے ہیں - یہ
صفتیں اللہ نے ہمارے معزز حاجی عبدالغنی صاحب کی ذات میں عنایت فرمائی ہیں ذالک فضل اللہ
یؤتیہ من یشاء یعنی یہ فضل اللہ کا ہے جسکو چاہتا ہے اپنے بندوں میں سے - فقیر کو تو
حاجی صاحب سے یہ نیک گمان ہے اپنے گمان کے بموجب اللہ کی جانب میں دعا کرتا ہوں کہ یا اللہ
حاجی صاحب کو اس جہان میں تو خوش رکھ اور نیک کاروں کی توفیق اس سے زیادہ عنایت کر اور آخرت
میں مغفرت کر اور حشر انکا حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم والہ واصحابہ و تابعین و تبع تابعین
و ابرار و اخیار کے ساتھ کر آمین - میں آپکا حال اور حاجی قطب الدین صاحب مرحوم کی یادش بخیر
کتاب ہذا کے ۲ صفحہ میں لکھ چکا تھا یہاں پر چونکہ دہلی کے معتمات کا ذکر خیر لکھا گیا اسلئے آپ کا
ذکر خیر بھی معتمات میں مکرر لکھا جاتا ہے ناظرین یہاں حاجی صاحب کا حال ملاحظہ فرماکر ۲ صفحہ میں
آپکے والد حاجی قطب الدین صاحب مرحوم کا حال بھی ملاحظہ کریں اور انکو دعائے خیر سے یاد کریں کہ وہ کیسے
ہمدرد اسلام اور حامی اسلام تھے اللہ انکو جنت میں ہمیشہ خوش رکھے اور انکی اولاد کو بھی فتنہ و فساد سے
محفوظ رکھے آمین - یارب العلمین - ہم لوگ جسمیں جو صفت دیکھینگے اپنے قلم اور زبان دونوں سے

تفسیر ابر کرم
اظہار کر سکیں جبکہ ہمارے حضرت سید المرسلین نے حامیان اسلام کو اس دعا سے یاد فرمایا اللھم انصر
من نصر دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم پھر ہم حق لکھنے اور بیان کرنے اور دعا کرنے سے کب
درگذر کر سکتے ہیں امید کہ خدا اسکو قبول کرے ـــ اور میں بھی سایہ عاطفت میں ہمیشہ رہوں ۔

خوشنویسان دہلی

عالی جناب مولوی رضی الدین صاحب دام اقبالہ

یہ حضرت خط نستعلیق میں استاد یگانہ اور مشہور زمانہ ہیں جو حرف آپکی قلم اعجاز رقم سے
نکلتا ہے وہ خوبی میں مثل گل چمن ہے الف کی راستی قامت محبوبان جہاں پر طعنہ زن ہے
ہر نقطہ پر خال رخ خوباں نثار اور ہر دائرہ سے دائرہ آفتاب شرمسار ۔ سطر مسلسل مثل
زلف مہوشاں پیچاں اور کشش مانند ابروے محبوبان جہاں کشاں ۔ حروف نوک پلک
سے باریک قواعد و اصول میں ٹھیک ٹھیک ۔ گویا صفحہ پر عقد ثریا پدید ہے یا چاندی
کی تقطیع پر سلک مروارید ہے ۔ آغا عبد الرشید اگر آپکا کتبہ ملاحظہ فرماتے تو مثل آئینہ
ششدر و حیران رہجاتے ۔ میر عماد کا اپنے قواعد پر ضرور اعتماد ہوتا ۔ میر پنجہ کش اپنے پس
شاگرد کا خط دیکھتے تو اسکی قطعہ دیکھکر دل شاد ہوتا ۔ آپکے فیضان اصلاح سے پچاس ساٹھ
طلبا ہر سال خوشنویس ہوجاتے ہیں جسکو بتلاتے ہیں لیسے بتاتے ہیں بہر حال حضرت کا دم
فی زماننا دہلی میں غنیمت ہے فقیر بھی آپکو دل سے دعا دیتا ہے طہر اللہ قلبک فی
قلوب الابرار و زکی عملک فی عمل الاخیار ۔

جناب منشی انشاء اللہ خانصاحب

یہ صاحب خط نستعلیق میں مشہور قریب و بعید ہیں ہر فرد بشر کو آپکے قطعات کے دیکھنے کا
از حد شوق ہے ۔ علاوہ اسکے آپ دیندار خلیق بامروت آدمی ہیں فی زماننا ریاست
دوجانہ میں نوابصاحب کے مصاحب خاص ہیں اور بعہدہ معزز ممتاز ہیں ۔ فقیر بھی آپکا دل
دعاگو ہے یا الٰہی انکو خوش رکھے ۔

روشنائی سازان دہلی

جناب غالب صاحب الف خاں زاد اللہ کمالہ

یہ حضرت اس فن میں استاد لاثانی ہیں اپنے وقت کے گویا بہزاد دوراں ہیں۔ علاوہ اسکے آپ بڑے دیندار مشہور متقی متدین صاحب تقوے۔ مومن پابند صوم وصلوٰۃ۔ پارسا نیک گمان۔ رحمدل۔ خداترس۔ خلیق۔ نیک نیت۔ صادق الوعدہ۔ چاشنی چشیدہ۔ بابرکت آدمی ہیں۔ آپ متواضعین میں سے ہیں خادم علماء ومساکین ہیں آپکو ہمدردی قوم اور خیرخواہی اسلام کا خیال ہر وقت دامنگیر رہتا ہے اچھے کاموں میں سب سے پہلے سبقت کرتے ہیں۔ جنکا دم دہلی میں ازبس غنیمت ہے۔ اصل تو یہ ہے کہ ایسوں ہی سے اسلام کی زیب وزینت ہے ہمیشہ کتب نفیسہ علوم دینیہ مطالعہ میں رہتی ہیں۔ اکثر کتب طب بھی دیکھتے رہتے ہیں اور باخبر شخص ہیں فقیر بھی خانصاحب کا دل سے دعاگو ہے۔ طھر اللہ قلبک فی قلوب الابرار وزکی عملک فی عمل الاخیار۔ اور حشر آپکا مع الابرار ہو۔

مصوران دہلی

جناب محمد نذیر حسین صاحب

میں بڑی خوشی سے اس عالی ہمت کا نام اپنی کتاب میں درج کرتا ہوں کہ اس نامی کو لقب ہے حضرت عالیجناب محمد نذیر حسین صاحب خلف الرشید محمد حسین صاحب دام اقبالہ۔ یہ عالی ہمت سخی نامی بڑے سخن آدمی ہیں اس عالی ظرف نے لندن میں بر سر دربار کہ جسمیں ملکہ معظمہ لارڈ و ہزار انگریز بڑے بڑے زباندان علماء وفضلا موجود تھے اس نیکی پسند نے مدحیں حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس عمدہ لہجہ سے پڑھیں کہ اسکے اثر جانگداز سے حاضران جلسہ شمع کی طرح روتے تھے وہ مدحیں نبی عربی کی روح کی کپکپا دینے والی وہ نئی نئی باتیں۔ اس مداح نبی عربی نے اہل جلسہ کے دلونکو کھینچ لیا۔ اس اثر نے حد سے ان یوروپین غیر زبان کا حال دگرگوں کر دیا۔

جو سنتا تھا کھڑے ہو کر سر دہنتا تھا ایک اژدہام مجمع خاص وعام تھا چاروں طرف سے صدائے

آفرین آفرین آنے لگی۔ پھر اس عالی ہمت نے انگریزی زبان میں بڑے بڑے انگریز زباندانوں سے گفتگو کی سب آپکی لیاقت سے حیران رہگئے اور معترف ہوئے کہ اسوقت بھی دہلی میں ایسے ایسے لئیق ہیں۔ اسوقت انکو ایک سند سرکار دربار ملکہ سے عنایت ہوئی۔ یہ صاحب مصوری اور نقشہ نویسی دونوں میں استاد لاثانی ہیں اپنے وقت کے بہزاد و مانی ہیں غرض یکتا ہے روزگار ہیں صورتگران جہاں انکی طرحداری کے حیرت نگار ہیں۔ آپ دیندار پابند صوم وصلوۃ محبت سے لحاظ اور بامروت آدمی ہیں آنکھہ میں حیا و شرم بہت ہے آپکا دم دہلی میں فی زمانا غنیمت ہے فقیر بھی آپکو دل سے دعا دیتا ہے یاالٰہی انکو دو جہان میں شاد بامراد آباد اور سرخرو رکھیو۔ آمین۔

جناب محمد فضل خاں صاحب

انکا ذکر خیر بھی میں بہت خوشی سے لکھتا ہوں۔ حضرت عالیجناب محمد فضل خانصاحب دام اقبالہ یہ صاحب اپنے فن میں طاق اور نقشہ نویسی میں شہرہ آفاق ہیں نقاشان فرنگ آپکا نقشہ دیکھکر دنگ ہیں اپنے ہمسروں میں بادانش و فرہنگ ہیں۔ آپ مشہور دیندار۔ پابند فرائض۔ فیاض رحمدل۔ خادم علما و مساکین شریفوں اور حاجتمندوں سے بڑی فراخ دلی سے مسلوک ہوتے ہیں حضرت کا دم دہلی میں مغتنمات سے ہے فقیر بھی آپکو دعا سے یاد کرتا ہے طمہ اللہ قلمک فی قلوب الاخیار و ذکی عملک فی عمل الابرار۔

نقشہ نویسان دہلی

جناب ذوالفقار خاں و قطب الدین خاں صاحبان

یہ صاحبان اس فن میں بے بدل اور بے مثل ہیں نہ چشم حور اگر حضرات کا موے قلم بنے تو بجا ہے اور بیاض گردن پری اگر ان حضرات کا صفحہ ہو تو زیبا ہے اور علاوہ اسکے دونوں صاحب اعلے درجہ کے دیندار پرہیزگار بزرگ و متقی ہیں۔ ادائے نماز میں کمر بستہ ہیں علما کے ساتھ بڑی خوشدلی سے پیش آتے ہیں بہرحال آپ دونوں صاحبوں کا دم دہلی میں مغتنمات سے ہے

راقم کو بھی ان حضرات سے نیاز حاصل ہے دینی کتب اکثر مطالعہ میں رہتی ہیں۔ فقیر بھی شکریہ ادا کرتا ہے **شکریہ** یہ ہے طہر اللہ قلبک فی قلوب الابرار وزکی عملک فی عمل الاخیار

جناب حکیم عبدالرحیم صاحب خلف الرشید حسین علی صاحب مرحوم مغفور

یہ صاحب نقشہ کشی میں یگانہ آفاق ہیں کمیٹی میں بعہدہ نقشہ کشی عنایت الٰہی سے ممتاز ہیں علاوہ اسکے آپ بڑے عابد۔ مرتاض تہجد گذار۔ پارسا متدین۔ دیندار۔ پابند صوم وصلوۃ متقی شخص بابرکت ہیں۔ یہ بزرگ بڑے لائق اور خوش اخلاق مسلمان آدمی ہیں۔ اوراد حضر کے سفر میں جاتے ہیں حضر میں۔ ہروقت سبحان اللہ اور درود شریف زبان پر جاری ہے بڑے محب رسول خدا ہیں۔ خیر آدمی ہیں۔ نیکاروں کی سعی میں کچھہ دریغ نہیں۔ اس حدیث نبوی کے آپ مصداق ہیں **حدیث** من ستر مسلم ستره اللہ فی الدنیا والاخرۃ ومن یسر علی معسر یسره اللہ فی الدنیا والاخرۃ واللہ فی عون العبد ما کان العبد فی عون اخیه۔ آپ صبح کو لوگوں کو بہ عبرت والاکر الصلوۃ خیر من النوم بیدار کرکے مسجد میں جمع کرتے ہیں۔ ایسے بزرگوں کا ہونا فی زماننا عجائبات سے ہے۔ وہ اسکے علماء کی آپ بڑی قدر ومنزلت کرتے ہیں راقم کو بھی اس زبدہ اراکین روزگار کیخدمت میں نیاز حاصل ہے اور انکی بھی نظر عنایت او چشم شفقت مدرجہ غایت ہے۔ فقیر بھی دل سے دعا دیتا ہے۔ یا خدا انکو دنیا میں خوش رکھہ اور آخرت میں مغفرت کر اور حشر آپکا مع الشفیع حضور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کے ساتھہ کر۔ آمین۔

دندان سازان دہلی

جناب عبدالغفور صاحب

انکا ذکر خیر نعمات دہلی میں میں بہت ہی خوشی سے اپنی کتاب میں درج کرتا ہوں۔ حضرت عالیجناب **عبدالغفور صاحب** دام اقبالہ۔ یہ حضرت فن دندان سازی میں ایسے استاد کامل ہیں کہ روی زمین پر نہ دیکھا نہ سنا۔ استادان سلف میں ایسا صاحب کمال اس فن کا کوئی سنے

میں نہیں آیا۔ اس فن میں یہ حضرت بے بدل ہیں نظیر اپنا نہیں رکھتے بیمثل ہیں باوجودیکہ ولایت انگلستان میں بڑے بڑے صناع اور ہمہ داں ہیں مگر انکے آگے وہ محض ہیچمداں ہیں واقعی خداوند کریم نے دانت بھی عجیب نعمت عطا کی ہے جب دانت ٹوٹ جاتے ہیں تو دنیا کی تمام عیش و عشرت اور ام خاک میں مل جاتا ہے۔ پس جن صاحبوں کے کیوجہ سے دانت ٹوٹ گئے ہوں تو اس عالی ہمت کے پاس کوچہ بنداں میں تشریف لائیں اور اس از دست رفتہ نعمت سے بہرہ یاب ہوں۔ اور اسکا رخانہ میں صرف دانت ہی نہیں بنتے بلکہ ربڑ کی مہر اور پتھر کی آنکھ بھی بنتی ہیں۔ مگر اس شخص کی آنکھ بنائی جاتی ہے کہ جسکی آنکھ کسی وجہ سے کانی ہو گئی ہو یا جسکی آنکھ پر جالا وغیرہ آگیا ہو۔ یہ آنکھ پتھر کی بنائی جاتی ہے مگر واضح رہے کہ اس بنی ہوئی آنکھ سے کچھ دکھائی نہیں دیتا مگر دوسرا شخص یہ نہیں جان سکتا کہ دونوں آنکھوں میں اصلی کونسی ہے اور بنی ہوئی کون سی ہے اور جب چاہو اس آنکھ کو اتار لو اور جب چاہو پھر چڑھا لو یہ صفت اس عالی ہمت کی ذات سے جاری ہوئی انکی حکایت ہے کہ جب دہلی میں غدر محرم ہوا تو جو ڈپٹی کمشنر صاحب باہر کے کمیشن پر مقرر تھے وہ انکے پاس تشریف لائے اور کہا کہ میرا دانت نصف ٹوٹا ہوا ہے اسکو درست کر دو اس عالی ہمت نے اس دانت کو ایسا درست کیا کہ معلوم نہیں ہوتا تھا بلکہ بالکل قدرتی معلوم ہوتا تھا۔ صاحب موصوف نے نہایت خوش ہو کر بہت سا انعام اور ایک چٹھی اس مضمون کی کہ ایسا کاریگر نہ دیکھا نہ سنا عطا فرمائی۔ یہ حضرت شہر دہلی میں ہمہ صفت موصوف ہیں۔ نیکنام ایسے ہی کاریگر ایسے ہی انکے بیٹے حیا و شرم ایسی ہی فیاض ایسے ہی ذلك فضل الله يؤتيه من يشاء یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہے عنایت کرے۔ ہمکو بھی فخر ہے کہ ایسے ایسے لوگ دہلی میں ہیں ایسوں کا ہونا فی زماننا از بس غنیمت ہے۔ فقیر بھی اس عالی حوصلہ۔ باذل۔ مخیر۔ دیندار۔ مقید فریضہ۔ مسکین پرور۔ پیشہ توفیق نوازی محب رسول خدا۔ قدرداں علمار کو دل سے دعا دیتا ہے کہ یا الہی آپکو دو جہان میں خوش رکھ اور حشر انکا اخیار و ابرار کے ساتھ کر خصوصًا تابعین اور تبع تابعین اور اولیا کرام اور مشائخ عظام کے ساتھ۔ آمین

مہر کنان دہلی

جناب سید منور علی صاحب

یہ صاحب بہی اس فن میں یگانہ روزگار ہیں۔ اور مشہور دیار و امصار ہیں خط نستعلیق میں یہ دیندار نیکنام شاگرد سید محمد امیر صاحب مرحوم اور بہتیج ہیں سید محمد امیر الدین نساخ مرحوم بے نظیر کے ہیں۔ آپکا دم دہلی میں لبا غنیمت ہے۔ یارب انکو دین و دنیا میں خوش رکہیو۔ آمین

جناب سعد اللہ خانصاحب

یہ حضرت بہی اس فن میں یکتائے جہاں اور علامۂ زماں ہیں۔ علاوہ اسکے آپ دیندار۔ عالی حوصلہ نیکی پسند۔ ادائے نماز پنجگانہ میں کمربستہ ہیں اور صاحب املاک ہیں۔ اللہ اکبر یہ صاحب حوصلہ بڑے باپکے فرزند ہیں اسوقت مجکو خداوند کریم نے دلی جوش دلایا کہ میں انکے والد مرحوم مغفور کا ذکر خیر ایک بڑی خوشی سے لکھوں کہ مغفور کے نام نامی کو بقا رہے۔

جناب بدرالدین صاحب مرحوم

یادش بخیر حضرت عالیجناب بدرالدین علی خاں صاحب مرحوم جعل الجنۃ مثواہ یہ مرحوم نیک متقی مہر کنی میں ایسا استاد کامل تہا کہ ایسا استاد کامل نہ زیر زمین پر دیکہا نہ سنا استادان سلف میں ایسا صاحب کمال آجتک نہیں سنا اس فن میں یہ صاحب جوم بے بدل تہے اصل تو یہ ہے کہ اپنا مثل نہیں رکہتے تہے ولایت انگلستان میں بڑے بڑے صناع اور ہنرداں تہے مگر انکے آگے وہ محض ہیچداں تہے ایکمرتبہ نگینہ ہیرے پر نام ملکہ معظمہ قیصرہ ہند دام اقبالہا کا کندہ کیا تہا اسکے صلہ میں خلعت و انعام ملا تہا فقیر بہی اس مرحوم کو دعائے خیر سے یاد کرتا ہے کہ یا الٰہی انکو جنت میں خوش رکہہ۔

گہڑی سازان دہلی

جناب نور محمد صاحب موتی بازار

یہ صاحب اس فن میں یگانہ روزگار ہیں اور بہت ہی نیکنام ہیں علماء کے آپ بڑے قدر دان ہیں
آپ بڑے دیندار اور مشہور متقی ہیں ہر جمعہ کو نماز جامع مسجد میں پڑھتے ہیں - مزاج میں حمایت
اسلام بہت ہے - فی زمانا ایسوں کا ہونا اب اغنیمت ہے فقیر بھی دعا دیتا ہے کہ یا الٰہی انکو
دو جہان میں خوش و خورم رکھہ - آمین

جناب عبد العزیز صاحب

یہ صاحب اس فن میں استاد لاثانی ہیں اور بڑے خلیق ہیں اور جوان صالح اور نمازی آدمی
ہیں - جیسے خوش رو ہیں ویسے ہی خوش اعمال ہیں خدا انکو دو جہان میں خوش رکھے آمین

جناب محمد یعقوب صاحب

یہ صاحب بھی اس فن میں مشہور نزدیک و دور ہیں اور نہایت عقیل و فہیم و ذی شعور ہیں
علاوہ اسکے آپ متشرع اور دیندار ہیں - ادا ے نماز و روزہ میں کمر بستہ ہیں - فیاض -
نرم طبیعت خداترس شخص بابرکت ہیں مولوی عبد الرب صاحب کے صحبت یافتہ ہیں - انکی
جو تعریف کیجاے بحیثیت انکی ہنرمندی کے بہت کم ہے - فقیر بھی انکو دل سے دعا دیتا ہے
یا الٰہی ان کو دنیا و آخرت میں خوش رکھہ آمین

عطاران دہلی

جناب شیخ جمال الدین صاحب

یہ صاحب معز اس فن میں بڑے نیکنام اور نیک نیت ہیں وہ وہ عمدہ دوائیں مفرد و مرکب
اور ہر قسم کی معجونات وغیرہ آپکی دوکان میں موجود ہیں اس فن کے لوگوں کی آپ ناک ہیں
اور صاحب املاک ہیں مشہور قریب بعید ہیں علاوہ اسکے آپ متدین اور نمازی آدمی
ہیں اور علماء کے بہت قدردان ہیں - بہرحال آپکا دم دہلی میں غنیمت ہے -
یا الٰہ العالمین انکو دو جہان میں خوش و خورم شاد و بامراد اور اسیطرح
ہمیشہ نیکنام رکھہ - آمین -

جناب سید منظور الحسن صاحب

یہ دیندار مشہور متقی بھی اس فن میں شروع سے لائق ہیں۔ آپکی بہی عمدہ عمدہ اور چیدہ چیدہ دوائیں مفرد و مرکب اور ہر قسم کی معجون وغیرہ تیار رہتی ہیں۔ علاوہ اسکے آپ بڑے دیندار متقی ہیں سید صاحب محب رسول خدا علماء کے بڑے قدردان ہیں۔ یا الٰہی انکو دوجہان میں سرخرو رکھ

جناب محمود بخش صاحب و حاجی نظام الدین صاحب

آپ دونوں صاحبوں کی یہ کوٹھی واقعہ پھاٹک حبش خان جس میں ایک قسم کی ادویات اور میوہ جات اور ہر قسم کا مال موجود رہتا ہے اسلامیہ کوٹھی کے نام سے مشہور ہے اسکے مہتمان جناب حاجی لطیف بخش صاحب و حضرت مولانا حافظ حاجی احمد حسین صاحب ہیں یہ چاروں صاحب بڑے نیکنام۔ متدین امین متین شخص بابرکت ہیں بہرحال آپ چاجان کا دم دہلی میں مغتنمات میں سے ہے یا الٰہی ان حضرات کو دارین میں خوش رکھ۔ آمین۔

خیاطان دہلی

میاں مولا بخش صاحب

یہ صاحب اس فن میں یگانہ روزگار ہیں اور مشہور با مصار و دیار ہیں۔ علاوہ اسکے بڑے دیندار پابند صوم و صلوٰۃ اور نہایت خوش عقیدہ خادم علماء و مساکین ہیں اور آپ باخیر آدمی ہیں فقیر بھی انکے لئے دعا کرتا ہے۔ یا الٰہی انکو دوجہان میں خوش رکھ۔ اور حشر انکا مع الابرار کر۔ آمین۔

میاں محمد ابراہیم خیاط صاحب

یہ صاحب بھی اس فن میں استاد لاثانی ہیں۔ اس کام میں اپنا نظیر نہیں رکھتے ہیں بے مثل ہیں اور علاوہ اسکے بڑے نمازی پابند فرائض۔ پرہیزگار۔ خلیق بامروت آدمی ہیں انکے لئے بھی فقیر دعا کرتا ہے۔ یا الٰہی انکو بھی دارین میں سرسبز کر۔ اور حشر انکا مع الابرار کر۔ آمین۔

نکل سکتا

پنجہ بندان دہلی

میاں چودہری فیض بخش صاحب

پنجہ بندی میں بڑے استاد ہیں ایسا کامل روئے زمین پر دیکھا نہیں۔ استادان سلف میں ایسا صاحب کمال آجتک سُنا نہیں۔ اس فن میں یہ صاحب بے بدل ہیں۔ ہندوستان میں بے نظیر نہیں کہتے ہیں۔ چنانچہ اسوقت میں جو ایک حقہ بادشاہ فرانس نے ملکہ معظمہ قیصرہ ہند دام اقبالہا کو بطور تحفہ بھیجا اور ملکہ موصوفہ نے اس حقہ کو بطور تحفہ نواب بہاولپور صاحب بہادر کو عنایت کیا۔ اسکے لئے نواب صاحب ممدوح نے ایک پنجہ بنوایا ہے بلاگت کثیر ایسے تیار کرایا ہے جسکو راقم نے بھی بچشم خود دیکھا۔ واہ واہ واہ کیا کیا عمدہ باریکیاں اور نزاکت اور خوبیاں صرف کی ہیں جنکی تعریف کرنی ممکن نہیں۔ اس فن میں آپ یکتا دہر دہلی میں از بس غنیمت ہے۔ علاوہ اسکے بڑے دیندار۔ پابند صوم وصلوۃ صحبت یافتہ علماء جہاں دیدہ شخص ہیں۔ فقیر بھی انکو دعا دیتا ہے یا الہی انکو دوجہان میں خوش رکھ۔ آمین

آپکے دو صاحبزادہ ہیں جنکا نام عبد الرزاق و عبد القادر ہے۔ دونوں نیکنام اور سعادتمند۔ نمازی جنکی آنکھ میں حیا و شرم بہت ہے۔ ماشاءاللہ دونوں لائق اور اپنے کام میں طاق ہیں۔ فقیر انکو بھی دعا خیر سے یاد کرتا ہے۔ یاالہی ان دونوں کو بھی دوجہان میں سرسبز کر۔ آمین

شکریہ انجمن حمایت اسلام لاہور

میں اپنے اخلاص اور جوش خیر خواہی سے اس انجمن کا تہ دل سے شکریہ اپنے کتاب میں درج کر کے اپنا نامہ اعمال حسنات سے پر کرتا ہوں مرحبا ہے اس انجمن کے ممبروں اور معاونوں کو کہ جنکے علو ہمت اور دانشمندی سے ہمدردی قوم کے لئے کیا کیا عمدہ تجاویز ہو

ہو رہی ہیں اور ہم تن معروف اماتت بدعت و احیار سنت میں سرگرم ہیں اور بواسطہ اور بلا واسطہ بتحریر التقریر انفسا یداً اماً اً صراحتہً اشارۃً حمایت اسلام ہو رہی ہے۔ الحق اس زمانہ میں کہ غربت اسلام ہو رہا ہے انجمن کا ہونا از بس غنیمت ہے۔ اسوقت اس انجمن سے کیا کیا عمدہ کارروائیاں ظہور پذیر ہو رہی ہیں کہ جسکا شکریہ میں کیا بلکہ اہل اسلام ہندوستان بھی ادا نہیں کر سکتے ہیں اس عمدہ کارروائی کو اپنی کتاب میں درج کرتا ہوں وہ یہ ہے کہ شہزادہ واجد علی واقع رئیس لدہیانہ کی دو لڑکیاں المشہور شہزادیان کابل جو عرصہ چھ سال سے مشنری لیڈیوں کی ترغیب سے معہ اپنی بوڑھی والدہ کے عیسائی ہوگئیں تھیں اور کچھ عرصہ سے لاہور میں سکونت پذیر ہیں۔ حادی مطلق خدائے برحق کی توفیق اور انجمن کی سعی سے پھر شرف اسلام ہو گئیں۔ چونکہ اس قلیل پنشن پر جو گورنمنٹ سے انکو ملتی تھی انکا گذارا بالکل مشکل تھا۔ اسلئے اس انجمن نے بعد تحقیقات اور غور دس روپیہ ماہوار ایک سال کے لئے صیغہ تیامے سے از ابتداے یکم ستمبر ۱۸۹۹ء بشرائط ذیل پر عطا کرنے منظور فرمائے۔ نماز کی پابندی کریں۔ مذہبی تعلیم حاصل کریں کوئی مشنری لیڈی یا مرد انکے مکان پر نہ آوے اور نہ وہ انکے مکان پر جاویں۔ شاباش۔ آفرین۔ مرحبا۔ رحمت خدا ایمانداری اسیکا نام ہے حمایت اسلام اس ہی کو کہتے ہیں۔ اللہم زد فزد۔ خداوند اکبر ہماری اس اسلامی انجمن کو اسلامی کاموں میں روز افزوں ترقی نصیب کرے انکو اور انکے معاونوں اور منتظموں خصوصاً ہمارے معزز سکرٹری جناب مولانا شمس الدین صاحب کو دو جہان میں سرخرو رکھو۔ آمین۔

مغتنمات لکھنو

جناب منشی نظیر علی صاحب نقشہ نویس محکمہ نہر گنگا مقیم لکھنو دام لہ

قلم کو طاقت نہیں کہ آپکے اوصاف حمیدہ سے ایک حرف لکھے زبان کو یارا نہیں کہ آپکے محامد پسندیدہ سے ایک لفظ کہے یہ حضرت بڑے حامی اسلام۔ دیندار مشہور متقی ہیں۔ بواسطہ

بلا واسطہ تحریر اً تقریراً یداً نفساً مالاً صراحتہً اشارۃً حمایت اسلام مد نظر ہے اور اماتت بدعت اور احیار سنت میں سرگرم ہیں۔ اس عالی ہمت کو ہروقت ہمدردی قوم اور ترقی اسلام کا خیال رہتا ہے۔ اور ترقی اسلام کیلئے عمدہ عمدہ تجاویز نکالتے ہیں ہیں اس زمانہ غربت اسلام میں آپکا دم از بس غنیمت ہے یہ حضرت خادم واعظین ہیں اللھم انصر من نصر دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم واجعلنا منہم فقیر بھی حضرت کو دعا دیتا ہے یا الٰہی انکو دوجہاں میں سرخرو رکھیہ۔ آمین۔

مطبع رضوی دہلی

جناب محمد میر حسن صاحب

غواص بحر سخنوری اشناے دریاے معنی پروری بلبل چمنستان لفظ و معانی رشک افزاے کلام فردوسی و خاقانی زبدہ زمن جناب سید محمد میر حسن صاحب دام اقبالہ۔ جو جو خوبیاں اللہ تعالے نے ذات والامیں عنایت کی ہیں نہ زبان قلم سے ادا ہو سکتی ہیں اور نہ حیطہ خیال میں سماسکتی ہیں آپ بڑے متقی بیدار پابند صوم وصلوۃ دوست نواز شریف پرور عالی نسب پسندیدہ سندی رعامی اسلام۔ محب رسولخدا۔ صادق الوعدہ۔ برتاؤ عمدہ۔ امین متین منکسر المزاج۔ خادم علماء و مساکین خلیق بابرکت شخص ہیں۔ فی زمانا دہلی میں ہمارے معزز میر صاحب کا دم از بس غنیمت ہے علاوہ اسکے آپ کا مطبع رضوی واقعہ بھوجلا پہاڑی دہلی میں ایک مغتنمات سے ہے۔ آپ کی مطبع کی چھپائی مشہور ہے۔ فقیر بھی تہ دل سے میر صاحب ممدوح کو دعا دیتا ہے یا الٰہی میر صاحب موصوف کو دوجہان خوش رکھیہ۔

دعاے مصنف

یا الٰہی جنکا ذکر میں نے اپنی کتاب میں کیا ہے انکا و نیز جملہ اہل اسلام کا خاتمہ بالخیر کر۔ اور حشر انکا مع النبیین خصوصاً محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ الہ و تابعین و تبع تابعین واخیار کے ساتھ کر آمین۔ ثم امین۔

وعظ اوّل

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم ۝ بسم اللہ الرحمن الرحیم ۝
ان اللہ وملٰئکتہ یصلون علی النبی یٰایھا الذین اٰمنوا صلوا علیہ وسلموا
تسلیماً ۝ **تمہید قرآن** سبحان اللہ اللہ نے قرآن میں کیا لذت بیان کی ہے اسکی کیفیت صحابہ کرام سے
دریافت کرنی چاہیے تھی کہ اس قرآن کی خاطر ان لوگوں نے کیا کیا تکلیفیں اٹھائی ہیں مگر اس قرآن کو نہ چھوڑا - لکھا ہے مکہ معظمہ میں
جب شہر کے لوگوں کے ہاتھ سے اہل اسلام پر نہایت سختی پہونچنی شروع ہوئی کہ کوئی دھوپ میں ڈالکر کوڑوں سے پٹوایا جاتا ہے کسیکو قتل کیا
جاتا ہے کسیکو زخم لگائے جاتے ہیں گوشت کاٹا جاتا ہے یہانتک کہ ایکدن عمار بن یاسر اور انکے والدین کو عذاب دیا جا رہا تھا کہ اتنے میں
ابو جہل لعین بھی آ نکلا اس بدبخت نے سمیہ والدہ عمار کی پیشاب گاہ میں نیزہ چلایا وہ شہید ہوگئیں - اسی حالت میں ۸۲
ایماندار کہ جنمیں تیرہ عورتیں و باقی مرد حضرت عمرؓ بن الخطاب و جعفر بن ابیطالب وغیرہ تھے دریائے قلزم پار اتر کر ملک
حبش میں ہجرت کر گئے اس ملک کا بادشاہ **اصحمہ نام نجاشی** لقب عیسائی مذہب کا سیاہ افریقہ کے عقائد کا آدمی تھا
یہ شخص ایک بڑا عالم توریت و انجیل کا تھا **صحائف** کی وجہ سے وہ اک مدت پیشتر سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ظاہر ہونیکا
منتظر اور **مجملاً** یہ جانتا تھا کہ یہ اخیر نبی عرب کے قبائل سے مبعوث ہوگا اس بات کیطرف اسکے کان لگے ہوئے تھے اور یہی
مناجات میں جناب باری میں دعا کیا کرتا تھا کہ وہ نبی عربی میرے زمانہ میں مبعوث ہو - کاش جمال باکمال مصطفوی سے
میں بھی مشرف ہوں اور ایمان لاؤں **صحابہ کی جماعت** اسکے ملک میں اور اسکے خاص شہر میں تاجروں کی ہوائی
کشتیوں پر سوار ہوکر پہونچی اور انکے بعد کفار قریش نے نجاشی کے لئے ہدیہ اور خط دیکر عبداللہ ابن ابی ربیعہ و عمرو بن العاص
کو بھیجا کہ یہ جماعت عرب نئے مذہب کی پیدا ہوئی ہے یہ لوگ مسیح کو خدا نہیں بلکہ خدا کا بندہ کہتے ہیں انکو مقید کر کے
ہمارے پاس واپس بھیج دیجئے تاکہ یہ آپکے ملک میں شورش برپا نکریں اس مراسلہ کے وصول ہونیکے بعد نجاشی نے اپنے امرا
ارکین سلطنت اور اپنے علماء و فضلا و صلحا کی ایک مجلس قائم کی اور اس جماعت صحابہ کرام کو بھی ان دونوں ایلچیوں کے
روبرو طلب کر کے مسلمانوں سے پوچھا کہ تم میں سے نبی محمد صاحب کا زیادہ قرابت دار کون ہے حضرت عالیجناب جعفر طیار نے
فرمایا کہ میں انکا بھائی ہوں نجاشی نے آنحضرت کا تمام حال استفسار فرمایا اور ارشاد کیا کہ مشتاق ہوں کچھ انکا صفت
بیان کرو **اشعار** اشراف کا بنا و رئیسوں کی شان ہے ٭ شاہ ہونگی ابرو سے سپاہی کی جان ہے ٭ یا تو منیں

جمال انکے کیسے ؛ ہیرے کی چہوٹ پڑتی ہے ٹکڑوں پہ لال کے ؛ دید انکی فرض عین ہے خوش اعتقاد پر
قربان ہے صبح و شام بیاض و سواد پر ؛ ندیکھا کوئی پہول اس سا ندیکھا ؛ بہت چہان ڈالے گلستان عالم ؛
یہ سنکر تمام حاضرین مجلس حیران و ششدر رہ گئے اور نجاشی نے مہاجروں پر ظلم و ستم کا برپا ہونا معلوم کیا
اسکے بعد پوچھا کہ محمد صاحب پر کوئی آسمان سے کتاب نازل ہوتی ہے انہوں نے عرض کیا کہ ہاں کہا کچھ پڑہکر
سناؤ چونکہ عرب و حبش میں چنداں فاصلہ نتہا و نیز نجاشی عربی جانتا تہا اسلئے باہم عربی زبان میں تکلم ہوا کرتا تہا
حضرت جعفر طیار نے سورہ مریم پڑہنی شروع کی یہ پڑہتے جاتے تہے نجاشی و حاضران مجلس ازار کلام الہی
سنکر رقت سے روتے جاتے تہے اور یہ باتیں منہ سے کہتے تہے کہ جنکو خدا تعالے نے ان آیات میں نقل فرمایا سبحان
اللہ صحابہ کا پڑہنا وہ وقت کیا کیفیت کا ہوگا پس نجاشی مسلمان ہوگیا اور حضرت کے پاس مدینہ ہدیہ اور تحائف بہیجا
کی بڑی عزت و توقیر کرتا رہا اسکے بعد آنحضرت کا نامہ مبارک بہی اسکے پاس پہنچ گیا فقیر کہتا ہے
کہ اللہ جل شانہ نے کس خوبصورتی کے ساتہ مضامین قران کو بیان فرمایا ہے کہ جس سے طبیعت سامع کو
ایک فرحت ہوتی ہے جبکہ سامع ایک بیان سے دوسرے بیان کیطرف متوجہ ہوتا ہے گویا ایک باغ کی سیر کر کے
دوسرے باغ کی سیر کرتا ہے قران کی آیتوں کا آپس میں ایک عجیب ربط و ضبط ہے کہ ہر ایک جملہ دوسرے
زنجیر کے حلقوں کیطرح مربوط و مسلسل ہے گویا ایک دوسرے کی دلیل ہے کہ مخاطب کے دل پر ذرا بہی ملال اور
تکان نہیں معلوم ہوتا دل یہی چاہتا ہے کہ پڑہتے چلے جائیں اور سنتے چلے جائیں خدا نے قرآن بہیجا گویا جہان کیلئے باران
رحمت ہے اللہ تعالے نے کیا عظمت و برکت قرآن میں رکہی ہے کہ ایک ایک لفظ اسکا ہمارا رہنما ہو رہا ہے جو جو
معاملات کہ آخرت میں پیش آوینگے وہ خدا آپ بتلا رہا ہے کس عمدگی اور خوبی سے اللہ تعالے نے مضامین کو بیان
فرمایا ہے کہ ما عظم شانہ و جل جلالہ اپنے بندونکو اب عالم آخرت کی سرگذشت سنا رہا ہے ایک حسرتناک گفتگو اہل جنت
اور اہل دوزخ کی نقل کرتا ہے کہ جس سے ایک حسرت ٹپکتی ہے جسکے سننے سے رونگٹے کھڑے ہوتے
ہیں اور کلیجہ باہر آتا ہے زبان کو اسکے بیان کی طاقت نہیں اس حسرتناک گفتگو کے نقل کرنے
سے کہ جس سے سراسر حسرت ٹپکتی ہے یہاں پر یعنی دنیا میں عالم آخرت کا اظہار کر دینے میں مقصود
عالم بالا کے منشی یعنی پروردگار کا یہ تہا کہ اچھے لوگوں کو عبرت ہو جاوے وہ گفتگو باہمی

کہ جس سے حسرت ٹپکتی ہے **وہ یہ ہے** وَنَادٰی اَصْحَابُ النَّارِ اَصْحَابَ الْجَنَّۃِ اَنْ اَفِیْضُوْا عَلَیْنَا مِنَ الْمَآءِ اَوْ مِمَّا رَزَقَکُمُ اللّٰہُ **ترجمہ** یعنی دوزخی لوگ اہل جنت سے کہینگے کہ ہمپر کچھہ پانی ڈالو یا جو کچھہ تمکو اللہ نے دیا ہے اُسمیں سے ہمیں کچھہ دو **جواب دینا اہل جنت کا** قَالُوْا اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَہُمَا عَلَی الْکَافِرِیْنَ **ترجمہ** اہل جنت جواب دینگے ان دونوں چیزوں کو خدا نے تمپر حرام کر دیا ہے **تفسیر** دوزخی جنتیوں سے نہایت عاجزی سے سوال کرینگے کہ جہنم کی گرمی اور اُسکے شعلوں نے ہمارے دل بہون ڈالے پہر کچھہ پانی تو ڈالو اور جو کچھہ خدا نے تمکو دیا ہے اوسمیں سے وہ بہی پہینکدو اہل جنت اُنکے جواب میں کہینگے اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَہُمَا عَلَی الْکَافِرِیْنَ خدا نے یہ چیزیں کافروں پر حرام کر دی ہیں اِس خوف کے مراتب میں کبہی اپنی تقصیر عبادت کا کبہی اُسکی بے نیازی کا **ع** یا رب بے پرواہ فریادِ دلِ من بے اثر + گر ز دل فریاد میدارم کجے فریاد رس + **فقیر کہتا ہے** ان چیزوں اعمالِ بد کے چہوٹنے سے دار الخلد ملتا ہے یعنی **جنت ہمیشگی** کا گہر جہاں موت کا کہٹکا بہی نہیں ہے کچھہ ایسے بہاری مشکل کام بہی نہیں۔ وہ چیزیں جو روحانی تاریکیوں کے اصول ہیں کہ جو قرب خدا سے مانع ہیں اور یہ قرب سے محروم ہونا آخرت میں دوزخ اور طوق و زنجیر وغیرہ چیزوں کی صورت میں ظاہر ہوکر جہنم ہو جاویگا اور طرح طرح کی سختیاں دکہاویگا وہ یہ ہیں کہ انسان اپنی زبان سے وہ باتیں بولے اور پاؤں سے وہ کام کرے کہ جو نور فطرت کے خلاف ہوں جنکو عرف شرع میں حرام و مکروہ کہتے ہیں جیسا کہ کلمات کفر بکنا گالی دینا غیبت کرنا جہوٹ بولنا فحش باتیں منہ سے نکالنا ناحق قتل کرنا چوری کرنا شراب پینا لوٹ مار کرنا وغیرہ وغیرہ۔ وہ افعال و اقوال جنکی تاریکی روح پر اثر کرتی ہے اور بہیمیت کو زور دیتی ہے چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکی تشریح فرمادی ہے کہ جب انسان گناہ کرتا ہے تو اسکے دل پر ایک سیاہ نقطہ ہو جاتا ہے پہر وہ پہیل کر تمام دل کو گہیر لیتا ہے **رواہ البغوی** یہ سات چیزیں تمام گمراہی کی باتوں کے اصول ہیں کہ جنکے مٹانیکے لئے سلسلۂ انبیاء علیہم السلام دنیا میں آیا اور تمام کتب آسمانی بلکہ جمیع کتب حکمت و اخلاق انہیں سات چیزوں کی شرح ہیں اسی کے مٹانے کیواسطے ہمارے نبی عربی آئے اور قرآن مجید میں بہی مختلف عنوان سے اسکو بیان کیا ہے چنانچہ ایک ہی جملہ میں اسکو ختم کر دیا۔ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَکّٰہَا وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰہَا **ترجمہ** یعنی جسنے اپنے کو پاک و ستہرا کیا اُسنے مراد پائی اور جسنے آلودہ کیا

کیا تو بشارت اٹھائی اور ایک جگہہ اس نجات ابدی حیات کو اور لطف سے بیان فرمایا۔ فَمَنْ شَاءَ اتَّخَذَ اِلٰی رَبِّهٖ مَاٰبًا ۝ ترجمہ جو چاہے اپنے رب کے پاس اپنا ٹھکانا بنا لے اور ایک جگہہ اور ہی خوبصورتی سے اسکو ادا کر دیا یٰۤاَیُّهَا الْاِنْسَانُ اِنَّكَ كَادِحٌ اِلٰی رَبِّكَ كَدْحًا فَمُلٰقِیْهِ ۝ ترجمہ اے انسان تو اپنے رب کیطرف کھٹ کھٹ کر کے چلا آتا ہے آخر اسکے پاس پہنچیگا **شعر** رخصت دے باغباں کہ ذرا دیکھ لیں چمن ✤ جاتے ہیں وہاں جہاں سے پھر آیا نہ جائیگا جبکہ انسان انہی عادات کو چھوڑا تو اسکے لئے سچی سیڑھی خدا اور رسول کے ملنے کی طالبان محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ **فقیر** بتلاتا ہے۔ ۝ یہ اسکے بام کا زینہ ہے آئے جسکا جی چاہے ✤ وہ یہ ہے کہ ہمہ تن اتباع رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو قایم کر کے مصداق اس حدیث کے ہو جاؤ وحدیث یہ ہے کہ حضرت نے فرمایا یَا بُنَیَّ اِنْ قَدَرْتَ اَنْ تُصْبِحَ وَتُمْسِیَ وَلَیْسَ فِیْ قَلْبِكَ غِشٌّ لِاَحَدٍ فَافْعَلْ یَا بُنَیَّ وَذٰلِكَ مِنْ سُنَّتِیْ وَمَنْ اَحَبَّ سُنَّتِیْ فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَمَنْ اَحَبَّنِیْ كَانَ مَعِیَ فِی الْجَنَّةِ (رواہ الترمذی) **ترجمہ** اے میرے چھوٹے سے بیٹے اگر تجھ سے ہو سکے اس حالت میں صبح شام کرنا کہ تیری دل میں کسی کیطرف سے کچھہ کھوٹ ہو تو یہ کر اے لڑکے یہ میری سنت ہے جسنے میری سنت کو دوست رکھا اسنے مجھے دوست رکھا اور جس نے مجھے دوست رکھا وہ میرے ساتھ جنت میں ہوگا۔ **شعر** چاہیے تجکو اگر وصل صنم ✤ دلکو خالی غیر سے کر بکلیم۔ اس حدیث میں حضرت نے بہت ہی کچھہ فرمایا **اول** تو حضرت کی ایک بات نے کسقدر جنمی اندھوں کو بینا اور مرض مہلک کے بیمار ونکو تندرست کر دیا اور کسقدر مردہ دلونکو زندہ کر دیا جناب سید المرسلین کی اس حدیث میں تمام ثمار جنت اور حیات ابدی اور صحت روحانی ٹھیک ہی ہے جو شخص ہمارے حضرت کی **معیت** چاہے کہ میں حضرت کے ساتھہ جنت میں جاؤں تو وہ اس حدیث رسول اللہ کو اپنا پیشوا سمجھکر اسپر عمل کرے پھر تو ضرور حضرت اس سے وعدہ کا ایفا فرمائینگے ۝ کیا اک بات سے عالم کو زندہ ✤ یہ اک دفتر ہے فیضان محمد ✤ لبوں میں آپکے کیا اثر ہے ✤ مسیحا بھی ہے قربان محمد ✤ صلعم **حضرت سرور عالم** ترے در پہ ساجد ہیں شاہان عالم ✤ تو سلطان عالم ہے اے جان عالم یہ پیاری ادائیں یہ نیچی نگاہیں ✤ فدا جان عالم ہوا ہے جان عالم ✤ کسی اور کو بھی یہ دولت ملی ہے ✤ گدا کسکے در کے ہیں شاہان عالم ✤ میں در در پھروں چھوڑ کر کیوں ترا در ✤ اٹھا کے بلا میری احسان عالم ✤ میں کار عالی سکے قربان جاؤں ✤ بھکارے ہیں اس در کے شاہان عالم ✤ مرے دبدبہ والے میں تیرے قربان

ترے در کے کتے ہیں شیران عالم ٭ تمہاری طرف ہاتھ پھیلے ہیں سب کے ٭ تمہیں پورے کرتے ہو ارمان عالم
مجھے زندہ کردے مجھے زندہ کردے ٭ مری جان عالم مری جان عالم ٭ مسلمان مسلماں ہیں تیرے سبب سے
مری جان تو ہی ہے ایمان عالم ٭ مری آن والے مری شان والے ٭ گدائی ترے در کی ہے شان عالم
تو بحر حقیقت تو دریائے عرفاں ٭ ترا ایک قطرہ ہے عرفان عالم ٭ کوئی جلوہ میرے بھی روز سیہ پر ٭ خدا کے قمر مہر
تابان عالم ٭ بس اب کچھہ عنایت ہو اب ملا کچھہ ٭ انہیں تکتے رہنا فقیران عالم ٭ تو دولہا ہے ساری خدائی
براتی ٭ ترے ہی لئے ہے یہ سامان عالم ٭ نہ دیکھا کوئی پھول تجھہ سا نہ دیکھا ٭ بہت چھان ڈالے
گلستان عالم ٭ ترے کوچہ کی خاک ٹھہری ازل سے ٭ مری جاں علاج مریضان عالم ٭ کوئی جان عیسیٰ کو
جاکر خبر دے ٭ مرے جاتے ہیں دردمندان عالم ٭ ابھی سارے بیمار ہوتے ہیں اچھے ٭
اگر لب ہلادے وہ درمان عالم ٭ یہ تیغا خدا راحسن کی بھی سن لے ٭ بلا میں ہے یہ لوٹ دامان عالم **اب فقیر**
اس بات کو اہل اسلام پر ظاہر کرتا ہے کہ اس حدیث سے یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ ہمارے رسول اکی
معیت جنت اسکو ہوگی جو شخص اسپر نظر رکھے گا نفس کو ادہر ادہر جانے نہ دیگا اور دلکو کھوٹ سے
محفوظ رکھیگا **اب میں** اس مقام پر کچھہ عاشقانہ مضمون بیان کرتا ہوں میرے اس عاشقانہ مضمون سے حضرات
فقیر لذت اٹھائینگے اور فقیر کو دعائے خیر سے یاد فرمائینگے **(وہ یہ ہے) قلب** کہ جسکی سلامتی خدا
تعالیٰ کی ایک بڑی نعمت عظمیٰ ہے کہ جسکی نسبت یہ ارشاد ہے **یَوْمَ لَا یَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ** **ترجمہ**
جسدن نہ فائدہ دیگا مال اور اولاد **اِلَّا مَنْ اَتَی اللّٰہَ بِقَلْبٍ سَلِیْمٍ** **ترجمہ** مگر جو کوئی لاوے اللہ کے پاس
دل کو سلامت کھوٹ سے **فقیر** کہتا ہے اس قلب کا کام شوق و محبت ہے پس جسکا دل محبت الٰہی سے معمور ہوگیا وہ اپنی
مراد کو پہنچا اسلئے ہمارے خدا مہربان نے اس آیت میں صاف صاف محبت پیدا کرنیکا طریقہ ہمارے تمہارے لئے ارشاد
فرمایا کہ جس سے محبان خدا اور خاصان کبریا سے ملنے کا شوق محبت بیحد پیدا ہو **سو** نالہ من برسانید بجاناں
چین ٭ کہ ہم آواز شما در قفس افتاد ست ٭ اور نہایت اشتیاق میں **اِلَّا مَنْ اَتَی اللّٰہَ بِقَلْبٍ سَلِیْمٍ** سمجھا
مومن کا دل محبت الٰہی سے ایسا بھر گیا کہ کوئی جگہہ بھی خالی نہ رہی مومن اُسکے شوق میں بیساختہ بول اٹھا **شعر** بیحجابانہ درآ از در کاشانۂ ما
کہ کسی نیست بجز درد تو در خانۂ ما ٭ یہ لوگ محبان خدا اور خاصان کبریا ہیں انکا نام مسلمان تھا ہمارا تمہارا اس قافلہ برگزیدہ کے ساتھہ جانا بہت مشکل ہے

کیونکہ یہ لوگ بڑے عالی حوصلہ تھے اور محبت الٰہی میں اپنا نام و نشان و لقب حسب و نسب سب مٹا دیا
مگر ہم تم انکا حال یاد کر کے اپنے نفسوں پر ملامت ہی کیا کریں اس فقیر کے پاس ایک شخص فقیر کے ملنے والا
جو کہ بادشاہی چھوڑ کر اللہ کی محبت میں فقیر ہو گئے ہیں وہ حضرت عالیجناب مرزا محمد قایم الملک صاحب خلف الصدق جناب
صاحب عالم مرزا بلاقی صاحب مرحوم و مغفور ہیں۔ رہتے ہیں جن حضرت کا نام سید حسن الحق ہے ۔ بحمد اللہ اُس صحبت
کی برکت سے میرے دل کا یہ حال ہو گیا ہے کہ ایسے مضمون عاشقانہ صادر ہوتے ہیں جو فقرا
کی سراسر غذائے روح ہیں اللہ اللہ وہ کیا اہل اللہ لوگ ہونگے کہ جنکی صحبت کی برکت سے فیض
پا کر منور ہو گئے یہاں پر کچھ حال اُن بزرگوں کا تبرکاً مشتے نمونہ از خروارے بیان کرتا ہوں اسلئے کہ تمکو
عبرت ہو حضرت عالیجناب مرزا جان جاناں رحمۃ اللہ کا حال اسطرح پر لکھا ہے کہ کسی نے مرزا رحمۃ اللہ
کی خدمت میں عرض کیا کہ حضرت کے کیسے مزاج ہیں اسکے جواب میں مرزا صاحب نے فرمایا کہ بھائی پچیس سال
سے اپنے دل کی تصحیح کرتا ہوں و خیال کرتا ہوں کہ ایک سال میرے دل میں تکبر تھا اُسکو خوب مٹایا اور دو پھر
سال خیال کیا کہ دل میں حسد ہے اُسکو خوب گھسوایا۔ پھر خیال کیا کہ اس سال دل میں بغض و کدورت تھا اُسکو
نکالا اب یہ حال ہے کہ ہنوز دل کی تصحیح پوری نہیں ہوئی۔ اور حال مولانا شاہ عبد العزیز صاحب رحمۃ اللہ کا بھی
ملاحظہ کرو آپکا حال بھی عجائبات میں سے ہے نقل ہے کہ ایران کے بادشاہ نے کہ مذہب شیعہ تھا دہلی کے
بادشاہ کو مراسلہ بھیجا کہ علماء میرے مذہب کے یہ کہتے ہیں کہ علماء سنت و الجماعت سے گفتگو مذہبی کریں
جو مذہب کہ حق ثابت ہو اُسی پر سب قایم ہو جائیں سو آپ اپنے علماء کو میرے پاس بھیجیں مگر اسمیں شرط
یہ ہے کہ جو شخص آوے پہلے وہ اپنے علم کی حقیقت و کیفیت لکھ بھیجے کہ کون کون علم میں وہ مہارت
رکھتا ہے بعد اُسکے وہی عالم طلب کیا جاویگا شاہ دہلی نے جو علماء کہ موجود تھے سبکو طلب کیا اور
کیفیت مراسلہ سنائی سب نے جانے ایران سے انکار کیا اُس وقت شاہ دہلی کو بڑا فکر ہوا ناچار
وزیر سے فرمایا کہ اسکا بندوبست کیونکر ہو وزیر نے عرض کیا کہ حضور مولوی شاہ عبد العزیز صاحب
کے مکان پر تشریف لیجلیں میں یقین کرتا ہوں کہ وہ جانا ایران کا منظور کرینگے بادشاہ مع وزیر
شاہ صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا کل کیفیت مراسلہ عرض کی مولانا نے فرمایا کہ میں حاضر

ہوں مجکو جانے ایران سے کوئی عذر نہیں لیکن میرے پاس اسقدر زاد راہ نہیں ہے کہ اپنے طور پر ایران پہنچوں بادشاہ نے عرض کیا کہ مولانا یہ کیا ارشاد ہے آپ پر میری ساری سلطنت قربان شعر جو بندہ نوازی کرے جان اسپہ فدا ہے ❖ بے فیض اگر یوسف ثانی ہے تو کیا ہے پھر بادشاہ نے عرض کیا کہ آپ اپنی کیفیت علم تحریر فرما کر مجکو عنایت کریں فرمایا بہت اچھا شاہ صاحب نے اپنی کیفیت علم کی اسطرح تحریر کی کہ میں نے علم کی کچھ کیفیت نہیں تحریر کر سکتا لیکن اسقدر اپنی کیفیت لکھتا ہوں کہ میں نے اپنے دل کی تصحیح کر کے حضرت کے صحابہ جیسی نماز تصحیح کر لی ہے مولانا شاہ صاحب نے یہ تحریر کر کے بادشاہ دہلی کے حوالہ کر دی اور فرمایا کہ بھیجدو جسوقت یہ مراسلہ بادشاہ دہلی بادشاہ ایران کو پہنچا تو بادشاہ ایران نے اُن عالموں کو طلب کر کے فرمایا کہ دیکھو یہ کیفیت ایک عالم شاہ عبدالعزیز صاحب ہی لکھتے ہیں اب تم مذہبی گفتگو میں کیا کہتے ہو لکھا ہے کہ بوقت پڑھنے کیفیت شاہ صاحب اُن علماء حاضرین جلسہ پر لرزہ ہو گیا تھا اُنہوں نے عرض کیا کہ ہماری مجال نہیں کہ ایسے صاحب سے مذہبی گفتگو کریں سبحان اللہ یہ وہ نماز اور دل کی تصحیح ہے حدیث میں آچکا ہے کہ جن لوگوں نے ایسی نماز حاصل کر لی ہے اُنسے قبر میں فرشتے ہو سوال کرتے ہیں تو اُنکے جواب میں ایسے مومن کہتے ہیں کہ ذرا تم ہمکو مہلت دو ہم نماز پڑھ لیں۔ اب فرشتے بھی حیران ہیں عجب شان ایزدی ہے کہ اپنے بندوں کو اپنی رحمت سے وہاں بھی نواز رہا ہے فرشتوں پر یہ ظاہر کر رہا ہے کہ ہمارے محبان خاص ہیں یہ دنیا میں انہوں نے اپنے دلوں میں ہماری محبت کو خوب بھر لیا تھا۔ ما اعظم شانہ۔ اُنکو یہ آیت منبلا رہا ہے اِلَّا مَنْ اَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ وَاُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ترجمہ مگر جو کوئی لاوے اللہ کے پاس دل سلامت اور نزدیک کیجاویگی بہشت واسطے پرہیزگاروں کے۔ یہ متقی لوگ ہیں اُنکو مثل کُندن کے سلا دو فقیر کہتا ہے کہ اے بھائیو دل کی تصحیح ایسی ہوتی ہے اس زمانہ میں سو اکبحث تقلید اور غیر تقلید کے کوئی بات نہیں اسکے دریافت کے سب درپے ہو رہے ہیں لیکن مولوی صاحب یہ بات کیونکر ہے اسکا فکر کسی کو نہیں ہے کہ ہمارے دل پلید ہو گئے۔ ابھی تم کس جھگڑے میں پڑے ہو قرآن میں ان دو باتوں کا انتظام ہو رہا ہے اول تو یہ۔ يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ

اِلَّا مَنْ اَتَی اللّٰہَ بِقَلْبٍ سَلِیْمٍ ہ اور دوسری وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِکَ مَعَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلَیْہِمْ مِّنَ النَّبِیّٖنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّہَدَآءِ وَالصّٰلِحِیْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِکَ رَفِیْقًا ہ **ترجمہ** اور جو کوئی فرمانبرداری کرے اللہ کی اور رسول کی پس یہ لوگ ساتھ ان لوگوں کے ہیں کہ نعمت کی ہے اللہ نے اوپر اُنکے پیغمبروں سے اور صدیقوں سے اور شہیدوں سے اور اور صالحوں سے اور اچھے ہیں یہ لوگ رفیق۔ **تفسیر** خدا عزاسمہ نے اس مقام کو کس خوبی او کس لطف کے ساتھ اس مقام پر اپنے بندوں کو رغبت دلائی ہے کہ جسکے تسلیم کرنے میں کسی منصف مزاج کو انکار نہیں مجال نہیں ہے اس خوبصورتی کے ساتھ ارواح کو عالم غرور سے عام سرور کیطرف اور خلق سے حق کیطرف کھینچا ہے کہ جسکا کچھ بیان نہیں ہو سکتا اور اس عمدہ مضمون کو کس خوبی کے ساتھ اُٹھایا گیا ہے کہ تھوڑے سے کلام میں کیا مقاصد ضروریہ بیان کرتا ہے اور **کس عمدہ** پیرایہ میں بیان انبیاء و ابرار و شہداء و صالحین اتقیا کا دستور العمل بیان فرمایا ہے کہ جسکے سنتے ہی یا سناتے ہی **قلب سلیم** ایمن جا ملنے کو اسطرح تڑپے کہ جسطرح مرغ چمن قفس میں طائران خوش الحان کی آواز سنکر تڑپا کرتا ہے اور پھر جو کچھ اس آیت کے الفاظ میں اسرار ہیں وہ بیشمار ہیں کہ ایک جملہ کو دوسرے جملہ سے زنجیر کے حلقوں کی طرح سے مربوط اور مسلسل کیا ہے گویا ایک دوسرے کی دلیل ہے **سبحان اللہ** کیا عجیب بیان ہے جسطرح چاہو کیفیت حاصل کرو جس پہلو سے چاہو مطلب لیلو ہدایت برابر متصور ہوگی **فائدہ** اول تو اس آیت میں اللہ جل جلالہ نے عالم آخرت کے لیے ایک سیدھی راہ کیطرف اشارہ فرمایا کہ ہوشیار اِدھر اُدھر مائل نہونا یہ جو رستہ عالم آخرت کا ہم بتاتے ہیں منزل مقصود عالم قدس تک تمکو پہونچا دیگا جہاں پر ہمارے **انبیاء** اور ابرار اور صدیقین اور شہدا اور صالحین رہتے ہیں جہاں کچھ غم ہے نہ رنج بلکہ سرور ابدی اور حیات جاودانی ہے انکے ساتھ ہونے سے یہ بات نہیں پائی جاتی کہ تمہارے درجات میں کچھ تفاوت ہو جیسے کہ امیر و وزیر عام رعایا ایک شہر میں ہوتی ہے اور پھر ایک کے درجات اور مقامات جداگانہ ہوتے ہیں چنانچہ یہ تفاوت خیال کر کے **حضرت** ثوبانؓ غلام آنحضرت نے جو آپ پر عاشق زار تھے آنحضرت سے عالم آخرت

نہیں جدا رہنے سے رنج ظاہر کیا کہ آپ تو اُن اعلےٰ مقامات میں ہونگے جہاں ہمارا گذر نہوگا پھر جمال باکمال کیونکر دیکھینگے۔ اسپر یہ آیت نازل ہوئی کہ وہاں جدائی نہوگی اور اسمیں سر لطیف یہ ہے کہ ہر چیز اپنی اصل کیطرف رجوع ہوتی ہے معلوم ہوا جنکو یہاں پر جس سے محبت ہے آخرت میں اُسی کیطرف رجوع ہوجائینگی جن لوگوں نے یہاں پر صحبت انبیاء و صدیقین اور شہداء اور صالحین سے پائی ہے عالم قدس میں یہ لوگ خود بخود اُن لوگوں کیطرف رجوع ہوجائینگے کیونکہ اللہ اور رسول کا کہنا وہی مانتے ہیں جو اُنکے زمرہ کے لوگ ہیں۔ دوم اس آیت میں خدائے تعالےٰ نے چار قسم کے لوگ بیان فرمائے ہیں اوّل انبیاء دوم صدیقین سوم شہید چہارم صالحین ان چاروں کی نسبت یہ ارشاد فرمایا ہے کہ یہ کیا اچھے رفیق ہیں اور جنت کا خزانہ ہمنے انہیں کو عطا کیا ہے پس اب جو کوئی ہماری نعمت میں شریک ہونا چاہے اور ہمیشہ کی بہشت کا مستحق ہونا چاہے ہمارے اور ہمارے ان چار گروہوں کی اختیار کرے اب ہمارے دل بگڑے ہوئے کیونکر درست ہوں اور اس نعمت عظمےٰ میں کیونکر شامل ہوں سوائے اسکے کوئی صورت نہیں۔ پس چاہیے کہ عام مسلمین رفاقت صالحین کی طلب کریں اور صالحین رفاقت شہیدوں کی ڈھونڈیں اور صدیق رفاقت انبیا کی اختیار کریں اور کوئی عوام میں سے چاہے کہ میں انبیاء کا رفیق ہوں تو اُسکو چاہیے کہ اوّل وہ ان تینوں گروہوں سے درجہ بدرجہ رفاقت پیدا کرے اُسوقت اُسکو رفاقت انبیاء کی حاصل ہوگی اس وقت فقیر یہ بھی ظاہر کرتا ہے عالی دماغ لوگ اسکو خوب پہنچینگے اگر کوئی رفاقت بادشاہ کی چاہے تو پہلے رفاقت جمعدار کی اُسکے سبب سے رفاقت رسالدار کی حاصل ہوگی رسالدار کے سبب سے رفاقت وزیر کی پائیگا وزیر کے سبب سے رفاقت بادشاہ کی ممکن ہے اسواسطے داخل ہونا سلسلہ اولیاء اللہ میں اور وسیلہ ڈھونڈنا بسبب اُنکے نزدیک اہل اسلام کے مستحسن ہوا اسلئے کہ اصل راہ بارگاہ الٰہی انبیاء علیہم السلام کو تعلیم ہوا اور انسے صدیقوں کو حاصل ہوا۔ انکے واسطے سے شہیدوں کو ملا اور ان حضرات سے صالحین کو پہونچا۔ اب جو کوئی ہمارے رسول خدا سے ملنا چاہے تو صالحین کی صحبت اختیار کرے فقیر کہتا ہے کہ جو کوئی اس حکم کو بجالایا اور اس نوکری کو ادا کیا وہ جنت میں ہمیشہ کے رہنے کا مستحق ہوگیا جیسا ہی

بھی اس سالدار کی فوج میں داخل کر دیا جاویگا جہاں پر حیات ابدی اور جنان الفردوس کی دائم پنشن ملتی ہے اور بیویاں بھی وہاں پر اسقدر روشن ہیں کہ جنکے ساق کی سفیدی سٹر تئے کپڑے کو پھوڑ نکلے گی اور ساق استخواں کا مغز نظر آتا ہوگا۔ حدیث میں آیا ہے کہ حوریں جنت میں پکارتی پھرتی ہیں کہ نحن الخالدات نحن الناعمات نحن المقیمات نحن الراضیات طوبیٰ لمن کنا له[1] ترجمہ یعنی ہم سب ہیں ہمیشہ رہنے والیں ہم سب ہیں بہشت کی نعمتیں ہم سب ہیں قائم رہنے والیاں ہم سب ہیں پسندیدگان مبارکی ہے اسکو جسکے لیے ہم مہیا ہیں۔ الغرض سب کچھ ہے مگر یہ سب اطاعت رسول اللہ اور صحبت صالحین سے حاصل ہوتی ہے۔ صحبت صالحین گویا اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔ ثبوت وہ حال ظاہر کیا جاتا ہے **نقل** ہے کہ ایک وقت حضرت عالیجناب پیر معین الدین چشتی سند الولی رحمۃ اللہ وعظ فرما رہے تھے۔ خاتمہ وعظ کا اسپر تھا آپ نے سامعین کیطرف مخاطب ہو کر فرمایا کہ خداوند تعالےٰ نے ایک وقت ایسا ارشاد فرمایا کہ جسکا مضمون اس شعر میں ادا کیا جاتا ہے

شعر دونوں عالم کی سعادت ہم دیویں اسکے ساتھ * ایسے یوسف کا خریدار کوئی ہے بولو * جانتا فضل و عنایت جو یہ اپنا محبوب * کوئی دن کے لیے دیتے ہیں امانت لیلو * مراد اس سے اللہ جل جلالہ کی اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے۔ کوئی ہے کہ اس امانت ہماری کو لیوے۔ اس سے سبنے انکار کیا۔ مگر آدم نے اسکو لے لیا۔ لکھا ہے کہ اسوقت آپکے وعظ میں ایک سقہ جو آپ کی صحبت سے ہر وقت فیضیاب رہتا تھا اسنے کھڑے ہو کر دست بستہ عرض کی کہ یا شیخ المشائخ میں جناب سید المرسلین کی محبت چاہتا ہوں **سبحان اللہ** کیا صحبت اولیاء اللہ کی ہے کہ سقہ داعی اس اس بات کا ہو کہ میں حضرت کی محبت چاہتا ہوں حضرت شیخ المشائخ نے فرمایا کہ میاں سقہ تم ہمارے حضرت کی محبت کا احتمال کر سکو گے یہ تو بڑا بھاری کام ہے اسکا احتمال تو سادات عظام بھی بمشکل کر سکتے میں چھ جائے گی تو۔ اسنے عرض کیا میں کیا عرض کروں یہ آپ کی صحبت کی برکت ہے ورنہ میں جو ہوں سو ہوں آپکو خدا نے اس لائق کیا ہے **مصرعہ** از فیض تو عالم سیراب * تو اسکے جواب میں آپ نے فرمایا کہ میں بھی جناب باری میں عرض کرونگا اگر منظور الٰہی ہوا۔ تجکو اس نعمت

[1] رواہ الطبرانی ... ۱۲

عظمے سے حصہ ملیگا۔ راوی کہتا ہے کہ آپ نے اسکو یہ درود شریف بتلایا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاٰلِہٖ وَسَلِّمْ کہ تم اسکو پڑھو۔ خدا نے چاہا تو تمکو حضرت کی زیارت ہوگی تو اس وقت تم حضرت سے عرض معروض کرلینا۔ آپکا اخلاق بڑا وسیع ہے یقین ہے کہ حضور تمکو محروم نہ رکھینگے اپنی صحبت عطا کرینگے اُسنے بموجب ارشاد شیخ پڑھا اور اسی حالت میں وہ سو گیا تو عالم رویا میں بوقت نیم شب کیا دیکھتا ہے کہ حضور سید المرسلین مع صحابہ کبار تشریف رکھتے ہیں حضور نے صحابہ رض کیطرف مخاطب ہو کر ارشاد فرمایا کہ تمکو معلوم ہے کہ یہ کون ہے عرض کیا اللہ اور اُسکا رسول بہتر جانتا ہے فرمایا یہ سقہ شیخ سعید الدین چشتی کا ہے یہ اُنکی صحبت سے مدعی میری محبت کا ہوا ہے (واہ کیا **صحبت** صالحین ہے کہ فقرا کے سقوں کا یہ حال ہے) حضور نے سقہ کیطرف مخاطب ہو کر فرمایا کہ تو ہماری محبت چاہتا ہے اُسنے نہایت عجز و نیاز سے عرض کیا حضور کے **اخلاق** کریمانہ کا بڑا شہرہ ہے خداوند تعالے نے آپ کے اخلاق کی قرآن مجید میں جابجا ذکر فرمائی ہے اسلئے میں بھی ادعیہ محبت کا رکھتا ہوں آپنے فرمایا تو ہماری محبت اُٹھا سکیگا اس بارکا اُٹھانا سادات عظام کا کام ہے تو میری محبت اُٹھا سکیگا اُسنے عرض کیا کہ ارشاد حضور بجا اور درست لیکن میں کیا کروں کہ خدا نے آپکی **محبت** میرے دل میں ڈالدی میں مجبور ہوں حضور نے فرمایا۔ یا **علی** رض تم اسکو میری طرف سے شہادتین پڑھاؤ حضرت علی رض نے اُسکو شہادتین پڑھائی جسوقت آپکا نام شہادتین میں آیا۔ اشہد ان محمدا عبدہ و رسولہ تو سقہ کا جسم پارہ پارہ مثل بہوٹ کے کہل گیا حضرت علی رض نے عرض کیا کہ حضرت اسکا یہ حال ہو گیا فرمایا محبت میں محب کا یہی حال ہو جاتا ہے۔ فرمایا آپ نے تیرے خاتمہ کا میں سردار ہوں تیرا حشر میرے ساتھ ہوگا تو تجھ پر **بالغیب** ایمان لا کر تھوڑی سی بات پر طالب میری محبت کا ہوا۔ اسطرف حضرت خواجہ صاحب کو بھی زیارت ہوئی فرمایا آپ نے کہ آپکی سفارش منظور ہوئی اسیحالت میں بیدار ہو گئے حسب عادت وضو کیواسطے تشریف لیگئے تو سقہ کا یہ حال دیکھا کہ جابجا سے اُسکا جسم پارہ پارہ ہو گیا چونکہ آپ بہت رحمدل اور خلیق تھے یہ حال دیکھکر آب دیدہ ہوئے اور فرمایا میاں سقہ یہ کیا حالت ہے تو سقہ نے آپ کے جواب میں یہ آیت پڑھی۔ اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبَیْنَ اَنْ یَّحْمِلْنَھَا وَاَشْفَقْنَ مِنْھَا وَحَمَلَھَا الْاِنْسَانُ

(حاشیہ: عظیم حصہ۔ نقش نعلین شریف۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت۔ شہادتین۔ عشق رسول۔ محبوب اور عالم بیداری)

اِنَّہٗ کَانَ ظَلُوْمًا جَھُوْلًا ترجمہ تحقیق روبرو کیا تہا ہمنے امانت کو اوپر آسمان کے اور زمین کے اور پہاڑوں کے پس انکار کیا سبنے یہ کہ اُٹھاویں اور ڈر گئے اُس سے اُٹھا لیا اُسکو انسان نے تحقیق تہا انسان بیباک نادان - اور یہ عرض کیا کہ حضرت یہ وہی تو امانت ہے جسکے اُٹھانے سے تمام نے انکار کیا تہا اُٹھا لیا اس امانت کو انسان نے - اصل تو یہ ہے کہ جسنے اس امانت کو نہیں اُٹھایا وہ انسان ہی نہیں یہ سنکر حضرت شیخ المشائخ بیم بسمل ہوگئے مقتدی کی روح پرواز کر گئی - کیا اچھی موت پائی کیا خوب خاتمہ ہوا - آپ صاحب بہی تو ماشاء اللہ ذی فہم ہیں - ذرا فکر تو کیجیے اس نیک خاتمہ کا ہونا یہ صحبت صالحین کا اثر نہیں تو اور کیا ہے - صحبت اہل اللہ ایسی چیز ہی ہے کہ جناب نواب معلےٰ القاب حامی اسلام حضرت محمد ابراہیم علیخاں صاحب بہادر رئیس امرولی جو اکثر شہر دہلی کرہ حافظ داؤد میں تشریف رکھتے ہیں ایک دفعہ حضرت نے ایک مستری کے پاس ایک نقشہ مکان کا ملاحظہ فرماکر ارشاد فرمایا کہ یہ مکان جسکا یہ نقشہ ہے نحس ہے بعد تیاری گر جائیگا سو بعد تیاری ایسا ہی ظہور میں آیا کہ اُسکی چھت گر گئی اور ایک دفعہ کا یہ ذکر ہے کہ جب دہلی میدان تیس ہزاری میں جنگ مصنوعی کیواسطے ویسرائے نے اُس میدان کو دربار کیلئے آراستہ کیا اُس موقع پر بہی نواب صاحب نے فرمایا کہ جسوقت ویسرائے یہاں آوینگے کرسی پر بیٹھنے بہی نہ پاوینگے کہ خوب اولے برسینگے اُسوقت مطلع بہی صاف تہا کوئی علامت آسمان پر ظاہرا بارش کی نہ تھی مگر جسوقت ویسرائے کی آمد آمد ہوئی یک لخت آسمان پر ابر آگیا سامان بارش ہو گیا ویسرائے کرسی پر نہ بیٹھنے پائے تہی کہ وہ زور وشور سے اولے پڑے اور بارش بہی ہوئی کہ جسکا مشاہدہ صدہا لوگوں کو ہوا اب لوگ حیران ہیں کہ نواب موصوف کیا صاحب دل ہیں انکو کیا صفائی دل حاصل ہے - واقعی نواب صاحب کی خوبیاں بیان نہیں ہوسکتیں یہ شخص نہایت دیندار مسلمان آدمی ہے اوقات شریف کا یہ حال ہے کہ ہر دم تلاوت قرآن صوم وصلوٰۃ میں مشغول رہتے ہیں نہایت خداترس اور رحم دل ہیں انکی ذات سے غربا کو بہت فیض ہے -

عالیجناب نواب محمد ابراہیم علیخانصاحب رئیس امرولی

صاحب خلق محمدی تابع شریعت احمدی افضل الکرام اشرف العظام ملک سیرت فرشتہ صورت
جامع صفات پسندیدہ مجمع اوصاف حمیدہ یگانۂ عہد نادر روزگار۔ نواب محمد ابراہیم علیخاں صاحب
جو جو خوبیاں آپکی ذات بابرکت میں اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائی ہیں انمیں سے اگر ایک شمہ لکھوں
تو کیا امکان ہے حسن خوبی کو میزان فکر میں وزن کیا ایک سے ایک کو برتر پایا آپکی دولت و حشمت
کے آگے قارون شکستہ ہے اخلاق میں ہمہ تن خلق کہوں تو بجا ہے صالحین سے بہت اچھی طرح سے
ملتے ہیں آپ حسبہٖ کمال زہد و تقوے میں یکتا ہے جہاں پناہ سچ تو یہ ہے کہ ایسے رئیسونکا فی زمانہ
ہونا غنیمت ہے یہ حضرت برادر اس بیدار مسلمان کے ہیں جو اس زمانہ میں مغتنمات سے ہیں

حضرت عالیجناب معلے القاب نواب فیض محمد علیخاں صاحب بہادر رئیس ہاسو

جناب نواب معلی القاب مہر سپہر جاہ و جلال خورشید آسمان دولت و اقبال گوہر درج سخاوت نیر برج
شرافت شمع شبستان مروت چراغ بزم ہمت فخر خاندان شرف دودمان فیض بخش فیض رسان نواب
فیض محمد علیخاں صاحب بہادر دام اقبالہ آپکی خوبیاں بیان نہیں کرسکتا۔ اللہ نے انکو کیا دینداری عطا کی ہے
انمیں سے ایک امر سے بات ظاہر کرتا ہوں وہ یہ ہے کہ آپنے ایک دستور العمل ایسا تجویز کیا ہے
کہ میری برادری اور عزیزوں میں شادی و غمی میں کوئی بات خلاف جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نکرینگے اسمیں ایک دفعہ یہ بھی ہے۔ عدل و انصاف آپکا منصف حقیقی اور رسول
مقبول کو بھی پسند ہے ہر ادنے و اعلے کیطرف نظر فلاح ہے۔ ہر کہ و مہ آپکے لطف و کرم کا
مداح ہے ارکان مروت آپ پر ختم ہیں۔ سچ تو یہ ہے کہ خلق مجسم ہیں۔ آپکو بھی صالحین سے بہت
محبت ہے اور ہر دم تلاوت قرآن اور صوم و صلوٰۃ میں مشغول رہتے ہیں۔ اور سخاوت اور
بلند حوصلگی نے قصہ حاتم کا جہان کے دلوں سے بھلا دیا۔ ابر نیساں آپکی گہرباری سے عرق آلود
انفعال ہے اور دنیا آپکے جود و کرم سے مالامال۔ اوصاف حمیدہ آپکے بیروں از تحریر ہیں
نیک کاموں پر آپکی طبیعت بہت رجوع کرتی ہے مساجد کی تعمیر وغیرہ وغیرہ کا آپکو بہت
خیال رہتا ہے۔ اکثر حاجیوں کو حج کیواسطے امداد دیتے رہتے ہیں سچ تو یہ ہے کہ ایسوں کا ہونا فی

زمانہ زینت اسلام ہے۔ صاحب بھی انکو خدا نے دیندار عطا فرمائے جیسے **مولانا محمد** سلیم صاحب اتالیق نبیرہ نوابصاحب۔ یہ خوبی ہے تو کیوں ہے فقط صحبت صالحین کی برکت سے یہ دونوں بھائی چونکہ دیندار ہیں اسلئے انکو صحبت صالحین بہت رہتی ہے اکثر فقرا صلحا علما انکے مکان پر رہتے ہیں یہ انکی صحبت کی برکت ہے۔ بہرکیف صحبت صالحین اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔ ہم تم بھی اگر دلوں کو صفا کرکے صحبت صالحین اختیار کریں تو یہی حال ہو جائے۔ اگر اپنا عیب دیکھیں تو دوسروں کے عیب پر نظر نہ پڑے الغرض یہ بات متفق علیہ ہے کہ جبتک روح کو صفائی نہیں۔ اُس تک رسائی نہیں **بھلا فقیر** تم سے یہ بات دریافت کرتا ہے ماشاء اللہ تم تو اہل قرآن اور اہل فہم ہو ذرا اس بات کا تو جواب عنایت کرو یہ کیا بات ہے کہ بچہ بچہ اور ہر ایک کی زبان پر حضرت **محبوب** الٰہی سلطان نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ جاری ہے اسکا کیا سبب ہے کیا کوئی اُنہوں نے اشتہار جاری کیا ہے۔ یا خدا سے حکم آگیا ہے کہ انکو یہ کہا کرو۔ آخر کوئی تو سبب ہے۔ وہ یہ ہے کہ ان لوگوں نے اپنا نام و نشان لقب حسب و نسب اللہ کی راستہ میں بالکل مٹا دیا تھا اور ایسا دل کو صفا کیا کہ دل میں فقط اللہ و رسول کی محبت باقی رہگئی تھی اُنکا حال مصداق اس حدیث کا ہوگیا۔ **مُوتُوا قَبْلَ اَنْ تَمُوتُوا ترجمہ** مرجاؤ تم پہلے مرنے سے **سبحان اللہ** ہمارے رسول خدا کا کیا کلام معجز نظام ہے اللہ اللہ حضرت کا ایک عجیب بیان ہے کہ ایک چھوٹی سی حدیث میں حضرت نے رضا و تسلیم کو کس لطف و خوبی کے ساتھ ادا کیا ہے کہ جسکا بیان نہیں ہوسکتا حضور کی اس ارشاد سے مراد کیا ہے۔ مراد یہ ہے کہ تم اللہ کی ایسی اطاعت کرو کہ اپنی ہستی کو بالکل مٹا دو یعنی حکم شرع شریف سب چیزوں پر مقدم رکھو اُسکے ماننے میں کوئی عذر نہو ہمہ تن **شرع شریف** کے ایسے تابعدار ہو جاؤ جیسے کہ غسال کے ہاتھ میں مردہ ہوتا ہے اب غسال کو اختیار ہے کہ جسطرح چاہے اُسکو لٹائے بٹھائے اُس میت کو کوئی عذر نہیں ہوتا پس انسان کو شرع شریف کے احکام بجا آوری میں ایسا ہونا چاہیئے جیسے غسال کے ہاتھ میں مردہ ہوتا ہے مصرعہ جائینگے ہم اُدھر کہ جدھر یار لیجائے **فقیر کہتا ہے** اسلام کیا ہے۔ اسلام عشق الٰہی کا نام ہے۔ اور عاشق تمام مقاصد مٹانا کام ہے عشق حقیقی کا جب کوئی نام لے تو پہلے اپنے آرزوؤں کے درخت کو جڑ سے کاٹ دے **شعر** جڑھا منصور

سولی پر پکار اعشق باز ونکو ﴿ یہ اُسکے بام کا زینہ ہے آئے جسکا جی چاہے ﴿ پس جو ان مصائب کی کسوٹی پر پکھر نکلے تو وہ صابر ہے اور صابروں پر اُسکی طرف سے صد رحمت اور مہربانی ہے جن لوگوں نے اس مقام رضا و تسلیم کو اختیار کیا وہ اپنے مقاصد ضروریہ کو پہنچے **قطعہ** گر گزندت رسد تحمل کن ﴿ کہ عفو از گناہ پاک شوی ﴿ اے برادر چو عاقبت خاکست ﴿ خاک شو پیش ازانکہ خاک شوی **شعر** در بہاراں کے شود سر سبز سنگ ﴿ خاک شو تا گل بروید رنگ رنگ ﴿ چنانچہ یہ مصائب صحابہ بلکہ خود حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم پر پڑے بھوک کے مارے پیٹ پر پتھر باندھا رہا کرتا تھا جنگ احزاب کہ دشمنوں کے خوف سے راتوں کو نیند نہ آتی تھی تجارت اور زراعت بلکہ مہاجرین نے تو گھر بار بھی راہ مولا میں چھوڑ دیئے تھے۔ ایک ہزاروں آدمی شہید ہوگئے بھائی نے بھائی کو بیٹے نے باپ کو اپنے ہاتھ سے بادل زار کفن پہنایا مگر کبھی شکوہ زبان پر نہ آیا کہو تو یہ مقام رضا و تسلیم نہیں تو اور کیا ہے یہ اُسی حدیث پر تو عمل ہو رہا ہے مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا - ایسے ہی اولیاء اللہ نے جسوقت یہ حالات رسولخدا اور صحابہ کرام و تابعین و تبع تابعین کے دیکھے ان حضرات کے دل انکی برتاو پر جھکتے چلے گئے انکو بھی یہ مراتب رضا و تسلیم کا حاصل ہونا چلا گیا چونکہ فقراء کو اس حدیث سے اب بھی بہت محبت ہے فقیر کا بیان یہ تہا کہ بچہ بچہ سے حضرت محبوب الٰہی سلطان نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ کہلا دیا۔ یہی تو وجہ تھی کہ انہوں نے حالات رسول خدا اور صحابہ کا سا اپنا برتاو کر لیا اور اپنے لقب حسب نسب جان مال عزت آبرو ہر ایک قسم عیش و راحت کو اُس معبود حقیقی کی نذر کر چکے خدا نے بھی انکے نام کو ایسا روشن کیا کہ بچہ بچہ سے محبوب الٰہی کہلا دیا اور محبوبیت کا خطاب ہندوستان میں پا گئے اسکا ثبوت قرآن و حدیث سے سوا اسکے اور کیا ہے چنانچہ ایکبار آنحضرت علیہ السلام کے سامنے سے ایک جنازہ گیا لوگوں نے اُسکی مذمت کی تو آپنے فرمایا وَجَبَتْ وَجَبَتْ پھر دوسرا جنازہ آیا لوگوں نے اُسکی مدح کی تو آپ نے فرمایا وَجَبَتْ وَجَبَتْ لوگوں نے عرض کیا کہ آپ نے دونوں کیلیئے ایک ہی کلمہ فرمایا آپ نے جواب دیا جسکی تم نے مذمت کی اُسکے لئے آتش دوزخ واجب ہوئی اور جسکی تم نے مدح کی اُسکے لئے جنت واجب ہوئی **شعر** وہ جنت جسکی شہرت ہے وہ نقشہ ہے ترے گہر کا ﴿ وہ طوبیٰ ہے جسکا چرچا ہے ستون تیرے

مسجد کا ✽ فرمایا تم خدا کے دنیا میں گواہ ہو جسکو تم اچھا کہو وہ اچھا ہے جسکو تم برا کہو وہ برا
ہے **شعر** سچا کہے جسے عالم اُسے سچا سمجھو ✽ زبان خلق کو نقارۂ خدا سمجھو ✽ خلاصہ یہ کہ امت مرحومہ کی
اجتماعیہ نبی علیہ السلام کے کمالات کا آئینہ ہے اسی لیے حضرت نے فرمایا **لن تجتمع اُمّۃ محمّد علی**
الضلالۃ ترجمہ ہرگز جمع نہوگی اُمت محمدیہ اوپر گمراہی کے یعنی امت محمدیہ گمراہی پر مجتمع نہوگی
یہاں سے اجتماع ہونا اُمت کا برحق پایا گیا اسلئے جو مسلمانوں سے علیحدہ راہ اختیار کریگا جہنم میں جائیگا
اب فقیر پھر اپنا اصلی مطلب بیان کرتا ہے کہ سچ سچ سے حضرت محبوب الٰہی سلطان نظام الدین اولیا
کہلا دینا من جانب اللہ ہے سبحان اللہ آپکو کیا اللہ و رسول سے محبت تھی کہ اُسکے سبب سے آپ
ہندوستان میں محبوب کا خطاب پا گئے ملفوظات میں جو فقیر نے آپکے حالات کو دیکھا تو ظاہر ہوا کہ
کسی نے آپکے روبرو اس رکوع کی تلاوت کی **مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ۭ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّاۗءُ عَلَي**
الْكُفَّارِ - آخر تک تو آپکو ایک بیہوشی طاری ہوگئی جب ہوش آیا تو آپ نے فرمایا اس امانت کو اسی
نبی کے نام کے سہارے سے تو آدم علیہ السلام نے اُٹھا لیا تھا کہ جس امانت کے اُٹھانے سے سب نے
جواب دیدیا تھا خدام میں سے ایک نے عرض کیا کہ حضرت وہ کیا امانت تھی جسکو آدم علیہ السلام نے
اُٹھا لیا آپ نے اسی حالت شوق و ذوق میں فرمایا وہ یہ امانت ہے **اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ**
عَلَي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبَيْنَ اَنْ يَّحْمِلْنَهَا وَاَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ ۭ اِنَّهٗ كَانَ
ظَلُوْمًا جَهُوْلًا اس آیت میں جو فرمایا اسیطرف اشارہ ہے سو یہ بوجھ بھاری بغیر کسی سہارے
کے اُٹھ نہیں سکتا پس اس تکان اور درماندگی کے دفع کرنیکے لیے مُشتر شربت حضوری کا پیالہ پلایا
کہ اُسکے نشہ او سرور میں چور ہو کر دنیا و ما فیہا سے غافل ہو کر ہمہ تن عبادت میں مستغرق ہو جاوے
اور اسے تکان و درماندگی نہ آوے **شعر** ہرچند پیر خستہ دل و ناتواں **شدم** ✽ ہرگہ کہ یاد روے تو کردم جواں
شدم ✽ فرمایا آپ نے دیکھیے جب کوئی کسی پر عاشق زار ہوتا ہے تو جب اُسکے محبوب کا نام لیکر
کوئی اُس سے کہے کہ ہمارا کلام کو کہو تو وہ اُسکے نام کے نشہ میں خوشی سے اُٹھا لیتا ہے جب اُسکے
سامنے کلمہ اچھی کر یوں کہے کہ تیرے قربان - کیونکہ عبادت در اصل قربان ہوتا ہے محبوب کا تو نام

ہی سننے سے دل بیقرار ہو جاتا ہے چہ جائے کہ وصال اور مشاہدہ جمال ہو ۔ شعر ۔ جو میرے
سامنے تیرا کسی نے نام لیا ۔ دل ستمزدہ کو میں نے تہام تہام لیا ۔ زبان سے جب محمد مصطفے کا نام لیتے ہیں تو پہلے دونوں ہاتھ چومتے
کلیجہ تہام لیتے ہیں ۔ لا و شک نافہم نہیں لیتے ہیں لیتے ۔ محمد کی شمیم لف عنبر فام لیتے ہیں خدا کی آپکی خدمت میں عرض کیا
اتنی انا عصینا الاکماتقی میں و آپکے ارشاد میں خدا کی محبت ثابت ہوتی ہے آپ نے فرمایا یا رسولخدا سے محبت کرنا
اللہ ہی سے محبت کرنا ہے اور اس آیت کو تلاوت فرمایا قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی
ترجمہ کہہ کر اگر تم خدا سے محبت رکھتے ہو تو میرا کہنا مانو ۔ کیونکہ اطاعت رسول اللہ علیہ اطاعت الٰہی ہے اسلئے
محبت کا نتیجہ اول تو پوری اطاعت ہے سو فرمانبرداری جانثاری جسقدر امت محمدیہ کو رسولخدا سے پائی جاتی ہے
اسکا بیسوں حصہ بھی کسی امت میں نہیں سبحان اللہ اولیاء اللہ کو کیا خدا و رسول سے محبت ہے
آپکی اس ارشاد سے کیا محبت ٹپکتی ہے اسلئے تو کہا ہے صالحین کی صحبت سے مردہ دل زندہ ہوجاتے
ہیں ۔ فی زمانہ بھی ایسے حضرات بہت موجود ہیں کہ صالحین کی صحبت سے انکے دل منور ہو گئے ہیں
لیکن کل کا حال میں درج نہیں کرسکتا کیونکہ میرا مطلب اصلی ہاتھ سے جاتا ہے ۔ بقایائے یادداشت
مشتے نمونہ از خروارے ایک دو صاحبوں کا حال بیان کرتا ہوں کہ اس صحبت کی برکت سے انکے نفس کو تزکی
اور روح کو تازگی حاصل ہے ۔ خشوع و خضوع انکی عبادت کا اس درجہ کو پہنچ گیا ہے جیسا کہ حالات تبع تابعین
کے دیکھنے والوں کا تھا چنانچہ نواب مرزا محمد حسن صاحب عرف خضر ہمشیرہ زادہ جناب نواب ضیاء الدین
احمد خان صاحب بہادر مغفور کا ۔ انکا ذکر میں نے اسلئے یہاں پر کیا ہے کہ اوپر سے بیان صالحین خصوصاً
حضرت محبوب الٰہی نظام الدین اولیاء کا تھا ۔ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم المرء مع من احب
ترجمہ فرمایا حضرت نے آدمی ساتھ اسکے ہے جسکو دوست رکھتا ہے یعنی جو کوئی کسیکو دوست
رکھتا ہے اسکا ذکر اسکے صحبت میں آجاتا ہے اسلئے کہ محبت محبوب تک پہنچا دیتی ہے ۔ آپکی کیفیت
عبادت کا یہ حال ہے کہ جسقدر ہے محبت سے ہے ایک وقت میں جو خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نماز
میں مشغول تھے میں نے جو خیال کیا تو نماز کا خضوع و خشوع قریب قریب ابرار لوگوں کے پایا یہ اثر فقط
صحبت صالحین کا ہے جو اس کیفیت سے انکو نماز حاصل ہے یہاں پر بیان روسا جو کہ متقی ہیں

کیا جاتا ہے ٭

نواب مرزا محمد حسن خانصاحب عرف خضر میاں

عندلیب گلستان دولت و اقبال بلبل بوستان حشمت و جلال حاتم کرم سکندر دوراں رستم صفت
نوشیروان زماں محمد حسن خانصاحب خلف الرشید حضرت حافظ صوفی نواب مرزا حیدر حسین خانصاحب مرحوم
و مغفور خلف الصدق جناب نواب مرزا غلام حسین خانصاحب بہادر مغفور خلف الصدق جناب نواب
فیض اللہ خاں صاحب بہادر مغفور خلف الصدق حضرت جناب نواب قاسم جان خان صاحب بہادر
مرحوم - انکو شاہ عالم بادشاہ سے بصلہ نوکری خطاب سہراب جنگ کا عطا ہوا تھا یہ آپکے
جناب ممدوح ہیں جو جو خوبیاں اللہ تعالےٰ نے آپکی ذات بابرکات میں عطا فرمائی ہیں انہیں سے اگر
ایک شمہ لکھوں تو کیا امکان ہے تونگر صورت درویش سیرت انسان پیکر فرشتہ صفت
پابند صوم و صلوٰۃ - آپکا دامن اخلاق بڑا وسیع اور کشادہ ہے طبیعت حضرت کی ہمیشہ بتواضع
و تکریم آمادہ ہے تلاوت قرآن سے بہت محبت ہے فی زماننا حضرت بعہدۂ تحصیلداری سرفراز ہیں -
آپ بھی امیر ابن امیر ابن امیر ابن امیر ہیں آپ کے **بھائی** نواب محمد حسین خانصاحب عرف بڑے
میاں بعہدۂ معزز دہلی میں سرفراز ہیں وہ بھی نہایت دیندار پابند صوم و صلوٰۃ ہیں آپ مغل
بخاری ہیں - اصل تو یہ ہے کہ ایسے حضرات سے بہت فیض ہے اور ان کا ہونا باغنیمت ہے
فقیر بھی انکا شکریہ تہ دل سے ادا کرتا ہے اور وہ شکریہ یہ ہے **طَهَّرَ اللّٰهُ قَلْبَكُمْ فِي قُلُوبِ الْأَبْرَارِ**
وَزَكّٰى عَمَلَكُمْ فِي عَمَلِ الْأَخْيَارِ ترجمہ پاک کرے خدا تمہارے دلکو نیک لوگوں کے دلوں میں
اور پاک کرے تمہارے کاموں کو نیکوں کے کام میں ٭

جناب نواب معلی القاب محمود علیخان صاحب بہادر رئیس چھتاری

جناب مستطاب معلے القاب گردوں رکاب فلک انتساب مسند آرائے عز و جلال جلوہ افزائے جاہ و
حشمت و اقبال فخر خاندان شرف و دودمان نواب محمود علیخانصاحب - آپکی عدل گستری اور
رعایا پروری نے نام نوشیرواں کا مٹا دیا اور [illegible] حاتم کا بھلا دیا کہ دل سے

[illegible]

پھیلا دیا - ابر نیساں آپکی گہرباری سے عرق آلودہ انفعال ہے اور دریا آپ کا جود و کرم دیکھ کر شرم سے آب آب ہے اوصاف حمیدہ آپ کے بیرون از تحریر ہیں آپکو علماء و فقرا سے کمال محبت ہے جو آپکا کار ہے وہ سب مطابق سنت ہے آپ بہت بڑے متقی ہیں آپکے اوقات شریف کا یہ حال ہے کہ ہروقت عبادت اور تلاوت قرآن میں مشغول رہتے ہیں اسکی برکت سے آپکے چہرہ پر نور برستا ہے جو جا ہتا ہے کہ چہرہ کو دیکھتے رہیں یہ بات خداداد ہے ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ - دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع اور کشادہ ہے - ادنے غریب بھی اخلاق میں آپ نے ہیں ہمہ تن اس سے ملتفت ہو جاتے ہیں آپکی ذات بابرکات سے ہزار ہا اللہ کے بندونکو فیض ہے سچ تو یہ ہے کہ ایسے ہی لوگوں سے اسلام کی زینت ہے فقیر بھی اُنکا شکریہ تہ دل سے ادا کرتا ہے اور وہ شکریہ یہ ہے طَهَّرَ اللّٰهُ قَلْبَكَ فِي قُلُوْبِ الْأَبْرَارِ وَ زَكّٰى عَمَلَكَ فِي أَعْمَالِ الْأَخْيَارِ ترجمہ پاک کرے اللہ تیرے دلکو نیک لوگوں کے دلوں میں اور پاک کرے تیرے کام کو نیکوں کے کام میں ٭

عالیجناب نواب امیر الدین احمد خانصاحب بہادر رئیس لوہارو

جناب مستطاب معلے القاب گردوں کاب فلک انتساب حاتم زمان سکندر دوران زیب افزا ئے مسند دولت و اقبال جلوہ آرائے وسادہ مکنت و اجلال عالی خاندان جناب عز و شان رئیس المسلمین جناب نواب محمد امیر الدین احمد خانصاحب بہادر خلف الرشید جناب نواب علاء الدین احمد خانصاحب بہادر مرحوم و مغفور خلف الصدق نواب معلے القاب جناب امین الدین خانصاحب بہادر مرحوم خلف اکبر نواب جہانیاں مآب فخر الدولہ نواب احمد بخش خان صاحب مرحوم - آپکے اوقات شریف کا حال میں نہیں بیان کر سکتا یہ جناب نہایت دیندار و متشرع پابند صوم و صلوٰۃ و تلاوت قرآن میں اکثر مشغول رہتے ہیں - آپکے کمالات کے لکھنیکی زبان قلم میں کہاں طاقت ہے کلام معجز نظام آپکا تمام فصاحت و بلاغت ہے شہرہ دادگستری و آوازہ عدالت پروری آپکا چاردانگ عالم میں بلند ہے عدل و انصاف آپکا منصف حقیقی اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی پسند ہر ادنی و اعلے کیطرف نظر فلاح ہے ہر کہ ومہ آپکے لطف و کرم کا محتاج ارکان مروت آپ پر ختم ہیں سچ تو یہ ہے کہ خلق مجسم ہیں قطع نظر اسکے آپ عالم بھی ہیں آپ امیر ابن امیر

ابن امیر ابن امیر ہیں غربا و مساکین و مستغیثوں کے لئے اکسیر ہیں کیوں نہو یہ استاد کی صحبت کی برکت ہے اعنی جناب مولانا سید ولی خان صاحب اکرمہ اللہ تعالے زبدۂ فقہاے جہان صلحاے زمان اعرف العرفا افضل الفضلا تونگر صورت درویش سیرت انسان پیکر فقیہ مثیل افتخار علما حضرت مولانا سید ولی خانصاحب - آپکے علم و فضل کا بیان احاطہ تقریر و تحریر سے باہر ہے بہر حال آپکی ذات فی زمانا بہت غنیمت ہے سچ تو یہ ہے کہ ایسوں ہی سے اسلام کی زینت ہے دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع و کشادہ ہے طبیعت آپکی متواضع و تکریم مادہ ہے اللّٰھُمَّ ضَاعِفْ فِی حَالِهٖ وَقَالِهٖ -

عالیجناب محمد یحیٰی خانصاحب بہادر

یہ صاحب موضع تاوڑی ضلع میرٹھ کے رئیس ہیں نہایت دیندار اور متقی پابند صوم و صلوۃ اور تلاوت قرآن میں ہر وقت مشغول رہتے ہیں آپ اپنے نواح و اطراف میں گویا چراغ ہیں عدل و انصاف آپکا منصف حقیقی اور رسول مقبول کو بھی پسند ہے ہر ادنے و اعلیٰ کیطرف نظر فلاح ہے ہر کہ و مہ آپکی لطف و کرم کا مداح ہے اخلاق آپکا بہت وسیع اور کشادہ ہے آپکی ذات سے غربا کو بہت فیض ہے آپکا دم غنیمت ہے فقیر بھی انکا شکریہ تہ دل سے ادا کرتا ہے اور وہ شکریہ ہے طَهَّرَ اللّٰهُ قَلْبَكَ فِی قُلُوْبِ الْاَبْرَارِ وَزَكّٰى اَعْمَالَكَ فِی اَعْمَالِ الْاَخْيَارِ ترجمہ پاک کرے اللہ تیرے دل کو نیک لوگوں کے دلوں میں اور پاک کرے تیرے کام کو نیکوں کے کام میں +

جناب حاجی قطب الدین صاحب مرحوم

دہلی میں آپ ایک بڑے ارکین اسلام میں سے گذرے ہیں آپ کے کیا کیا حالات لکھے جاویں قلم میں کہاں طاقت ہے کہ وہ بیان کر سکے مختصر اکچھ حال آپکا فقیر اپنی تفسیر میں بطور یادداشت لکھتا ہے انکا نام نقارہ ہے اول تو اس بلند ہمت دیندار نیکبخت جوانمرد کو یہی خیال ہر وقت دامنگیر رہتا تھا کہ جسمیں حمایت اسلام اور ہمدردی قوم پائی جائے اسی خیال سے اس عالی ہمت نے ایک انجمن اسلام قایم کی تھی انجمن کا شورہ ہر وقت یہی رہتا تھا کہ فلاں مسجد کی تعمیر ہونی چاہیے اور فلاں فلاں جا

کی مرمت ہونی چاہیے چنانچہ مسجد بجپوری اور جامع مسجد کی آپ نے اس صدق نیتی اور عمدگی سے مرمت کرائی جو صدہا سال کو کافی ہوگی علاوہ اسکے لاوارث مسجدوں کی ماہواری امداد۔ اور طلباء کا وظیفہ اور بیوہ عورتوں کی دستگیری۔ علماء فضلاء صلحاء کی قدردانی فقراء کی تواضع مساکین کی دلجوئی مہمان نوازی بزرگوں کا ادب آداب شرفاء کی خفیہ طور پر مدد وغیرہ وغیرہ اللہ تعالے نے انکی ذات فیض آیات کو کیا کیا خوبیاں عطا فرمائی تہیں یہ اللہ کی توفیق ہے جس سے چاہے کام لے ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ کیسا کچھ اللہ تعالے نے کیا کیا اوصاف حمیدہ آپ میں رکھے تہے امین تہی آپ اعلے درجہ کے مخیر تہے آپ ایسے سچے سخاوت اور بلند حوصلگی نے قصہ حاتم جہان کے دل سے بہلا دیا تہا دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع اور کشادہ تہا ہر ایک وادنے کیطرف نظر فلاح تہی ہر کہ ومہ آپکے لطف و کرم کا مداح تہا دنیا مین کون آپ سے ناواقف تہا آپ کی خوبیاں سب پر اظہر من الشمس تہیں حاجی صاحب مرحوم کو خدا جنت عطا فرماے آمین۔ الحمد للہ کہ آپنے اپنے قایم مقام بقاء نام کیواسطے اپنے چار صاحبزادونکو چھوڑا جنکے اسماء حامی یہ ہیں۔ حافظ فضل الرحمن صاحب۔ حاجی عبد الغنی صاحب۔ محمد شفیع صاحب عبد الرزاق ماشاء اللہ اپنی اپنی عادات میں اچھے اور صالح ہیں۔ لیکن انمیں سے عالیجناب حاجی عبد الغنی صاحب نہایت دیندار صالح پابند صوم صلوٰۃ خداترس رحمدل غرض جو جو خوبیاں اللہ تعالے نے حاجی صاحب مرحوم میں عطا کی تہیں وہ تمام ہو بہو اس چہوٹی سی عمر میں انکو عطا فرمائیں وہی حمایت اسلام اسیطرح مہمان نوازی غرباء پروری مسکین نوازی ماہواری امداد مساجد لاوارث و وظیفہ طلباء بیوہ عورتوں کی دستگیری علماء فضلاء کی قدردانی اور صلحاء سے محبت فقراء کی تواضع شرفاء کی خفیہ طور پر امداد آپکی ذات بابرکات سے صدہا کو فیض ہے اور دامن اخلاق آپکا بھی بڑا وسیع و کشادہ ہے طبیعت آپکی ہمیشہ متواضع وتکریم آمادہ ہے آپ ہی امیدابن امیر ہیں آپکا دم غنیمت ہے سچ تو یہ ہے کہ ایسوں ہی سے اسلام کی زینت ہے فقیر بھی انکا شکریہ تہ دل سے ادا کرتا ہے اور وہ شکریہ یہ ہے طَهَّرَ اللّٰهُ قُلُوْبَكُمْ فِيْ قُلُوْبِ الْاَبْرَارِ وَزَكّٰى عَمَلَكُمْ فِيْ اَعْمَالِ الْاَخْيَارِ ترجمہ پاک کرے اللہ تمہارے دلونکو نیک لوگوں کے دلوں میں اور پاک کرے تمہارے کاموں کو نیکوں کے

کام میں اب فقیر اپنا اصلی مطلب یاد دلاتا ہے کہ اس قلب کی حفاظت پر تمام انبیا اور
صدیق تاکید کرتے چلے آئے اور اسی دل کی صلاحیت کیواسطے آخر کو ہمارے رسول اللہ بھی تشریف لائے
اور اول انکی تعلیم یہی تھی جیسا کہ اس حدیث سے واضح ہوتا ہے یا بنی ان قدرت ان تصبح وتمسی
ولیس فی قلبک غش لاحد فافعل یا بنی وذلک من سنتی ومن احیا سنتی
فقد احبنی ومن احبنی کان معی فی الجنۃ **فائدہ** اس حدیث پر آپنے اپنی معیت اور
جنت کا دارمدار فرمایا کہ جو میری معیت سے جنت ملنی چاہے تو وہ اپنی صفائی قلوب آپس کی محبت
پیدا کرے اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ جبتک ہم تم یہ اوصاف پیدا کرینگے مستحق اس کے نہونگے
کہ جنکی رب العالمین کیطرف سے بشارت دیرہے ہیں وبشر الذین امنوا وعملوا الصلحت ان
لھم جنت تجری من تحتہا الانہر کلما رزقوا منہا من ثمرۃ رزقا قالوا ھذا
الذی رزقنا من قبل واتوا بہ متشابہا ولہم فیہا ازواج مطہرۃ وہم فیہا
خالدون **ترجمہ** اور خوشخبری سنا ان لوگونکو جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے یہ انکے لیے باغ
ہیں جنکے نیچے نہریں جاری ہیں جب انکو وہاں سے کوئی پھل کھانیکو ملیگا تو کہینگے یہ وہی ہے جو ہمکو
پہلے ملا تھا اور انکو وہ پھل (باہم رنگ و صورتیں ملے ہوئے) دیے جائینگے اور انکے لیے وہاں پاکیزہ
بیویاں ہیں اور وہ وہاں ہمیشہ رہینگے **تفسیر** کہ اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے
اچھے کام عبادت وسخاوت وغیرہا کیے ہیں انکو یہ مژدہ سنادے کہ انکو مرنیکے بعد اس عالم میں ایسے
باغ عنایت ہونگے کہ جنمیں نہریں بہتی ہونگی اور باغوں کے میووں میں عجب لطف ہوگا کہ شکل وصورت رنگ
ہو یکساں اور مزہ الگ الگ ہونگے یہانتک کہ جب کوئی میوہ انکو ملیگا تو اس مشابہت سے یہ سمجھینگے کہ
ہم ابھی کھا چکے ہیں مگر جب کھاوینگے تو نیا لطف پاوینگے اور انکو جسطرح مکانات اور کھانے عمدہ
عنایت ہونگے اسیطرح انس وصحبت کیلیے پاکیزہ بیویاں ملینگی کہ جو نفرت کی باتیں ہوتی ہیں وہ انمیں
نہونگی نہ صورت میں نہ سیرت میں پھر انکو بڑھاپے اور موت یا افلاس کا غم نہوگا بلکہ وہ اسی عیش و آرام
کے ساتھ ہمیشہ رہینگے۔ **اب فقیر** کہتا ہے کہ یہ بات عام پر **واضح** ہو کہ انسان کی رغبت

تین چیزوں سے زیادہ ہوتی ہے اور انہیں کیطرف زیادہ احتیاج پڑتی ہے (۱) **مکان عمدہ**
(۲) اچھے سامان عمدہ کھانا پینا (۳) عورت حسین پس اول کو تو لہم جنات میں اور دوسرے کو
کلما رزقوا میں اور تیسرے کو جملہ لہم فیہا ازواج میں بیان کردیا اور اسپر ایک کھٹکا ان چیزوں
کے فنا ہوجانے یا اپنے مرجانیکا بھی ہوتا ہے کہ جو تمام لذت کو خاک میں ملا دیتا ہے ع مراد
منزل جاناں چہ امن و عیش چوں ہر دم ۔ جرس فریاد میدارد کہ بربندید محملہا ۔ اس کھٹکے کو ہم فیہا
خالدون نے مٹا دیا اس سے زیادہ کیا نعمتیں چاہئیں ۔ خدا کیا مہربان ہے اپنے بندوں پر اپنی رحمت و
رحمت اور عنایت کا امیدوار بنا کے مفتون کردیا ان آیات اور ان جملوں سے دلوں پر نقش کردیا
اور ہر ایک قسم کی محبت سے ہمارے دلونکو بھر دیا آخرت کی نعماے باقیہ اور عنایات غیر متناہیہ کا نقش دل
پر جما کر دنیا ئے فانیہ اور مجنوں بنا لیا **فقیر** کہتا ہے کہ یہ سب کچھ ہے مگر تمام دنیا اور آخرت کی مصلحتیں
اسی پر موقوف رکھی گئی ہیں کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت ہو پھر اس یقینی امر کے لئے کچھ توشہ
آخرت کا بندوبست نکرنا کیسے درجہ کی حماقت ہے کیا ایسے لوگونکو اس حیات مستعار پر ایسا خیال ہے کہ
ہم اس دنیا میں ہمیشہ زندہ رہینگے افسوس انکے لئے **عبرت** ہونی چاہیے ہم تو ہر روز اپنی آنکھوں
سے دیکھتے ہیں کہ کیسے کیسے نوجوان حسین اور کیسے کیسے با اقبال و ذی اقتدار اور کیسے کیسے بادشاہ
ہفت کشور اور کیسے کیسے عیش و آرام اٹھانیوالے ہزاروں من مٹی کے نیچے آتے جاتے ہیں
شعر مقدور ہو تو خاک سے پوچھوں کہ اے لئیم ۔ تونے وہ گنجہاے گرانمایہ کیا کئے ۔ اب
انکے وہ سامان عیش ہیں نہ وہ ارباب جلسہ ہیں نہ وہ مال و زر انکے پاس ہے ۔ پھر جب آخرکار
ایکدن یہ تمام عیش و آرام ہاتھ سے جاتا ہے ۔ غایت الامر دس بیس برس کے بعد تو اس چند روزہ
خانۂ دنیا پر دل لگانا عبث ہے **شعر** قابو میں ہوں میں تیرے گر اب جیا تو پھر کیا ۔ خنجر
تلے کسی نے گر دم لیا تو پھر کیا ۔ **اشعار** عالم میں جو تھے فیض کے دریا وہ کہاں ہیں ۔ جو نور خدا سے
ہوئے پیدا وہ کہاں ہیں ۔ ہم سب سے جو تھے افضل و اعلیٰ وہ کہاں ہیں ۔ پیدا ہوئی جنکے لئے
دنیا وہ کہاں ہیں ۔ جو زندہ ہے وہ موت کی تکلیف سہیگا ۔ جب **احمد** مرسل نہ رہے کون رہیگا ۔

پس جبکہ یہی حالت ہے پھر اس دنیائے فانی پر دل لگانا عبث ہے مگر ہمارا تمہارا حال مثل اُن بچوں کے ہے کہ جسطرح وہ نادانی سے ذراسی مٹھائی میں بہل جاتے ہیں اور عمدہ چیز ہاتھ سے دیدیتے ہیں اسی تھوڑی سی لذت فانی کیواسطے ایسے خدا اور رسول کو ہاتھ سے دیدینا اپنے پاؤں پر آپ کلہاڑی مارنا ہے اسکی ایسی مثال ہوئی جیسے کوئی مریض حکیم کے حکم کو نہ مانے اور بدپرہیزی کرے تو حکیم کا کیا نقصان کرتا ہے اپنی ہی جان پر ستم ڈھاتا ہے وَمَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلَاغ ✣

فضائل قرآن مجید

حدیث فرمایا نبی علیہ السلام نے کہ تین آدمیونکو دوزخ نہ جلائیگا (ایک) تو وہ شخص جو قرآن کی محبت سے تلاوت کرتا ہے (۲) دوسرا وہ شخص جو مہمان کو دوست رکھتا ہے (۳) تیسرا وہ شخص کہ اسکے پاس مال نہ ہو یعنی مگر اللہ کے خوف سے وہ زنا نہیں کرتا **حکایت** شفیق بلخی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے پانچ چیزونکو جو تلاش کیا تو انکو پانچ چیزوں میں پایا جواب منکر نکیر کو جو تلاش کیا تو تلاوت قرآن میں پایا روشنی قبر کو ڈھونڈھا تو اسکو رات کی نماز میں پایا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ دو رکعت تہجد کی پیاری ہیں مجکو دنیا و مافیہا سے بارہ رکعت نفل تہجد میں ہیں ترکیب اُسکی علیحدہ ہے بعضوں نے لکھا ہے کہ اول رکعت میں سورہ اخلاص بارہ بار سے شروع کرے اور آخر بار میں ایک بار پڑھے اور سورہ یٰس بھی عمدہ ترکیب ہے کہ بارہ رکعت میں اسی سورہ کو ختم کرے کیونکہ سورہ یٰس دل ہے قرآن شریف کا اور ایک دل وقت تہجد کا اور ایک دل مومن کا تینوں دل جمع ہوکر دعا بہت جلد قبول ہوتی ہے روشنی قبر کیلئے یہ نہایت عمدہ نسخہ ہے طالبان خدا کو واجب رہے کہ سوائے تہجد کے قبر کی روشنی نہوگی (تیسرے) عبور پل صراط کو جو ڈھونڈھا تو صدقہ میں (چوتھے) عرش کا سایہ جو ڈھونڈھا تو خلوت میں پایا پانچویں قوت برکت کو ڈھونڈھا تو صلوۃ ضحی میں پایا غرض جو کار ہوتا ہے محبت سے ہوتا ہے تلاوت قرآن ہو تو وہ بھی محبت سے ہو یعنی باعمل ہو پھر تو قرآن اکسیر کا عمل رکھتا ہے مثلاً اس کی تلاوت میں یہ آیت گذری وَالْکَاظِمِیْنَ الْغَیْظَ وَالْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِ وَاللّٰہُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ ٥ ترجمہ دور کرتے ہیں غصہ کو یعنے کھا جاتے ہیں غصہ کو اور درگذر

کرتے ہیں لوگوں سے خدا کو یہ چاہتے ہیں احسان کرنیوالے صاحب تلاوت کو معلوم ہوا کہ
خدا کو ایسے لوگ چاہتے ہیں تو اُسنے اپنی عادت خونخواری سے توبہ کرکے عادت اُن لوگوں کی اختیار کی تو
خدا کو یہ بھی بھاگیا اور خدا کے دوستوں میں شمار کیا گیا۔ پس تلاوت قرآن اسکے حق میں کیسی مفید ہوئی
اگر اسکو یہ خیال ہے کہ تلاوت قرآن بھی دنیا کے کاموں میں سے ایک کام ہے (جیسے اور کاروبار دنیا کے
میں منجملہ انکے تلاوت قرآن بھی ہے) اور عظمت قرآن کی اُسکے دل میں نہیں ہے تو ایسے قاری پر قرآن
لعنت کرتا ہے ایسے قاری کا حال میں قریب قریب اس **نقل** کے پاتا ہوں کہ ایک مولوی صاحب نے ایک
بھنگڑ کو بہت **ہدایت** کی کہ میاں بھنگڑ صاحب تم اس فعل بد کو رمضان رمضان تو چھوڑ دو
اور تم رمضان شریف کے روزے رکھو ورنہ تمہارے حق میں اچھا نہ ہوگا اُسنے عرض کیا کہ مولوی صاحب
آپکا یہ ارشاد میرے سر آنکھوں پر میری سعادت دارین ہے انشاء اللہ کل سے میں ضرور روزہ رکھونگا۔ خیر اُسنے
مولوی صاحب کی ہدایت کے بموجب روزہ رکھا جب وقت قریب غروب کے ہوا تو اُسنے کچھ بھنگ نکال کر گھوٹنی شروع کی
تو اسکے یاروں نے اُس سے کہا کہ اللہ کے بندے اگر تو نے **احکام** شریعت کو دل سے قبول کیا ہے
اور یہ روزہ بھی اللہ کیواسطے رکھا ہے تو اس فعل بد کو بھی اللہ کیواسطے چھوڑ دے اُسنے کہا کہ یہ تمہارا
کہنا بہت صحیح ہے میرا بھی اسمیں بہت فائدہ ہے لیکن میرے خیال میں کچھ اور ہی بات سما گئی ہے اُنہوں
نے کہا وہ کیا بات ہے۔ کہا میں تو اسی بھنگ سے روزہ **افطار** کرونگا اسلیئے کہ روزہ کا ثواب
اور بھنگ کا عذاب دونوں آپس میں لڑتے ہوئے آسمان کو جاوینگے اور میں تماشا دیکھونگا۔ بس یہی خیال تو
ہمارے تمہارے دلوں میں سما گیا ہے۔ افسوس تلاوت تو یہ ہو رہی ہے یَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا وَيُرْبِي الصَّدَقٰتِ
ترجمہ خدا سود کو مٹاتا اور خیرات کو بڑھاتا ہے۔ اور صحیح آجکل اسکا برعکس ہو رہا ہے۔ کہو یہ کلام
اسلام سے تمسخر نہیں تو اور کیا ہے ایسے لوگونکو بھی تو خیال ہے کہ نماز کا ثواب اور سود کا عذاب لڑتا ہوا
آسمان کو جاوے اور ہم تماشا دیکھیں۔ پس اب کوئی ملحد منش تیرھویں صدی میں خواہ مخواہ پانچواں
سوار بنکر اس آیت کی تخصیص کرے کہ صرف غریبوں سے **سود** لینا حرام ہے اور دولتمندوں سے
درست ہے اور گورنمنٹ پرامیسری نوٹ کی آمدنی بھی درست ہے اور رفاہ عام کے سرمایہ کا سود

لینا

لینا بھی درست ہے جیسا کہ علیگڈھ کا مدرسہ سود لیتا ہے اور ریل وغیرہ اور اسور تمدن میں بھی سود کے لئے روپیہ دینا درست ہے پھر اسپر دہلی کے علماء پر بہتان باندھنا کہ اُنہوں نے ایسا فتوے دیا تھا صریح غلط ہے اور یہ کہنا کہ مسئلہ تجارت اور ترقی ملک کے حق میں سد راہ ہے سخت بیوقوفی اور ابلہ فریبی ہے حق یہ ہے کہ سود کی تمام قسمیں حرام ہیں اور اسپر چار وعید نازل ہیں اول یَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطٰنُ اور اسکے بعد حَرَّمَ الرِّبٰوا - دوم وَمَنْ عَادَ فَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ سوم يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا - چہارم فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ اسیطرح احادیث صحیحہ میں سود کے لینے والے اور دینے والے اور کاتب و شاہد سب پر لعنت آئی ہے سب جانتے ہیں سب تلاوت کرتے ہیں پس اس فعل بد کو کیوں اختیار کر رکھا ہے - فقیر کہتا ہے عقلمندوں کا یہ کام نہیں ہے کہ بُری چیز کو اچھا جانکر اُسپر نقد عمر عزیز کو صرف کرنا بڑے خسارہ کی بات ہے اور اسی لئے اس جہل مرکب کو حکماء نے مرض لا دوا مانا ہ مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی ہ و نیز خدائے تعالے نے بھی اپنے کلام میں اسکو سب سے بڑا مرض گردانا ہے قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْاَخْسَرِيْنَ اَعْمَالًا ۝ اَلَّذِيْنَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ يُحْسِنُوْنَ صُنْعًا ۝ ترجمہ تو کہہ کہ آؤ ہم تمکو بتلاویں کہ سب سے زیادہ کون خسارہ میں پڑے ہوئے ہیں وہ جنکی دنیا اکارت گئی اور وہ یہ سمجھتے ہیں کہ ہم اچھا کر رہے ہیں نقل ہے کہ حضرت بایزید بسطامی رحمہ اللہ کسی جنگل میں تشریف لے جاتے تھے جماعت خدام ہمراہ تھی آپکا ایک آدمی کی کھوپری پر گذر ہوا اُسکی پیشانی پر لکھا ہوا تھا خسر الدنیا والاخرہ - آپ نے فرمایا کہ اس شخص نے تلاوت قرآن کی اُسپر عمل نکیا آخر اُسکا یہ بد انجام ہوا کہ دونو جہان سے محروم رہا سبحان اللہ کیسے کمال قرآن سے لکھا ہے کہ جب حضور پر یہ آیت نازل ہوئی لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ۝ ترجمہ تمکو ہرگز نیکی نہ ملیگی جب تک کہ تم کچھہ اپنی دل پسند چیزوں میں سے خرچ نکرو گے تفسیر یہاں اللہ کی راہ میں صرف کرنیکا ذکر ہے یعنی ابرار لوگوں کا مرتبہ تمکو جب ملیگا جب تم اپنی دل پسند چیز کو اللہ کیواسطے صرف کر دوگے - یہ

ایسے پاکیزہ الفاظ میں جن انے مطلب ادا کیا ہے کہ جسمیں ہزاروں اسرار کیطرف اشارہ ہے مختصر اسکا یہ ہے
اول تو انسان کو اپنی جان ایسی محبوب ہے اسکا صرف کرنا یہ کہ روح کو اسکے مشاہدہ جمال میں ہمہ تن محو و
فنا کردے پھر اسکے وصال حقیقی کا طالب ہو اسکے بعد مال ہے اسکو اللہ کے راستہ میں دیکر جب مجلس برابر میں
پہونچیگا جب یہ آیت نازل ہوئی فقام طلحة وقال یا رسول اللہ ان اللہ تعالی یقول لن
تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون ترجمہ کھڑے ہوئے طلحہ اور عرض کیا یا رسول اللہ تحقیق اللہ یہ
فرماتا ہے لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون میرے پاس مرغوب مال ایک باغ بیرحا ہے قبول
فرمائیے اور راہ خدا میں صرف کیجیے۔ یا اللہ یہ کیا لوگ قرآن کے قدردان تھے آیت نازل ہوئے نہیں پائی
عمل کر دیکھایا اللہ اور رسول بھی ایسے قدردان ہوئے کہ خدا نے انکی نسبت اپنے حبیب محمد رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی یہ کہلا دیا طلحة فی الجنة۔ طلحہ کیلئے خدا کیطرف سے بشارت جنت ہے
یہ بھی کیا عالی ظرف لوگ تھے کچھ خیال نہیں کہ ہماری نسبت ایسی بشارت ہوچکی اسیطرح عبادت
میں مشغول ہیں نقل ہے کہ ایک بزرگ دیندار نے دنبہ پال رکھا تھا اتفاق سے وہ بیمار ہوگیا اسکی
اولاد نے عرض کیا کہ حضرت دنبہ قریب المرگ ہے ارشاد ہو تو اسکو ذبح کر کے راہ خدا میں صرف کریں اس
بزرگ نے کہا کہ اسکا گوشت تم بھی کھاؤ گے۔ کہا نہیں۔ کہا کیوں نہیں کھاؤ گے۔ انہوں نے کہا نقصان
کریگا۔ اس بزرگ نے کہا کہ خدا کی راہ میں ایسی چیز دیں کہ جسپر یہ تاکید لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون۔
اور تمہارا یہ خیال کرنا گویا قرآن پر ایمان نہیں لانا ہے اسی رات عالم رویا میں اس بزرگ کو زیارت
رسول خدا کی ہوئی فرمایا کہ تیرے اس خیال پر صد ہزار آفرین ہے تیرے لئے جنت کا میں ضامن ہوں یہ
کسکی صحبت کی برکت تھی فقط تلاوت قرآن کا سبب تھا اسی لئے حضرت نے فرمایا کہ جو کوئی سورہ
والنازعات بعد نماز عصر کے ہمیشہ پڑھیگا وہ قبر میں اتنی دیر رہیگا کہ جتنے عرصہ میں نماز عصر پڑھی جاتی ہے
پھر جنت میں چلا جاویگا۔ سبحان اللہ قرآن کیا عجب نعمت ہے الحمد للہ اس زمانہ میں بھی ایسے ایسے دیندار
عاملان قرآن اور انصار اسلام موجود ہیں کہ انکی عالی ہمتی پہ ہزار آفرین ہے کہ باوجود ایسے عہدوں جلیل القدر
پر معزز ہونیکے پھر انکی دینداری کا یہ حال ہے کہ پابند صوم وصلوٰۃ ہر وقت تلاوت قرآن میں مشغول ہیں

اللہ و رسول کی رضا جوئی میں جان و مال کا کچہہ خیال نہیں جیسے کہ **افتخار الامرا عالیجناب مستطاب معلے القاب گردوں کاب فلک** احتشاب حاتم زمان سکندر دوران زیب افزاے مسند **دولت** و اقبال جلوہ آرائے وسادہ مکنت و اجلال عالی خاندان صاحب عز و شان جناب **منور علیخان صاحب** بہادر ممبر کونسل ریاست **نابہ** آپکی کمالات لکہنے کی زبان قلم میں کہاں طاقت ہی آپکا کلام معجز نظام آپکا تمام فصاحت و بلاغت سے جہان شہرہ و داد گستری کی آوازہ رعایا پروری آپکا چہار طرف گیتی میں بلند ہی عدل و انصاف آپکا منصف حقیقی کو پسند ہے براد فی و اعلی الغیظ نظر فلاح بر ہر گروہ آپکی لطف و کرم کا مداح ہے ارکان مروت آپکی ختم ہیں سچ تو یہ ہی کہ ایسے ہی اسلام کی رونق ہے آپ امیر ابن امیر ہیں غربا مستغیثوں کیلئے اکسیر ہیں فقیر بہی انکا شکریہ تہ دل سے ادا کرتا ہے اور وہ یہ ہے طہر اللہ قلبک فی قلوب الابرار و زکی عملک فی اعمال الاخیار ترجمہ پاک کرے اللہ تیرے دلکو نیک لوگونکے دلونمیں اور پاک کرے تیرے کام کو نیکوں کے کام میں **الغرض** جو قوم انکی محبت سے اور اللہ کیواسطے تلاوت کرتا ہے بقول پیغمبر علیہ السلام دوزخ میں نجاویگا جو قوم حضرت نے اس حدیث میں فرمایا مہمان نواز دوزخ میں نجاویگا اگر اسکی مہمان نوازی اللہ ہی کیواسطے ہی **حکایت** ایکروز امیر طلحہ شکار کہیلنے ہوئے لشکر سے علیحدہ ہوگئے اور انکو ایک قبیلہ قیس میں مالک بن عوف اس قوم کا سردار تہا اسنے آپکی مہمانی کچہہ نکی امیر صاحب کوچلے آئے پیچہے سے مالک بن عوف کو معلوم ہوا کہ امیر طلحہ تہے اسنے ایک عرضی اپنی عدم شناخت کی لکہی امیر نے جواب لکہا کہ مجکو اپنی تکلیف کا کچہہ خیال نہیں صرف یہ افسوس ہے کہ آپ کی ذات میں مہمان نوازی کا وصف نہیں معلوم ہوا ہے اگر تمنے پہچانکر مہمان نوازی کی تو کیا کی میں نے رسولخدا سے سنا ہے کہ **مہمان نوازی** وہ ہے کہ میزبان امیر و فقیر کو یکسان جانے **شعر** تفاوت جب ہو درویش و غنی میں ؛ بہلا پہر شرط مہمانی کہان ہے ؛ کہ وہ سبکو یکسان جانتا ہے ؛ جو با مہر و محبت میزبان ہے ؛ اگر ایسی مہمان نوازی ہے تو بیشک بقول **علیہ السلام** وہ میزبان دوزخ میں نجاویگا اور تیسرا شخص جو اس حدیث میں یہ بیان ہوا تہا کہ جسکے پاس تمام سامان زنا موجود ہوا اور وہ خوف خدا سے زنا نکرے **حکایت** ایک بادشاہ اپنے ملک کا دورہ کرتا ہوا ایک جنگل میں فوج سے علیحدہ ہوگیا تو اسکو پیاس کا غلبہ ہوا ایک آبادی کیطرف گہوڑا اٹہا کر پہنچا جب گانوں میں پہنچا تو ایک عورت حسین کو دیکہا کہ اپنے دروازہ پر کہڑی ہے اسپر بادشاہ فریفتہ ہوگیا بے ساختہ اس مکان کے اندر جا گہسا چونکہ وہ عورت نہایت دانا تہی **شعر** نہ ہر زن زن است و

زبہر مردومرد ۔ خدا پنج انگشت یکساں نکرد ۔ معلوم کرگئی کہ یہ شخص کوئی بڑا صاحب قبال ہے عرض کیا میں حاضر ہوں لیکن آپ سے ایک بات دریافت کرنا چاہتی ہوں بادشاہ نے کہا وہ کیا ہے بیان کر اس عورت نے کلام مجید لاکر سامنے رکھدیا اور عرض کیا اس آیت کے معنی بتلاؤ ۔ وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰٓى اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً وَّسَآءَ سَبِيْلًا ۔ **ترجمہ** اور مت نزدیک جاؤ زنا کے تحقیق وہ ہے بےحیائی اور بری ہے راہ ۔ لکھا ہے کہ اس وقت بادشاہ کی حالت خوف خدا سے دگرگوں ہوگئی اسی عالم بیہوشی میں جناب سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی فرمایا بیٹا میں دنیا میں تیرا نبی ہوں اور قبر میں تیرا غمخوار ہوں اور حشر میں تیرا شفیع ہوں جیسی کہ تونے بالغیب قرآن کی تصدیق کی ہے میں تیرے ایمان کی تصدیق کرتا ہوں واہ کیا شفقت رسول اللہ صلعم ہے **شعر** نہیں تجھسا نہیں پیدا مجھسا بیگنہ پیدا ۔ میرے شاہا عنایت ہو شفاعت کی دعا مجکو ۔

فقیر کہتا ہے اے دینی بہائیو یہ مقام غور ہے کہ بادشاہ کو ایک آیت پر ایمان لانے سے زیارت رسول اللہ ہو اور جنت کی بشارت ہو **کاش** اگر ہم تم بھی قرآن کی تصدیق دل وجان سے کریں تو اسی انعام ہمیشگی کے مستحق سمجھے جاویں **سبحان اللہ** خدا سے ڈرنا بھی ایک عمدہ توشہ آخرت کے لئے ہے **حکایت** کعب احبار فرماتے ہیں کہ دو آدمی بنی اسرائیل میں سے ایک مسجد کیطرف گئے ایک مسجد کے اندر چلا گیا دوسرا مسجد کے باہر بیٹھ گیا اور کہنے لگا مجھسا آدمی اللہ تعالے کے گھر میں جاوے جس نے تو اللہ تعالے کی نافرمانی کی ہے ۔ اتنے خوف کے سبب سے وہ صدیق لکھا گیا ایک اور آدمی سے بنی اسرائیل میں گناہ ہوگیا اسکو اس گناہ کا رنج ہوا بیقرار رہنے لگے باہر سے اندر جانے لگا اور یہ کہتا جاتا تھا کہ کس چیز کے ساتھ میں اپنے رب کو راضی کروں کونسی بات سے میں اپنے رب کو خوش کروں وہ اس کیوجہ سے صدیق لکھا گیا الحمد للہ کیا اچھے وقت پر خبر ہوئی کہ جسکا بندوبست اب ہوسکتا ہے بہائیو یہ عادتیں پیدا کرو جیسے کہ اللہ ورسول نے ہمارے تمہارے وصف قرآن اور حدیث میں فرمائے ہیں وہ وصف تو ہم تمکو ضرور پیدا کرنے چاہئیں اب وہ وصف بطور مختصر بیان کرتا ہوں **فضائل امت محمدیہ** قال اللہ تعالے كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ۔ **ترجمہ** تم اچھی جماعت ہو پیدا کئے گئے ہو لوگوں کے لئے کہ انکو اچھی باتیں بتایا کرو اور بری باتوں سے

منع کیا کرو اور ایمان رکھتے ہو اللہ پر **تفسیر** اجماع امت کے برحق ہونیکیلئے یہ ضرور ہے کہ امت میں کوئی خوبی اور خصمت ہو اسلئے فرمایا کہ تم اے امت **محمدیہ** اچھی امت ہو علاوہ اپنی تکمیل کے تم اوروں کے بھی ہادی اور معلم خیر ہو **سبحان اللہ** کیا عمدہ کلام ہے کہ ہر پہلو پر ایک عمدہ معنی حاصل ہوتے ہیں تامرون بالمعروف وتنہون عن المنکر میں قوت عملیہ کی تکمیل کیطرف اشارہ ہے وتومنون باللہ میں قوت نظر کی تکمیل کیطرف اشارہ ہے اسی لیے نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ کا ہاتھ جماعت پر ہے اور یہ کہ میری امت کبھی گمراہ نہو گی **سبحان اللہ** کیا شفقت ایزدی ہے اس امت پر اللہ تعالے ایک وقت کا حال اپنے حبیب محمد رسول اللہ صلعم پر نقل کررہا ہے کہ ہمنے تیری امت کو روز ازل سے لقب مرحومہ دیکر اپنے خامۂ قدرت کو حکم دیا کہ اُکْتُبْ یَا قَلَمُ یعنی لکھہ تو اے قلم عرض کیا الٰہی میں کیا لکھوں ہمنے حکم دیا کہ امت محمدیہ کا حال لکھو اسوقت قلم نے چاہا کہ اس امت مرحومہ کو بھی مثل اور **انبیاء** سابقین کے لکھے کہ سب گنہگار دوزخ میں اور سب بے گناہ جنت میں پھر تو ہمنے قلم کو یکبار گی آواز ہیبت اور جلال سے روکا تَاَدَّبْ یَا قَلَمُ تَاَدَّبْ یَا قَلَمُ یعنی ادب کر اے قلم ادب کر اے قلم بھا سیوتقام غور ہے کہ قلم کو اللہ نے لفظ تادب فرمایا اور توقف اور تامل نہیں فرمایا **سبحان اللہ** امت محمدیہ کے ساتھ خدا کا کیا ادب اور آداب ہے۔ لکھا ہے کہ اس ہیبت ایزدی سے قلم شق ہوا پھر بعد چار ہزار سال صانع قدرت نے قلم کو پیدا کیا پھر لکھنے کا حکم دیا لکھا ہے کہ قلم اُس مقام پر آکر ٹھہر گیا اور عرض کیا الٰہی یا اللہ میں اس امت مرحومہ کی نسبت کیا لکھوں حکم ہوا اُكْتُبْ یَا قَلَمُ اُمَّةٌ مُّذْنِبَةٌ وَّ رَبٌّ غَفُوْرٌ یعنی اے قلم لکھ امت گنہگار اور خدا بخشنے والا ہے **فقیر کہتا ہے** کہ اے بھائیو یہ کیا کچھ تھوڑی فضیلت ہے دولت کی خواہش چھوڑو اور خصائل حمیدہ کا اکتساب کرو کہ خدا غفار الذنوب اور ستار العیوب ہے اگر تم طلب مغفرت چاہو تو اُسکے خزانہ میں کمی نہیں واقع ہوتی

شعر خدا کی دین کا موسیٰ سے پوچھیے احوال ÷ کہ آگ لینے کو جائیں پیمبری ہو جائے

فضائل امت محمدیہ از احادیث صحیحہ چنانچہ مسند احمد ابن حنبل وغیرہ کتب حدیث میں منقول ہے کہ ایکروز **حارث** بن قیس نے جماعت صحابہ میں بیان کیا کہ اے اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہمکو

نہایت حسرت و افسوس ہے کہ ہم آنحضرت کے دیدار سے مشرف نہوئے اور اس دولت سے محروم رہگئے
عبد اللہ ابن مسعود نے فرمایا یہ صحیح مگر ایک نعمت سے ہم محروم رہگئے وہ تمکو نصیب ہے وہ یہ ہے کہ تم بے دیکھے
آنحضرت پر ایمان لائے خدا تعالے کی قسم جسنے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو آنکھہ سے دیکھہ لیا اُسکے نزدیک آپکی نبوت
آفتاب سے زیادہ روشن ہوگئی ایمان تمہارا ہے کہ بغیر دیکھے ایمان لائے ۔ طبرانی نے ابن عباس سے روایت
کیا ہے کہ سفر میں صبح کیوقت ایکبار قافلہ میں وضو کو پانی نہ تہا آنحضرت نے ڈھونڈوایا تو ایک
آدمی کے پاس صرف ایک آبخورہ پانی کا نکلا آپنے اسمیں اپنی انگلیاں ڈالدیں ۔ وہ آبخورہ فوارہ کی
طرح جوش مارنے لگا بلال کو حکم دیا کہ پکار دو سب آکر وضو کرلیں سینکڑوں صحابہ نے وضو کیا
اور خوب پیٹ بھر کر پانی پیا جب نماز سے فارغ ہوئے تو آپنے لوگوں سے پوچھا ایُّ الخلق
اعجبُ الیکم ایماناً یعنی تمام مخلوقات میں سے کسکا ایمان عجب ہے لوگوں نے کہا ملائکہ کا
قال وما لھم لا یؤمنون وھم عند ربھم فرمایا اُنکے ایمان میں کیا تعجب ہے وہ بارگاہ
الٰہی میں حاضر ہیں اُسکے احکام کی تعمیل کرتے ہیں وہ کیونکر ایمان نہ لاتے لوگوں نے پھر عرض کیا انبیاء
علیہم السلام کا آپنے فرمایا کیا تعجب ہے ایمان انبیاء کا کہ اُنپر وحی آتی ہے پھر عرض کیا آپ کی صحابہ
کا آپنے جواب دیا کہ میرے صحابہ صدہا معجزات دیکھتے ہیں اُنکے ایمان میں کیا تعجب ہے البتہ عجب اُنکا ایمان ہوگا
جو میرے بعد پیدا ہونگے اور قرآن و حدیث کو دیکھکر مجھپر صدق دل سے ایمان لاوینگے وہ میرے بھائی ہیں اور
تم اصحاب (یہ حضور کا ارشاد فرمانا ہماری نسبت بطور شفقت کے ہے ورنہ کجا ہم گنہگار اور
کجا صحابہ کا مرتبہ ؎ چہ نسبت خاک را با عالم پاک ❖ ابو داود طیالسی نے روایت کی ہے کہ ایک
شخص عبد اللہ بن عمر کے پاس آیا اور کہا اے ابو عبد الرحمن تم نے ان آنکھوں سے جناب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو دیکھا ہے عبد اللہ نے کہا ہاں پھر اُسنے کہا تم نے اپنی زبان سے آنحضرت سے کلام
کیا ہے اُنہوں نے کہا ہاں پھر اُسنے کہا تم نے اپنے ہاتھونکو حضرت کے ہاتھوں میں دیکر بیعت
کی ہے اُنہوں نے کہا ہاں یہ سنکر وہ شخص حضرت کے شوق میں زار زار رونے لگا ایک حالت وجد
اُسکو پیدا ہوگئی عبد اللہ ابن عمر نے کہا میں تجکو ایک خوشخبری سناتا ہوں کہ جو میں نے حضرت سے

سنی تہی قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طوبیٰ لمن رأنی وطوبیٰ سبع مرات لمن لم یرانی
وآمن بی ترجمہ آپنے فرمایا خوشحالی ہے اُسکو کہ جسنے مجکو دیکہا اور مجہپر ایمان لایا اور اُس سے بہت زیادہ خوشحالی ہے
اُسکو جو بغیر دیکہے مجہپر ایمان لایا شعر کیا خوب جناب عنبت ہے یہ ارباب یقین کی ۔ افلاک کی زینت ہی تو رونق ہے زمین کی
فقیر کہتا ہے کہ عشاق رسول اللہ کو بشارت ہو کہ یہی روحانی جذبہ ہے جو اتبک چلا آتا ہے یہی حضرت کا معجزہ ہے
کہ جو کوئی ہمارے روبرو حضرت کا حال بیان کرے تو دل چاہتا ہے کہ سنتے ہی چلے جائیں اور اپنا جان و مال اللہ
کیواسطے فدا کرتے ہی چلے جائیں الحمد للہ اس زمانہ میں بہی ایسے لوگ موجود ہیں جو حمایت اسلام میں سعفد سرگرم ہیں
چنانچہ خان بہادر فقیر سید جمال الدین صاحب جنت ازیری کشنر الاسسٹنٹ کمشنر لاہور فقیر صاحب بہادر
ممدوح الاوصاف نے اثاث البیت اور زیورات کے سوا منقولہ وغیر منقولہ جائداد مخلصاً لوجہ اللہ اہل اسلام کیلئے
وقف کر دی کہ جس سے مسلمان طلباء کو وظیفہ دیا جاوے حقیقت میں یہ فیاضانہ کام بہت بڑا کام ہے اللہ تعالے
جزائے خیر دے حسن خوبی کو جو میدان فکر میں قرآن لیا تو ایک کو ایک سے برتر پایا جو جو خوبیاں اللہ تعالے نے آپکی ذات میں عطا کی ہیں
میری زبان میں کہاں اتنی طاقت اور قلم میں کب اتنی قدرت کہ بیان کروں یا لکہہ سکوں آپ نہایت دیندار تہجد گذار پابند
صوم وصلوۃ خدا ترس خلق مجسم ہیں اصل تو یہ ہے کہ ایسکو ہونا زینت اسلام ہے فقیر بہی انکا تہ دل سے
شکریہ ادا کرتا ہی اور وہ شکریہ یہ ہے طہر اللہ قلبک فی قلوب الابرار وزکی عملک فی عمل الاخیار
ترجمہ پاک کرے اللہ تیرے دلکو نیک لوگونکے دلوں میں اور پاک کرے تیرے کام کو نیکو کے کام میں اور ایسے
ہی محبان خلق اور رسول میں سے حضرت عالیجناب سید محمد حسین صاحب تحصیلدار گوہانہ ضلع رہتک ہیں جو جو
خوبیاں اللہ تعالے نے سید صاحب کی ذات بابرکات میں عطا کی ہیں میں انکا پورا حال نہیں عرض کر سکتا ایک شمہ اسمیں سے
لکہتا ہوں آپ نہایت دیندار پابند صوم وصلوۃ تابع شریعت محمدی نوجوان صالح خوشرو متواضع نیکبخت دردیرسیت
شریف توانا با مروت آدمی ہیں غریبوں اور حاجتمندوں سے بڑی فراخدلی اور تواضع سے سلوک ہوتے ہیں آپکا
دامن اخلاق وسیع اور کشادہ ہے انصاف آپکا منصف حقیقی کو پسند ہے جس مقام کو میر صاحب موصوف نے چہوڑا وہانکی عا
چشم براہ ہی قطع نظر اسکے آپ اپنے عملہ کو احکام اسلام یاد دلاتے رہتے ہیں سچ تو یہ ہے کہ ایسونکا ہونا رونق اسلام ہے فقیر بہی
انکا شکریہ تہ دل سے ادا کرتا ہے اور وہ یہ ہے طہر اللہ قلبک فی قلوب الابرار وزکی عملک فی عمل الاخیار

ترجمہ پاک کرے اللہ تیرے دلکو نیک لوگونکی دلونمیں اور پاک کرے تیرے کام کو نیکوں کے کام میں
ہیں نے انکا حال بطور یادداشت اپنی کتاب میں درج کیا کہ دیر تک باقی رہے کبھو تو یہ ایمان بالغیب نہیں تو اور کیا ہے
نقل ہے کہ نورجہاں بیگم مرحومہ ایکوقت مینس میں بیٹھی ہوئی چلی جاتی تہی راہ میں ایک فقیر پر گذر
ہوا دیکھا فقیر صاحب اپنے پاؤں پر مٹی سے گہر بنا رہے ہیں بیگم صاحبہ نے یہ حال دیکھکر عرض کیا کہ شاہ
صاحب یہ گہر بیچتے ہو۔ کہا کہ ہاں بیگم صاحبہ کیا تم لوگی عرض کیا کہ ہاں۔ شاہ صاحب نے فرمایا کہ اس
گہر کی قیمت سوا لاکھ روپیہ ہوگا۔ اگر آپکا دل چاہے تو خرید لیں۔ لکھا ہے کہ بیگم صاحبہ نے اسیوقت
سوا لاکھ روپیہ توشہ خانہ سے منگوا کر شاہ صاحب کے حوالہ کیا شاہ صاحب نے اسیوقت وہ روپیہ غربا
و مساکین کو اللہ کے واسطے تقسیم کر دیا اور بیگم صاحبہ سے فرمایا کہ تم جاؤ اللہ تمکو ایک نہایت عمدہ گہر عنایت
کریگا لکھا ہے کہ جب بیگم صاحبہ حویلی میں پہونچیں تو بادشاہ کو یہ خبر ملی کہ بیگم صاحبہ نے آج یہ سخاوت کی ہے
جہانگیر بادشاہ نے فرمایا کہ اے نادان بیگم ایسے ایسے فقیروں کے کہنے پر ایک رقم کثیر کا ضایع کرنا عقل
سے بعید ہے غرض اسی گفتگو میں رات بہت گذر گئی اسی حالت میں سو گئے۔ لکھا ہے کہ بادشاہ عالم رویا میں کیا
دیکھتا ہے کہ میں آسمان پر ہوں وہاں پر ایک عمدہ و نفیس مکان تیار ہے آپنے دریافت کیا کہ یہ مکان کسکا ہے
اسکا مکین کون ہے جواب ملا کہ ایک عورت نورجہاں بیگم نے سوا لاکھ روپیہ کو خرید آ ہے اسی حالت میں بادشاہ بیدار
ہوگیا تو اسوقت آپکو اس خواب کے خیال سے ملال تہا بیگم صاحبہ جان گئیں۔ عرض کیا کہ یہ کیا حال ہے
کہا کچھ نہیں جب صبح ہوئی تو بادشاہ فقیر صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ شاہ صاحب نے دیکھتے ہی بادشاہ
سے کہا کہ میاں کبھی کہانی جنت نہیں ملتی ہے اللہ اور رسول پر بالغیب ایمان لاؤ جب یہ نعمت تمہیں ملیگی
اسوقت فقیر بھی اپنے بہائیوں کی خدمت میں یہی التماس کرتا ہے اگر تمہا سے آخرت چاہتے ہو تو بالغیب
اللہ اور رسول کو خوش کرو۔ بہائیو ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بڑی شان ہے جسنے ہمارے
رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی روح مبارک کو بالغیب ایمان سے خوش کیا وہ دو جہان میں سرسبز ہے اسوقت
دل چاہتا ہے کہ کچھ فضائل رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیان کروں تاکہ ناظرین معلوم کریں کہ ہمارے
پیغمبر علیہ السلام کی کتنی بڑی توقیر ہے ❊

فضائل جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

عجب شان محمدی صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ جنکی مدح میں کروبیان عالم بالا اور ملائکہ ملاء اعلیٰ قاصر البیان ہیں پھر ہمارا حضرت کا مرتبہ وہم انسان میں کب آسکتا ہے اور کاغذ پر کیونکر سما سکتا ہے ○ ہم خوش ہونے کو مدح کے دریا بہادے + کیا بڑھ گیا جو بحر میں قطرہ ملادے + میں کیا ہوں میری مدح کیا اے شہ شہاں + حسان فرزدق ہیں یہاں مضطر حیراں + شرمندہ زمانہ سے گئے وائل سحبان + قاصر ہیں سخن فہم ہاں سخن سنج وسخنداں + کیا مدح کف خاک سے ہو نور خدا کی + لکنت یہیں کرتی ہیں باتیں فصحا کی + سبحان اللہ کیا شان رسول اللہ ہے ○ او دہر اللہ سے واصل دہر مخلوق سے شامل + خواص اس برزخ کبرا میں ہے حرف مشدد کا ○ شعر آدم کو کیا فرح ملائک نے جو سجدہ + یہ نور محمد کا فقط پاس ادب تھا + ہے یوسف و یعقوب کے جو حسن کا شہرہ + تھا واں بھی فقط نور محمدی کا جلوہ + اک صاعقہ گرتے ہوئے جو طور نے دیکھا + موسیٰ نے اسی نور کو تھا طور سے دیکھا ○ جز ذات خدا سب پہ محمد کے ہیں احساں + اس شاہ کے ہیں خوان کرم پر سبھی مہماں + پھر ہمارے نبی عربی کی کیا کوئی مدح کرسکے جنہیں ایمان لاکر ہم تم نے خطاب اُولٰٓئِکَ ہُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ پایا شعر مسلماں مسلماں ہیں تیرے سبب سے + مری جان تو ہی ہے ایمان عالم + جسکی شان میں اللہ تبارک وتعالے وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ فرماوے جسکے طفیل سے تمام کائنات ظہور میں آوے پھر اسکی مدح اور ہماری زبان سے ہماری بے ادبی نہیں تو اور کیا ہے شعر ہزار بار بشویم دہن زمشک و گلاب ہنوز نام تو گفتن کمال بے ادبیست + بزرگان دین نے حضور سید عالم کے سینہ اطہر واقدس کا حال اسطرح پر لکھا ہے کہ ایک میدان لق و دق ہے اسمیں ایک بڑی عمارت عظیم الشان بنی ہوئی ہے اسمیں بارہ مجلسیں ہیں انمیں سے اول مجلس یہ ہے کہ اسمیں ایک محبوب نازنین چاند کا سا ٹکڑا بیٹھا ہوا ہے اور اللہ جل جلالہ کے جمال کی تجلی نے اس گلبدن کو اپنا گھر پاک ٹھیرالیا ہے اور طور کی طرح ایک شکل حسن ازلی کے انواروں نے اسکو روشن کرکے خدا کی محبوبیت کی شان اسمیں جلوہ گر کر رکھی ہے اور وہ محبوب نازنین اپنی محبت کی کشش سے جہان کے دلونکو اللہ کیطرف کھینچتا ہے

اور لاکھوں اُس ازلی نور کے عاشق زار بڑی بڑی دور سے بغیر اسباب منفعت اور بدون کسی خواہش کے حاصل کرنیکو فقط دیدار کے بھوکے دیوانوں کیطرح ملک ملک سے دوڑے ہوئے چلے آتے ہیں اور عشاق لوگ اپنے دلوں کے جوش نکال رہے ہیں ؏ یہ لب لب کوثر ہے لب نہر لبن ہے * یہاں کب دہن نطق کو یارائے سخن ہے * وانتونکو کہوں گر کہ ہلال و عدن ہے * کہتی ہے طبیعت کہ یہ مضمون کہن ہے اور کوئی یہ کہ رہا ہے **شعر** تو دولہا ہے ساری خدائی براتی * ترے ہی لئے ہے یہ سامان عالم * ندیکھا کوئی پھول تجھسا ندیکھا * بہت چھان ڈالے گلستان عالم * یہ پیاری ادائیں یہ نیچی نگاہیں * فدا جان عالم ہوا جان عالم * کوئی یہ کہ رہا ہے ؏ عشاق کیا سامان کریں کیا ہدیہ سلطان کریں * کیا دعوت مہمان کریں کیا تحفہ شاہان کریں * تن من ندر نقد جان کریں جان فدیۂ جانان کریں * اسماء پر قربان کریں فرزند و زن **الغرض** ایک روئے زمین کے عشاق اُس محبوب نازنین کے در دولت پر اپنی پیشانیاں گھسا رہے ہیں اور اسکے جمال کی ایک جھلک کے مشتاق ہیں جیسے پروانے شمع پر گرتے ہیں - لوگو یہ کون محبوب نازنین ہے کہ جسپر تمام کا جان و مال قربان ہے یہ شان محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے واہ کیا جمال محمدی ہے جسنے آنحضرت کو ایمان کی نظر سے ایکبار بھی دیکھ لیا دوزخ اسپر حرام ہو گیا **کاش** جمال مصطفوی ہم بھی دیکھتے تو اس نعمت سے مشرف ہوتے مگر اُسوقت کہاں تھے جو دیکھتے اور کیوں نہیں دیکھ سکتے بسبر وہی تزکیۂ نفس ضرور ہے جسکا ذکر پہلے کیا گیا **شعر** دل کے آئینہ میں ہے تصویر یار * جب ذرا گردن جھکائی دیکھ لی * **اللھم احشرنا معہ واقدمنا تحت لوائہ** **ترجمہ** اے خدا میرا حشر کر رسول اپنے کے ساتھ اور قائم رکھ لواے حمد کے نیچے - **اللہ اللہ** کیا جمال مصطفوی ہوگا دل چاہتا ہے کہ مختصر طور پر کچھ حضور کے حسن کا بیان بیان کروں تا عشاق مصطفوی اسے پڑھ کر فقیر کو دعائے خیر سے یاد کریں

بیان حسن محمدی

اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد وبارک وسلم بیہقی نے ابو اسحاق سے نقل کیا ہے کہ ایک عورت ہمدانی نے مجھ سے کہا کہ ایک حج کیا ہم نے ہمراہ رسول خدا کے میں نے کہا اے عورت میں نہایت مشتاق ہوں کہ تو مجھ سے اوصاف رسول خدا بیان کرے کہ حضور کا کیسا حسن و جمال تھا

قالت کالبدر لیلۃ القدر ترجمہ کہا اسنے جیسے چودہویں رات کا چاند واللہ میں نے نہیں دیکھا مثل انکے نہ قبل انکے نہ بعد انکے ؎ آتی ہے صدا صاف قلم سے دم ترقیم * ہے جوہر فرد اسکی نہوگی کبھی تقسیم ہنیں ہے الف زلف ہے لام اور دہن میم * یہ حرف ہے قرآں کا وہ ہے لائق تعظیم * وسعت دہن تنگ میں وقت تجھے کیا ہے * کافی ہے بس اتنا ہی کہ اسرار خدا ہے * آتی ہے ثنائے دُر دنداں جو زباں پر * تقریر کے رشتہ میں پروتا ہوں میں گوہر * سہرے کے نگیں اسنے ہوں کس طرح برابر * یہ بحر شرافت کے ہیں موتی تو وہ پتھر * ہنسنے میں جو ہیں جاتا ہے عکس انکا فلک تک بجلی سی چمک جاتی ہے دانتوں کی چمک پر * دل کسکا نہ گردن کی صفائی پہ ہو قرباں * مہتاب کو ہے جس سے گلے ملنے کا ارماں * گویا کہ ہلال شب اول ہے گریباں * شانوں کی نشان اس حق سے کیا شاں * اللہ کا نام ہاتھ سے حضرت کے عیاں ہے * قرباں ہیں اس شان کے کیا شوکت وشاں ہے * ؎ کوئی پیدا ہوا ایسا نہ ہوگا * عدیم المثل ہے خوئے محمد * واہ سبحان اللہ کیا جمال باکمال مصطفوی تہا جسے دیکھا یہی تمنا کی کہ اگر حکم ہو تو سجدہ کروں تو ہمارے حضور اسکے جواب میں یہی ارشاد فرماتے تھے کہ سجدہ سوائے خدا کے نہیں اگر سوائے خدا کے سجدہ ہوتا تو میں عورتوں کو ضرور حکم کرتا کہ تم اپنے خاوندوں کو سجدہ کیا کرو اس وقت عورتیں بہی فقیر کی وعظ میں معلوم ہوتی ہیں یہ ہمارے حضرت کا حکم ہے جو میں اپنی دینی بہنوں کو سناتا ہوں واہ کیا رحمۃ للعالمین کا بیان ہے کہ کوئی محروم نہ رہے یہ حدیث تو بڑی طول طویل ہے لیکن مختصر طور پر اس کا خلاصہ یہ ہے * حدیث

ایک وقت حضرت خاتون جنت بی بی فاطمہؓ نے جناب سید عالم کی خدمت میں عرض کیا کہ ابا جان عورتوں میں سب سے اول جنت میں کونسی عورت جاویگی فرمایا آپ نے اے بیٹی فاطمہؓ یہ عورت شتربانی جو تمہارے ہمسایہ میں بستی ہے یہ ارشاد کرنا حضورؐ کا حضرت فاطمہؓ کو تعجب میں لایا کہ میں کل جا کر اس عورت کو دیکھونگی کہ یہ کیا عمل نیک کرتی ہے کہ جو مجھ سے پہلے جنت میں جاویگی

غرض کہ حضرت فاطمہؓ دوسرے روز اسکے گھر پر تشریف لیگئیں اور جا کر اسکو آواز دی اور وہ عورت
دروازہ پر آئی اور کہا تو خاتون جنت ہے بیٹی رسول اللہ کی ہے آپ نے فرمایا ہاں اس عورت نے اندر سے
عرض کیا کہ اے بیٹی رسولخدا کی میری گستاخی معاف کرنا میں نے جناب رسولخدا سے سنا ہے کہ بدون اجازت
خاوند اپنے کے کسی کو گھر میں نہیں آنے دیتی ہوں یہ حضور کا ارشاد ہے ورنہ آپ ہمارے دین و ایمان ہیں آج
شام کو میرا خاوند آئیگا میں اس سے آپکے لیے اجازت لونگی اگر اس نے اجازت دی تو میں اطلاع دونگی آپ
بسم اللہ تشریف لائیں یہ میں خوب جانتی ہوں کہ جبتک تمہاری محبت ہمارے دل میں نہ ہوگی مومن نہیں لیکن
مجبور ہوں یہ حکم رسولخدا کا ہے کہ بدون اجازت اپنے خاوند کے کسیکو گھر میں مت آنے دو۔ لکہا ہے خاتون
جنت واپس آئیں ان کو اس عورت شتربانی کا خاوند اونٹوں کو لیکر آیا اسنے عرض کیا کہ آج ہمارے گھر حضرت
خاتون جنت بی بی فاطمہ تشریف لائی تہیں لیکن تیری اجازت کسیکی لیئے نہ تہی میں نے یہ کہدیا کہ میں اپنے
خاوند سے اجازت لیلونگی کل آنا۔ اسنے کہا زہے ہمارے نصیب حضرت کے لخت جگر ہمارے گھر آئے اجازت ہے
خیر صبح کو وہ تو اپنی شتربانی کے لیے چلا گیا اور حضرت آئیں اور آواز دی اسنے اسیوقت کواڑ کھولدیے
کہ جلدی تشریف لائیے ۱۵ سے آمدنت باعث آبادی ما۔ مگر دیکھا کہ حسنینؑ آپکے ہمراہ ہیں عرض کیا
صرف آپکی اجازت ہے بچوں کی اجازت نہیں آپ نے حسنینؑ کو حکم دیا کہ تم دروازہ پر اسکے ٹھہرو تمہاری اجازت
نہیں۔ واہ کیا عامل حدیث تہیں حضرت بی بی خاتون کو یہ خیال تہا کہ میں دیکہوں اسکا عمل کیا ہے
حضرت فاطمہؓ نے دیکہا کہ ایکطرف مصلا بچہا ہوا ہے وہ مصلا کچہہ تو دہوپ میں ہے اور کچہہ سایہ میں ہے اور وہ عورت
دو رکعت نفل پڑہتی ہے اور قرآن کی تلاوت میں مشغول ہو جاتی ہے اور سر برہنہ ہو کر جناب باری میں دعا کرتی
ہے یا اللہ تیری عبادت مجہہ سے کیا ادا ہو گی یا اللہ تو اپنی لونڈی کو محبت اپنی اور رسولخدا کی اور اسکی
آل کی عنایت کر دے حضرت فاطمہؓ اسکی عبادت دیکہکر حیران ہو گئیں اور کیا دیکہا کہ کچہہ گرم پانی
موجود ہے اور کچہہ ٹھنڈا پانی موجود ہے حضرت فاطمہؓ نے کہا میں تجہہ سے کچہہ دریافت کرنا چاہتی ہوں اسنے دست بستہ
ہو کر عرض کیا جو حکم حضرت فاطمہؓ نے فرمایا کہ یہ کیا بات ہے کہ نصف مصلا تو تیرا دہوپ میں ہے اور نصف
سایہ میں ہے اسکا کیا سبب ہے عرض کیا کہ بیٹی رسول اللہ کی میرا خاوند شتربانی کرتا ہے کبھی تو وہ سایہ میں ہوتا ہے

اور کبھی دھوپ میں ہوتا ہے میں نے اسلئے یہ کیا کہ میرے سر پر بھی سایہ اور دہوپ ہے سبحان اللہ
کیا نیکبخت صالحہ عورتیں تہیں ایک ہماری عورتیں سرکش و نافرمان ہیں کہ اپنے خاوندونکی کچہہ بھی
عزت نہیں کرتی ہیں۔ پہر حضرت فاطمہؓ نے فرمایا یہ تو معلوم ہوگیا کہ اسمیں یہ سبب ہے۔ اور یہ پانی گرم
بھی ہو جو ہے اور ٹہنڈا بھی تیار ہے اسکا کیا سبب ہے عرض کیا انسان کو جنت دامنگیر ہے اگر میرا خاوند
اسوقت آجاوے اور صحبت داری چاہے تو میں جلد غسل کر کے اپنی عبادت میں مشغول تو ہو جاؤں۔ افسوس
ہماری بہنونکو اسکا خیال نہیں ہے۔ غرض کہ حضرت فاطمہؓ نے گھر میں آنکر یہ حضرت علیؓ کو خوش کیا
حضرت علیؓ نے حضرتؐ کی خدمت میں عرض کیا کہ حضرت فاطمہؓ نے آج مجکو بہت ہی خوش کیا حضورؐ نے آپکو
طلب فرمایا کہ بیٹی کیا بات ہے عرض کیا کہ میں آج اس شتربانی کے گئی تہی اسکا جو حال دیکہا میں نے بھی کیا
اسوقت فاطمہؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اول کلام معتبر ہوتا ہے آپ نے فرمایا کہ اول جنت میں
بھی شتربانی جاویگی اور اب آپ ارشاد فرماتے ہیں کہ اول جنت میں میری بیٹی فاطمہؓ جاویگی آپ نے
فرمایا کہ اول تو ہی جنت میں جاویگی عرض کیا کیونکر فرمایا بیٹی تو ناقہ پر سوار ہوگی اور اس شتربانی کے ہاتہ
میں اسکی نکیل ہوگی اول پیدل تو جنت میں وہ قدم رکہیگی اور سواری میں اول تو جاویگی۔ واہ کیا
کلام رسول اللہ ہے کیا عورتوں کی خوش نصیبی ہے کہ خدا نے اس حدیث کو وعظ میں یاد دلا دیا۔

حکایت ہے کہ ایک مرد سفر کو گیا تہا اور اپنے عورت کو کوٹہے کے مکان میں چھوڑ گیا بہت
اور فہمایش کر گیا تہا کہ کوٹہے کے اوپر سے نیچے مت آنا لکہا ہے اُن ہی ایام میں اس عورت کا
باپ بیمار ہوا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اُسنے عرض کیا کہ باپ میرا بیمار ہے اور میرے خاوند کا
میری نسبت یہ حکم ہے حضورؐ میری نسبت کیا حکم کرتے ہیں میں باپ کی عیادت کو جاؤں یا
نہیں فرمایا تجہہ پر تیرے خاوند کی اطاعت لازم ہے میں نہیں کچہہ اجازت دیسکتا ہوں کہتا ہے
اسکا باپ مرگیا۔ اُسنے پہر عرض کیا کہ یا رسول اللہ اب میری نسبت کیا حکم ہے میں کوٹہے سے
اتر کر جاؤں آج میرا باپ مرگیا ہے فرمایا میں نہیں اجازت دے سکتا ہوں پہر وہ دفن کیا گیا حضرت
نے اسکی تجہیز و تکفین کی بعد دفن کیا سو لحد اخود اس عورت کے پاس تشریف لائے فرمایا اے عورت

خدا نے تیرے باپ کو بسبب اطاعت خاوند کے بخش دیا اور فرمایا ہے کہ یہ تابعداری تو نے خاوند کی نہیں کی بلکہ یہ حکم بجا آوری میرے رسول کی ہے - وله کیا محبت نہی ان لوگو نکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے **فقیر کہتا ہے** محبت وہ چیز ہے کہ جہاں انسان عقل کے ذریعہ سے برسوں میں پہنچتا ہے اس محبت کی بدولت ایک لمحہ میں وصال ہوتا ہے محبت ایسی چیز ہے کہ محبوب کو اپنے مکان پر لاتی ہے کمالات عزیزی میں لکھا ہے کہ جب مولانا شاہ عبد العزیز صاحب نے اول سال کلام مجید حفظ کر کے سنایا تھا نماز تراویح کی ہو چکی تہی اس عرصہ میں ایک سوار زرہ بکتر وغیرہ لگائے ہوئے برچھا ہاتھ میں لئے آیا اور کہا کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہاں تشریف رکھتے ہیں جو وہاں تھے سب نے دوڑ کر انکو گھیر لیا اور پوچھا کہ حضرت یہ کیا تقریر ہے اور آپ کا کیا نام ہے انہوں نے فرمایا کہ میرا نام ابو ہریرہ ہے جناب سید عالم نے فرمایا تھا کہ ہم عبد العزیز کا کلام مجید سننے چلینگے - پھر مجکو ایک کام کیواسطے بھیجدیا اس سبب سے دیر میں آیا - یہ بات کہکر غائب ہو گئے **سبحان اللہ** اللہ نے اپنے عاشقوں کے لئے دنیا میں اپنے حبیب محمد رسول اللہ کو بھیجکر اپنی محبت کا ایک نشان قایم کر دیا اور انکو اپنے دیدار فیض آثار کی کنجی قرار دیدیا اور اپنے جمال کا آئینہ بنا دیا اور اہل ایمان کے لئے یہ حکم بھی بھیجدیا مَنْ يُطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ ۝ **ترجمہ** جس نے اطاعت رسول کی کی بیشک اُسنے اطاعت اللہ کی کی **تفسیر** محبت کرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے گویا اللہ کو راضی کرنا ہے محبت کرنیوالوں نے حضرت سے محبت کیسی کچھ کی کہ جنہوں نے اپنی جان و مال کو رضای الٰہی کیلئے بالکل فروخت کر دیا الحمد للہ اس زمانہ ناقص میں بھی ایسے ایسے محب رسول اللہ اور ایسے انصار اسلام دیندار عاملان قرآن موجود ہیں کہ جنکی عالی ہمتی پر ہزار ہزار آفرین ہے کہ باوجود اس جاہ و جلال اور حشم و خدم کے آنحضرت کی فیض کی برکت نے انپر ایسا اثر کیا ہے کہ انہوں نے احکام اللہ اور رسول کو اپنے سب کاروبار دنیوی پر مقدم رکھا ہے اور اپنی خواہشوں کو بمقابلہ احکام اسلام بالکل مٹا دیا کہو تو بدون محبت رسول اللہ یہ بات کب حاصل ہو سکتی ہے **جیسا کہ ہز ہائنس رئیس المسلمین بدر الصلحا** رطب اللسان خلق محمدی تابع شریعت احمدی افضل الکرام اشرف العظام

ملک سیرت فرشتہ صورت جناب معلی القاب نواب حافظ محمد ابراہیم علیخان صاحب والی ٹونک جو جو خوبیاں اللہ تعالیٰ نے آپکی ذات بابرکات میں عطا فرمائی ہیں اُنمیں سے اگر ایک شمہ لکھہ سکوں تو کیا امکان جسو خوبی کو میزان فکر میں وزن کیا ایک سے ایک کو برتر پایا آپ صوم و صلوٰۃ کے نہایت پابند جمعہ کو بلا ناغہ جامع مسجد میں نماز ادا کرتے ہیں اور یہ صفت آپ میں خاص ہے کہ جب کوئی جنازہ سامنے سے آجاتا ہے خواہ امیر کا ہو یا غریب کا اُسکی نماز جنازہ ضرور پڑہتے ہیں بنفس نفیس چند قدم تک اُسکو کندھا بھی دیتے ہیں رمضان شریف میں آپ دو کلام مجید ختم کرتے ہیں ماشاء اللہ قرآن اچھا پڑہتے ہیں فقیر بھی نواب صاحب موصوف کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے۔ شکریہ یہ ہے طَهَّرَ اللّٰهُ قَلْبَكَ فِي قُلُوبِ الْاَبْرَارِ وَ زَكّٰى عَمَلَكَ فِي عَمَلِ الْاَخْيَارِ ترجمہ پاک کرے اللہ تیرے دل کو نیک لوگوں کے دلوں میں اور پاک کرے تیرے کام کو نیکوں کے کام میں

جناب رفیع الزمانی بیگم صاحبہ مرحومہ خاتون اعلیٰحضرت نواب حافظ محمد ابراہیم علیخان صاحب بہادر بالقابہ والی ٹونک جب فوت ہوگئیں تو جناب نواب صاحب بہادر نے انکی ایصال ثواب کیلئے ایک مدرسہ خلاصیہ موتی باغ میں ہمیشہ کیلئے جاری کر دیا ہے فقیر بھی یہ دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اُن مرحومہ کی قبر کو نور سے بھر دے اور جنت اعلیٰ نصیب کرے ہمارے معزز و معتقد دوست جناب حافظ محمد عبد القدوس صاحب قدسی نے بیگم صاحبہ مرحومہ کی جو تاریخ رحلت فرمائی ہے میں بطور یادداشت اپنی کتاب میں بھی درج کرتا ہوں سے چل بسیں خاتون نواب آج کیا ✤ حشر اک قدسی ہوا ہے ٹونک میں ✤ چار تاریخیں کہیں کل دردناک ✤ غم بپا درد و آہ و بکا ہے ٹونک میں ✤ نواب صاحب کے میں کہاں تک اوصاف لکھوں عدل و انصاف آپکا منصف حقیقی کو پسند ہے مراد ملنے والے کیطرف نظر فلاح ہے ہر کہ ومدھم آپکے لطف و کرم کا مداح ہے ارکان مروت آپ پر ختم ہیں اصل تو یہ ہے کہ اسیوں ہی سے زینت اسلام ہے سبحان اللہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا کیا اچھا زمانہ تہا کہ دن رات آپس میں یہی تذکرہ رہتا تہا کہ وصف رسول خدا سناؤ۔ اب ایک ہمارا زمانہ ہے کہ حضرت کے وصف سے

بعض لوگ مثل رندوں کے بہاگتے ہیں معلوم ہوا کہ ایسے لوگوں پر نورِ آفتاب ایمان کا نہیں
جہکا ٥ خاک ہوجائیں عدو جلکر مگر ہم تو رضا ٭ دم میں جبتک دم ہے ذکر انکا سناتے جائینگے
خمسہ کہتے ہیں گو دوش پر اپنے گنہ کا بار ہم ٭ پر ہیں مداح جنابِ سیدِ ابرار ہم ٭ پا گئے اسلام
نہیں گر طاقت گفتار ہم ٭ لطف پڑہکے وصف کوئی احمد مختار ہم ٭ لینگے خالق سے صلہ میں
خلد کا گلزار ہم ٭ **سبحان اللہ** عجب شان رسول اللہ ہے **دوم** مجلس میں ایک مرشد
کامل بیٹہا ہوا ہے ہزاروں مرید طالبِ خدا خدمت بابرکت میں دست بستہ حاضر ہیں اور اپنی مشکلیں
اس پیر کامل سے حل کر رہے ہیں کوئی مرید عرض کر رہا ہے کہ یا ہادی دو جہان **ذکر اللہ**
کے قسم پر ہے ارشاد ہوتا ہے کہ تین قسم پر ا **اول** تو یہ کہ زبان سے اسکی حمد اور تسبیح اور تمجید
اور تہلیل و تکبیر پڑہی جاوے اور اسکی کتاب پڑہی جاوے **دوم** ذکر قلبی وہ یہ ہے کہ اپنے لطائف
باطنہ کو اور اپنے جمیع قویٰ کو ادراکیہ کو اسکی طرف متوجہ کردے اور یہانتک محویت حاصل
ہو کہ اپنے تئیں بہی بہول جاوے خواہ نفی و اثبات کرکے خواہ مراقبہ سے خواہ توجہ اور ہمت **شیخ** سے
یہ بات حاصل ہو جب انسان کو یہ حالت نصیب ہوتی ہے تو جسطرح ممکنات میں ایک دوسرے کے اثر
سے حال بدلتا ہے مٹی پہولوں کی صحبت سے معطر اور لوہا آگ میں رہنے سے انگر ہوجاتا ہے اسیطرح
انسان پر آثار تقدس فائز ہوتے ہیں پہر تو اسکی زبان اور اسکے کان خدا کے کان اور اسکی
آنکہہ خدا کی آنکہہ اور اسکے ہاتہ پاؤں اُسکے ہاتہ پاؤں ہوجاتے ہیں (حالانکہ وہ انسان کی ان چیزوں
سے پاک ہے چنانچہ حدیث قدسی میں وارد ہے بروایت صحیح بخاری مَا تَقَرَّبَ اِلَیَّ عَبْدِیْ
بِشَیْءٍ اَحَبَّ اِلَیَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَیْہِ وَمَا یَزَالُ عَبْدِیْ یَتَقَرَّبُ اِلَیَّ بِالنَّوَافِلِ
حَتّٰی اَحْبَبْتُہٗ فَکُنْتُ سَمْعَہُ الَّذِیْ یَسْمَعُ بِہٖ وَبَصَرَہُ الَّذِیْ یُبْصِرُ بِہٖ وَیَدَہُ الَّتِیْ یَبْطِشُ
بِہَا وَرِجْلَہُ الَّتِیْ یَمْشِیْ بِہَا وَاِنْ سَاَلَنِیْ لَاُعْطِیَنَّہٗ الخ **ترجمہ** خلاصہ حدیث قدسی کا قدرت
کی زبان سے فرمایا جل شانہ نے جن چیزوں کو کہ میں نے اپنے بندوں پر فرض کیا ہے بڑہکر کسی محبوب
چیز سے میری طرف بندہ تقرب نہیں کرتا اور نوافل سے میرا بندہ مجہہ سے مدام متقرب ہوجاتا ہے

یہانتک کہ میں اسکو چاہنے لگتا ہوں پس ہوجاتا ہوں اسکا کان جس سے وہ سنتا ہے اور آنکھہ جس
سے وہ دیکھتا ہے اور ہاتھ جس سے وہ پکڑتا ہے اور پاؤں جس سے وہ چلتا ہے اور اگر مجھہ سے مانگتا ہے
تو میں اسکو یقینًا دیتا ہوں اگر پناہ چاہتا ہے پناہ دیتا ہوں غرضکہ ایسا بندہ نفل ادا کرنیوالا
اللہ کی سماعت اور بصارت کا مرتبہ پاتا ہے واضح رہے کہ اللہ ہاتھ پاؤں سے پاک ہے مطلب اس حدیث
کا یہ ہے کہ اللہ تعالے اولیاء اللہ کے ہاتھ پاؤں کان آنکھہ کو ایسی توفیق دیتا ہے کہ یہ **اعضاء**
اسکے کام میں مشغول رہتے ہیں غیر کیطرف متوجہ نہیں ہوتے جیسا کہ حدیث صحیح میں وارد ہوا ہے۔ او پھر ایسی
بندہ سے آثار عجیبہ سرزد ہونے لگتے ہیں کہ جنکو معجزہ اور کرامات کہتے ہیں اس
عالم کا ہر ذرہ اسکے جمال جہاں آرا کے لئے آئینہ ہوجاتا ہے اسی لئے ایک عارف نے فرمایا ہے
ما رئیت شئ الا و رئیت اللہ فیہ یعنی میں جب کسی چیز کو دیکھتا ہوں تو اسمیں خدا ہی نظر آتا ہے
سبحان اللہ کیا مرتبہ نوافل عبادت سے اولیاء اللہ کو حاصل ہوا کہ بعد انتقال کے بھی حیات
ابدی کا مرتبہ پایا ہمارے نبی عربی کی امت میں ایسے اولیاء اللہ ہزاروں لاکھوں گذرے ہیں جنکا فیض
ماشاء اللہ ابتک جاری ہے اور **انشاء اللہ** قیامت تک جاری رہیگا **الحمد للہ** اس زمانہ میں بھی
اولیاء اللہ ایسے ایسے موجود ہیں کہ جنکا فیض ایک ملکوں میں جاری ہے چنانچہ **حضرت خواجہ خواجگان**
غلام فرید صاحب سجادہ نشین چاچڑاں شریف علاقہ بہاولپور جو جو خوبیاں اللہ تعالے
نے آپکی ذات بابرکات میں عطا فرمائی ہیں بیان نہیں کرسکتا اور نہ قلم کو طاقت ہے کہ تحریر
کرسکے انمیں سے تبرکًا کچھہ لکھتا ہوں۔ آپ حاجی حرمین شریفین۔ عارف باللہ۔ عابد۔ زاہد۔
مرتاض۔ سیاح۔ سیرچشم۔ دریائے معرفت۔ باذل۔ سخی۔ فیاض۔ مسکین پرور خلیق۔ رحم دل
دستگیر بیکساں۔ صاحب کرامات وسیع۔ آپ بڑے سخنور سخن سنج۔ سخنداں۔ آپکی کافیاں سینۂ
عرفان کو چیرتی چلی جاتی ہیں ہر ادنے و اعلے کیطرف نظر فلاح ہے سرکہ ومہ آپکے لطف وکرم
کا مداح ہے آپکے سلسلہ بیعت میں حضرت **رئیس المسلمین رکن الدولہ حافظ الملک نصرت جنگ**
مخلص الدولہ نواب صادق محمد خان صاحب بہادر عباسی۔ جی۔ سی۔ ایس۔ آئی

والی بہاولپور ہیں جو اللہ تعالے نے آپ میں خوبیاں عطا فرمائی ہیں میں نہیں بیان کرسکتا ہوں آپ بڑے دریادل سخی۔ فیاض۔ آپ کی سخاوت اور رحم دلی نے آوازۂ حاتم کو لوگوں کے دلوں سے بھلا دیا آپکا عدل منصف حقیقی کو پسند ہے آپکا دامن اخلاق وسیع اور کشادہ ہے اور طبیعت ہمیشہ تواضع و تکریم آمادہ۔ آنکھ میں حیا و شرم ہے۔ مذہب حنفی سُنّی آپکی ذات سے مذہب حنفیہ کو بڑی تقویت ہے آپ نہایت متشرع۔ دیندار پابند صوم وصلوٰۃ آپکو اوراد وظائف اور تلاوت قرآن کا بہت شوق ہے۔ آپ علماء فقراء کے بڑے قدرداں ہیں آپکی ایک حکایت ہے کہ ایکدن آپ نور محل میں تھے یہ ایک عالیشان محل بہاولپور میں ہے جو نو لاکھ کی لاگت میں تیار ہوا تھا ایک سنتری پہرہ دار کو دیکھا کہ نماز پڑہتا تھا۔ آپنے اُس سے پوچھا کہ اب پہرہ پر کون ہے۔ اُس نے دست بستہ عرض کیا میں ہوں مگر نماز پڑہتا ہوں آیندہ نہ پڑہونگا۔ فرمایا معاذ اللہ منہا۔ میری کیا مجال و طاقت ہے کہ ایسے نیک کام سے بندگان خدا کو روک دوں نہیں نہیں میں تو خود خدا سے چاہتا ہوں کہ میرا کوئی نوکر بھی نماز نہ چھوڑے اس بات کا انتظام ضرور چاہتا ہوں کہ جب پہرہ دار سپاہی نماز کو جاے تو اُسکا قایم مقام پہلے ہی سے کمربستہ موجود رہے۔ چنانچہ افسر فوج کو اس حکم سے متنبہ کیا گیا۔ وہی قانون جاری ہے۔ سبحان اللہ کیوں نہو۔ یہ پیر کامل حضرت خواجہ خواجگان کی صحبت کا اثر ہے ایسے حضرات کا ہونا اسلام کی زیب و زینت ہے یہ فقیر بھی حضرت خواجہ خواجگان اور نواب ممدوح اور امرا و اراکین کا دل سے یہ شکریہ ادا کرتا ہے طَهَّرَ اللّٰهُ قُلُوْبَكُمْ فِيْ قُلُوْبِ الْاَبْرَارِ وَزَكّٰى اَعْمَالَكُمْ فِيْ اَعْمَالِ الْاَخْيَارِ ترجمہ پاک کرے اللہ تمہارے دلوں کو نیک لوگوں کے دلوں میں اور پاک کرے تمہارے کاموں کو نیکوں کے کام میں۔ سبحان اللہ اللہ تعالے نے نواب صاحب کو اراکین اور مصاحب بھی ایسے ایسے عنایت کئے ہیں جنکا دم آجکل کے زمانہ میں غنیمت ہے جیسے حضرت سید غلام مرتضی شاہ صاحب مصاحب باختصاص حضور سیدی سندی۔ بڑے ملنسار۔ نہایت خلیق رحم دل عابد مرتاض۔ متشرع۔ دیندار۔ پابند صوم وصلوٰۃ۔ رضا جوئی اللہ و رسولؐ کا ہر وقت خیال

تلاوت قرآن مجید و اوراد سفر میں ترک ہوتے ہیں نہ حضر میں آپ کا دم بہی غنیمت ہے
اور حضرت عالیجناب سید شیر شاہ صاحب سپہ سالار برادر کلان سید غلام مرتضیٰ
شاہ صاحب مصاحب خاص - آپ بہی بڑے دیندار متشرع پابند صوم و صلوٰۃ خدا ترس حمل -
بڑے ملنسار - نہایت خلیق - آپکا دامن اخلاق بہی بڑا وسیع اور کشادہ ہے - آپ یتیم پرور -
مسکین نواز منصف مزاج - متواضع نیکبخت - دوست پرست - شریف نواز بامروت آدمی ہیں
آپ بہی علما فقرا کے بہت قدردان ہیں فی زماننا آپکا دم بہی بہت غنیمت ہے اور حضرت
عالیجناب سید محمد نواز شاہ صاحب چیف جج بہاولپور یہ صاحب بہی بڑے دیندار
شریف دوست پرور - شریف نواز متواضع نیکبخت اور عادل ہیں شہرہ دادگستری
اور آوازہ رعایا پروری آپکا چار طرف گیتی میں بلند ہے عدل و انصاف ان جناب کا منصف
حقیقی کو پسند ہے آپ بہی نہایت پابند صوم و صلوٰۃ ہیں - خدا ترس - شریفوں اور
حاجتمندوں سے بڑی فراخ دلی سے سلوک ہوتے ہیں صالحین سے آپکو نہایت محبت ہے علماء فقرا
کو آپ دوست رکھتے ہیں الحمد للہ کہ فی زماننا آپکا دم بہی غنیمت ہے اور حضرت سید
محمد ابراہیم علی صاحب سابق اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر پنجاب حال مشیر مال بہاولپور
آپکے اوصاف کا میں بیان نہیں کر سکتا جو جو خوبیاں آپکو اللہ تعالے نے عطا فرمائی ہیں کیونکر
بیان ہو سکیں - متشرع متقی - خدا ترس - متین - عادل - کم گو - بے رو و رعایت -
دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع ہے - ہر ادنے و اعلیٰ کیطرف نظر فلاح ہے - ارکان مروت آپ
ہی پر ختم ہیں قطع نظر اسکے آپ بڑے امین و دیانتدار ہیں - یہ ایک بڑا جوہر ہے - کلمات عزیزی
میں حضرت مولانا شاہ عبد العزیز صاحب کی لونڈی کا حال لکھا ہے کہ حالت جان کنی
میں آیت شریفہ - فَادْخُلِي فِي عِبَادِي وَادْخُلِي جَنَّتِي پڑہنے لگی حاضرین کو تعجب ہوا
اور اس کنیزک سے اس آیت کے پڑہنے کا سبب پوچہا اسنے ہاتھ اٹھا کر بتایا کہ مجکو یہ دو آدمی
پڑہاتے ہیں مولانا صاحب کو اس حال سے اطلاع دیگئی - آپنے فرمایا اس کنیزک سے کہو کہ

اُن پڑہانے والوں سے جو واقع میں فرشتے ہیں دریافت کرنے کہ کس عمل کے باعث خداوند تعالے نے اُسکو بہشت عطا فرمائی چنانچہ بعد استفسار لونڈی نے جواب یا یہ کہتے ہیں کہ ایکمرتبہ بازار سے روغن زرد خرید کر لایا تھا تو میں نے اُسکو آگ پر گرم کیا اُسمیں سے ایک روپیہ برآمد ہوا وہ روپیہ تو میں نے مالک روغن زرد کو واپس دیا اور خود تصرف نہیں کیا یہ دیانت اور امانت تیری خداوند تعالے کو پسند آئی اور اُسکے عوض میں بہشت عطا فرمائی۔ الغرض اُس ہادی دو جہان اور پیر کامل سے کوئی مرید یہ عرض کرتا ہے یا ہادی دو جہان ہمکو معلوم نہیں کہ عبادت کے کتنے درجے ہیں عبادت کسکو کہتے ہیں سبحان اللہ پیر کامل ہر ایک مرید کی اطمینان فرماتے ہیں اور ارشاد کرتے ہیں کہ عبادت کے تین مرتبے ہیں پہلا مرتبہ یہ کہ ثواب کی امید اور عذاب کے خوف سے عبادت کیجائے دوسرا مرتبہ یہ کہ اپنی عبادت کے مقبول ہونے سے بزرگی اور کمال پیدا کرنیکے لئے عبادت کرے تیسرا مرتبہ یہ کہ عبادت خاص اُسکے لئے ہو (یعنی وہی مقصود ہو) اُسی کے اشتیاق میں عبادت ہو فرمایا علیہ السلام نے مَنْ بَکٰی بِاشْتِیَاقِ الْمَوْلٰی فَلَهُ الْجَنَّةُ الْمَاْوٰی یعنی جو کوئی خدا کے اشتیاق میں روئے پس اُسکے لئے آرام گاہ بہشت ہے اور حضرت شعیب علیہ السلام کا حال سنا ہوگا کہ دس برس تک برابر روتے رہے یہانتک کہ اندھے ہوگئے۔ پھر حق تعالے نے انکی آنکھیں روشن کیں گیارہ برس پھر روئے کہ اندھے ہوگئے پھر حق تعالے نے آنکو بینا کیا گیارہ سال پھر روئے پھر نابینا ہوگئے پھر اللہ تعالے نے آنکی آنکھیں روشن کیں اور فرمایا کہ اے شعیب اگر واسطے بہشت کے تو روتا ہے تو وہ تیرے واسطے ہے اور اگر دوزخ کے خوف سے روتا ہے تو وہ خود تجھپر حرام ہے کہا اے پروردگار نہیں تمنا بہشت کی رکھتا ہوں اور نہ خوف دوزخ کا فقط تیرے اشتیاق میں روتا ہوں شعر احمد بہشت و دوزخ بر عاشقاں حرام است ✦ ہر روم رضاے جاناں رضوان شداست ما را ✦ یہ عرض کیا حضرت شعیب کا جناب باری میں یا الٰہی مجھے تو تو ہی مقصود ہے اور تیرے ہی لئے عبادت کرتا ہوں شعر دنیا و دین کو اور خریدار لے چلے ✦ ہم دل کے آئینہ میں فقط یار لیچلے ✦ فرمان ہوا فَعَلَیْکَ بِالْبُکَاءِ فَعَلَیْکَ بِالْبُکَاءِ یعنی پس رویا کر رویا کر۔ بعدہ دس سال اور روئے اور اندھے ہوگئے۔ حضرت ام المومنین حفصہ

بنت امیر المومنین حضرت عمرؓ - روایت کرتی ہیں کہ ایک رات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی میرے گھر نوبت تھی اور میرا سر بازوے آنحضرت کے تھا اور میں ریش مبارک آپکی کھجلاتی تھی اور میرا بھائی عبداللہ قرآن پڑھتا تھا اُسکی آواز پیغمبر علیہ السلام کے گوش مبارک میں پہنچی - آپ اُٹھ بیٹھے - میں نے سر اپنا حضرت کی بغل میں رکھا اور سو رہی - جبکہ عبداللہ اس آیت پر پہنچا اِنَّہُمْ عَنْ رَّبِّہِمْ یَوْمَئِذٍ لَّمَحْجُوْبُوْنَ ترجمہ ہرگز نہ یوں تحقیق وہ پروردگار اپنے سے اُس دن البتہ حجاب میں ہیں پیغمبر علیہ السلام رونے لگے اور آنسو آپکی چشم مبارک کا میرے بدن پر پڑنے لگے میں نے عرض کیا کہ رونا آپکا بہشت کے واسطے ہے فرمایا نہیں - میں نے عرض کیا دوزخ کے خوف سے ہے - فرمایا نہیں - پھر میں نے عرض کیا غرض اسکے اشتیاق دیدار کے واسطے ہے - فرمایا - ہاں انا مشتاق ولی اشتیاق انا مشتاق ولی اشتیاق یہ فرماتے تھے اور روتے تھے - ؎

آرزو دارم کہ مہمانت کنم ؛ جاں دل آے دوست قربانت کنم ؛ صحابہؓ اور تابعین اور تبع تابعین و اولیاء اللہ اور بزرگان دین کا حال تمام اظہر من الشمس ہے کہ انہوں نے رات کو کیسا کیسا قیام کیا کہ تمام تمام رات اشتیاق الٰہی میں روتے ہے الحمد للہ ہمارے زمانہ میں وہ امراء صالحین موجود ہیں کہ جناب سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے فیض نے انمیں وہ اثر کیا ہے کہ انکے اتقا کا بیان نہیں ہو سکتا چنانچہ حضرت عالیجناب افتخار الامرا بدر الصلحا فخر الملک صاحبزادہ محمد عبید اللہ خانصاحب بہادر - فیروز جنگ - سی - ایس - آئی یہ جناب ذی عزت بدر الصلحا روالی ٹونک کے حقیقی چچا ہیں اور ریاست کے مدار المہام ہیں باوجود اس جلیل القدر مرتبہ کے آپکا یہ حال ہے کہ شب کو بعد نماز تہجد جناب باری میں بہت گریہ وزاری کرتے ہیں جو جو خوبیاں اللہ تعالےٰ نے ذات بابرکات میں عنایت فرمائی ہیں - میں انکا بیان نہیں کر سکتا ہوں شمہ اُسمیں سے تحریر کرتا ہوں آپ پابند صوم - صلوٰۃ - متقی پرہیزگار - حاجت روا اشراق گذار - عابد - مرتاض - سیر چشم - باذل سخی - فیاض - مسکین پرور - دستگیر بیکساں - شریف نواز - متواضع - خدا ترس - رحم دل

کوئی سائل آپ کے دروازہ سے محروم نہیں جاتا - آپکا دامن اخلاق بڑا وسیع اور کشادہ ہے ہر ادنےٰ و اعلیٰ کیطرف نظر فلاح ہے ہر کہ ومہ آپکے لطف و کرم کا مداح ہے ارکان مروت آپ پر ختم ہیں عدل و انصاف آپکا منصف حقیقی کو پسند ہے الحمدللہ ایسونکا ہونا فی زماننا رونق اسلام ہے **القصہ** وہ کیا پیر کامل ہے کہ ہر ایک مرید کی استعداد اور حوصلہ کے موافق بیگانگی کے پردے دور کر رہا ہے اور اپنے مریدونکو واصل بحق کر رہا ہے اور فائدہ لینے والونکے باطن کو طرح طرح کی توجہ دے رہا ہے اور نفس کی پاکی سے کارخانوں کو رونق دے رہا ہے اور اپنے مریدوں کے دلوں سے حجاب دور کر رہا ہے **اے لوگو** یہ پیر کامل کون ہے - یہ شان محمد رسول اللہ ہے **سوم** مجلس میں ایک سوال اولوالعزم نورانی چہرہ بڑے قصد والا عالی ہمت بیٹھا ہوا ہے اور امت کو راہ راست پر لانے اور اُنکے سمجھانے کے واسطے ہزارہا عمدہ عمدہ **تدبیریں** پیش کر رہا ہے اور کہیں ارشاد ہو رہا ہے - قال اللہ تبارک و تعالیٰ - وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا **ترجمہ** اللہ تبارک و تعالے نے فرمایا اپنے ماں باپ کی خدمت کرو - اور یہ بھی ارشاد ہوا ہے کہ جنت تمہارے ماں باپ کے قدموں کے نیچے ہے اُنکی خدمت کر کے جنت حاصل کرو - اگر محتاج ہیں تو اُنکو کھانا دو اگر تونگر ہیں تو اُنکا ادب بجا لاؤ اور کہیں قصص کو سنا رہا ہے **حکایت** اللہ سبحانہ تعالے نے سلیمان علیہ السلام کیطرف وحی بھیجی کہ تو دریا کے کنارے پر جا وہاں ایک عجیب چیز دیکھیگا **سلیمان** علیہ السلام مع جن و انس کے نکلے جب دریا کے کنارے پر پہنچے تو اُنہوں نے دائیں بائیں طرف دیکھا کچھہ نظر نہ آیا عفریت کو حکم دیا کہ تو دریا میں غوطہ لگا جو تو وہاں پاوے اُسکی خبر مجھے دینا اُسنے غوطہ لگایا گھڑی بھر کے بعد لوٹ کر آیا عرض کیا کہ یا **نبی اللہ** میں نے اس دریا میں اتنے اتنے دور تک غوطہ لگایا میں اُسکی تہ تک نہیں پہنچا نہ اُسمیں میں نے کوئی چیز پائی - دوسرے عفریت کو حکم دیا اُسنے غوطہ لگایا گھڑی بھر کے بعد لوٹ کر آیا اُسنے بھی پہلے کیطرح کہا مگر اُسنے بہ نسبت پہلے کے دوگنی مسافت طے کی پھر **آصف بن برخیا** اپنے وزیر کو حکم دیا جنکا ذکر قرآن شریف میں آیا ہے **قَالَ الَّذِي عِنْدَهُ عِلْمٌ مِنَ الْكِتَابِ** ترجمہ کہا اُس شخص نے جو نزدیک اُسکے تہا علم کتاب سے - اُسنے کہا کہ تو اس دریا کے

اندر کی خبر لا۔ وہ ایک قبہ سفید کافور کا نے آئے اسکے چار دروازے تھے ایک موتی کا دوسرا یاقوت کا تیسرا جواہر کا چوتھا سبز زبرجد کا تھا۔ اور یہ سب دروازہ کھلے ہوئے تھے اُسکے اندر ایک قطرہ پانی کا نہیں جاتا تھا اور وہ دریا کے اندر ایسی گہری جگہہ میں تھا کہ جتنی دور پہلا افریت یعنی جن گیا تھا اُسکی نسبت اسکی مسافت تین گنی تھی جو حساب سے سیکڑوں میل معلوم ہوتی ہے۔ آصف نے اُسکو لاکر حضرت سلیمان علیہ السلام کے روبرو رکھدیا قبہ کے وسط میں ایک جوان آدمی نہایت خوبصورت پاک و صاف کپڑے پہنے ہوئے نماز پڑھتا تھا سو وہ حسن کسی شب کی سحر نے نہیں پایا ٭ وہ روے دل افروز قمر نے نہیں پایا ٭ رنگ لب نازک گل تر نے نہیں پایا ٭ نور اُس قیمۂ دنداں کا گہر نے نہیں پایا۔ سلیمان علیہ السلام اُس شخص کے پاس گئے اور اُس سے کہا کہ اس دریا کی تہہ میں تجھے کونسا عمل لایا اُسنے عرض کیا یا نبی اللہ میرا باپ اپاہج تھا اور ماں اندہی میں انکی خدمت میں ستر برس رہا جب میری ماں مرنے لگی تو اُسنے کہا یا اللہ اسنے تیرے حکم سے میری اطاعت کی ہے یا اللہ تو اپنی اطاعت میں میرے بیٹے کی عمر دراز کر اور جو کتاب اللہ میں وعدہ سُنتے ہے اُسے ایفا کر اور جب میرے باپ کی وفات ہونے لگی تو اُسنے بہی جناب باری میں دعا کی کہ یا اللہ تو میرے بیٹے سے ایسی جگہہ میں خدمت لیجیے جہاں اسپر شیطان کا دخل نہو پہر میں انکے دفن کرنیکے بعد اسکے کنارہ پر آیا میں نے یہ قبہ رکھا ہوا دیکھا اسکا حسن دیکھنے کیلیے اسکے اندر گھسا۔ اتنے میں ایک فرشتہ آیا اُسنے اس قبہ کو اُٹھایا اور میں اُسکے اندر تھا پہر اُسنے مجھے اس دریا کی تہ میں اُتار دیا۔ سلیمان علیہ السلام نے پوچھا کہ یہ قصہ کس زمانہ میں ہوا اور اُس زمانہ میں کون نبی تھا اور تو نے کس نبی کی صحبت پائی اُسنے عرض کیا کہ وہ زمانہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کا تھا۔ سلیمان علیہ السلام نے تاریخ میں فکر کیا تو معلوم ہوا کہ اُسکو دو ہزار چار سو برس ہوئے عجب شان ایزدی ہے کہ وہ شخص باوجود اتنی مدت کے جوان تھا ایک بال تک بہی اُسکا سفید نہ ہوا تھا سلیمان علیہ السلام نے پوچھا اے عزیز دریا کے اندر تیرا کھانا پینا کیا ہے۔ اُسنے عرض کیا۔ یا نبی اللہ ہر روز ایک سبز پرندہ اپنی چونچ میں

ایک ذرہ چیز مثل آدمی کے سر کے لاتا ہے میں اسکو کہا لیا کرتا ہوں جن دنیا کی ہر نعمت
کا مزا مجھے اسمیں مل جاتا ہے میری بھوک پیاس گرمی سردی نیند اونگھ سستی وحشت
دہشت سب دور ہو جاتی ہے سلیمان علیہ السلام نے فرمایا تو ہمارے ساتھ رہنا چاہتا ہے یا تجکو
تیری جگہ پہنچا دیں۔ اُسنے عرض کیا یا نبی اللہ آپ تو مجھے وہیں پہنچا دیجے۔ آپ نے آصف کو
حکم دیا۔ اسکو وہیں پہنچا دیا پھر سلیمان علیہ السلام نے کہا دیکھو اللہ تعالے نے والدین کی
دعا کیسی قبول کی۔ میں تمکو ماں باپ کی نافرمانی سے ڈراتا ہوں اللہ تعالے تمپر رحم فرماوے
اے اللہ تو مجھے والدین کے احسان کرنیکا الہام کر۔ **فقیر کہتا ہے** کہ اولاد صالح بھی ایک
نعمت عظمیٰ ہے اللہ تعالے کی نعمتوں میں سے کسی نے کیا خوب کہا ہے۔ ؎ دولت کوئی
دنیا میں پسر سے نہیں بہتر ✤ راحت کوئی آرام جگر سے نہیں بہتر ✤ لذت کوئی پاکیزہ ثمر سے نہیں
بہتر ✤ نگہت کوئی بوے گل تر سے نہیں بہتر ✤ دردوں میں علاج دل مجروح یہی ہے ✤ ریحان
ہے یہی روح یہی روح یہی ہے ✤ شوکت یہی صولت یہی جلال یہی ہے ✤ ثروت یہی حشمت یہی اقبال
یہی ہے ✤ سرمایہ یہی نقد یہی مال یہی ہے ✤ گوہر یہی یاقوت یہی لعل یہی ہے ✤ دلبند ہو پہلو میں تو
غم پاس نہیں ہے ✤ کچھ پاس نہیں گر یہ قمر پاس نہیں ہے۔ **چونکہ** اس مقام پر یہ اشعار
بطور جملہ معترضہ بیان کئے گئے ہیں ورنہ **فقیر** کا مطلب اصلی اس جگہ پر یہ ہے۔ کہ ان لوگوں
نے جو کچھ احکام اللہ اور رسول کی بجا آوری کی یہ بات کچھ **تعجبات** میں سے نہیں ہے اسلیے
کہ یہ لوگ **صحبت** یافتہ انبیا علیہم السلام کے تھے۔ **عجب** یہ ہے کہ جن لوگوں نے۔ نہ انبیا
علیہم السلام کو دیکھا اور نہ صحابہ و تابعین اور تبع تابعین کو دیکھا۔ جیسے کہ ہم تم۔ کہ صرف کتاب اللہ
اور سنت رسول اللہ کے احکام ہم تمکو بزبانی علمائے ربانی پہونچے اسپر یہ ایمان بالغیب لائے
اور وہ بجا آوری احکام اسلام کی کہ اپنی خواہشوں کو **بمقابلہ** احکام اسلام بالکل مٹا دیا
آنحضرت کے فیض نے وہ اثر کیا کہ اپنی جان و مال کو رضائے الہی میں فروخت کر دیا ہے اللہ
کی رضا جوئی کیواسطے شب بیداری کرتے ہیں اور جناب باری میں گریہ وزاری کرتے ہیں

اور اپنی خطاؤں کی اللہ سے معافی چاہتے ہیں اور کہتے ہیں۔ رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّ ثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ترجمہ کہ اے رب ہمکو استقلال عطا کر اور ہمارے پاؤں جمادے اور فتح دے ہمکو کافروں کی قوم پر۔ تفسیر یہ دعا کرتے ہیں کہ یا اللہ ہمکو محبت اسلام عطا کر اور ہمکو مسلمان رکھ اور شیاطین سے ہمکو بچا۔ الحمد للہ کہ ایسے ایسے امرا و صالحین ہمارے زمانہ میں جو ان صفتوں سے موصوف ہوئے ہیں جنکی عالی ہمتی پر ہزار ہا آفرین ہے باوجود اس فارغ البالی اور عہدہ جلیل القدر کے انکا یہ تقوے ہے چنانچہ حضرت عالیجناب بدر الصلحا رملک سیرت فرشتہ صورت افضل الکرام اشرف العظام صاحب خلق محمدی تابع شریعت احمدی آل نبی اولاد علی میر عابد علی صاحب خلف الرشید میر عبد الواحد صاحب مرحوم سابق بخشی ریاست پٹیالہ حال مختار فرخ نگر۔ جو جو خوبیاں اللہ تعالے نے آپکی ذات بابرکات میں عطا فرمائی ہیں میں بیان نہیں کر سکتا ہوں جس خوبی کو جو میزان فکر میں وزن کیا تو ایک کو ایک سے برتر پایا آپ عابد۔ مرتاض۔ متین۔ کم گو۔ فیاض۔ عادل۔ شریف نواز۔ متواضع۔ رحمدل۔ خدا ترس۔ متقی۔ بردبار۔ سخی۔ سادہ دل۔ دوست پرور۔ علما و فقرا کے قدردان۔ صلحا سے بہت محبت ہے۔ تہجد گذار۔ پابند صوم و صلوۃ۔ آپکا دامن اخلاق بڑا وسیع اور کشادہ ہے۔ ہمیشہ سے طبیعت تواضع و تکریم آمادہ ہے۔ ارکان مروت آپ پر ختم ہیں ہر ادنے و اعلے کیطرف نظر فلاح ہے۔ آپ بڑے درجہ کے دیانتدار ہیں آپکی حکایت ہے کہ ایک دفعہ ایک عورت اہل مقدمہ آپکے گھر گھی دیگئی جب آپ گھر میں تشریف لائے دریافت کیا کہ یہ گھی کیسا ہے عرض کیا کہ ایک عورت اہل مقدمہ دیگئی ہے آپ نے فرمایا تم نے کیوں لیا اتنے میں وہ عورت بھی آگئی آپنے اُسکو سمجھایا کہ ہمارے رسول خدا نے رشوت کو منع فرمایا ہے۔ تم یہ گھی لیجاؤ میں تمہارا مقدمہ از روے انصاف کرونگا۔ مجکو خدا کا بہت خوف ہے اس عالی ہمتی پر ہزار آفرین ہے۔ فی زماننا ایسوں کا ہونا بہت غنیمت ہے فقیر بھی انکا دل سے

شکریہ ادا کرتا ہے۔ شکریہ یہ ہے طَهَّرَ اللّٰهُ قَلْبَكَ فِي قُلُوبِ الْاَبْرَارِ وَزَكّٰى عَمَلَكَ
فِي عَمَلِ الْاَخْيَارِ القصہ کہیں وہ رسول یہ ارشاد فرما رہا ہے کہ ایماندار کی روح کو ملائکہ آسمانوں کی
طرف لیجاتے ہیں۔ ہاں انکے لئے دروازہ افلاک کے کہلتے ہیں (مشکوۃ) روح پاک اس تن کے قفس
سے نکلکر سموات کیطرف اسطرح دوڑتی ہے کہ جسطرح بلبل قفس سے نکلکر چمن کیطرف اڑتی ہے
اشعار توئی آں مست پرور مرغ گستاخ ✤ کہ بودت آشیاں بیروں ازیں کاخ ✤ چرا زاں آشیاں
بیگانہ گشتی ✤ چو دوناں جغد ایں ویرانہ گشتی ✤ بفشاں بال و پر ز آمیزش خاک ✤ بپر تا کنگرہ ایوان
افلاک ✤ جب ایسیوہ اوصاف پیدا کرو تاکہ یہ مرتبہ حاصل ہو اس بے بنیاد ہستی پر یہ غرہ و مستی اور غفلت
ع کس کس گل رنگیں کی نہ اس باغ میں تہی بو ✤ اک آن میں شبنم کیطرح ہوگئے معدوم ✤ دیکھا
ہے یہ رنگ عجب ہستی موہوم ✤ کیا قصد ہے گلچین اجل کا نہیں معلوم ✤ اس باغ میں جس کو دیکھا
وہ رواں ہے ✤ جس گل پہ بہار آج ہے کل اسپہ خزاں ہے ✤ دنیا یہ صدا عبرت و اندیشہ کی جا ہے ✤ یاں
کیسا مقام اٹھ پہر کوچ لگا ہے ✤ جاتے ہیں چلے مرگ کا دروازہ کہلا ہے ✤ رہتے نکوئی بہی آواز
درا ہے ✤ ہے راہ کڑی زاد سفر پاس نہیں ہے ✤ منزل پہ پہنچنے کی ہمیں آس نہیں ہے **عبرت** وہ استحکام
کہاں۔ شاہجہانی عمارتیں بہی کئی سو سال بعد ہلنے لگتی ہیں۔ مجکو ایک دوست کے مکان دیکھنے کا
بعد مدت کے اتفاق ہوا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ ہر جگہ کا چونا جہڑ گیا دیواروں میں ادہر اودہر سے درزیں
پڑگئیں نہ کمرے پر وہ رونق ہے۔ نہ کڑی تختہ کا وہ حال یہ دیکھکر مجکو ترکیب انسانی کیطرف
دہیان آیا کہ اسی طرح یہ گل بہی مرجہا جاتا ہے اور اس خانہ تن کا نقشہ چند روز میں ایسا ہی بگڑ جاتا
ہے **اشعار** افسوس کہ گلرخاں کفن پوش شدند ✤ وز خاطر یکدگر فراموش شدند ✤ آنانکہ بصد
زبان سخن میگفتند ✤ آیا چہ شنیدند کہ خاموش شدند ✤ پہر چند احباب عزیز و اقارب کی وہ شکلیں
کہ ہو بہو ہمارے روبرو خاک میں ملگئی تہیں آنکہوں کے روبرو کہڑی ہوگئیں۔ پہر تو بے اختیار میرے
اور ارباب جلسہ کے دل آنکہوں کی راہ آنسو ہوکر بہنے لگے **ع** مقدور ہو تو خاک سے پوچہوں کہ
اے لئیم ✤ تو نے یہ گنجہائے گرانمایہ کیا کئے۔ اس بے بنیاد ہستی پر یہ کچہ غفلت **ع**

اے شمع صبح ہوتی ہے رو رہی ہے کسلئے ÷ تہوڑی سی رہگئی ہے اِسے بہی گذار دے
شمع سفر در بہو بزم فروزی پہ بہت ÷ رات بہر کی یہ تجلی ہے سحر کچہہ بہی نہیں فقیر کہتا ہے
کہ تہوڑی سی زندگانی پر ایسے اللہ اور رسول کی مخالفت کرنا بڑی شقاوت ہے میں نے یہ سب صاحبونکو آئینہ
کرکے دکہا دیا کہ امرا کا آجکل یہ حال ہے کہ باوجود ایسے عہد لطف کے اُنکو اللہ اور رسول کا خوف بقدر
دامنگیر ہے کہ اپنی نفسانی خواہشونکو بمقابلہ احکام اسلام کے بالکل مٹا دیا۔ وائے بر حال غربا کہ باوجود
نملنے دنیا کے یہ غفلت کہ نماز پر نماز قضا ہوئے چلی جاتی ہے اور کچہہ خیال نہیں سہ مجرم ہوں کبہی
ایسی خطا کی نہیں میں نے ÷ بہولے سے بہی آپ اپنی ثنا کی نہیں میں نے ÷ دل سے کبہی مدح امرا کی نہیں
ہیں نے ÷ تقلید کلام جہلا کی نہیں میں نے ÷ مگر کیا کروں حق بات کو چہپا نہیں سکتا۔ اسلئے کہ
حق کا ظاہر کرنا عبادت ہے پس اس خیال سے امرائے صالحین کے نام نامی بطور یادداشت واسطے
عبرت دلانے غربا کے جابجا درج کئے۔ کہ یا اللہ یہ لوگ امیر ہوکر تہرے خوف سے فقیر خصلت ہوگئے
فی زماننا اللہ کے بندے ایسے ایسے موجود ہیں جنکا یہ حال ہے کہ دل بیار و دست بکار چنانچہ
حضرت عالیجناب عندلیب گلستان محمدی صاحب دولت اقبال بلبل
بوستان حشمت وجلال حاتم کرم سکندر دوران نوشیروان مال
عبد الحمید خان صاحب نائب ناظم اناحد گڈہ سکنہ قصبہ سورجپور جو خوبیاں اللہ تعالی
نے ذات بابرکات میں عطا کی ہیں میں بیان نہیں کر سکتا ہوں۔ حسن و خوبی کو جب میزان فکر میں
وزن کرتا ہوں تو ایک کو ایک سے برتر پاتا ہوں۔ آپ نہایت لائق مرتاض عابد۔ متین امین
دیانتدار کم گو۔ فیاض۔ باخیر۔ عادل شریف نواز۔ دوست پرور متواضع۔ رحمدل خدا
ترس متقی۔ بردبار۔ سخی۔ باذل۔ پابند صوم و صلوۃ آپکا دامن اخلاق بڑا وسیع اور کشادہ
ہے ہمیشہ سے طبیعت بتواضع و تکریم آمادہ ہے۔ ارکان مروت آپ پر ختم ہیں سپاہ دینے
والے کیطرف نظر فلاح ہے۔ ہر کہ و مہ آپکے لطف و کرم کا مداح ہے۔ علما و فقرا کے قدردان
فضلا سے بہت صحبت ہے۔ آپکے کلام بلاغت نظام میں مذاق سخن نظامی پیدا ہے۔ اور شیریں

زبانی میں لطف کلام جامی ہویدا ہے سچ تو یہ ہے کہ ہم زمانا ایسو نکا ہونا غنیمت ہے **فقیر** بھی
اُنکا شکریہ ادا کرتا ہے **شکریہ ہے** طمّس اللہ قلبک فی قلوب الابرار و زکی عملک فی عمل
الاخیار **الغرض** وہ رسول اللہ کے بندونکو ہر طرح سے سمجھا رہا ہے کہ گناہ کی پانچ قسمیں ہیں
اوّل وہ کہ جنکا اثر سب بدن پر پہنچتا ہے وہ زنا ہے جسکو الفواحش میں تعبیر کیا ہے دوم وہ جنکا
اثر عقل پر پہونچتا ہے وہ شراب ہے جسکو الاثم سے تعبیر کیا ہے سوم وہ جنکا اثر عزت پر پہنچتا
ہے چہارم وہ جنکا اثر مال پر پہنچتا ہے اور جان پر بھی انکی طرف البغی بغیر الحق میں اشارہ ہے
پنجم وہ جنکا اثر بدن اُسکی روح اور دین پر پہونچتا ہے یہ شرک کیطرف اشارہ ہے یعنی کسیکو بمقابلہ
خدا کے شریک کرنا۔ **الحمد للہ** اسوقت میں اللہ کے بندے ایمان بالغیب اللہ اور رسول پر لانیوالے
اور عامل قرآن و حدیث کے موجود ہیں کہ جنکی عالی ہمتی پر ہزار آفرین ہے کہ جنہوں نے اللہ کے
خوف کے سبب سے اپنے گناہوں سے توبہ کر دی ہے۔ **چنانچہ حضرت عالیجناب میراں بخش**
صاحب تاوڑی سناحی سررشتہ دار نیابت برنالہ علاقہ سرکار پٹیالہ
یہ حضرت نہایت لائق۔ بلکہ الیق۔ علم میں ہم پلہ نجیب خاں مرحوم کے ہیں اُنکی بعد انکا دم غنیمت
ہے۔ یہ حضرت نہایت سخنور اور سخن سنج ہیں ریاست میں ایسے لوگوں کا ہونا غنیمت ہے۔ وہ
حاکم بڑا صاحب اقبال ہے جسکی خدمت میں ایسے لوگ ہوں۔ جنکی لیاقت کی شہرت دہلی تک پہنچی کہ ہم
لوگ بھی اُنکے مداح ہیں اور اُنکا حال بطور یادداشت کتاب میں جمع کیا گیا۔ تاکہ انکا نام کو بقا ہے
یہ صاحب نہایت سیر چشم۔ مرتاض۔ صالح فیاض۔ بادل۔ شریف نواز۔ خدا ترس۔ رحمدل۔
متواضع۔ اُنکا دامن اخلاق بڑا وسیع ہے۔ پابند صوم و صلوٰۃ۔ دوست پرور۔ شب بیدار
صاف دل **فقیر** بھی انکا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے **طمّس اللہ قلبک فی قلوب الابرار**
و زکی عملک فی عمل الاخیار حاصل کلام وہ رسول بڑے حوصلہ والا۔ قرآن مجید
میں سے ہر قسم کے احکام پیش کر رہا ہے اور یہ ارشاد فرما رہا ہے **قال اللہ تبارک و تعالی۔ و**
ما خلقت الجن و الانس الا لیعبدون ترجمہ اللہ تبارک تعالے اس آیت میں

یہ خبر دیتا ہے کہ میں نے جن و انس کو اپنی عبادت کیلئے پیدا کیا ہے - اور کہیں یہ ارشاد فرما رہا ہے کہ انسان کو فکر کرنا چاہیئے کہ اب کیا وقت ہے کیا کرنا چاہیئے - کہیں یہ ارشاد ہو رہا ہے کہ وہ سونا بہتر ہے جسمیں ارادہ بیداری کا ہو - اسلئے کہ انسان کا پیدا کرنا حقیقت میں معرفت ہے غرض مقصود یہ ہے کہ آدمی جو کام کرے عقل و فہم سے کرے اور کہیں یہ ارشاد فرما رہا ہے - وَقَضٰى رَبُّكَ اَنْ لَّا تَعْبُدُوْا اِلَّا اِيَّاهُ ترجمہ کہ تیرے رب نے یہ حکم دیا ہے کہ اُسکی عبادت کرو - اِسْتَعِيْنُوْا بِاللّٰهِ خدا سے مدد مانگو **تفسیر** انسان کا نام عبد ہے اور عبد اُسکو کہتے ہیں جو عبادت کرے - خدا کا حکم مانے اپنے آپکو محکوم جانے اور پہچانے کہ حق میرا معبود ہے اُسکی عبادت مجھپر فرض ہے اگر سجدہ میں نہ جھکاؤنگا نافرمان کہلاؤنگا اگر تابعداری بجا لاؤنگا **نجات** پاؤنگا - اُسنے میرے جسم کے سب اعضا بنائے ہیں کہ میں اُنکی مدد سے خدا کی عبادت کروں سر سجدہ میں دھروں کانوں سے اُسکے کلام سنوں اور آنکھوں سے اُسکی صنعت دیکھوں زبان سے اُسکا ذکر کروں اور ہاتھوں سے دعا مانگوں خیرات دوں دل میں اُسکی محبت رکھوں اُسکے بدون غیر کا خیال نہ لاؤں اور پاؤں سے چلکر کسیکو فائدہ پہنچاؤں اور صالحین کی زیارت کروں - الحمد للہ اس زمانہ میں بھی اس اوصاف کے **لوگ موجود** ہیں کہ باوجود ایسے جلیل القدر عہدوں کے اُنکا ان باتوں پر خیال ہے کہ جو کچھ اللہ کے بندوں کو فائدہ پہنچے بہتر ہے چنانچہ **حضرت عالیجناب شیخ مہر علی صاحب ساکن سرائے نور محل ضلع جالندھر انسپکٹر گوجرانوالہ** - جو جو خوبیاں اللہ تعالے نے آپکی ذات بابرکات میں عطا کی ہیں میں اُنکو بیان نہیں کر سکتا ہوں حسن خوبی کو جو میزان فکر میں وزن کیا تو ایک کو ایک سے برتر پایا - آپ خدا ترس - عادل - متواضع - متقی - عابد - سیر چشم - بادل - فیاض - متین - کم گو - دوست پرور عادل - سخی - شریف نواز - عالی خاندان - صاف دل - خلیق - ملنسار - آپکا دامن اخلاق بڑا وسیع و کشادہ ہے ہمیشہ سے طبیعت متواضع و تکریم آمادہ ہے - سائرکان

مروت آپ پر ختم ہیں - ہر ادنے او اعلے کیطرف نظر فلاح ہے - ہر کہ و مہ آپ کے لطف کا
مداح ہے - عمدہ برتاؤ خوش عقیدہ - خوشرو - عادل انصاف آپکا منصف حقیقی کو پسند ہے
جس مقام کو شیخ صاحب موصوف نے چہوڑا وہاں کی رعایا چشم براہ ہے - آپ دہلی کے لوگوں کے
دلوں سے ابتک نہیں بہولے - آپ قدردان علما رفقرا رکے بہت ہیں اصل تو یہ ہے ایسوں کا ہونا
رونق اسلام ہے فقیر بہی آپکا شکریہ ادا کرتا ہے شکریہ یہ ہے طَهَّرَ اللّٰهُ قَلْبَكَ فِي قُلُوبِ
الْاَبْرَارِ وَ زَكّٰى عَمَلَكَ فِي عَمَلِ الْاَخْيَارِ فقیر کہتا ہے کہ اس رسول کا اسلامیوں پر
وہ اثر ہوا کہ کبہی کسی نبی کی امت پر نہیں ہوا - پنجگانہ نماز - کہ جسمیں روحانی و جسمانی عبادت
اور استعانت اور استغفار اور اپنی عاجزی اور خدا کی شکر گذاری اور اسکی ثنا و صفت اور
دعا ہے - پہر اسکے ساتہ سنن و نوافل - اور پہر شب بیداری - جسکی نسبت فرمایا ہے - وَالَّذِيْنَ
يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّقِيَامًا - کہ خدا کے خالص بندے اسکے لئے سجدہ اور قیام میں
شب گذاری کرتے ہیں فقیر کہتا ہے یہ بات کسی سبب سے نہیں ہے کہ محبت اور خوف الٰہی سے
شب بہر رونا اور اس مے سے ہیں مست و بیخود ہونا کہ نہ تن کی خبر ہے نہ بدن کی - نقل ہے کہ
ایک بزرگ دہلی کی جامع مسجد میں چودہ فرسخ سے صبح کے چلے ہوئے آتے اور جمعہ ادا کرتے اور اپنے
ساتہ لائی ہوئی روٹی تناول فرماتے بعد جمعہ روانہ ہو جاتے کہو تو بدون محبت ایسے کام کب ہو سکتے
ہیں سبحان اللہ سرور کائنات علیہ السلام - اور صحابہ کرام اور تابعین اور تبع تابعین
کی بلکہ اولیا متاخرین حضرت محبوب سبحانی عبد القادر جیلانی قدس سرہ اور حضرت بایزید
بسطامی اور حضرت جنید بغدادی اور حضرت معین الدین چشتی رحمہم اللہ وغیرہم
کے احوال بیان کرنیکی یہاں گنجایش نہیں خود آنحضرت کے سینہ فیض گنجینہ سے ایک ہانڈی
کے جوش کی سی شوق الٰہی میں آواز آیا کرتی تہی - اور حضرت ابوحنیفہ رحمہ اللہ کو شام سے صبح ہو جاتی
تہی مگر اس ذوق میں انکو خبر نہوتی تہی - ان لوگوں کی روحانی قوت اس درجہ کو غالب آگئی تہی کہ جو انبیار
بنی اسرائیل سے معجزے سرزد ہوئے ہیں اتنے کرامات سرزد ہوئی ہیں - اس امت کے اولیار

بطفیل آنحضرت کے اکثر کرامات اور خرق عادت ظہور پاتی ہے اور تا قیام قیامت یہ سلسلہ جاری ہے۔ چنانچہ اکثر اوقات دشمنان دین متین کے سبب سے عاجز آئے۔ چنانچہ بوعلی سینا حکیم نے شاہ عبدالرزاق قدس سرہ کے خرق عادت سے ہدایت پائی اور مولانا فخرالدین صاحب جبار رحمۃ اللہ کی خرق عادت دیکھکر پانسو شاگرد مسلمان ہوئے اور بہت سے ذاکرین اولیاؤں کی کتب معتبرہ میں موجود ہیں۔ جیسے قاضی بخش صاحب ساداتِ کرمانی خیرآبادی قدس سرہ اللہ کے بندوں کو بہت سا فیض ہوا آپکی اولاد میں ہے باوجود جلیل القدر عہدہ کے امیر ہو کر فقیر خصلت بنے ہوئے ہیں چنانچہ حضرت عالیجناب میر طفیل احمد صاحب انسپکٹر جونپور خلف الرشید میر اکبر علی صاحب مرحوم ساداتِ کرمانی خیرآبادی عفت قاضی بخش صاحب آپکے جد امجد ہیں جو جو خوبیاں اللہ تعالیٰ نے ذات بابرکات میں عطا فرمائی ہیں میں بیان نہیں کرسکتا حسن و خوبی کو جو میں ان فکر میں ان کرتا ہوں تو ایک سے ایک برتر پاتا ہوں آپ باخیر۔ فیاض۔ مرتاض۔ بزرگ شادہ۔ متین۔ عابد۔ صالح۔ متقی بردبار۔ باذل۔ خدا ترس۔ متواضع۔ رحمدل۔ دوست پرور۔ شریف نواز۔ پابند صوم و صلوٰۃ ہیں آپکا دامن اخلاق بڑا وسیع اور کشادہ ہے ہمیشہ سے طبیعت بتواضع و تکریم آمادہ ہے۔ ارکان مروت آپ پر ختم ہیں۔ ہر ادنیٰ و اعلیٰ کیطرف نظر فلاح ہے۔ ہر کہ و مہ آپکے لطف و کرم کا مداح ہے۔ برتاؤ آپکا عمدہ ہے۔ علماء فقراء کے آپ بہت قدردان ہیں فی زمانہ ایسوں کا ہونا رونق اسلام ہے فقیر بھی آپکا شکریہ ادا کرتا ہے شکریہ یہ ہے طَهَّرَ اللّٰهُ قُلُوْبَكَ فِيْ قُلُوْبِ الْاَبْرَارِ وَ زَكّٰى عَمَلَكَ فِيْ عَمَلِ الْاَخْيَارِ الحاصل و مدسول کہ عجیب طرح سے لوگوں کو سمجھا رہا ہے ایک حسرتناک واقعہ جو پیش آنے والا ہے وہ لوگوں کو یاد دلا رہا ہے فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍۢ بِشَهِيْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ شَهِيْدًا ؕ يَوْمَئِذٍ يَّوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَعَصَوُا الرَّسُوْلَ لَوْ تُسَوّٰى بِهِمُ الْاَرْضُ ؕ وَلَا يَكْتُمُوْنَ اللّٰهَ حَدِيْثًا ۵ ترجمہ پھر کیا ہوگا جبکہ ہم ہر ایک قوم سے گواہی دینے والا لاوینگے اور تجھکو اے نبی اُن لوگوں پر گواہ بنا کر لاوینگے۔ اس دن تو منکر اور جنہوں نے رسول کی نافرمانی کی ہے یہی آرزو کرینگے کہ کاش زمین میں سما جائیں اور اللہ سے کوئی بات بھی

نہ چھپا سکینگے تفسیر کہ جسپر وزہیم ہر ایک گروہ کے ہادی کو اُنپر اُنکی نافرمانی ثابت کرنیکے لیے گواہ
بنا کر لائینگے اور تجکو بھی اے محمد مخالفوں پر گواہ بنا ئینگے فقیر کہتا ہے اسیطرح عقل بھی جو
اُسکو بُری باتوں سے مانع تھی گواہی دیگی) تو ان کا کیا حال ہوگا۔ اُسدن تبع اللہ اور رسول کے نافرمان
بھی آرزو کرینگے کاش ہم نہ پیدا ہوئے ہوتے تو یہ پردہ دری کاہیکو ہوتی۔ لکھا ہے کہ بہت ریتیں
ایسی باتیں ہونگی اور قیامت آجائیگی۔ تو وہ یہ کہینگے دوہرہ بہلا ہوا ہم بسرے جو سر ٹلی بلا ۔ جیسے تھے
ویسے رہے یہ بلکہ کبھی نہ بنائے بخاری نے روایت کیا ہے .... کہ انحضرت نے
اُبیؓ سے فرمایا کہ خدا نے مجھے حکم کیا۔ کہ تجھسے کچھ قرآن سنوں۔ اُبیؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا خدا نے
میرا نام لیا ہے۔ فرمایا کہ ہاں۔ لکھا ہے کہ اُبیؓ کو ایک وجد طاری ہوگیا۔ پھر ہی آیتیں شروع کیں جب
یہانتک حالت پہنچی تو آنحضرت زار زار قوم کی حالت پر رونے لگے اور فرمایا اے اُبی بس آے اُبی بس۔ مجھہ
میں زیادہ طاقت سننے کی نہیں۔ فقیر کہتا ہے کہ خلاف کرنا اللہ اور رسول کا سب سے بڑا گناہ ہے
بھائیو رسول صلے اللہ علیہ وسلم ہمارے تمہارے لئے کیا بلکہ تمام جہان کے لئے کسوٹی ہیں۔ اہل حساب اصحابان
کو یہ بات خوب معلوم ہوگی۔ کہ خوشنویسوں کا قاعدہ ہے کہ زمانہ سلف کی مشق دیکھکر لکھتے ہیں۔ حالانکہ
وہ بھی اُستاد کہلاتے ہیں۔ ایسے ہی رسول اللہ ہمارے تمہارے سبکے لئے اُستاد ہیں۔ اسی لئے آپنے فرمایا
کہ اگر موسیٰ کلیم اللہ میرے زمانہ میں زندہ ہوتے اور میری پیغمبری کو پاتے اُنسے کچھ نہ بن پڑتی میرا ہی اتباع
کرتے یہ مقام غور ہے کہ جنکی شان میں اللہ یہ فرمائے وَاصْطَنَعْتُكَ لِنَفْسِيْ ترجمہ اور پسند
کرلیا میں نے تجکو واسطے ذات اپنی کے یعنے اے موسے میں نے تجکو اپنے لئے بنایا۔ اور رسول صلے اللہ
علیہ وسلم یہ فرمائیں لَوْ كَانَ مُوْسٰى حَيًّا وَاَدْرَكَ نَبُوَّتِيْ لَا تَّبَعَنِيْ اور اگر موسے زندہ ہوتے اور پاتے
نبوت میری کو البتہ میری پیروی کرتے۔ لوگو اس سے معلوم ہوا کہ ہمارے رسول کی بڑی شان ہے اشعار
کشاف مشکلات دو عالم ہے کسکی ذات ؛ کون و مکاں میں کون ہوا فخر کائنات ؛ عیسےؑ کو کسنے
بخشا ہے سرمایہ حیات ؛ یونسؑ کو کسنے بطن سے ماہی کے دی نجات ؛ گل کردیا ہے نار کو کسنے خلیل
پر ؛ لکھا ہے کسکا نام پر جبریل پر ؛ سبحان اللہ کیا مرتبہ عظمت و شان محبوبیت رسول اللہ سے

میں مردہ - یہہی ایک مقام رضا و تسلیم ہے - **رضا و تسلیم** کے یہ معنے ہیں کہ بندہ اپنے مالک کا تابعدار ہو اسکے حکم میں یم نہ مارے خوشی و دلگیری - دولتمندی اور فقیری - جوانی اور پیری کی حالت میں شاد گذار ہو یعنی اگر مالک بیجرم عذاب کرے - تو بندہ نہ پوچھے کہ کس جرم کی یہ سزا ہے اور اگر **دولتِ جہان** بخشدے - نہ بولے کہ کس خدمت کا یہ عوض ہے جو لوگ کہ حضرت صلی اللہ علیہ کے احکام بجا اوری میں ایسے تابعدار ہیں جیسے دانشمند مریض اُس حکیم حاذق کے نسخہ کی تبدیل کو بلا حجت و تکرار قبول کر کے اُسکی دوا کو پی لیتا ہے کہ جسکو دل سے حکیم حاذق جانتا ہے ایسے ہی پیغمبر کے سچے فرمانبردار نے کہنے کے احکام شرع کو قبول کر لیتے ہیں - انکی رسم و حمیت ملک کے خلاف ہو خواہ موافق وہ تحقیق و ہی کہتے ہیں **مصرع** جائینگے ہم اُدہر کو جدہر یار لیجلے ٭ پس ایسے لوگوں کی نسبت اللہ تبارک و تعالے نے فرمایا - **اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ ترجمہ** وہی لوگ متقی - اپنے خدا کیطرف سے بڑی ہدایت پر ہیں - وہی فلاح پانیوالے ہیں اور جو لوگ رسم اور مذہب اور ملت آبائی اور حب جاہ و مال کے جال میں گرفتار ہیں - وہ اطاعت رسول اللہ میں سینکڑوں نکتہ چینیاں نکالتے ہیں - وہ اس سعادت سے محروم رہتے ہیں - انکو اللہ جل جلالہ نے اپنے کلام پاک میں اسطرح پر فرمایا **خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَعَلٰى سَمْعِهِمْ وَعَلٰٓى اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ ۝ وَّلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝ ترجمہ** اللہ نے اُنکے دلوں اور کانوں پر مہر کر دی ہے (پس وہ حق بات جان سکتے ہیں نہ سن سکتے ہیں) اور انکی آنکھوں پر پردہ پڑا ہے اور اُنکے لیے بڑا عذاب ہے - **فقیر** کہتا ہے کہ ان لوگوں کی بدبختی بیان کرنی ضرور تہی اسلیے پیشتر ختم اللہ علی قلوبهم وعلی سمعهم فرمایا اور قلب اور سمع کو بصر پر مقدم کیا انکے دلوں پر مہر ہے عقل سے ان امور پر کیونکر یقین کریں اور انکے کانوں پر بہی مہر ہے پہر پیغمبر کی باتیں کیونکر سنیں - انکی آنکھوں پر پردہ پڑا ہے **سبحان اللہ** کیا عمدہ کلام ہے چونکہ کان میں ہر طرف سے اور دل میں ہر طرف سے بات پڑ سکتی ہے اُنکے لیے کوئی جہت خاص نہیں اسلیے انپر تو مہر لگانا فرمایا اور آنکھ چونکہ سامنے سے دیکھتی ہے اسلیے جہت خاص ہے تو اسپر پردہ پڑنا فرمایا - سامنے سے ہی دیکھنا جاتا رہا - **سبحان اللہ** آنحضرت کے فیض صحبت سے

یہ بات ہر صحابی کو میسر آگئی تھی چنانچہ بدر کے روز جب آنحضرت مشرکین سے مقابل ہوئے تو صحابہ سے فرمایا قوموا الی جنۃ عرضہا السموات والارض کہ اُس جنت کے لیے اٹھو جسکا چوڑان زمین و آسمان کے برابر ہے یہ سنتے ہی عمیر بن حمام صحابی نے کہا اُہو اُہو اہا اہا - اسکے بعد وہ اپنے توشہ دان سے چھوہارے کھانے لگا پھر کہا اتنی دیر میں چھوہارے کھاؤں یہ تو بڑا عرصہ ہے تو جنت ہی میں چلکر کھاؤنگے پھر پہاں تک لڑا کہ شہید ہو گیا (رواہ مسلم) ؎ کیا خوب جماعت ہے یہ ارباب یقیں کی ؛ افلاک کی زینت ہے یہ رونق ہے زمیں کی ؛ پرسش لحد میں حساب انکو لیوے ۔ یہ لائق رحمت ہیں ثواب انکو لیوے ؛ ہوتی ہے جو ہر صاف وہ آب انکو لیوے ہے جن کا ہوں ساقی وہ شراب انکے لیے ہے ؛ اس نخل ریاضت کے ثمر انکو ملینگے ؛ جو عرش کے نیچے ہیں وہ گھر انکو ملینگے - اللہ اللہ صحابہ کرام اور تابعین و تبع تابعین اہل اللہ رضوان اللہ علیہم اجمعین تو نور اعلے نور تھے - الحمد للہ اس زمانے میں بھی ایسے ایسے لوگ امرار صالحین میں سے باوجود ایسے عہد جلیل القدر کے ہے کہ جنہوں نے محبت اور تابعداری رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں اپنی جان و مال کو فدا کر رکھا ہے موجود ہیں - جن حضرات کا حال مختصر طور پر بیان کرتا ہوں - چنانچہ

حضرت عالیجناب مولانا مولوی سید عبد اللہ صاحب سررشتہ دار شملہ صاحب خلق محمدی - تابع شریعت احمدی - افضل الکرام اشرف العظام - ملک سیرت - فرشتہ صورت حضرت مولانا مولوی سید عبد اللہ صاحب ساکن عربسرائے - جو جو خوبیاں اللہ تعالے نے ذات بابرکات میں عطا فرمائی ہیں میں بیان نہیں کر سکتا ہوں - جس خوبی کو جو میزان فکر میں وزن کیا تو ایک سے ایک برتر پایا - آپ عابد - مرتاض - متین - فیاض - کم گو - بزرگ زادہ - شریف نواز متواضع - رحمدل - خدا ترس بردبار - دوست پرور - عادل - امین - دیانتدار - پابند صوم وصلوٰۃ - آپکا دامن اخلاق وسیع اور کشادہ ہے - ہمیشہ سے طبیعت بتواضع و تکریم آمادہ ہے - ہر ادنے و اعلی کیطرف نظر فلاح ہے - ہر کہ و مہ آپکے لطف و کرم کا مداح ہے آپکی ذات سے غربا کو بہت فیض ہے آپکا ہونا مغتنمات میں سے ہے ایسونکا ہونا رونق اسلام ہے فقیر بھی مولوی ممدوح کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہے شکریہ یہ ہے طَهَّرَ اللّٰهُ قَلْبَكَ فِي قُلُوْبِ الْاَبْرَارِ وَزَكّٰى عَمَلَكَ فِي عَمَلِ الْاَخْيَارِ

اور حضرت عالیجناب میاں محمد اسحاق صاحب عرف میاں صاحب خلف الرشید میاں نہنگ شاہ صاحب ساکن سرہندیں - جو جو خوبیاں اللہ تعالیٰ نے ذات بابرکات میں عطا فرمائی ہیں سب بیان نہیں کرسکتا - یہ حضرت جوان صالح شکیبخت عاشق رسول اللہ - عابد - پارسا - متقی - بزرگ زادہ - تفسیر قرآن کا انکو بہت شوق ہے اس جوان عمر میں پرلے درجہ کے صابر ہیں - استقلال مزاج میں بہت ہے - متوکل بھی پرلے درجہ کے ہیں اکثر اس شعر سے شوق ہے **شعر** کارساز ما بفکر کار ما ÷ فکر ما در کار ما آزار ما ÷ یہ بزرگ زادہ صاحب نسبت ہیں - انکی **حکایت** ہے کہ آپکا لڑکا فوت ہوگیا - تو آپ نہایت استقلال سے فرماتے تھے کہ یہ اللہ کا مال ہے یہ اسکی عنایت تھی جو ہمکو عطا فرمایا تہا - اصل تو یہ ہے کہ ایسوں کا ہونا زینت اسلام ہے فقیر بھی میاں صاحب صوف کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے **شکریہ** یہ ہے طَیَّبَ اللّٰہُ قَلْبَکَ فِی قُلُوْبِ الْاَبْرَارِ وَ زَکّٰی عَمَلَکَ فِی عَمَلِ الْاَخْیَارِ **چہارم مجلس** میں ایک سخی بڑے حوصلہ والا بیٹھا ہوا ہے اور تمام روئے زمین کے سخی دست بستہ خدمت بابرکت میں حاضر ہیں - اور وہ سخی بھی یہ ارشاد فرما رہا ہے اَللّٰہُ اَجْوَدُ جُوْدًا ثُمَّ اَنَا اَجْوَدُ بَنِیْ آدَمَ **ترجمہ** اللہ بہت سخی ہے سخاوت میں پھر میں زیادہ تر سخی ہوں اولاد آدم میں - **حدیث** صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر یہ دونوں پہاڑ سونے کے ہوجاویں تو حضور ان دونوں کو کتنے عرصہ میں اللہ کے نام تقسیم کردیویں - فرمایا - نماز ظہر سے عصر تک **حدیث** ایکدفعہ ایک لاکھ درہم خراج بحرین سے آیا مسجد نبوی میں یہ روپیہ رکھا گیا - بعد نماز حضرت نے سبکا سب اللہ کے نام تقسیم کردیا - **شعر** مَا قَالَ لَا قَطُّ اِلَّا فِیْ تَشَهُّدِهٖ ÷ لَوْلَا التَّشَهُّدُ کَانَتْ لَاؤُهٗ نَعَمٖ - **اشعار** سرکار یہ وہ ہے کہ جو مانگا وہی پایا ÷ ہونٹوں پہ کبھی حرف نہیں کا نہیں آیا ÷ اللہ رکھی خلق میں تا حشر یہ سایا فیاض دو عالم شہ ذیجاہ کو پایا ÷ کسرا ہو کہ حاتم ہو یہ ہمت نہیں رکھتا ÷ اس گھر سے کوئی بڑھ کے سخاوت نہیں رکھتا ÷ حضرت کے فیض صحبت کی برکت سے صحابہ کرام کا یہ حال تھا کہ جان و مال و اسباب گھربار راہ مولا دے ڈالے - پھر خدمت بابرکت میں یہی عرض کیا آپ ہم سے خوش ہوجاویں

ہماری جان تک حاضر ہے اللہ کے نام سے ہمکو کوئی چیز عزیز نہیں ہے ۔ لکہا ہی کہ جسوقت یہ آیت نازل ہوئی
اِنَّ اللّٰہَ اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَہُمْ وَاَمْوَالَہُمْ بِاَنَّ لَہُمُ الْجَنَّۃَ ط ترجمہ بیشک
اللہ نے ایمانداروں کی جان اور مال کو جنت کے عوض میں خرید لیا ہے تفسیر حضرت کعب رضی
روایت کرتے ہیں کہ مکہ میں ہم نے اور ستر انصار نے حضور سے بیعت کی اسوقت ہم لوگوں نے عرض کیا
یارسول اللہ جو آپ چاہیں اپنے لیئے اور اللہ کے لیئے چاہیں وہ ہم سے شرط کر لیں آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالے
نے اس آیت میں جنت کے عوض میں ایمانداروں کی جان و مال کو خرید لیا ۔ بائع روح مشتری اللہ و
مبیع جسم و مال ۔ اول تو تم اللہ کی عبادت کرو ۔ دوسرے کسیکو اللہ کا شریک نکرو تیسرے تم جان و
مال کو اللہ کی راہ میں خرچ کرو یہانتک کہ مارو یا مرجاؤ ۔ اسوقت تمکو جنت ملیگی انہوں نے
عرض کیا یارسول ہم آپ کے حکم سے کوئی انکار نہیں فقیر کہتا ہے کیا ارزاں سودہ اور کیا اچھی
بیع ہے کجا یہ مال فانی ۔ کہاں وہ حیات جاودانی ۔ کہاں یہ دنیا کا مال ۔ کہاں وہ جمال باکمال شعر
قیمت خود ہر دو عالم گفتۂ نرخ بالا کن کہ ارزانی ہنوز پہر صحابہ کا یہ حال تہا کہ جان و مال سب کچھہ
راہ مولا دیدیا سبحان اللہ صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین اور اہل اللہ کو کیا اللہ اور رسول سے
محبت تہی حضرت کے فیض اثر نے امت میں بہی وہ اثر کیا کہ الحمد للہ اس زمانہ میں بہی ایسے ایسے
لوگ موجود ہیں کہ بمقابلہ محبت اللہ اور رسول کے جان و مال کو ہیچ سمجہتے ہیں چنانچہ حضرت
ممتاز عالیجناب بدر الصلحاء شیخ مہر بخش صاحب اہلمد فوجداری
نظامت راجپورہ علاقہ ریاست پٹیالہ ۔ جو جو خوبیاں اللہ تعالے نے ذات بابرکات
میں عطا فرمائی ہیں میں بیان نہیں کر سکتا حسن خوبی کو جو میزان فکر میں وزن کیا تو ایک کو ایک سے
برتر پایا آپ دیندار ۔ صادق ۔ پابند صوم و صلوۃ ۔ ملنسار ۔ متواضع ۔ دوست پرور ۔ شریف نواز ۔ بادل ۔
فیاض بامروت آدمی ہیں شریفوں اور حاجتمندوں سے بڑی فراخدلی سے مسلوک ہوتے ہیں ۔ آپ کا
دامن اخلاق بڑا وسیع اور کشادہ ہے یہ حضرت خوش مزاج بدرجہ کے ہیں ۔ آپکے کلام بلاغت نظام میں
مذاق سخن نظامی پیدا ہے اور شیریں کلامی میں لطف کلام جامی ہویدا ہے ۔ اصول کا ہو

فی زمانہ غنیمت ہے **فقیر** بھی شیخ صاحب موصوف کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے **شکریہ** یہ ہے
طیب اللہ قلبک فی قلوب الابرار وذکی عملک فی عمل الاخیار **سبحان اللہ** عجب شان ہے الٰہی
ہے کہ اللہ نے انسان کو یہ کیا قرب دیا ہے فعل انسان کو اپنا فعل کر لیا۔ یعنی جو ہاتھ اللہ کے نام
دیتا ہے وہ ہاتھ انسان کا نہیں وہ ہمارا ہے۔ اللہ کے نام دینا ہی اکسیر کا حکم رکھتا ہے **حکایت**
ہے کہ حضرت مولانا نواب قطب الدین صاحب محدث دہلوی مرحوم اپنی تصنیفات میں ایک حکایت
لکھتے ہیں۔ کہ میرے پاس ایک جوڑا چکور کا تھا۔ اُسکی مادہ کی آنکھ میں موتیا اُتر آیا تھا اسلیئے اُسکی
نظر جاتی رہی تھی لیکن آنکھ بدستور قایم تھی۔ ایک روز میں نے چاہا کہ اللہ کیواسطے انکو آزاد کردوں
پنجرے کا دروازہ کھولدیا۔ اسمیں سے نر اُسکا پرواز کر گیا۔ مادہ اُسکی پرواز نہ کر سکی۔ تھوڑی
دیر کے بعد نر اُسکا آیا۔ اور ایک لکڑی نیلگوں بمقدار طول دو جو کے اپنی چونچ میں لایا۔ اور
میرے روبرو اُسنے اُس لکڑی کو اپنی مادہ کی آنکھوں میں پھیرا۔ ایک دو قطرہ نیلگوں پانی کے نکلے
چکور نے لکڑی کو میری طرف پھینکدیا۔ اور دونو پرواز کر گئے میں نے اس خیال سے کہ اللہ نے اس
لکڑی میں کیا تاثیر رکھی ہے۔ اُٹھا کر اپنے پاس عمامہ میں رکھ لی۔ چونکہ اُسوقت مجھکو کوئی کام
فتحپوری کا دامنگیر تھا۔ گھر سے سیدھا فتحپوری کو ہولیا۔ جسوقت قاضی کے حوض کے قریب پہنچا تو سامنے
سے ایک جنازہ دیکھا کہ لوگ لئے چلے آتے ہیں۔ اور اُس جنازہ کے ساتھ قریب پانسو کے آدمی ہیں
میں نے فتحپوری کا جانا ملتوی رکھا جنازہ کے ساتھ ہولیا۔ میں کیا دیکھتا ہوں کہ جنازہ کے سامنے
دو آدمی ایک تو نہایت خوبصورت چاند کا سا چہرہ لباس سے آراستہ اور دوسرا شخص نہایت بدشکل
سیاہ فام دونوں جنازہ کے آگے کشتی کرتے ہوئے چلے جاتے ہیں خوبصورت آدمی بدرو کو ہر بار
پچھاڑ دیتا ہے میں نے لوگوں سے پوچھا کہ تم کچھ دیکھتے ہو جو میں دیکھتا ہوں آگے جنازے کے لوگوں نے کہا
ملّا ہمکو کچھ نہیں دیکھتا۔ مجھے خیال آیا کہ یہ اس لکڑی کی تاثیر ہے لیکن دل میں خیال کہ یا الٰہی یہ کیا معاملہ
ہے اسی کشمکش میں قبرستان میں پہنچے قبر تیار تھی میں نے اُس میت کو قبر میں اُتارا تو کیا دیکھتا ہوں کہ وہی
خوبرو آدمی اُس میت کے ساتھ ایسے لپٹ گیا جیسے ماں بچے کے ساتھ۔ بعد دفن کے فاتحہ پڑھکر واپس آنے

 لگی

لگے تو میں کیا دیکھتا ہوں کہ وہ بدشکل آدمی ہمارے آگے آگے چلا جاتا ہے میں نے جلد دوڑ کر اسکو پکڑ لیا دریافت کیا تو اُسنے عرض کیا مولانا آپ کیوں دریافت کرتے ہیں میں نے کہا کہ ہمارا کام ہی تحقیق کرنیکا ہے اُسنے کہا کہ میں اُسکا اعمال بد ہوں میں نے کہا کہ وہ کون تھا جو قبر میں اُسکے ساتھ لیٹ گیا۔ کہا ہو نماز اُسکا اعمال نیک تھا ہمیشہ اُسکا جلیس و انیس رہیگا میں نے دریافت کیا کہ اصل معاملہ کیا تھا اُسنے کہا کہ اس شخص نے مرنے سے پہلے اپنے مال کو اللہ کیواسطے تقسیم کر دیا تھا اسلیئے یہ عمل نیک اُسکو ملا اور میں محروم رہا اگر یہ نیک عمل نکرتا تو میں بدعمل اسکے ساتھ رہتا اور ہمیشہ تکلیف دیتا بس نادانوں کے واسطے یہی عبرت کافی ہے **فقیر** کہتا ہے کہ اللہ کے نام دینا بہت بہتر ہے۔ اکثر جو کتاب اللہ اور حدیث رسول اللہ صلعم میں دیکھا گیا تو اُس سے بہتر کوئی چیز نپائی چنانچہ **صحیح مسلم** میں ہے کہ خدا تعالیٰ قیامت کے دن فرمائیگا کہ اے بیٹے آدم کے میں نے تجھسے کھانا مانگا تھا تو نے ندیا۔ یہ عرض کریگا یا اللہ تو تو رب العالمین ہے میں تجھکو کیا دیتا۔ خدا فرمائیگا تو نہیں جانتا تھا کہ میرے فلاں بندے نے تجھسے کھانا طلب کیا تھا۔ تو نے نہیں دیا اگر تو اسکو کھانا دیتا تو اُسکا عوض آج ہم سے پاتا پھر فرمائیگا کہ میں برہنہ رہا تو نے مجھکو کپڑا ندیا یہ عرض کریگا یا اللہ تو تو پاک ہے اس بات سے۔ خدا فرمائیگا غریب کا برہنہ ہونا ہمارا برہنہ ہونا ہے۔ ایسے ہی فرمائیگا کہ میں پیاسا رہا تو نے مجھکو پانی نہ پلایا۔ اور یہ عرض کریگا کہ یا الٰہی تو پاک ہے ایسی باتوں سے کیا دیتا۔ فرمائیگا میرے فلاں بندے نے تجھسے پانی مانگا تھا تو نے اُسکو ندیا اگر تو دیتا اُسکا عوض آج پاتا۔ **بہرکیف** اس سے بہتر کوئی چیز نہیں کہ اللہ کے بندوں بیکسوں کی بہبودی کرنا شعر مضمون کو کہتے ہو حاضر ہے خدمت میں ہم بیکسوں سے ہی کبھی چہا کرو کیا چاہیئے **پنجم مجلس** میں ایک واعظ ممبر پر بیٹھا ہوا اللہ تعالیٰ نصیحت کے نہایت توضیح و تشریح سے بیان کر رہا ہے۔ مَنْ تَرَكَ سُنَّتِي لَمْ يَنَلْ شَفَاعَتِي **ترجمہ** جسنے ترک کیا میری سنت کو نہ پہنچیگی اُسکو شفاعت میری **فقیر** کہتا ہے کہ عبادت مقبول عند اللہ اور غیر مقبول عند اللہ کا فرق صرف عقل سے نہیں ہو سکتا اسمیں اتباع نبی علیہ السلام کی بہت ہی سخت ضرورت ہے جبتک نبی عربی کا دامن ہاتھ میں نہوگا کوئی شخص اس دریا کے کنار پار نہوگا **ع** محال ست سعدی کہ راہ صفا ٭ تواں رفت جز در پے مصطفیٰ ٭ دیکھیئے جبتک وگواہوں

کے بدون ہمارا تہا ا دنیا کا کوئی مقدمہ طے نہیں ہوسکتا - پہر بدون اتباع کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کے حضرت کی شفاعت کا ہونا غیر ممکن ہے پس اسلیئے حضرت نے فرمایا کہ میری شفاعت اُسکو نہو گی جو میری سنت کو ترک کریگا - نہایت خوشی کا مقام ہے کہ ایسا رسول ہمکو ملا - ورنہ خدا خود مختار ہے جسکو جو کچہہ دیا اُسکا فضل ہے اور جسکو نہیں دیا تو اُسپر کچہہ ظلم نہیں کیا - کیا برتن کمہار سے کہہ سکتا ہے کہ تونے مجہہ پر ظلم کیا جو آبدست کرنیکی بدہنی بنایا - بادشاہوں اور معشوقوں کے پینے کا پیالہ نہ بنایا ۵ قسمت کیا ہر ایک کو قاسم ازل نے جس چیز کو جس شخص کے قابل نظر آیا + یہ اُسکا فضل تہا کہ ہمکو ایسا نبی عنایت فرمایا اور ہمکو اُسکی اُمت بنایا - لوگو مرنے سے پہلے اس نبی عربی کو خوش کرو ورنہ وقت مرنیکے حسرتیں لیجاؤ گے **سبحان اللہ** ہمارے نبی عربی کیا محبت قوم میں خیال تو کرو کیا ارشاد فرما رہے ہیں لا یاتی علی المیت اشد من لیلۃ الاولی فارحموا امواتکم بالصدقۃ **ترجمہ** یعنی اول شب مردے پر بڑی سختی کی ہوتی ہے پس رحم کرو اپنے مردوں پر ساتہ صدقہ کے ایصال ثواب پہنچاؤ یعنی عبادت مالی اور بدنی کا ثواب پہنچاؤ **فقیر** کہتا ہے تم بہی اپنے مرنے سے پہلے اپنا نہ قبر کا بندوبست کرو اور اس **حکایت** کو غور سے دیکہو حکایت ہے کہ ایک امیر بخیل تہا اور مال بہت رکہتا تہا - دوست اُسکے ہر روز اُس سے کہتے کہ میاں تم اپنی زندگی میں کچہہ اللہ کیواسطے دیا کرو - کیونکہ حضرت نے قبر کے بارے میں ایسا فرمایا ہے - کہ اول شب مردہ پر بڑی سختی کی ہوتی ہے - وہ امیر اُنکے جواب میں یہ کہا کرتا - کہ مرنیکے بعد گہر والے خود ہی دیدینگے ایک غلام اُسکا بڑا دانا تہا وہ چاہتا تہا کہ میاں کو منع کروں کہ میاں یہ کیا کہدیتے ہیں کہ بعد مرنیکے گہر والے دیدینگے - اتفاقاً ایک روز رات کو میاں کو کسی دوست کے مکان پر جانیکا اتفاق ہوا غلام سے کہا کہ لالٹین روشن کرکے ہمارے ساتہ چلو - غلام نے خیال کیا کہ میاں کو نصیحت کرنیکا آج موقع ہے - اس ہی خیال میں لالٹین لیکر ہمراہ ہولیا - میاں بڑے تیز رفتار تہے روشنی سے آگے بڑہکر ایک گڑہے میں جا پڑے - غلام کو آواز دی کہ او غلام تو کہاں ہے آگے اُسنے جواب دیا کہ حضور پیچہلی روشنی تو ایسی ہی ہوتی ہے - لکہا ہے کہ میاں نے پہر کر غلام کا ہاتہ چوم لیا

[illegible] گویا کہ [illegible] بات کہاں [illegible] کی [illegible] کرے [illegible] کی ہے - چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

وَاَنْفِقُوْا مِنْ مَّا رَزَقْنٰکُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَ اَحَدَکُمُ الْمَوْتُ فَیَقُوْلَ رَبِّ لَوْلَآ اَخَّرْتَنِیْٓ
اِلٰٓی اَجَلٍ قَرِیْبٍ فَاَصَّدَّقَ وَاَکُنْ مِّنَ الصّٰلِحِیْنَ ۔ ترجمہ اور خرچ کرو اس چیز سے کہ دیا ہے تمکو
پہلے اس سے کہ آوے کسیکو تم میں سے موت پس کہے اے رب میرے کیوں نہ ڈھیل دی تو نے مجھکو ایک
وقت نزدیک تک پس خیرات دیتا میں اور ہوتا میں صالحوں سے وَلَنْ یُّؤَخِّرَ اللّٰہُ نَفْسًا اِذَا جَآءَ
اَجَلُهَا وَاللّٰہُ خَبِیْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۔ ترجمہ اور ہرگز نہ ڈھیل دیگا اللہ کسی جی کو جسوقت آویگی
اجل اسکی اور اللہ خبردار ہے ساتھ اس چیز کے کہ تم کرتے ہو الحمد للہ اسزمانہ میں بھی ایسے
ذی عزت اللہ کے بندے عالی ہمت دیندار موجود ہیں کہ جنکو ہر وقت اللہ اور رسول کی
خوشنودی اور اپنی آخرت کا خیال دامنگیر رہتا ہے چنانچہ حضرت عالیجناب سید بدر الاعلیٰ
میر نثار علی صاحب نمبردار رئیس موضع نواز پورہ ضلع مہندر گڈھ
علاقہ ریاست پٹیالہ جو خوبیاں اللہ تعالیٰ نے ذات بابرکات میں عطا فرمائی ہیں بیان
نہیں کر سکتا حسن خوبی کو جو میں نے ان فکر میں زن کیا تو ایک سے ایک کو برتر پایا۔ آپ محب قوم
سید سندی۔ نہایت دیندار۔ پابند صوم و صلوٰۃ۔ صاحب مروت۔ فیاض۔ رحمدل۔ خدا ترس
دوست پرور۔ شریف نواز۔ متقی۔ متواضع۔ آپکا دامن اخلاق وسیع اور کشادہ ہمیشہ سے
طبیعت بتواضع و تکریم آمادہ ہے ہر ادنے و اعلیٰ کیطرف نظر فلاحی ہے ہر کہ و مہ آپکے لطف
و کرم کا مداح ہے۔ آپکی ذات سے بہت فیض ہے۔ آپکا ہونا اسوقت باغنیمت ہے
فقیر بھی میر صاحب موصوف کا شکریہ دل سے ادا کرتا ہے شکریہ یہ ہے ثَبَّتَ اللّٰہُ قَلْبَکَ
فِیْ قُلُوْبِ الْاَبْرَارِ وَزَکّٰی عَمَلَکَ فِیْ عَمَلِ الْاَخْیَارِ الْغُرِّ ۔ وعظ حبیب سے آگے
اور بھی بھلی باتیں ہم کو سنا رہا ہے۔ کہ اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا
اتَّقُوا اللّٰہَ حَقَّ تُقٰتِہٖ ترجمہ اے ایمان والو اللہ سے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنیکا حق ہے۔
تفسیر یعنی حق ڈرنے کا یہ ہے کہ اسکی ذات میں اپنی ذات کو اور صفات میں اپنی صفات کو ہلاک کر دو
اور ہمتو اتقوا اللہ میں لفظ اللہ اسواسطے بیان کیا گیا کہ لفظ اللہ زبان عربی میں مستجمع ہست حقیقی

اور پروردگار عالم کا نام ہے کہ جسکی ہیبت سے پہاڑ لرزتے ہیں اس نام کے ذکر کرنے
سے ہیبت ظاہر کرنا اور مقصود انسان کو خوف دلانا ہے کیونکہ خوف ہی ایک بڑا توشہ آخرت کا ہے
حکایت حسنؒ فرماتے ہیں کہ زمانہ بنی اسرائیل میں ایک زانیہ عورت تھی تیسرا حصہ حسن کا اُسکو دیا گیا تھا
بدون سو اشرفی کے کسی سے صحبت نکرتی تھی ایک عابد نے اُسے دیکھا وہ اُسکو پسند آگئی اپنے
ہاتھ سے محنت مزدوری کرنا شروع کیا سو اشرفیاں جمع کیں۔ پہر اُسکے پاس آیا۔ اُس سے کہا تو
مجھے پسند آگئی تھی میں نے اپنے ہاتھ سے محنت مشقت کرنا شروع کیا یہانتک کہ میں نے تیرے لیے
سو اشرفیاں جمع کیں۔ عورت نے کہا اندر آ۔ یہ اندر گیا اس عورت کا ایک تخت تھا سونے کا وہ
اپنے تخت پر بیٹھی پہر اِس سے کہا آ۔ یہ جب صحبت کرنیکے لئے بیٹھا اِسنے خدا تعالےٰ کے روبرو کھڑے
رہنے کو یاد کیا اُسکو لرزہ آگیا اُس عورت سے کہا تو مجھے چھوڑ دے کہ میں نکل جاؤں اور یہ اشرفیاں
تیری ملک ہیں عورت نے کہا تجھے کیا ہوا تو تو یہ کہتا تھا کہ میں تجھے پسند آگئی پہر جب تجھے مجھپر قدرت ہوئی
تو تونے یہ کیا عابد نے کہا۔ یہ میں نے اس لئے کیا کہ میں اللہ تعالےٰ اور اُسکے روبرو
کھڑے رہنے سے ڈر گیا خوف نے میرے نزدیک تجھے **مبغوض** کردیا سو اب تو سب لوگوں سے مجھے زیادہ مبغوض ہے
عورت نے کہا اگر تو سچا ہے تو تیرے سوا میرا کوئی خاوند نہیں ہے عابد نے کہا تو تو مجھے چھوڑ دے کہ میں نکل
جاؤں اُسنے کہا میں تجھے نہ چھوڑونگی مگر یہ کہ تو اقرار کرلے کہ تو میرے ساتھ **نکاح کریگا**۔ عابد نے
کہا امید ہے کہ یہ ہو جاویگا۔ زاہد نے منہ پر مقنعہ ڈالا۔ پہر اپنے شہر کیطرف چلا گیا اُسکے بعد ہی اس عورت نے
اپنے **افعال** پر پشیمان ہو کر کوچ کیا یہانتک کہ زاہد کے شہر میں آئی اُسکا نام و مکان دریافت کیا
کسی نے اُسکا مکان بتا دیا اس عورت کا عرف **ملکہ** تھا زاہد سے کہا کہ ملکہ تیرے پاس آئی
ہے جب دیکھا تو ایک چیخ ماری اور مر گیا۔ ملکہ کے گود میں گر پڑا۔ اُسنے کہا یہ تو مجھسے فوت ہوا
اسکا کوئی رشتہ دار ہے لوگوں نے کہا اسکا ایک بھائی فقیر ہے اُسنے کہا میں اسکی حب کیلئے اُس سے
نکاح کرونگی۔ پہر اس نے اُسکے بھائی سے نکاح کرلیا۔ اللہ تعالےٰ نے ملکہ کے بطن سے سات لڑکے
عنایت فرمائے سب کے سب صالح یا سبکے سب نبی ہوئے **الحمد للہ** فی زماننا اللہ کے بندے

ایسے ایسے سید اور امرائے صالحین ہیں سے موجود ہیں کہ جنکو ہمہ نعمت دنیا حاصل ہے مگر اللہ کا انکو ایسا خوف
دستگیر کر مقابلہ احکام اسلام اپنی انسانی خواہشوں کو بالکل مٹا دیا محبت الٰہی نے انمیں ایسی ترقی کی ہے
کا دنیا میں رسول کو مقدم سمجھا چنانچہ حضرت عالیجناب صاحب خلق محمدی تابع
احمدی افضل الکرام اشرف العظام ملک سیرت فرشتہ صورت نواب
معلی القاب شہیر میرزا احمد خان صاحب بہادر خلف الرشید جناب ابو معلی القاب
احمد خان صاحب رحیم و مغفور جو خوبیاں اللہ تعالے نے ذات بابرکات میں عطا فرمائی ہیں میں بیان
نہیں کر سکتا ہوں حسن خوبی کو جو میزان فکر میں وزن کیا تو انکو ایک سے برتر پایا۔ آپ جوان صالح۔ پابند صوم
صلوٰۃ۔ بڑے دریادل۔ صاف دل۔ صاحب مروت۔ آنکھ میں شرم و حیا ہے۔ شریف نواز۔ بڑا وعدہ
مزاج شریف اور بااحتیاط ہوں کہ نہایت فراخ دلی سے سلوک ہوتے ہیں اخلاق میں تن خلق ہو
بیچا مروت میں قوت ہمیشہ انکو یہ زیبا ہے ہر ادنے و اعلیٰ کیطرف نظر فلاح ہے۔ ہر کہ و مہ
کا مداح ہے۔ ارکان مروت آپ جیسے ہیں ایسوں کا ہونا فی زمانا بسا غنیمت ہے فقیر بھی نواب صاحب
کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے شکریہ طہّر اللہ قلبک فی قلوب الابرار و زکی عملک فی عمل
الاخیار۔ سبحان اللہ کیا واعظ رفیق قوم ہے۔ ارشاد فرما رہا ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ
فرماتا ہے ولا تموتن الا وانتم مسلمون ۵ ترجمہ ور نہ مرنا مگر فرمانبردار ہو کر تفسیر
اسلام پر قایم رہنا شعر خدایا مال دنیا اسکے آگے کیا حقیقت ہے ؛ جو اسلام نہیں ہے تو بہا
تیری عطا مجکو ؛ چنانچہ حضرت یعقوب علیہ السلام نے اپنی اولاد کو بوقت نزع اسلام کی وصیت کی
فلا تموتن الا وانتم مسلمون ۵ ترجمہ پس مرو تم مگر مسلمان ہو کر۔ ایسے ہی یوسف علیہ السلام
نے موت کی درخواست اسلام پر کی۔ انت ولی فی الدنیا والاخرۃ توفنی مسلما
والحقنی بالصالحین ۵ ترجمہ تو ہی دوست میرا دنیا و آخرت میں موت دے مجکو اسلام پر اور ملادے مجکو
اچھے لوگوں میں۔ ایسے ہی تمام انبیاء علیہم السلام کی دعا ہے وتوفنا مع الابرار ۵ مجکو نیک لوگوں
کے ساتھ موت دے۔ ایسے ہی فقیر کہتا ہے کہ یا اللہ تمام اہل اسلام کو اسلام پر قایم رکھ اور اسلام کی

موت عنایت کر۔ آمین نقل ہے کہ ایک بزرگ کی خدمت میں کسی نے عرض کیا کہ حضرت میں نے آپکی نسبت سنا ہے کہ آپ ہوا پر پرواز کرتے ہیں۔ فرمایا یہ کچھ کمال نہیں ہے۔ یہ بات تو پرندوں میں بھی موجود ہے۔ عرض کیا میں نے یہ بھی سنا ہے کہ آپ پانی پر مثل خشکی کے چلتے ہیں۔ فرمایا کہ یہ صفت تو گھاس اور پتی میں بھی ہوتی ہے عرض کیا اور کمال کیا ہے فرمایا وقت اخیر ہو اور شہادتین ہا بنیر ہو۔ اور اسی پر خاتمہ بالخیر ہو جاوے نقل ہے کہ جب حضرت جنید کا وقت اخیر قریب پہنچا۔ تو آپ نے شہادتین او بسم اللہ پڑھکر آنکھیں اور ہاتھ بند کر لیئے۔ جب غسل کی نوبت آئی تو غسال نے چاہا کہ آپکی آنکھیں کھولکر پانی ڈالوں تو غیب سے آواز آئی کہ آنکھیں ہمارے نام پر بند کیں ہیں بجز ہماری دید کے نہ کھولیگا۔ جب غسال نے چاہا کہ انگلیاں کھولوں تو غیب سے ندا آئی کہ ہمارے نام پر اسنے ہاتھ بند کیئے ہیں ہمسے ہی مصافحہ کریگا۔ بھائیو خدا سے ایسی موت کی تمنا کرو اشعار آں زمانیکہ زاد مادر تو ہمہ خنداں بُدند تو گریاں ؛ آنچناں زی کہ بعد مردن تو ہمہ گریاں بُدند تو خنداں ان شاء اللہ کی بندہ اس وقت بھی ایسے دیندار پرہیز گار۔ اس موت کی تمنا کیواسطے کیا کیا اللہ اور رسول کی رضا جوئی کر رہے ہیں کہ جنکا یہ حال ہے۔ دل بیار۔ دست بکار۔ میں چاہتا ہوں کہ انکا نام نامی بطور یادداشت اپنی کتاب میں لکھوں کہ انکے نام کو بقا ہے چنانچہ حضرت عالیجناب میر عبداللہ صاحب خلف الرشید میر غلام محمد صاحب ساکن قصبہ ہوڑ متعلق نیابت نارنول۔ جو جو خوبیاں اللہ تعالی نے ذات بابرکات میں عنایت فرمائی ہیں بیان نہیں کر سکتا۔ یہ حضرت نہایت خلیق۔ دیندار۔ متشرع۔ متقی پرہیزگار۔ متواضع۔ صالح۔ شریف۔ سید سندی۔ دوست پرست۔ شریف نواز۔ پابند صوم و صلوۃ۔ صاحب مروت۔ مرد باحمدہ۔ فیاض۔ عالی ہمت سیر چشم۔ فصاحت و بلاغت میں ثانی خاقانی ہیں۔ دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع اور کشادہ ہے اسوقت آپکا دم لبا غنیمت ہے فقیر بھی میر صاحب موصوف کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے شکر اللہ طمانہ اللہ قلبک فی قلوب الابرار و ذکی عملک فی عمل الاخیار عالیجناب سید نصرت علی خلف الرشید میر منصب علی صاحب جونپوری۔ اہلمد دیوانی انا حد گڈھ جو جو خوبیاں اللہ تعالی نے ذات بابرکات میں عنایت فرمائی ہیں میں بیان نہیں کر سکتا۔ یہ حضرت نہایت خلیق منکسر مزاج

متواضع۔ سیر چشم۔ خدا ترس دیندار۔ سید سندی۔ پابند صوم و صلوٰۃ متشرع۔ اخلاق میں تنزہ خلق لکھوں تو بجا ہے۔ مروت میں مروت مجسم کہوں تو زیبا ہے فی زماننا آپکا دم ہی غنیمت ہے۔ فقیر بھی آپکا شکریہ ادا کرتا ہے **شکریہ** طہر اللہ قلبک فی قلوب الابرار و زکی اعمالک فی اعمال الاخیار **خلاصہ کلام** یہ کہ واعظ ہر طرح قوم کو سمجھا رہا ہے کہ اللہ تعالے فرماتا ہے۔ واعتصموا بحبل اللہ جمیعا ترجمہ اور جمیٹ جاؤ خدا کی رسی سے ملکر **تفسیر** سب ملکر خدا کی رسی کو پکڑ لو۔ رسی سے مفسرین نے مختلف معنے لئے ہیں۔ کسی نے عہد ازلی کسی نے قرآن کسی نے دین اسلام بعضوں نے کہا کہ حبل سے مراد حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اتباع ہے دو جہان کی نعمت اور خدا کی رضا جوئی کا اسی پر فیصلہ ہے کہ آنحضرت کا دامن مضبوط پکڑنے میں سب مجتمع رہو اسواسطے کہ جبتک حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا اتباع ظاہری و باطنی خوب مضبوطی کے ساتھ نکرو گے **منزل مقصود** کی راہ نپا سکو گے مطلوب حقیقی تک نہ پہنچو گے جو کوئی حضور کے قدم بقدم چلیگا وہی منزل مقصود پر پہنچیگا **حدیث** ایک وقت حضرت جبرئیل تشریف لائے اور عرض کیا کہ خدا نے بعد درود و سلام کے حکم کیا ہے کہ جیسے ہم تم سے خوش ہوئے ہیں ایسے ہی جو لوگ تم سے خوش ہوئے ہیں اور تیرا **اتباع** اُنھوں نے دل سے کیا ہے اب ہم بھی اُنکو خلعت رضا کا عنایت کرتے ہیں کہ ہم اُن سے سن بعد اسکے کبھی ناخوش نہونگے **خلعت رضا** کا یہ ہی رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ ترجمہ راضی ہوا اللہ انسے اور وہ راضی ہو اللہ سے **سبحان اللہ** انبیار علیہم السلام اور صحابہ اور آل عبا کیا اللہ سے راضی ہوئے کہ جان و مال گھر بار عیال و اطفال سب اللہ کے راستہ میں فدا کر دیا۔ یہاں **فقیر** کچھ زیادہ گنجایش نہیں پاتا کہ ان حضرات کا پورا پورا حال لکھے مگر مختصراً بطور تبرک لکھتا ہوں۔ ناظرین کو معلوم ہوجائے کہ یہ حضرات کس درجہ کے صابر لوگ ہیں خصوصاً حضرت **امام حسین** علیہ السلام پر تو صبر کو اللہ نے ختم ہی کر دیا ہے

بیان شہادت امام حسین علیہ السلام

روایت ہے کہ جبرئیل علیہ السلام نے بحکم رب العالمین جناب سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت بابرکت میں عرض کیا کہ سرزمین شہر فلسطین میں خدا نے بہ ہدایت حضرت بنی جرجیس پیغمبر کو مبعوث کیا اور

اور ایک بادشاہ تھا ازالہ نام نہایت ظالم وخونخوار جفا کش تند خو بت پرست ملک شام کا فرمانروا تھا
اسکی ہدایت کو خداوند عالم نے اُس پیغمبر جرجیسؑ نبی کو بھیجا تھا جبکہ وہ مقبول باری اُسکو آگے وعظ
نصیحت کرنے لگے وہ شقی نہایت غیظ میں آیا جو رنج وتکالیف اُس مقبول الٰہی کو دے زبان کو یارا اُسکے
بیان کا نہیں ہے جس وقت اُنہوں نے فرمایا۔ اِنِّیْ لَکُمْ رَسُوْلٌ اَمِیْنٌ فَاتَّقُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوْنِ اِنَّ اللّٰہَ رَبِّیْ
وَرَبُّکُمْ فَاعْبُدُوْہُ ھٰذَا صِرَاطٌ الْمُسْتَقِیْمٌ ۵ اسکے عوض میں اُس مقبول خدا کو اول جسم شریف اُنکا
بھوک شاخہائے آہنی زخمی کیا اُسمیں نمک بھرا پھر لوہے سے گرم کر کے سیخوں سے داغ دیا اور رات کو زہر
ہلاہل اور سم قاتل زخموں میں کھواتا تھا اور تیل گرم کر کے بدن پر چھڑکواتا تھا ان سب مصیبتوں پر اُس
مقبول اللہ نے منہ سے بجز شکر خدا کوئی حرف نہیں نکالا۔ یہ سب سامان اُس کا لیجانب سے قتل کے تھے لیکن
بسبب بقائے رشتہ حیات زندہ تھے فَنَزَلَ جِبْرَائِیْلُ وَقَالَ اِنَّ اللّٰہَ یَقْرَءُکَ السَّلَامُ ترجمہ
پس نازل ہوے جبرئیل اور عرض کیا کہ پروردگار عالم نے بعد تحفہ سلام یہ پیام دیا ہے کہ ہم تم سے خوشنود
کی کہ ہم تجھ سے بہت راضی ہیں اے جرجیس یہ لعین تجھے چار بار قتل کریگا اور ہم خلعت حیات تازہ سے
تجھے سرافراز کرینگے اگرچہ وہ شقی اسپر بھی راہ راست اختیار نہ کریگا۔ حضرت جرجیس نے عرض کی کہ خدایا میں
راضی ہوں تیری راہ رضا میں پس حکم کیا اُس شقی نے کہ بند بند جرجیس کا جدا کرے پس بند بند اُس خاصہ خدا کا
جدا کیا اور کوئیں میں ڈالدیا فَنَزَلَ مِیْکَائِیْلَ وَاَحْیَاہُ مِنْ اَمْرِ اللّٰہِ ترجمہ پس میکائیل نازل ہوے اور
ان ٹکڑوں کو جمع کیا۔ اور زندہ کیا اُنکو بحکم خدا پھر جرجیس نے اُسے سوے حق رہنمائی کی اور وہ لعین طیش میں آیا
اور ایک تختہ مسی سرخ کیا اور دست و پا اُس برگزیدہ خدا کے باندھے اور تختہ آتشی پر لٹا دیا اور سرب
گرم کر کے پلایا اور میخہاے آہنی انکی چشمہاے مبارک میں جڑوائیں۔ اور جسد پاک
جلوا کر خاک ہوا میں اڑوادی پھر میکائیل نازل ہوے اور اُس خاک کو جمع کر کے بحکم خالق زندہ
کیا۔ پھر اُس برگزیدۂ خدا نے اُس لعین کو سوے حق رہنمائی کی وہ شقی بولا بارے تو اپنے خالق کی قدرت
نمائی کرتا ہے اگر ہزار بار زندہ ہو تو بھی بجز انکار حرف اقرار زبان پر نہ لاؤنگا۔ پھر تختوں میں کسوا کے
آرے سے دو ٹکڑے کیا۔ اور دیگ میں رکھا اور اُسے گو گرد اور سرب سے معمور کیا اور اُسکے نیچے

انچ کردی اسوقت تو عرش اعظم کو زلزلہ ہوا اور چرخ بریں بید وار کانپنے لگا اور ساکنان آسمان نالہ و فغان کر کے عرض کرنے لگے درگاہ الٰہی میں۔ کہ بار الٰہا ایسا سانحہ روئے زمین پر نہیں ہوا۔ اور اسرافیل نے ایک نعرہ مارا کہ زمین ہلنے لگی اور وہ دیگ چولھے سے گر پڑی پھر حضرت جرجیس بقدرت خدا زندہ ہوئے۔ آخر کار بعد ظلم بیشمار رائے ناصواب نے اس بادشاہ ملعون کے اوپر گردن مارنے اس پیغمبر بے گناہ کی قرار پایا۔ اور وعدہ انکا برابر ہوا حضرت جبرئیل نے آکر کہا۔ اے جرجیس خدا ئے تعالے ان لعینوں پر غضب نازل کریگا۔ تم دنیا سے ناپائدار کو ترک کرو۔ غرض جب قاتل واسطے قتل کرنے کے آنحضرت کے روبرو آیا تو ملائکہ انکے استقبال روح کو آئے۔ پس جب چاہا قاتل لعین نے کہ سر اقدس کو انکے جدا کرے اور زیر تیغ بٹھایا انہیں۔ تو وہ پیغمبر خدا ابیا خنہ ڈاڑہیں مار کے رونے لگے۔ جبرئیل نے کہا اے جرجیس نہایت متعجب ہوں میں تمہارے رونے سے اسوقت کے کتنے بڑی بڑی مصیبتوں پر صبر کیا اسوقت عبث بار و نیکا کیا ہے فرمایا حضرت جرجیس علیہ السلام نے کہ اے جبرئیل سب مصیبتوں میں تصور کیا میں نے احوال انبیا کو پس قید میں تصور کیا میں نے حال یونس کو اور زخموں میں خیال کیا میں نے حضرت ایوب کو اور جلنے میں میں نے خیال کیا حال ابراہیم کو۔ آرے سے دو نیم ہوتے میں تصور کیا میں نے حضرت زکریا کو اور نابینائی کیوقت تصور رہا حال یعقوب اور شعیب کا وَالْآنَ ذَكَرْتُ مَصَائِبَ الْحُسَيْنِ ابْنِ رَسُولِ اللّٰهِ فَبَكَيْتُ ترجمہ اے جبرئیل اسوقت یاد آئیں مجھے مصیبتیں حسین فرزند رسول خدا کی پس مجھ سے گریہ ضبط نہو سکا۔ اسواسطے کہ سب پر مصائب ہوئے۔ مگر مثل حسین کے کسی پر نہیں ہوئے۔ اور اے جبرئیل جو مبتلا بہ بلا ہوا۔ خود بذات واحد ہوا ہے کسی نے جوان بیٹا قتل ہوتے نہیں دیکھا کیسی کی گود میں طفل شیر خوار کے گلے پر تیر نہیں لگا شعر تیر مارا حلق اصغر پر تو سرور نے کہا: دل ترا اے حرملہ پتھر ہے یا فولاد ہے۔ کسی نے اپنے بھائی بھتیجوں کا خون زمین پر بہتے نہیں دیکھا اور انہیں بیجان ہوتے نہیں دیکھا۔ اے جبرئیل کسیکے اطفال خورد سال مثل ماہی بے آب تڑپ تڑپ کر ہلاک نہیں ہوئے کسی کے اہل وعیال پر آب و دانہ بند نہیں ہوا کسیکے جسم پر چار ہزار تیر اور ایک سو اسی زخم شمشیر نہیں لگے کسیکی نعش بے گور و کفن تا بش آفتاب میں زمین گرم پر پڑی نہیں رہی کسیکے [illegible]

[illegible]

قید ہو کر دربدر پھرائے نہیں گئے کہ کسی کے پیچھے کوئی قطع نسل کا درپے نہیں ہوا ؁ ائے
سلامی عیش و عشرت ہر زمانہ کے لئے ٭ اور مصیبت سے مجھ کے گھبرانے کے لئے ٭ رونے والا
کوئی متصل نہیں تھا شبیر کا ٭ ہاں ہوا آتی تھی اکثر خاک اڑانے کے لئے ٭ وا مصطفیٰ کی کہ راتوں کو
سرہانے شاہ کی ٭ شمع بھی جلتی نہ تھی آنسو بہانے کے لئے ٭ اسکے ماتم میں کیونکر رو نہیں حسین مظلوم نے
جان دی امت کو دوزخ سے بچانے کے لئے ٭ تن سے سر اسکا اتارا شمر نے خنجر کونی ٭ کر دئیں لیتے
تھے کاندھے پہ چڑھانے کے لئے ٭ افسوس اہل شہر شام کے حاکم کے ہاتھوں سے یہ تمام مصیبتیں خاندان
رسالت برگزیدگی با وصفیکہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم بادشاہ اور مالک تسلیم و رضا ہیں وہ بھی کل
اس مصیبت کے ہونے سکینگے چنانچہ **حدیث** میں بھی ایسا ہی پایا۔ ابن عباسؓ اور حضرت امیر المومنین
ام سلمہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ دیکھا ہم نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں ایسے حال میں کہ آپ
کی ڈاڑھی مبارک اور سر مبارک پر غبار تھا۔ عرض کیا میں نے کہ یہ کیا حال ہے آپکا یا رسول اللہ
فرمایا قتل حسین میں میں موجود تھا **القصہ** جس نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ جبرئیل با وصفیکہ
ایسا پیغمبر ہو پھر سینہ چاک گریبان خاک اڑاتے مدینہ سے خلد بریں چھوڑ کر نعش حسین پر بین کربلا میں
آئیگے یٰلیتنی کنت معھم فافوز فوزا عظیما **ترجمہ** کاشکے میں بھی حاضر ہوتا اور جان اپنی اس
امام مظلوم پر نثار کرکے سعادت حاصل کرتا۔ آہ دیکھتا ہوں میں گویا سر حسین سدا قربانیوں پر
نصب ہیں ہر چند استغاثہ کرتے ہیں کوئی انکی فریاد کو نہیں سنتا امیدوار ہوں خدا سے حشر میرا ہمراہ حسین
اور رفیقان حسین کے ہو ورجب روز قیامت کو ماں مظلوم معصوم حسین دختر رسول الثقلین فاطمہ سراپا یہ عرش الہی کو پکڑ کر کہیں
وا دخواہ خون حسین کی ہوں تو میری ماں بھی سر برہنہ مثل کنیزکان فاطمہ زہرا خاتون کے سرابستہ خون کی داد خواہ ہو جبرئیل کو
بیان ہر حسین سے تاب رہی اسطرح ہے رو کہ جیسے کسی عورت کا بچہ مر جاتا ہے وہ بیقرار ہو کر روتی ہے **فی زماننا** بھی ایسے
بندہ مومنین اولاد علی آل نبی و نیز محبان اہلبیت سے موجود ہیں جنکا جان و مال آل عبا پر فدا ہے چنانچہ **عالیجناب**
معلی القاب مسند آرائے عز و جلال جلوہ افزائے چار بالش مکنت و اقبال فخر
خاندان شرف دودمان اولاد علی آل نبی نواب میر علی مراد خان

صاحب بہادر فرمانروائے خیرپور سندھ - جو جو خوبیاں اللہ تعالے نے ذات بابرکات میں عنایت فرمائی ہیں تین بیان نہیں کرسکتا حسن خوبی کو جو میزان فکر میں وزن کیا تو ایک سے ایک کو بہتر پایا اول تو عالیجناب کے خوان کرم سے کوئی فرد بشر بچا ہوگا - آپ بڑے فیاض ہیں امیر ہوکر اور میر ہوکر فقیر بنے ہوئے ہیں - یکا کل محاصل مساکین اور اہل حاجت کیلئے وقف ہے - آپکا سجع یہ ہے (ما دعلی مراد مرا داد محبت یاری کرد) آپکی سخاوت اور بلند حوصلگی نے قصہ حاتم طائی کا جہان کے دل سے بھلا دیا - آپکا دامن اخلاق وسیع اور کشادہ ہے - آپکی رفعت شان کے سامنے بلندی آسمان کی کمتر ہے - اور حشمت و اقبال کے جاہ سکندر و شکوہ دارا ادنے تر ہے آپکی دولت عمیق کو دیکھکر قارون اپنی تہی دستی پر حیران ہے آپکی افراط بخشش کو دیکھکر ابر نیسان گریاں - آپ پابند صوم و صلوٰۃ ہیں ہر ادنے و اعلے کیطرف نظر فلاح ہے - فی زمانا آپکا دم بہت غنیمت ہے **نواب ممدوح** کا شکریہ **فقیر** بھی تہ دل سے ادا کرتا ہے **شکریہ** طہر اللہ قلبک فی قلوب الابرار و زکی عملک فی عمل الاخیار -

جناب فیضمآب مہر سپہر جاہ و جلال خورشید آسمان دولت و اقبال گوہر دریائے سخاوت نیر برج شرافت شمع شبستان مروت چراغ بزم ثروت مسند نشین دولت خداداد فرشتہ نہاد فخر خاندان شرف دودمان سیدی سندی اولاد علی آل نبی وزیر الدولہ مدبر الملک خلیفہ سید محمد حسن خان بہادر دام اقبالہ **وزیر اعظم ریاست پٹیالہ** جو جو خوبیاں اللہ تعالے نے ذات بابرکات میں عطا کی ہیں میں انکو بیان نہیں کرسکتا - لیکن ایک شمہ تسمیں سے لکھتا ہوں - کلام معجز نظام آپکا تمام فصاحت و بلاغت ہے - آپکی عدالت گستری اور رعایا پروری نے نام نوشیروان مٹا دیا - آپکی سخاوت و بلند حوصلگی نے قصہ حاتم جہان کے دل سے بھلادیا - آپکی محاورات نازک سے خوے دلبران خجل - اور مضامین پاکیزہ سے مزاج لطیف طبعان منفعل - سودا کو آپ کے رشک سخن سے جنون ہے - اور آپکے کلام بلاغت نظام سے سرنگوں - آپکو علم تاریخ میں ملکہ تکمیل حاصل ہے - آپنے بہت کتابیں تصنیف و تالیف فرمائی ہیں - غرض جو جو خوبیاں حکما و شعرا و فصحا و صلحا و بلغا و علمائے سلف

ہیں کسی کے ساتھ مختص نہیں بالتمامہ آپکی ذات بابرکات میں موجود ہیں۔ عدل و انصاف
آپکا منصف حقیقی کو پسند ہے ہر ادنے و اعلے کیطرف نظر فلاح ہے ہر کہ و مہ آپ کی لطف و کرم کا
مداح ہے ارکان مروت آپ پر ختم ہیں سچ تو یہ ہے کہ آپ خلق مجسم ہیں۔ آپ بڑے بامروت ہیں
شریفوں اور حاجتمندوں سے بڑی فراخدلی اور کشادہ پیشانی سے مسلوک ہوتے ہیں۔ آپ بدرجہ
کی پابند صوم و صلوۃ بھی ہیں فی زمانا آپکا دم لبا غنیمت ہے **فقیر** بھی **وزیر ممدوح** کا دل سے
شکریہ ادا کرتا ہے **شکریہ** یہ ہے طَهَّرَ اللّٰهُ قَلْبَكَ فِي قُلُوبِ الْأَبْرَارِ وَزَكَّى عَمَلَكَ فِي عَمَلِ الْأَخْيَارِ

عالیجناب معلے القاب سید سندی اولاد علی آل نبی محمد تقی صاحب نائب
ناظم انا حد گڑھ علاقہ ریاست پٹیالہ جو جو خوبیاں اللہ تعالے نے ذات بابرکات
میں عطا فرمائی ہیں میں بیان نہیں کرسکتا حسن و خوبی کو جو میزان فکر میں وزن کیا ایک کو ایک سے
برتر پایا۔ آپ سید سندی۔ بڑے ملنسار۔ نہایت خلیق۔ باذل۔ دیانتدار۔ سخی۔ فیاض۔ مسکین پرور
سیر چشم۔ متواضع۔ عادل۔ نیکبخت۔ دوست پرور۔ شریف نواز۔ رحمدل۔ خداترس۔
پابند صوم و صلوۃ۔ دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع اور کشادہ ہے۔ ہمیشہ سے طبیعت بتواضع و
تکریم آمادہ ہے۔ ہر ادنے و اعلے کیطرف نظر فلاح ہے۔ ہر کہ و مہ آپ کے لطف و کرم کا
مداح ہے۔ برتاؤ سید صاحب کا نہایت عمدہ ہے جس مقام کو میر صاحب موصوف نے چھوڑا وہاں کی
رعایا چشم براہ ہے ایسے لوگوں کا ہونا فی زمانا مغتنمات سے ہے فقیر بھی میر صاحب
موصوف کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہے **شکریہ** یہ ہے طَهَّرَ اللّٰهُ قَلْبَكَ فِي
قُلُوبِ الْأَبْرَارِ وَزَكَّى عَمَلَكَ فِي عَمَلِ الْأَخْيَارِ **حاصل کلام** کیا واعظ ہے کہ
اللہ کو بندوں کو بہم احکام اسلام سے مطلع کرتا ہے یہ واعظ کون ہے محمد رسول اللہ کیسا پیارا رسول ہے کیا پیارا نام

محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

فقیر کہتا ہے کہ تمام مخلوقات اور جملہ کائنات آپکی سلامی ہیں پس کوئی آنحضرت کی صبح و شام کے
سلام سے خالی نہیں **حدیث** فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بعضے لوگ بہشت کے

جائینگا راستہ بھول جائینگے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ کون لوگ ہونگے - فرمایا آپ نے
جو میرا نام سنتے ہیں محمد رسول اللہ اور درود نہیں بھیجتے **نقل** ہے کہ ابوجہل اور بہت سے کافر ایک جگہ
قریب بیت اللہ کے بیٹھے ہوئے تھے ایک سائل نے آکر اُن سے سوال کیا اُن کافروں نے بطور تمسخر کہا کہ امیر المومنین
حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے سوال کر کیونکہ وہ بڑے سخی ہیں سائل نے یہ تمام حال بخدمت مظہر العجائب
والغرائب عرض کیا آپنے فرمایا کہ تو اپنے دونوں ہاتھ پھیلا - اُسنے پھیلائے آپنے نام محمد رسول اللہ لکھکر
اُسکے دونوں ہاتھوں پر پھونکا اور فرمایا کہ بند کر لو - کفار کے روبرو جا کھولنا - سائل نے کفار کے روبرو
اپنے ہاتھ کھولے تو دو موتی اپنے دونوں ہاتھوں میں پائے جو قیمت میں ہر ایک ہزار دینار کا تھا کافروں نے پوچھا تو
امیر المومنین نے تجھے موتی کہاں سے دئے میں کہا میرے ہاتھوں پر نام محمد رسول اللہ لکھکر پھونکدیا سوائے
ابوجہل کے سب کفار نام نامی پر قربان ہوگئے اور ایمان لائے واہ کیا پیارا نام ہے محمد رسول اللہ کسی عاشق نے
اس نام کے عشق میں کیا خوب کہا ہے **اشعار** منہ دیکھو آئینہ کا تری تاب لا سکے :: خورشید پہلو آنکہ
تو تجھ سے ملا سکے :: تصویر تیری کھینچے مصور کی کیا مجال :: دست قضا تو پہر کوئی تجھسا بنا سکے :: واہ کیا نام
نامی ہے مشکل کشا محمد رسول اللہ آپکا نام لینے سے کیا کیا مشکلیں آسان ہوتی ہیں **حدیث** جنت
مشتاق ہے اُس شخص کی جو کہتا ہے محمد رسول اللہ خدا مہربان ہے اُسپر جو کہتا ہے محمد رسول اللہ ہر دروازہ جنت
پر لکھا ہوا ہے محمد رسول اللہ کوئی مراد کو نہ پہنچیگا جبتک کہ نہ کہیگا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **حکایت**
ہے کہ کسی شخص صالح امانت دار کے پاس کسی پادشاہ نے ایک نفیس جواہر امانت رکھا اُس شخص نے اپنے گھر
میں ایک جگہہ رکھدیا - اُسکے چھوٹے بچہ نے اُسکو اٹھا کر پتھر پر دے مارا اُسکے چار ٹکڑے ہوگئے اُس امین کو
بادشاہ کا نہایت خوف دامنگیر ہوا اور ارادہ کسی جگہہ بھاگنے کا کیا اتفاق سے کسی اولیاء اللہ کی خدمت
میں حاضر ہوکر یہ حال عرض کیا اُس شخص نے اُس کو اِس کلمہ کے پڑھنے کی اجازت دی کہ تم یہاں بیٹھے ہر وقت پڑھا کرو
مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰهِ وَالَّذِينَ مَعَهُ آخر تک اور فرمایا اللہ تبارک تعالے اس نام پاک سے تیری مشکل کشائی کریگا
لکھا ہے کہ اُس شخص نے چند روز اُس نام پاک کو پڑھا ایکروز بادشاہ کا قاصد اُسکے پاس آیا اور کہا کہ بادشاہ نے سلام عرض
کیا ہے اور مزاج پوچھا ہے اور یہ ارشاد فرمایا ہے کہ ہمارے لشکر میں ایک مرض پیدا ہوگیا ہے حکیموں نے کہا ہے کہ ایک

جواسکے چار ٹکڑے کئے جائیں اور وہ پانی چھڑکا جائیں اور وہ پانی لشکر کو دیا جائے لہٰذا بادشاہ نے حکم دیا کہ کسی ہنگیر ہوشیار آئے جو ہم سمجھو تمہارے پاس ماشار کہا ہوا ہے برابر چار ٹکڑے کر لاؤ کم زیادہ نہو لہٰذا اُنہوں نے کہا کہ موافق حکم کے عمل کیا جاویگا اور رنج و غم و خوف جو اُسکو تھا سب جاتا رہا بہت خوش ہوا اور اللہ تعالیٰ کی حمد اور اس نعمت عظمےٰ کا شکریہ ادا کیا پھر چاروں ٹکڑے لیکر بادشاہ کی دربار میں حاضر ہوا بادشاہ اسکا بہت مشکور ہوا اور اُسکو انعام دیا (واہ کیا پیارا نام ہے کیا اُسکی مصیبت کو دور کیا) اگر ہم بھی اس نام نامی کو حرز جان کریں تو اسیطرح ہماری بھی دین و دنیا کی مصیبت دور ہو جائیگی منزل مقصود کو پہنچینگے جبتک کہ اس نام مبارک سے محبت نکرینگے۔ جو جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم و تابعین و تبع تابعین نے اس نام پاک پر اپنا جان و مال فدا کیا ہے بیان نہیں کر سکتا ہوں مگر ناظرین کے واسطے مختصر حال حضرات ممدوح الالقاب **صحابہ کرام** کا بیان کرتا ہوں جو کچھ صحابہ کو اللہ کی راہ میں تکلیف پہنچی زخمی ہوئے ہیں مارے گئے ہیں گرمی اور بھوک پیاس اٹھائی ہے پا پیادہ سفر کئے ہیں۔ اس سے بھی انکا جوش ایمان ٹھنڈا نہیں ہوا ہے نہ اُنمیں بوقت قتل کچھ بودا پن پیدا ہوا ہے نہ اُسکے بعد وہ جہاد سے ضعیف ہوگئے ہیں دشمنوں کی شوکت سے اُنکے حوصلہ پست ہوئے ہیں پھر بھی وہ خدا سے یہی دعا کرتے تھے۔ جو کچھ ہم سے خدمت دین میں سستی ہوگئی ہے اُسکو معاف کردے اور آئندہ کو ثابت قدمی عطا کر اور کافروں پر فتحیاب کر اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بار بار یہی عرض کرتے تھے کہ ہمارا جان و مال حاضر ہے مگر آپ ہمسے خوش ہو جائیں اسلئے کہ خدا انکی شان میں فرماتا ہے (محمد رسول اللہ) **فقیر کہتا ہے** کہ اے امت محمدیہ تم بھی تو اس نام پاک سے محبت پیدا کرو۔ محبت کی یہ معنے ہیں کہ اطاعت رسول اللہ بجالاؤ۔ نور ایمان اور صداقت کی روشنی ذرا بھی اس بات کو گوارا نہیں کرتی کہ اس چند روزہ زندگی پر خلاف رسول اللہ کا ہو۔ یا نماز قضا ہو جائے یا کسیکو مکر و فریب دیا جائے۔ یا تکلیف دیجائے یا کسی کی غیبت کیجائے یا مال کی زکوٰۃ نہ دیجائے یا حق العباد تلف کیا جائے افسوس ہے ایسے لوگوں پر کہ دو ختکے دلی پر احکام اسلام کو بالکل فراموش کردیا۔ ہزار آفرین اُن سچے مسلمانوں پر کہ جنکے پاس ہمہ نعمت دنیا موجود ہے۔ پھر ان صاحبوں نے سچا آوری احکام اسلام میں یہ حال ہے کہ بمقابلہ احکام اسلام اپنی خواہش نفسانی کو بالکل مٹا دیا

اطاعت خدا و رسول میں بدل و جان کمربستہ اور کمر بستہ ہیں ۔ الحمد للہ فی زمانناوہ امراے صالحین و رؤساے جلیل القدر بہت سے موجود ہیں کہ جنکے سبب سے اسلام کو تقویت و غربا کو فیض اور رعایا کو امن ہے یہ فقیر بھی مختصر طور پر اپنی تفسیر میں اُنکے نام بھی درج کرتا ہے ۔ چنانچہ حضرت عالیجناب **ممدوح الالقاب حاتم زمان سکندر دوران زیب افزاے مسند دولت و اقبال جلوہ آراے وسادہ مکنت و اجلال عالی خاندان صاحب عز و شان نواب ناصر علیخان صاحب بہادر** رئیس ابن رئیس نامدار رئیس اعظم قصبہ گوہانہ ضلع رہتک جو جو خوبیاں اللہ تعالے نے ذات بابرکات میں عطا فرمائی ہیں ۔ وہ میں بیان نہیں کر سکتا ۔ دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع اور کشادہ ہے ۔ آپکی سخاوت اور بلند حوصلگی نے قصہ حاتم جہان کے دل سے بھلا دیا آپ نہایت مسکین پرور ۔ باذل ۔ سخی ۔ فیاض ۔ سیرچشم ۔ دستگیر بیکسیاں ۔ ارکان مروت آپ پر ختم ہیں ۔ آپکی ہر ادنے و اعلے کیطرف نظر فلاح ہے ۔ ہر کہ و مہ آپکے لطف و کرم کا مداح ہے شریف اور حاجتمندوں سے بڑی فراخ دلی سے مسلوک ہوتے ہیں ۔ حضرت سرور کائنات اور اہلبیت سے بہت محبت ہے اکثر حالات صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین و اولیاء اللہ دیکھتے رہتے ہیں علماء و فضلاء کے بہت قدردان ہیں ۔ پابند صوم و صلوٰۃ ہیں ۔ آپکے دم سے اسلام کو رونق ہے آپکا ہونا ایسا غنیمت ہے فقیر بھی رئیس اعظم کا شکریہ تہ دل سے ادا کرتا ہے **شکریہ** جعلہ اللہ قلبک فی قلوب الابرار و زکی عملک فی عمل الاخیار **حضرت عالیجناب معلی القاب گردوں رکاب فلک انتساب افتخار الامراء رئیس اعظم نامدار جہان نواب نجابت علیخان صاحب** عم نوالہ **ذیجانہ** جو جو خوبیاں اللہ تعالے نے ذات والا میں عطا فرمائی ہیں بیان نہیں کر سکتا حسن و خوبی کو جو میزان فکر میں وزن کرتا ہوں تو ایک کو ایک سے برتر پاتا ہوں ۔ آپ نہایت فیاض ۔ صاحب مروت ۔ دیندار ۔ باذل ۔ پابند صوم و صلوٰۃ ۔ خداترس ۔ رحمدل ۔ متواضع ۔ آپکا دامن اخلاق بڑا وسیع اور کشادہ ہے آپ علماء سے بہت اچھی طرح سے ملتے ہیں ۔ آپ کے منشی حفیظ الدین صاحب نہایت دیندار متقی

دیانتدار ہیں بہر کیف نواب ممدوح کا ہونا فی زمانہ زینت اسلام ہے یہ فقیر بھی رئیس اعظم کا تہ دل سے

شکریہ ادا کرتا ہے **شکر سیعطی الله قلبک فی قلوب الابرار وزکی عملات فی عمل الاخیار**

الحاصل یہ واعظ نہایت اخلاق اور رفاقت سے احکام تبلیغ کر رہا ہے اور ارشاد فرما رہا ہے کہ قرآن

اور حدیث تمہارے لیے عجیب رفیق و شفیق ہیں **بیان رفاقت قرآن و حدیث** نبویہ سبحان اللہ

واعظ کیا حکم کر رہا ہے **ترکت فیکم امرین لن تضلوا ما تمسکتم بہما کتاب اللہ وسنۃ**

رسولہ ترجمہ چھوڑے میں نے تم میں دو چیزیں کہ ہرگز گمراہ نہ ہوگے جب تک مضبوط پکڑے رہوگے ان دونوں کو

ایک کتاب اللہ اور دوسری سنت رسول اللہ کو۔ اس حدیث کو روایت مالک بن انس کرتے ہیں اور

یہ حدیث امام مالک کی موطا میں موجود ہے **ف** ایک عالم اجل نے اس حدیث کی شرح یوں کی ہے کہ آدمی

ہمیشہ کشمکش میں گرفتار ہے دنیا اپنی طرف بلاتی ہے شیطان اپنی طرف کھینچتا ہے۔ ماں باپ اپنے رویہ پر

چلایا چاہتے ہیں اور بادشاہ امیر اپنے رویہ پر اور استاد و پیر مرشد اپنے طریقہ پر اور دوست آشنا اپنی

وضع پر۔ اور بیوی اور اولاد اپنی مرضی کے موافق آدمی کو چاہتے ہیں۔ اور آدمی کو ان سب سے کام ہے

در پیش۔ اس واسطے اللہ تعالیٰ نے کلام اللہ میں اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی حدیث میں دنیا کمانے کی

اور شیطان و نفس کے حیلے اور اسباب اور ماں باپ کی طرح اور بادشاہ و امیر کی فرمانبرداری کی وضع اور استاد

و پیر کی پیروی کا طریق اور دوست و آشنا کی دوستی نباہنے کے انواع اور جورو و لڑکوں کے حقوق۔

سب مفصل بیان کیے تو جب تک آدمی اللہ کی کتاب اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے رویہ و طریقہ کو مضبوط

پکڑے رہیگا کبھی گمراہ نہ ہوگا **فقیر** کہتا ہے کہ یہاں سے قرآن و حدیث الشان کے عجیب رفیق و انیس ہیں

دونوں حکایت کا بنظر غور ملاحظہ کریں تو رفاقت کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ بخوبی معلوم

ہو جائیگی **حکایت** ہے کہ مدینہ شریف میں ایک بزرگ صحابہ کرام میں سے نقل کرتے ہیں کہ دفن کیا

ہم نے ایک جوان صالح کو وقت مغرب کے بعد دفن کے میں کیا دیکھتا ہوں کہ ایک جانور مثل کتے کی

اس جوان کی قبر میں گھسا اور جلد گھبرا کر باہر نکل آیا۔ اور ایک انکھ اسکی پھوٹی ہوئی تھی۔ میں نے دلیرانہ

ہو کر پکڑ لیا۔ اور دریافت کیا کہ تو کون ہے اور اس نیکبخت کی قبر میں کیوں گیا تھا۔ کہا میں شیطان

ہوں میں نے ارادہ کیا تھا کہ اسکو قبر میں عذاب دوں - ایک شخص نے اسکی قبر میں سے نکلکر میری آنکھ پھوڑ دی
اور مجھپر بہت خفا ہوا کہ یہاں پر تو کیوں آیا تھا میں نے اُس سے دریافت کیا کہ وہ کون تھا کہا سورہ یٰسین تھی یہ
دنیا میں وقت سونے کے اس سورۃ کو پڑھا کرتی تھی اگر سورہ ملک بھی پڑھتا ہوتا تو مجھکو اسکا عمل دونوں
آنکھوں سے اندھا کر دیتا - دوسری **حکایت** ایک بزرگ کسی دوسرے بزرگ کا حال نقل کرتے ہیں
کہ عالم رویا میں میں نے اُس بزرگ سے دریافت کیا کہ کہو صاحب تمہارا قبر میں کیا حال رہا - اُس
نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث پر عمل کیا تھا - اسلیے خدا نے مجھکو بخش دیا - اُس
بزرگ نے کہا کہ وہ کونسی حدیث ہے کہ جسپر عمل کرنے سے خدا نے تمکو بخش دیا - کہا - **حدیث** فرمایا
حضرت نے جو کوئی بعد کھانے کے برتن کو چاٹ لے تو وہ برتن جناب باری میں دعا کرتا ہے کہ یا الٰہی جیسے اسنے
مجھکو شیطان سے آزاد کیا ہے تو اسکو دوزخ کی آگ سے آزاد کر - مجھسے فرشتوں نے پوچھا کہ دنیا میں کیا
عمل کر کے آیا - میں نے کہا کہ میں اس حدیث پر عمل کر کے آیا ہوں اب اس وعدہ کی وفا چاہتا ہوں غیب سے آواز
آئی کہ معاف **فقیر کہتا ہے** بھائیو ایسے قرآن اور حدیث کا کیوں اتباع نہیں کرتے ہو - تمکو تو ذرے فہم اور علم
قرآن ہو - خیال تو کیا کرو کہ دنیا میں بادشاہ پانچ سات روپیہ ماہوار پر سپاہی کو نوکر رکھتا ہے کہ
جسکو سر کٹانے میں کوئی دریغ نہیں ہوتا - پھر بس بادشاہ حقیقی نے جان ہی و جسم کو ہزاروں طرح بیان عطا کیں -
تندرستی دی لاکھوں نعمتیں پشت در پشت عطا کرتا چلا آیا ہے پھر اسپر بہشت جنت کا بھی وعدہ عطا فرمایا اور
رسول عالی ہمت کیا تو ایسا شفیق عنایت کیا پھر اس چند روزہ دنیائے فانی کے لذائذ کیلیے یہ ہیامان کرتی ہو
اور آخرت کا کچھ فکر و اندیشہ نہیں **عبرت** یہ دنیا کی تمام عیش و عشرت دولت و جوانی حسن و خوبی اقبال و شہرت
سب ایک خیال ہے جسطرح کوئی رات کو خواب میں شادی کرے اور بہت خرم ہو یا کوئی تخت سلطنت پاوے
پس صبح کو جب آنکھ کھلے تو کچھ نہیں دیکھتا یہی حال اس چند روزہ زندگی مستعار اور اسکی بہار کا ہے اگر کسیکو
بات کا معائنہ کرنا ہو تو پرانے کھنڈرات بالخصوص دلی دہلی میں بادشاہوں کی شکستہ عمارات اور کوشک
ہزار ستونوں کی بنیاد کو دیکھے اور تزک سلاطین تیموریکا آئینہ عبرت لال قلعہ ہے دہلی کے کسی بڑے بادشاہ نے اخیر عمر میں
جب سفر کیا ایک نہایت دردناک حسرت کی اشعار کہے ہیں جسکے لفظ لفظ سے عجیب عبرت اور حسرت ٹپکتی ہے

اشعار

اشعار بسیار دریں جہاں حسیدیم ۔ بسیار نعیم ناز دیدیم ۔ اسپان بلند برنشستیم ۔ ترکان گراں بہا خریدیم کردیم بسے نشاط آخر ۔ چوں قامت ماہ نو خمیدیم ۔ یہی کسی نے کیا خوب کہا ہے کہ ؂ ابھی تو بیٹھے ہوئے وہ باہم ہنسا رہے تھے غم والم کو ۔ اسی جگہہ پر تو منس رہے تھے بلا کشان رہ ستم کو ۔ کہیں ایسے سوئے کہ پھر نہ جاگے تھکے ہم انکو جگا جگا کے ۔ اہل نکات نے لکھا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کو مخلوقات کے نام جانے میں فرشتوں کا مسجود کیا ۔ تو پروردگار کے اسماء و ذات وصفات کا جاننا کس علو کو پہنچا دیگا اور حضرت خضر علیہ السلام کو علم فراست نے حضرت موسی علیہ السلام کی صحبت کے ساتھ مشرف کیا تو امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صحبت انبیا تک پہنچا دے تو کیا بعید ہے ۔ وَمَنْ يُطِعِ اللَّهَ وَالرَّسُولَ فَأُولَئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَ أُولَئِكَ رَفِيقًا ۝ ترجمہ اور جسنے اطاعت کی اللہ اور رسول کی وہ ان لوگوں کے ساتھ رہیگا کہ جن لوگوں پر خدا نے انعام کیا اور وہ انبیاء اور صدیق اور شہداء اور صالحین ہیں اور یہ اچھے رفیق ہیں ۔ رفاقت ان لوگوں کی جبھی حاصل ہوگی جو دل سے اتباع کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کا ہوگا ۔ کما قال اللہ تعالے ۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ادْخُلُوا فِي السِّلْمِ كَافَّةً وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُبِينٌ ۝ ترجمہ اے ایمان والو آجاؤ فرمانبرداری میں پورے پورے اور شیطان کی قدم قدم نہ چلو کیونکہ وہ تمہارا صریح دشمن ہے تفسیر خداوند تبارک و تعالے اس آیت میں کل مومنوں سے خطاب کررہا ہے اور سبکو سنا رہا ہے کہ دورنگی اچھی نہیں ہوتی کسیکا ظاہر اچھا ہے اور باطن برا ہے اور کسیکا باطن اچھا ہے ظاہر برا ہے اسکے معنی اطاعت کی نہیں ہمارے رسول کی خدمت میں پورے پورے مومن ہوکے حاضر ہو انکے حکم کے آگے اف نکرو اسکا حکم میرا حکم ہے اسکی اطاعت میری اطاعت ہے اسکا خوش کرنا میرا خوش کرنا ہے خالق زمین و آسمان جنت و دوزخ کا میں ہوں اور مالک سب کا محمد ہے ۔ ایک بزرگ روایت کرتے ہیں کہ مجکو خواب میں حضرت کی زیارت ہوئی میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میرا حشر بھی آپ کے ساتھ ہوگا کیا میں جنت میں بھی آپ کے ساتھ رہونگا ۔ فرمایا ہاں کیا مضائقہ ہے اگر تو اتباع کتاب اللہ اور میری سنت کی کریگا تو تو میرے ساتھ ہوگا ۔ اگر تونے جسکو دل چاہا مانا اور جسکو نہ چاہا نہ مانا یہ پیروی میری نہیں ۔ بچتے رہنا پیروی شیطان

سے کیونکہ وہ تمہارا دشمن ظاہر ہے - اسکے تحت میں ایک حکایت لکھی ہے کہ شیطان انسان کا ایسا
دشمن ہوتا ہے حکایت بروایت حسن بصری روایت کرتے ہیں حضرت علیؑ سے اور حضرت علی مرتضیٰ
سے کہ ایک عابد قوم بنی اسرائیل میں دو سو برس عبادت میں مصروف رہا مگر ہمیشہ اس عابد کے دل میں یہی آرزو رہی
کہ ابلیس سے ملاقات کروں اتفاق سے ایک شب شیطان سے ملاقات ہو گئی - اسنے پوچھا کہ میری عمر کتنی باقی
ہے شیطان نے کہا دو سو برس کی تیری عمر اور ہے یہ کہکر چلا گیا عابد نے دل میں سوچا کہ عمر تو ابھی بہت
باقی ہے کچھ دنیا کے عیش و عشرت کرنے چاہئیں پھر توبہ کر لونگا یہ خیال کر کے اسی شب شراب پیکر بارادہ
حرامکاری ایک طوائف کے کوٹھے پر پہنچا وہیں مرگیا - دو سو برس کی عبادت ایک دم میں برباد ہو گئی
پس یہی خیال کر لو کہ شیطان انسان کا کیسا دشمن ہے کہ اس عابد کو ایک وسوسہ میں تباہ کر دیا ایسے
ہی ہم تمکو بھی تو اسنے فریب میں رکھا ہے - ہر فرد بشر کو خیال ہے کہ ابھی تو ہماری عمر بہت ہے ابھی کیا
قرآن و حدیث کا اتباع کر کے ملا بنا ہے یہ محض وسوسہ شیطانی ہے بہر کیف اتباع کتاب اللہ اور
سنت رسول اللہ سعادت دارین ہے مگر کچھ خیال نہیں - اُن حضرات کی عالی ہمتی پر ہزار آفرین ہے کہ باوجود
عہدہ ہائے جلیل القدر کے ہر وقت اُنکو رضا جوئی اللہ اور رسول کا خیال رہتا ہے الحمد للہ فی زماننا
ایسے اللہ کے بندے دیندار عامل قرآن و حدیث موجود ہیں - چنانچہ حضرت عالیجناب ممدوح
الالقاب حامی دین سید المرسلین جنرل اعظم الدین خانصاحب بہادر
مدار المہام ریاست رامپور - جنرل صاحب نواب فخر الدولہ بہادر رئیس لوہارو کے ماموں ہیں
آپ بڑی شان و شوکت کے آدمی ہیں وزیر بڑے مدبر ہیں آپکے استقلال اور بیدار مغزی کی تعریف نہیں
ہوسکتی ہر چند کہ ہزارہا عقدہ در مشکلات اور پیچیدگیاں سد راہ ہوئیں لیکن آفرین ہے اُس شیر مرد پر
کہ تیوری پر بل تک نہیں آیا بلکہ انتظام عمدہ روز بروز ترقی پذیر ہی ہوتا گیا علاوہ فن با دبریں ہمت مردانہ
تو اللہ ایک بڑے دیندار - پابند صوم وصلوٰۃ - بڑے فیاض - باذل چیر چشم - متواضع - شریف نواز -
مسکین پرور - عادل - آنکھ میں حیا شرم - بہت ہی خدا ترس - شریف اور حاجتمندوں سے بڑی فراخ دلی
سے سلوک ہوتے ہیں اسلام کی ترقی کا آپ کو بہت خیال آنکھوں ہی سے رونق اسلام ہے فقیہ بھی جنرل

صاحب کتاب تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہے شکریہ طہر اللہ قلبک فی قلوب الابرار و زکی عملک فی
عمل الاخیار الغرض سبحان اللہ کیا واعظ ہے کہ بندگان خدا کو احکام سے خبر دے رہا ہے اور ارشاد
فرما رہا ہے السخی قریب من اللہ قریب من الناس قریب من الجنۃ و بعید من النار
واہ واہ واعظ کس عمدگی اور خوبصورتی کے ساتھ مضامین کو پیش کر رہا ہے کہ جس سے طبیعت سامع کو ایک فرحت
حاصل ہوتی ہے اور مضامین کا آپس میں ایک عجیب ربط و ضبط ہے ایک جملہ دوسرے جملہ سے زنجیر کے حلقوں
کی طرح مربوط اور مسلسل ہے گویا ایک دوسرے کی دلیل ہے مخاطب کے دل پر ذرا بھی بار نہیں ہوتا خیال تو کرو السخی
قریب من اللہ قریب من الناس قریب من الجنۃ و بعید من النار ترجمہ سخی اللہ کے
قریب لوگوں کے قریب جنت کے قریب اور دوزخ سے بعید ہے سبحان اللہ کیا عمدہ کلام ہے جس پہلو سے چاہو
مطلب پہلو ایک طرز معنی یہ ہے سخی خدا کو بھاتا ہے خلقت کو محبوب ہے جنت کو پیارا ہے دوزخ سے کیا
کام حدیث فرمایا حضرت نے سخاوت نام ایک درخت کا ہے وہ درخت بہشت میں ہے شاخیں
اسکی دن قیامت کو میدان محشر میں ہونگی جو سخی ہوگا شاخیں اُس درخت کی میدان محشر سے اُسکو
پکڑ کر جنت میں لیجاوینگی۔ ایسے ہی فرمایا حضرت نے کہ بخل بھی ایک درخت ہے کہ جڑ اسکی دوزخ میں
اور شاخیں اسکی میدان محشر میں ہونگی جس بخیل کو چاہینگی پکڑ کر دوزخ میں لیجاوینگی فرمایا حضرت نے
الجنۃ دار الاسخیاء یعنی جنت گھر سخیوں کا ہے حکایت حضرت عیسیٰ نے ایک مردہ کی قبر پر
عذاب ہوتے ہوئے دیکھا۔ دعا کی وہ مردہ زندہ ہوکر قبر سے باہر آیا۔ آپ نے فرمایا کتنے برس تجھے مرنے کو ہوئے
عرض کیا چار سو برس ہوئے یا نبی اللہ فرمایا تو مسلمان ہے یا کافر۔ عرض کیا میں تمنا میں رہا کہ مسلمان ہوں
اسی حال میں موت آگئی۔ اب ایمان لایا چار سو برس تک زندہ رہا حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے جناب
باری میں عرض کی کہ یہ درجہ اسکو کیوں ملا حکم ہوا یہ سخی تھا برکت سخاوت سے یہ مرتبہ اسکو دیا۔ انی لا
اضیع اجر من احسن عملا یعنی ہم کسیکا اچھا عمل ضائع نہیں کرتے ہیں حدیث فرمایا
حضرت نے السخاء افضل الایمان۔ سخاوت اصل ایمان ہے فقیر کہتا ہے کہ دنیا میں اس سے بہتر
اللہ اور رسول کے نزدیک کوئی عمل نہیں۔ حضرت نے فرمایا اُمت میری بہشت میں داخل نہوگی بہت نماز

پڑھنے اور روزہ رکھنے سے ملکہ داخل ہوگی برکت سخاوت سے مال کا صرف کرنا خدا کی راہ میں بڑی
جوانمردی کا کام ہے۔ حضرت کے فیض اثر نے امت میں بھی سخاوت کا وہ اثر کیا۔ کہ الحمد للہ اس زمانہ
بھی ایسے سخی حامی اسلام و انصار اسلام موجود ہیں کہ جن حضرت کی زبان پہ نہیں آتا۔ چنانچہ حضرت عالیجناب نواب
ممدوح الالقاب بدر الصلحا رعندلیب گلستان دولت و اقبال بلبل بوستان حشمت و اجلال
حاتم کرم سکندر دوراں رستم صفت نوشیروان زمان **نواب ممتاز علیخاں صاحب**
بہادر المخاطب بخطاب جلال الدولہ مستقل جنگ رئیس **دوجانہ** دام اقبالہ جو جو خوبیاں اللہ
تعالیٰ نے ذات بابرکات میں عطا فرمائی ہیں میں بیان نہیں کرسکتا آپکی رفعت شان کے آگے بلندی
آسمان پست اور دولت و حشمت کے سامنے قارون تنگدست ہی سخاوت حاتمانہ شجاعت رستمانہ
نواب موصوف کی تمام عالم میں مشہور ہے آپ کے خوان کرم سے کوئی ہی فرد بشر بچا ہوگا۔ آپ بڑے
فیاض۔ باذل۔ سخی ہیں۔ آپکے خاندان میں کوئی ایسا سخی نہیں ہوا۔ آپکی سخاوت اور بلند حوصلگی
نے قصہ حاتم جہاں کے دل سے بھلا دیا۔ دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع اور کشادہ ہے۔ طبیعت جناب
کی ہمیشہ سے بتواضع و تکریم آمادہ ہے ہر کہ و مہ آپکے لطف و کرم کا مداح ہے۔ آپ سے ہزارہا غربا
کو فیض ہے آپکا ہونا بھی رونق اسلام ہے **فقیر** بھی نواب ممدوح کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے **شکریہ**
طَهَّرَ اللّٰهُ قَلْبَكَ فِی قُلُوبِ الْاَبْرَارِ وَ زَکّٰی عَمَلَكَ فِی عَمَلِ الْاَخْیَارِ۔ حضرت **سید ظہور الحسن**
صاحب مصاحب با اختصاص حضور نواب ممدوح۔ آپ سندی سید ہیں۔ بڑے ملنسار۔ نہایت
خلیق۔ برتاؤ عمدہ۔ وعدہ کے سچے جوان صالح۔ بردبار۔ علماء کے قدردان۔ کلمہ خیر سے یاد کرنیوالے
متواضع۔ شریف نواز۔ بامروت آدمی ہیں۔ شہر دہلی میں آپکا خاندان مشہور ہے۔ اور جناب سید
احمد خانصاحب بہادر علیگڈہ کے حقیقی بھانجے ہوتے ہیں آپکا دم بھی بس غنیمت ہے **فقیر** بھی آپکا تہ دل
سے شکریہ ادا کرتا ہی **شکریہ** طَهَّرَ اللّٰهُ قَلْبَكَ فِی قُلُوبِ الْاَبْرَارِ وَ زَکّٰی عَمَلَكَ فِی عَمَلِ الْاَخْیَارِ۔

فضائل قرض حسنہ از قرآن و حدیث

قال اللہ تبارک و تعالیٰ مَنْ ذَا الَّذِی یُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَیُضٰعِفَهٗ لَهٗ اَضْعَافًا

کَمَثَلِ حَبَّۃٍ **ترجمہ** کوئی ہے جو اللہ کو قرض حسنہ دیوے تاکہ پہر اُسکو خدا دو گنا کر کے بہت بڑہا کر دیوے **تفسیر**
سبحان اللہ اللہ تعالے نے اپنے بندوں کو اپنی راہ میں مال صرف کرنیکی کس عمدہ طور سے ترغیب دی ہے جو بیان سے
باہر ہے۔ کہ کوئی ہے جو اللہ کو قرض دے اور اُسکا عوض دنیا و آخرت میں بیشمار لے **فقیر** کہتا ہے کہ خدائے
تعالے قرض مانگنے سے پاک ہے مگر اللہ کی راہ میں صرف کرنیکو۔ اللہ نے قرض سے تعبیر کیا ہے۔ غرض اللہ
کو اس سے حمایت غربا کی منظور تہی کہ جو اُنکو دیگا اُسکے ضامن ہم ہیں۔ اب اس زمانہ میں یہ کار خیر کافور
ہوئے چلا جاتا ہے۔ اسواسطے میں نے چاہا کہ اسکے فضائل لوگوں کو یاد دلاوں چونکہ انسان کیلئے یہ بہی بڑا توشہ آخرت
ہے اسلئے میں نے اسکے فضائل درج کتاب کیئے کہ ناظرین کے ملاحظہ سے گذریں **حدیث** میں آیا ہے کہ ایک
روز سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم مدینہ شریف کے کسی کوچہ میں تشریف لیگئے۔ حضور کا گذر ایک تیلی کے
گہر پر ہوا۔ آپ وہاں ٹہر گئے اور فرمایا کہ اس گہر کے مالک کو بلاو۔ صحابہ نے آواز دی۔ کہ گھر میں
کوئی ہے جلد باہر آوے۔ ہمارے حضور تشریف رکہتے ہیں ایک عورت آئی آپنے فرمایا کہ تو کیا عمل کرتی ہے۔
عرض کیا فدا ہوں میرے ماں باپ حضور پر ہم لوگ تیلی ہیں۔ فرمایا تم کیا عمل کرتے ہو عرض کیا یہی صوم و صلوٰۃ
آپ نے فرمایا سوا اسکے تم کچہہ اور بہی عمل کرتے ہو۔ میں تمہارے گھر پر ایک نور معلق آسمان تک دیکہتا ہوں یہ نور
عمل صوم و صلوٰۃ کا نہیں پاتا ہوں یہ ثمرہ عمل قرض حسنہ معلوم ہوتا ہے۔ عرض کیا ہاں یا رسول اللہ میں نے
ایک کو قرض حسنہ دے رکہا ہے۔ الغرض جب حضور واپس تشریف لائے آپنے اُس نور کو اُسکے گھر پر نہ پایا
حضور نے اُس عورت کو طلب کر کے فرمایا اے عورت وہ نور اب میں نہیں دیکہتا ہوں اُسنے عرض کیا
یا رسول اللہ میں نے اُس قرضہ کو اللہ کیواسطے بخشدیا۔ تب آپ نے فرمایا کہ وہ نور اب تیری قبر میں چلا گیا
تیرے لئے وہی جلیس و انیس کافی ہوگا **سبحان اللہ** یہ لوگ کیا دیندار تہے کہ اپنی جان و مال اللہ کے
راستہ میں فدا کرتے تہے۔ الحمد للہ فی زمانا بہی اللہ کے بندے ایسے دیندار موجود ہیں کہ جان و مال اُنکا اللہ
کے راستہ میں فدا ہے۔ چنانچہ حضرت عالیجناب بلند اقبال **رحیم بخش خان صاحب** رئیس و نمبردار
نمبردار موضع کھیڑہ گجو تحصیل نور ضلع پنجور علاقہ ریاست پٹیالہ۔ جو جو خوبیاں اللہ تعالے نے ذات
با برکات میں عطا فرمائی ہیں قلم کو کہاں طاقت کہ وہ تحریر کرے۔ آپ نہایت دیندار۔ پابند صوم و

صلوۃ۔ سخی۔ فیاض۔ متواضع۔ سیر چشم۔ شریف نواز۔ عابد۔ پرہیزگار۔ خداترس۔ اخلاق میں مجسم
خلق لکھوں تو بجا ہے۔ مروت میں مروت مجسم لکھوں تو زیبا ہے۔ ہر کہ و مہ آپ کی لطف و کرم کا مداح ہے
آپ علمائے دین کے بڑے قدردان ہیں۔ سچ تو یہ ہے کہ ایسوں کا ہونا فی زماننا بسا غنیمت ہے **فقیر** بھی
جناب خانصاحب موصوف کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے **شکریہ** طَهَّرَ اللّٰہُ قَلْبَكَ فِی قُلُوْبِ الْاَبْرَارِ وَزَكّٰی عَمَلَكَ
فِی عَمَلِ الْاَخْيَارِ **سبحان اللہ** اللہ کے نام دینا بھی کیا عمدہ ہے۔ **حکایت** مولانا شاہ عبد العزیز صاحب رحمۃ اللہ علیہ
دہلوی کی خدمت میں ایک شخص امیرانہ لباس پہنے ہوئے آیا اور عرض کیا کہ میری سرگذشت سننے کے قابل ہے
حضرت میری عقل کام نہیں کرتی حیران ہوں کیا کروں اور کہاں جاؤں۔ آپ کی خدمت میں اسلئے آیا
ہوں۔ کہ جو ارشاد ہو بجا لاؤں۔ میں لکھنؤ کا باشندہ اور روزگار پیشہ آدمی تھا۔ ایک دفعہ بیکاری کے
باعث تنگی سے گذرنے لگی۔ ارادہ کیا کہ کہیں باہر نکلکر تلاش معاش کروں۔ سرمایہ کم رہگیا تھا
اودیپور کو چلا۔ اثنائے راہ میں ریواڑی آئی جس سرائے میں چند بھٹیاریاں اور دو ایک بھٹیال
رہتی تھیں میں اس سرائے میں اُترا۔ گھوڑا باندھکر خاموش چارپائی پر جا بیٹھا۔ چونکہ خرچ پاس تھا۔ اسلئے
خلاف دستور مسافران حیران بیٹھا تھا اتنے میں ایک کسبی آئی اور کہنے لگی۔ میاں مسافر کس فکر میں بیٹھے
ہو کھانے پینے کا سامان کیوں نہیں کرتے۔ میں نے کہا ابھی تھکا ماندہ آیا ہوں ذرا سستا لوں تو
کچھ بندوبست کروں۔ وہ چلی گئی۔ ذرا دیر بعد پھر آئی۔ اور کہا اب کیا دیر ہے۔ میں نے پھر وہی جواب دیا
تیسری بار پھر آئی بولی یہ کیا بات ہے گھوڑا ہاپتا ہے اور تمکو کچھ فکر نہیں۔ ناچار جب بات تھی میں نے سچ
سچ کہدی کہ کوڑی گرہ میں نہیں ہے اب گھوڑا یا ہتھیار بیچتا ہوں تو نوکری کیسے کرونگا اور نہ کروں
تو خرچ کہاں سے لاؤں وہ چپکی چلی گئی۔ اور دس روپیہ لاکر میرے حوالہ کئے کہ میں نے چند روپیہ چرخہ کاتکر اپنے کفن
دفن کیلئے جمع کر رکھے تھے آپکو اللہ کے واسطے قرض حسنہ دیتی ہوں اگر تمکو خدا دے تو دیدینا ورنہ معاف
غرض میں وہ روپیہ خرچ کرتا ہوا اودیپور پہنچا۔ وہاں پہنچتے ہی معقول نوکری ملگئی کچھ ایسا فضل خدا
کا ہوا کہ تھوڑے دنوں میں میں امیر کبیر ہوگیا۔ گھر سے خط آیا کہ لڑکا جوان ہوا بیٹی والے بھی تقاضا
کرتے ہیں جلد آنکر شادی کا سامان کرو میں راجہ سے رخصت لیکر بڑے امیرانہ ٹھاٹھ سے چلا پھر ریواڑی

میں اُسی سرائے میں آکر اترا تو کسی کا حال دریافت کیا لوگوں نے کہا کوئی دم کی مہمان ہے جلد اسکے
پاس گیا لیس سُنائی وہ سُنتی ہی لیس کے جاں بحق ہو گئی تجہیز و تکفین کی اپنے ہاتھ سے اُسکو قبر میں اُتار دفن کر کے
چلے آئے جب آدھی رات گذری تب خیال آیا کہ ہنڈوی پانچ ہزار کی جیب میں نہیں بڑی پریشانی ہوئی خیال
کرتے کرتے یہ بات ذہن میں گذری کہ ضرور قبر میں ہی رہ گئی ہے اُٹھ قبرستان پہنچا قبر کھودی کیا دیکھتا ہوں
کہ میت قبر میں نہیں ہاں ایک طرف کو دروازہ سا نظر آتا ہے۔ اُسکے اندر چلا گیا نہایت پر فضا اور
دلکشا باغ نظر آیا اُسمیں ایک **مکان** عالیشان ہے فرش فروش سے آراستہ ہے اور ایک عورت نہایت
حسین و جمیل بیٹھی ہے۔ دل میں خیال آیا کہ آہا یہ تو کسی شاہزادی کا مکان ہے ایسا نہو کوئی مجھے روکے
ٹوکے جھجک کر قدم ہٹایا ہی تھا کہ اُسکے گرد جو پرستار و غلام دست بستہ کھڑے تھے اُنمیں سے ایک
کو میرے پاس بھیجا وہ بلا کر مجھکو لے گیا وہ عورت دیکھتے ہی کہتی ہے کہ میاں صاحب تم نے مجھکو نہیں پہچانا۔ کہا نہیں
کہا جی میں تو وہی ہوں جسے تمکو دس روپیہ قرض حسنہ دیئے تھے آج اُسکی بدولت اللہ نے یہ عروج مجھکو عطا فرمایا
ہے اور اللہ نے مجھے بخشدیا کہ اُسنے ہمارے حبیب **محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم** کی حدیث پر
عمل کیا۔ اب میں کیا بازپرس کروں **شعر** اُسے فضل کرتے نہیں لگتی بار + نہو اُس سے مایوس امیدوار
کہا میاں صاحب یہ آپکی ہنڈوی موجود ہے جو قبر میں گر پڑی تھی اب دیر نکرو جلد چلے جاؤ یہاں بے عمل کے ٹھہرنا
مشکل ہے میں نے دست بستہ عرض کیا کہ ذرا یہاں کی سیر تو کرلوں وہ بولی یہاں کی سیر قیامت تک بھی نکر سکوگے
اور یہ آیت پڑھی کہ یہ وہ ملک ہے قال اللہ تبارک و تعالی وَاِذَا رَاَیْتَ ثَمَّ رَاَیْتَ نَعِیْمًا وَّ مُلْکًا کَبِیْرًا ۵
ترجمہ جب دیکھیگا تو پھر دیکھیگا تو نعمت اور بادشاہت بڑی۔ میاں صاحب جس ملک کی اللہ نے شان فرمائی
پھر تو کیا دیکھ سکیگا اتنی ہی دیر میں دنیا کے اندر کیا سے کیا ہو گیا ہو گا بس تم جاؤ خیر میں اُسکے کہنے کے موافق
چلا آیا **یا مولانا شاہ صاحب** شاید کوئی تین گھڑی کا عرصہ لگا ہو گا قبر کے باہر نکلکر دیکھتا ہوں تو زمانہ
کا رنگ ہی اور ہے نہ وہ تکیہ نہ وہ سرائے نہ وہ آدمی نہ وہ بستی سرائے کی جگہہ پر شہر آباد ہے جس سے پہلا حال
پوچھتا ہوں وہ مجھکو دیوانہ بتلاتا ہے اور کہتا ہے میاں خیر ہے کیسی سرائے اور کون امیر ۵ اے
ہم نفس پوچھ عبث ہی کہاں سرائے + ہم ہیں مسافر اور جہاں کاروانسرائے آخر ایک آدمی نے کہا کہ چلو میں

تمکو ایک بزرگ کے پاس لیچلوں شاید اُن سے کچھ پتا لگے وہ بڑا معمر آدمی تھا۔ میرا حال سنکر اُس نے
بحر تفکر میں غوطہ لگایا بہت تامل کے بعد کہا کہ ہاں کچھ کچھ مجکو یاد ہے میرے پردادا فرمایا کرتے تھے کہ اگلے
زمانہ میں یہاں صرف ایک سرائے تھی اور اُسمیں ایک کسبی آباد تھی ایک امیر آنکر ٹھیرا اور اُس کسبی کا گور کو قفر
کیا مگر آدھی رات کو وہ بھی غائب ہو گیا کچھ پتا نہ لگا ہمراہی اُسکے رو پیٹ کر چلے گئے اس بات کو کوئی
تین سو برس کا عرصہ گذرا ہوگا۔ میں نے حال بیان کیا کہ وہ امیر میں ہوں میں نے قبر میں یہ کیفیت
دیکھی۔ لوگ حیرت کرنے لگے۔ اب مجکو کچھ خبط سا ہو گیا نہ گھر ہے نہ در ہے کہاں جاؤں اور اس زندگی
کو کیا کروں۔ شاہ صاحب نے کہا کہ بیشک وہاں کی ایک گھڑی یہاں کی ایک صدی ہوتی ہے اب بیت اللہ
کو چلے جاؤ باقی عمر یاد الٰہی میں گذار دو۔ **فقیر** کہتا ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اثر فیض نے امت میں
وہ اثر کیا ہے کہ اس حدیث کے عامل اسوقت بھی موجود ہیں قرض حسنہ تو کیا چیز ہے اُنکا جان مال
اللہ کیواسطے موجود ہے۔ چنانچہ **حضرت عالیجناب بدر الصلحا** رصاحب خلق محمدی تابع شریعت
احمدی افضل الکرام اشرف العظام ملک سیر فرشتہ صورت **خان بہادر حافظ محمد عبد الکریم**
صاحب رئیس قدیم میرٹھ جو جو خوبیاں اللہ تعالے نے ذات بابرکات میں عطا فرمائی ہیں میں
بیان نہیں کر سکتا۔ آپ نہایت متقی۔ اور دیندار۔ پابند صوم وصلوٰۃ۔ فیاض۔ سخی۔ باذل۔ متشرع
حلیم۔ حافظ قرآن۔ متواضع۔ مخیر باخیر۔ مسکین پرور۔ دستگیر بیکساں۔ شریف نواز۔ علماء
فقرا کے بڑے قدر دان۔ آپکی سخاوت اور بلند حوصلگی نے قصہ حاتم جہان کے دل سے بھلا دیا دامن
اخلاق آپکا بڑا وسیع اور کشادہ ہے طبیعت آپکی ہمیشہ سے تواضع و تکریم آمادہ ہے ہر کہ و مہ آپکے
لطف و کرم کا مداح ہے آپکی ذات سے ہزارہا غربا کو فیض ہے سچ تو یہ ہے کہ ایسوں ہی سے رونق اسلام ہے
فقیر بھی خان بہادر کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہے **شکریہ** طَهَّرَ اللّٰهُ قَلْبَكَ فِی قُلُوْبِ الْاَبْرَارِ
وَزَكّٰى عَمَلَكَ فِی عَمَلِ الْاَخْيَارِ **رئیس صاحب موصوف** کو اللہ تعالے نے کیا کیا صالح
اور امین دیانتدار لوگ عطا فرماتے ہیں جیسے **زبدہ فقہاے جہان صلحاے زمان**
اعرف العرفا افضل الفضلا توانگر صورت درویش سیرت النسان پیکر فرشتہ صفت

مفسر بے بدل فقیہ بے مثل محقق مسائل دین شرع متین حضرت مولانا مولوی **محمد سمیع صاحب**
مصنف انوار ساطعہ۔ جو جو خوبیاں اللہ تعالے نے ذات بابرکات میں عنایت فرمائی ہیں بیان نہیں ہو سکتا
یہ صاحب عالم باعمل۔ مُبّرا از حرص و اہل عشاق رسول اللہ۔ اعلے درجہ کی مصنف۔ حدیث و تفسیر فقہ میں
کمال رکھتے ہیں۔ زہد و تقوے بدرجہ غایت ہے۔ دیانتدار متقی۔ امین۔ خدا ترس متین۔ کم گو۔
متواضع۔ بامروت آدمی ہیں۔ اس حدیث کا آپ میں مصداق پایا جاتا ہے خَیْرُ النَّاسِ مَنْ
یَنْفَعُ النَّاس۔ کلمہ خیر کہنے سے در گذر نہیں کرتے۔ اخلاق بدرجہ غایت۔ سچ تو یہ ہی رسول ہی کا
ہونا زینت اسلام ہے۔ آپکا دم لبا غنیمت ہے **فقیر** بھی مولانا موصوف کا تہ دل سے شکریہ ادا
کرتا ہے **شکریہ** طَهَّرَ اللّٰهُ قَلْبَكَ فِي قُلُوْبِ الْاَبْرَارِ وَزَكّٰى عَمَلَكَ فِي عَمَلِ الْاَخْيَارِ۔

فضائل نماز

سبحان اللہ ہمارے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جو چیز ہمارے لیے خدا سے لائے ایک سے ایک عمدہ لائے
نماز لائے تو ایسی لائے کہ جسکی خوبیاں اور فوائد کتاب اللہ اور حدیث رسول اللہ میں جا بجا مذکور ہیں۔
مختصر طور پر **فقیر** بھی کچھ فضائل بیان کرتا ہے۔ اصل تو یہ ہے کہ ہم تمکو خدا اور رسول سے نماز
کیا عطا ہوئی ہے بلکہ ایک طریقہ محبت عطا ہوا ہے کہ جسکے ذریعہ سے ہم اپنا حال دربار آلہی میں عرض
کر سکتے ہیں **فقیر** کہتا ہے کہ محبت وہ چیز ہے کہ جہان انسان عقل کے ذریعہ سے برسوں میں مسافت
طے کرتا ہے اس محبت کے وسیلہ سے ایک لمحہ میں پہنچتا ہے **حکایت لطیف** نقل ہے کہ حضرت
جنید رحمہ اللہ ایک روز مسجد میں تشریف رکھتے تھے ایک شخص آیا اور کہا کہ حضرت آپکا وعظ شہر ہی میں
کام کرتا ہے یا جنگل میں بھی تاثیر بخشتا ہے آپنے حال پوچھا اُسنے عرض کیا کہ چند اشخاص فلاں مقام پر جنگل کے
اندر راگ رنگ میں مصروف اور دور شراب سے سرمست ہیں آپ سیدھے تنہا اٹھ کھڑے ہو گئے اور منہ لپیٹ کر جنگل کی
راہ لی جب قریب پہنچے تو وہ لوگ بھاگنے لگے فرمایا بھاگو مت میں بھی تمہارا ہم مشرب ہوں اسی لئے آیا ہوں
وہ لوگ جمع ہو کر بیٹھ گئے آپنے فرمایا کہ تمہارے واسطے ہی تو لاؤ شہر میں تو پی نہیں سکتا ہوں آج تمہارا حال سنکر
پوشیدہ طور پر یہاں آیا ہوں کہ یاران ہم مشرب میں چلکر پیوں اُن لوگوں نے کہا کہ حضرت ہمکو معلوم

ہوتا تو ہمیشہ آنکو بلایا کرتے افسوس کہ اسوقت کچھہ بھی شراب باقی نہیں ہے فرماؤ تو شہر سے منگائی جائے آپنے فرمایا کہ تمکو کوئی ایسی بات نہیں آتی کہ شراب خودبخود آجایا کرے وہ بولے کہ صاحب یہ کمال تو ہم میں نہیں ہے فرمایا کہ آؤ میں تمکو ایک ایسی بات سکھلا دوں کہ شراب خود آجاتے پہر تو انکے زیادہ مشتاق ہوئے کہ یہ کمال تو ضرور بتلا دیجئے - کہا اچھا اول نہاؤ پہر کپڑے بدلکر میرے پاس آئی وہ سب غسل کیا اور کپڑے بدلکر آموجود ہوئے - آپ انکو وضو کرا لیتے تھے اور فرماتے جاتے تھے کہ ایسا وضو کیا ہے ہمارے رسول اللہ نے اور صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین نے بعد وضو آپ نے فرمایا کہ تم سب دو رکعت نماز پہو حسب وصف یاندھکر نماز میں مشغول ہوئے تو آپنے سر برہنہ ہو کر دست بدعا درگاہ جناب باری میں اٹھائے کہ یا اللہ میرا تو اتنا ہی اختیار تہا کہ تیری جناب میں انکو کھڑا کر دیا - یا اللہ یہ تیرے مہمان ہیں اور تیرے دستر خوان پر حاضر ہیں اپنے مہمان کی سبکو شرم ہوتی ہے اور تو تو بڑا ہی مہمان نواز ہے تیری غفور الرحیمی کی بہت ہی دہوم ہے اب تجھکو اختیار ہے يُضِلُّ مَنْ يَشَاءُ وَ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ ترجمہ گمراہ کرتا ہے جسکو چاہتا ہے اور ہدایت کرتا ہے جسکو چاہتا ہے - لکہا ہے آپکی دعا انکے حق میں ایسی مقبول ہوئی - کہ انکی زبان پر یہ آیت قیام میں جاری ہو گیا اِنَّا اِلٰی رَبِّنَا مُنْقَلِبُوْنَ ترجمہ تحقیق ہم اپنے رب کیطرف پہر جانیوالے ہیں اِنَّا نَطْمَعُ اَنْ يَّغْفِرَ لَنَا رَبُّنَا خَطٰيٰنَا اَنْ كُنَّا اَوَّلَ الْمُؤْمِنِيْنَ ترجمہ تحقیق ہم امید رکہتے ہیں کہ بخشنے واسطے ہمارے پروردگار ہمارے گناہ ہمارے اسواسطے کہ ہوئے ہم اول ایمان لانیوالے سبحان اللہ کیا مہمان نوازی فرمائی کہ سب کی حالت قیام میں اہل اللہ اور کاملین ہوگئے حضرت جنید حقیقت میں بڑے فیاض تہے اور انکی ذات سے بہت کچہہ فیض ہوا حقیر کہتا ہے کیا ہی عمدہ نماز ہے یہ مختصر سا حال نماز کا عرض کیا گیا ہے اور انکے صحابہ اور کاملین کا سجدہ میں وغیرہ اور تمام عاشقانہ ہیئت بنا کر ادب کے ساتہ جناب کبریا میں جانا بیان ہو رہا ہے - الحمد للہ فی زماننا اللہ کے بندے باوجود اجلہ و جلال اور عہدہ جلیل القدر کے امرا صالحین میں سے ایسے ایسے متقی اور دیندار موجود ہیں کہ رات کو سجدہ میں روتے ہیں اور جناب باری میں نہایت عجز و نیاز سے گریہ و زاری کرتے ہیں چنانچہ حضرت عالیجناب

بدر الصلحیٰ ابرار حسن صاحب صاحب بہادر رئیس اعظم شاہجہانپوری حال ڈپٹی کلکٹر ضلع مظفر نگر
جو جو خوبیاں اللہ تعالےٰ نے ذات بابرکات میں عنایت فرمائی ہیں انکا بیان دشوار ہے - آپ نہایت پابند صوم
صلوٰۃ متقی متدین عادل متواضع دیانتدار متین - کم گو - اعلےٰ درجہ کے فیاض - بڑے
صاحب مروت ہیں دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع اور کشادہ ہے - آنکھ میں حیا و شرم بدرجہ غایت ہے - شریف نواز ہیں
اپنے و اعلےٰ کیطرف نظر فلاح ہے - علماء و فقراء کے آپ بڑے قدردان ہیں - آپکا دم غنیمت ہے آپ سے
رونق اسلام ہے - فقیر بھی رئیس ممدوح کا تہِ دل سے شکریہ ادا کرتا ہے **شکریہ** طہّر اللہ قلبک
فی قلوب الابرار وزکّی عملک فی عمل الاخیار - **حضرت عالیجناب معلی القاب بدر الصلحیٰ**
مولانا مولوی سید افتخار علی صاحب خلف الصدق سید انوار علی صاحب رئیس اعظم فرید آباد - جو جو
خوبیاں اللہ تبارک تعالےٰ نے ذات بابرکات میں عنایت فرمائی ہیں بیان انکا نہیں ہو سکتا - آپ سید
سندی اعلےٰ درجہ کے بزرگ ہیں - بڑے دریا دل - فیاض مسکین پرور سخی - آنکھ میں حیا و شرم ہے
پابند صوم و صلوٰۃ متقی - عابد - مرتاض - کل سادات عظام فرید آباد کی ناک معزز مقتدر رئیس ہیں
گویا فرید آباد کی آپ عزت ہیں اور بزرگ ہیں دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع اور کشادہ ہے ہر کہ و مہ آپ کے
لطف و کرم کا مداح ہے اور سچ تو یہ ہے کہ ایسوں ہی سے زینت اسلام ہے فقیر بھی رئیس ممدوح کا تہِ دل سے شکریہ
ادا کرتا ہے **شکریہ** طہّر اللہ قلبک فی قلوب الابرار وزکّی عملک فی عمل الاخیار - یہاں تو
روسا کا دینداری میں یہ حال اور یہ اللہ اور رسول کا خوف ہے - و اکثر حال ملک ایک و خشک روٹی پر احکام اسلام
سے غافل - فاعتبروا یا اولی الالباب - گویا دنیا کی لاکھوں نعمتیں و بیشمار خوبیاں کسیکو اسکی رحمت سے حاصل
ہو جائیں بلکہ یا کی آخر عزیزیا اسکے سے جانا اور ہر چیز کو چھوڑ جانا ہے کیونکہ یہ ترکیب اجسام ایکروز منہدم ہوگی
ہے یہ خاک کا گھر مٹی میں ملنے والا ہے - ہمارا بدن جو وہ حالات جو تیس سال چالیس سال پیشتر آتے ہیں نہ رہا ان حال ہے یہ جب ساٹھ
ہیں اور بال سفید ہونے لگے اور چہرہ کی تازگی میں فرق آنے لگا آنکھ کان بھی جواب دینے لگے سب کیل
پرزے ڈھیلے ہونے لگے طبیعت اپنی کاروبار سے معطل ہونے لگی ایک ان بلبلہ سا بیٹھ گیا سب عیش و آرام
خواب و خیال ہو گئے سب نعمتیں جاتی رہیں پس جب تک اس عالم میں سب نعمتیں اور ہر طرح کی فرحت نصیب

ہوتی

نہوئی تو کچھ بھی نہوا نتیجہ عبرت فقیر کہتا ہے کہ اس قید حیات میں اللہ اور رسول کو خوش کرو چند روز کے عیش و آرام پر کہ جو فنا ہونیوالا ہے دل نہ لگاؤ دنیا میں بندہ ہمیشہ نہ رہیگا آخر سفر دراز درپیش ہے۔ وہاں جانا ہے کہ جہاں سے پھر آنا نہیں **شعر** رخصت دے باغباں کہ ذرا دیکھ لیں چمن ✤ جاتے ہیں وہاں جہاں سے پھر آیا نہ جائیگا ✤

ترک صلوٰۃ سے مشرک ہوجاتا ہے

کما قال اللہ تعالے وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَلَا تَکُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ **ترجمہ** اور قایم کرو نماز کو مت ہو جاؤ مشرکوں سے **فائدہ** یعنی ساتھ ترک کرنے نماز کے کذافی تفسیر حسینی پس جسنے نماز چھوڑ دی وہ مشرکوں میں داخل ہوا اور یہی ہے مفاد کلام شاہ عبدالعزیز دہلوی کا تحت آیت وَمَا کَانَ اللّٰہُ لِیُضِیْعَ اِیْمَانَکُمْ کے اور حدیث میں ہے کہ فرق درمیان بندہ اور درمیان کفر و ایمان کے نماز ہے پس ثابت ہو چھوڑا نماز کو پس تحقیق کہ اسنے شرک کیا **حدیث** قیامت کو روز ملائک شکر کرینگے کہ ہمارا تعالی نے ہم آدمی کی خلقت میں نہیں پیدا کیا مسلمان شکر کرینگے کہ ہمکو یہودی نہ بنایا یہودی کہینگے کہ ہم نصرانی نہیں ہوے نصرانی شکر کرینگے کہ ہم مجوسی نہیں ہوے مجوسی شکر کرینگے کہ کافر نہیں ہوے کافر شکر کرینگے کہ ہم منافق نہیں ہوے منافق شکر کرینگے کہ ہم حاسد نہیں ہوے حاسد شکر کرینگے کہ ہم حیوانات مثل ہاتھی گھوڑے و اونٹ و گدہے و بکری کتے و سور کے نہیں ہوے سور کہیگا الحمد للہ میں تارک الصلوٰۃ تو نہیں ہوا معلوم ہوا تارک الصلوٰۃ سے بدتر کوئی مخلوق دنیا میں نہیں **شعر** شیطان ہزار مرتبہ بہتر رہے بے نماز ✤ کو سجدہ پیش آدم و ایں پیش حق نکرد ✤ **حدیث** عن عبد اللہ بن عمرو بن العاص عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ ذکر الصلوٰۃ یومًا فقال من حافظ علیھا کانت لہ نورًا و برھانًا ونجاتًا یوم القیمۃ ومن لم یحافظ علیھا لم یکن لہ نورا ولا برھانا ولا نجاۃ وکان یوم القیامۃ مع قارون وفرعون و ھامان وابی بن خلف **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ انہوں نے ذکر کیا نماز کا ایکدن پھر فرمایا کہ جسنے محافظت کی نماز پر ہوگی وہ اسکے لیے دن قیامت کی روشنی اور دلیل ایمان کی اور مخلصی آگ سے اور جسنے محافظت نہ کی اسپر نہوگی وہ اسکے لیے روشنی اد-

ذلیل اور نہ نجات اور معذب ہوگا وہ دن قیامت کی ساتھ قارون اور فرعون ہامان اور ابی بن خلف کی **فائدہ** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کفر تارک الصلوٰۃ اعلےٰ درجہ کا کفر ہے ورنہ قیامت کی روز اعلیٰ درجہ کے کافروں کے ساتھ نہوتا **نکتہ عجیبہ** اس حدیث میں نکتہ عجیبہ ہے کہ جسکو غافل کردیا نماز سے اُسکے مال نے وہ قارون کے ساتھ ہوگا۔ اور جسکو غافل کیا نماز سے اُسکے ملک اور سلطنت نے سو وہ ساتھ فرعون کے ہوگا اور جسکو غافل کیا نماز سے اُسکی تجارت نے وہ ساتھ ابی بن خلف کے ہوگا اور جسکو غافل کیا نماز سے اُسکی سرداری اور ملازمت نے وہ ہامان کے ساتھ ہوگا۔

حکایت لطیف ایک شخص دلی میں وارد ہوکر لب دریاے جمن ٹھیرے بولتے نہیں تھے حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب اُنکے پاس تشریف لیگئے۔ اُس شخص نے مولانا صاحب کی تعظیم دی اور حال اپنا اس طرح پر بیان کیا کہ ہم دو شخص اعلےٰ درجہ کے رئیس تھے آپسمیں بہت محبت رکھتے تھے بہت ملکوں کی سیر کی ایکدفعہ دوست میرا بیمار ہوگیا اور قضا کی ہم اُنکو دفن کرنے لگے ایک کٹار پانسو روپیہ کی قیمت کا میری کمر میں تہا وہ نکالکر قبر میں رکہدیا اور وہیں بہول گیا جب آدمی چلے آئے تو وہ مجکو یاد آیا بڑا افسوس کیا رات کی وقت میں نے جاکر قبر کہودی تو دیکھا کٹار بدستور رکھا ہے لیکن وہ مردہ قبر میں نہیں ہے حیران ہوا ایک کہڑکی نظر آئی اندر گیا دیکھا ایک باغ ہے وہ شخص دوست میرے بیٹھے ہیں اور کلام مجید پڑہتے ہیں مجکو دیکھکر بہت خوش ہوکر کہا کیا عمدہ باغ ہے تم اسکی سیر کرو میں سیر کرتا کرتا فاصلہ بعید پر پہونچا وہاں کیا دیکھتا ہوں کہ آتشی مکان ہے لوگونکو پکڑ پکڑ کر اُسمیں ڈالتے ہیں اور بہت بیرحمی سے عذاب دیتے ہیں ایک شخص نے میرا ہاتہ زور سے پکڑا کہ ابتک اُسکی انگلیوں کے نشان موجود ہیں کہا تو نماز کیوں نہیں پڑہتا تو نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نہ فرمائی کی ہم تجکو عذاب دینگے اُس عرصہ میں ہی شخص فوت شدہ تلاش کرتے کرتے وہاں پر آپہونچا کہا یہ مر نہیں ہیں نہ ہیں بعد مرنیکے تمکو اختیار ہے ابتو میری **ملاقات** کو آئے ہیں بڑی مشکل سے اُنہوں نے مجکو چہڑایا جب سے وحشت مزاج پر آگئی سب کچھ چھوڑ کر فقیر ہوگیا ہوں آخرت کا فکر بہت دامنگیر ہے کوئی اچھا نہیں لگتا۔ وہی عذاب آنکھوں کے سامنے ہے شاہ صاحب آپ مجکو نماز سکھلا۔ لکھا ہے کہ شاہ صاحب اُنکو ساتہ لے آئے اور نماز سکھلائی وہ شخص

تا مدت عمر خدمت میں حاضر رہے انکو کسی نے ہنستے نہیں دیکھا تا عمر روتے رہے **فقیر** کہتا ہے
کہ اس حکایت کے پڑھنے والوں اور سننے والوں اور سنانیوالوں کو عبرت ہو۔

بے دلی سے نماز پڑھنا بہت برا ہے

کما قال اللہ تعالیٰ فویل للمصلین الذین ھم عن صلوٰتہم ساھون **ترجمہ** پس ویل ہے
اُن نماز پڑھنے والوں کے لئے جو اپنی نماز سے بے خبر ہیں **حدیث** عن ابی قتادہ قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسوٗ الناس سرقۃ الذی یسرق من صلوتہ قالوا یا رسول اللہ
وکیف یسرقہا من صلوتہ قال لا یتم رکوعہا ولا سجودھا وخشوعھا رواہ احمد ورواہ
ابو العلی والبوداؤد وطیالسی عن ابو سعید مرفوعاً قال العزیزی اسنادہ صحیح ورواہ الطبرانی نحوہ **ترجمہ** فرمایا
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت برا لوگوں کا چوری میں وہ شخص ہے کہ چوری کرتا ہے اپنی نماز سے
صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ کسطرح چوری کرتا ہے اپنی نماز سے فرمایا نہیں پورا کرتا رکوع اسکا اور نہ
سجود و خشوع اسکا **فائدہ** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پورا نکرنا رکوع وسجود اور خشوع کا نماز میں جیسا کہ
اس زمانہ میں مروج اور معمول ہے گناہ کبیرہ ہے **لطیفہ عجیب** ایک وقت حضرت زین العابدین علیہ السلام
مسجد کوفہ میں تشریف رکھتے تھے ایک اعرابی آکر نماز جلدی جلدی پڑھنے لگا بعد نماز کے دعا مانگنی
شروع کی کہ یا اللہ تو مجھکو حوریں عنایت کر اور جنت عطا فرما اسوقت حضرت زین العابدین نے قریب ہو کر
فرمایا کہ بھائی تیری نماز تو خلاف رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ہے تو حوریں اور جنت کی کیا طلب ہے
تو نے تو منافقوں کی سی نماز پڑھی پھر جنت اور حوریں کہاں۔ جیسا کام ویسا انعام جیسی محبت
ویسا ہی مرتبہ ملیگا **شعر** گندم گندم سے جو سے جو ہے + پاؤگے وہی جو بو رہے ہو یہ فرمانا حضرت
امام زین العابدین کا اس اعرابی کو برا ناگوار معلوم ہوا۔ بے ادبی پر مستعد ہو گیا۔ لکھا ہے کہ اسوقت
اس اعرابی کے روبرو دوزخ کیا گیا۔ کہ حضرت امام زین العابدین نے سچ تو کہا ہے تو نے بیشک نماز
منافقوں کی سی پڑھی ہے تیرے لئے دوزخ ہی لائق ہے تو نہیں جانتا کہ یہ کون ہیں **شعر** ھذا ابن فاطمۃ
اِن کُنتَ جاھلہ + بجدہٖ انبیاءُ اللہ قد ختموا + **ترجمہ** یہ حضرت فاطمہ کے فرزند ہیں

اگر تو انکو نہیں جانتا ہے تو اب جان لے انکا نام زین العابدین ہے انہیں کے جد پر اللہ کے نبیوں کا
خاتمہ ہوا ہے۔ **حکایت بزرگزادہ** ایک بزرگ مسجد میں تشریف لائے اُنکے ساتھ ایک اُنکا چھوٹا سا لڑکا
تھا جب وہ بزرگ نماز میں مشغول ہوگئے تو اُس لڑکے نے نماز پڑھنے والوں کی جوتیوں کو دو جگہ علیحدہ علیحدہ
کر دیا۔ بعد نماز کے لوگوں نے پوچھا کہ اے لڑکے تو نے یہ کیا۔ کہا کہ ایک جگہ جوتیاں جنتیوں کی ہیں اور
دوسری جگہ دوزخیوں کی۔ لوگوں نے کہا کہ اسکا کیا ثبوت ہے۔ کہا کہ اللہ تعالے فرماتا ہے فَوَیْلٌ لِّلْمُصَلِّیْنَ
الَّذِیْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ ترجمہ پس وائے یعنی دوزخ ہے واسطے اُن نماز پڑھنے والو
کی کہ وہ جو نماز اپنی سے بیخبر ہیں یعنی جو لوگ کہ احکام نماز سے غافل ہیں۔ **فقیر** کہتا ہے یہ بات سب پر
واضح ہے کہ بعہد بادشاہ محمد شاہ مرحوم نادر شاہ **درانی** نے قتل عام کیا بعدہ یہ خبر جب بادشاہ محمد شاہ
کو ہوئی تو نادر شاہ کے پاس گیا اور کہا کہ بھائی تو نے بہت مسلمانوں کو ناحق قتل کر دیا۔ آپ خدا کے آگے
کیا جواب دینگے۔ میں اب آپ سے امن چاہتا ہوں۔ نادر شاہ نے اسکے جواب میں کہا کہ میں نے تو کوئی مسلمان
نہیں مارا ایک مسلمانوں کو امن دیا ہے۔ محمد شاہ نے کہا کہ میں کیونکر اسکا یقین کروں نادر شاہ نے کہا کہ آپکے
یہاں کوئی نامی **تیلی** ہے۔ کہا ہاں۔ فرمایا اُسکو بلواؤ۔ جب وہ تیلی آیا تو نادر شاہ نے اُس سے پوچھا کہ
ایک لاکھ من تلوں میں سے کسقدر تیل نکلتا ہے اُسنے عرض کیا کہ اسقدر۔ نادر شاہ نے کہا کہ فرض و واجب نماز
کتنے ہیں۔ کہا یہ تو میں نہیں جانتا۔ لکھا ہے کہ نادر شاہ نے اُسکو اپنے ہاتھ سے قتل کیا اور محمد شاہ سے
کہا کہ میں نے ایسے مسلمانوں کو مارا ہے جو صرف نام کے مسلمان ہیں احکام اسلام سے واقف نہیں۔ **ناظرین** کو
اسکے پڑھنے سے عبرت ہونی چاہیے کہ ہم کس درجہ کے مسلمان ہیں۔ اگر احکام اسلام سے واقف ہیں تو بہتر ورنہ
احکام اسلام کوشش کرکے حاصل کرنے چاہیئں **نقل لطیف** ایک بادشاہ نے اپنے وزیر کو حکم دیا
کہ کل ہمارے دربار میں ایسے لوگ پیش کرو کہ جنہوں نے ایک علم میں دعوے کیا ہو اور اُس علم سے واقف نہوں۔
وزیر نے کہا بہت اچھا۔ کل ایسے لوگ پیش خدمت کرونگا۔ دوسرے روز وزیر نے دو چار ڈھول بجانیوالوں کو
پیش کیا۔ بادشاہ نے پوچھا وزیر یہ کون لوگ ہیں عرض کیا کہ حضور یہ وہی لوگ ہیں کہ انہوں نے علم راگ میں دعوے
کیا ہے اور کچھ نہیں جانتے۔ بادشاہ نے اُنسے پوچھا کہ تم کون ہو۔ عرض کیا کہ جہاں پناہ ہم لوگ گنج میں ڈھول

سجانے والے ۔ بادشاہ نے کہا تم کیا کام کرتے ہو ۔ عرض کیا کہ جہاں پناہ کچھ راگ گا کر مانگ کھاتے ہیں
بادشاہ نے پوچھا کہ بتاؤ کتنے راگ اور راگنیاں ہیں ۔ عرض کیا کہ حضور یہ تو ہم نہیں جانتے بادشاہ نے حکم کیا کہ انکو
ہمارے دربار سے نکالدو کہ انہوں نے علم راگ میں دعوے کیا اور کچھ نہیں جانتے **نتیجہ** اگر احکام اسلام میں
ہمارا یہی حال رہا تو اس بادشاہ شہنشاہ حقیقی وحدہ لاشریک کے دربار سے بیشک نکالے جائینگے ۔ اسوقت
سوائے حسرت اور ندامت کے کچھ نہ ہوگا ۔ فَاعْتَبِرُوا یَا اُولِی الْاَبْصَارِ ۔ وَمَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ ۔

نماز جماعت کے ساتھ پڑھنے کی فضیلت

حدیث ۔ روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس نے
نماز پڑھی خدا کے لئے چالیس دن جماعت میں اسطرح سے کہ پائی تکبیر اولی لکھی جاتی ہیں واسطے اسکے دو خلاصیاں **ایک**
آگ دوزخ سے اور **دوسرے** نفاق سے (یعنی اللہ اس میں یہ کہتا ہے اسکو دنیا میں علامات منافقوں سے جیسے
ریا کسل نماز میں ۔ جھوٹ بولنا وعدہ خلافی کرنا اور فحش بکنے وغیرہ سے **حکایت لطیف** ایک
بزرگ کے ہمسایہ میں ایک شخص رہتا تھا ۔ دن رات اسکا یہی شیوہ تھا جھوٹ بولنا اور فحش بکنا ۔ اس بزرگ نے
اس خیال سے کہ ہمسایہ کا حق بہت ہوتا ہے اگر یہ اس حدیث پر چالیس روز عمل کرلے تو یہ عادت اسکی
جاتی رہیگی اس بزرگ نے اس سے کہا کہ میں تمکو نوکر رکھنا چاہتا ہوں ۔ چار روپیہ ماہواری دونگا ۔
کہا منظور ہیں ۔ عرض کیا کام کیا ہوگا ۔ فرمایا چالیس روز تک میرے ساتھ جماعت سے نماز پڑھنی ہوگی ۔ اس
بزرگ نے اس حکمت عملی سے چالیس روز تک نماز باجماعت پڑھائی ۔ بعد چالیس روز کے اسنے تنخواہ چاہی اس
بزرگ نے کہا میں نے اس حکمت سے چاہا تھا کہ تو اس حدیث پر عمل کریگا تو تیری یہ عادت جاتی رہیگی ۔ اسنے
کہا کہ حضرت میں نے تو یہی نماز چالیس روز بے وضو ہی ٹرکائی ہے افسوس اس بے دلی کے کیا کہنے ہیں **سبحان
اللہ** یہ نماز جسکو بخاری اور مسلم نے حضرت ابوہریرہ رض سے روایت کیا ہے ۔ کہا فرمایا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے لَا یَزَالُ اَحَدُکُمْ فِی الصَّلٰوۃِ مَا انْتَظَرَ الصَّلٰوۃَ **ترجمہ** یعنی ہمیشہ ایک تم میں کا
نماز میں ہے جبتک انتظاری کرتا ہے جماعت کی یعنی مسجد میں بیٹھکر جبتک جماعت کی انتظاری کرتا ہے نماز میں ہے
اس حدیث سے فضیلت جماعت اور انتظاری جماعت کا ثواب بہت کچھ ثابت ہوتا ہے **نقل** ہے کہ کسی شہر

 میں

میں ایک سوداگر دیندار کا مال کثیر تجارت ایک مکان میں رکھا ہوا تھا - وہ سوداگر مسجد میں باجماعت
نماز پڑھ رہا تھا - اسکے نوکر نے آکر کہا کہ حضرت مال والے مکان میں آگ لگ گئی ہے آپ جلد چلیئے - فرمایا
یہاں پر جماعت تیار ہے میں نہیں آ سکتا - لکھا ہے اُسنے اچھی طرح باطمینان نماز جماعت سے فراغت پائی
دل میں خیال کہ حضرت نے فرمایا ہے مَن كَانَ لِلّٰهِ كَانَ اللّٰهُ لَهٗ یعنی جو اللہ کے کام میں ہے اللہ اُسکے
کام میں ہے یہ نہیں ہو سکتا کہ میں اللہ کے کام میں ہوں اور مال میرا جلجاے اسی حالت میں سکو غنودگی پیدا
ہوئی کیا دیکھتا ہے کہ حضرت تشریف رکھتے ہیں اور ارشاد فرماتے ہیں کہ میں تیرے مال کی حفاظت کرکے
ابھی آیا ہوں مال تیرا جلا نہیں خدا نے مجھے رحمت بنا کے تیرے پاس بھیجا ہے کہ تیرا امتی تیری حدیث
کا پابند ہے ہم اسکے مال کے حافظ ہیں اور تجھے بشارت کے لیے بھیجتے ہیں کہ بیشک جو ہمارے کام میں ہے
ہم اسکے کام میں ہیں - اللہ اللہ یہ دیندار لوگ کہاں گئے **شعر** سر احکام دین پر جھکا دینے والے ❋ خدا
کے لیے گھر لٹا دینے والے ❋ الحمد للہ فی زمانناہی اللہ کے بندے اس حدیث کے عامل موجود ہیں کہ جن سے ہزارہا
بندگان خدا کو فیض ہے چنانچہ **سر آمد حکماء سر حلقہ اطباء علامہ** زماں عالی خاندان حکیم
محمد حسن رضا صاحب خلف الرشید حکیم علامہ قادر خاں صاحب ساکنہ بستی علاؤ الدین ریاست پٹیالہ جو جو خوبیاں اللہ تعالٰے نے ذات
بابرکات میں عطا فرمائی ہیں بیان نہیں ہو سکتیں جس وصف کو جی میں میزان فکر میں وزن کرتا ہوں تو ایک کو ایک
سے برتر پاتا ہوں - آپ عابد متقی - پابند صوم و صلوٰۃ - تہجد گذار - سیر چشم - سر تا پا خلیق - شریف نواز
مسکین پرور - عاشق رسول اللہ - خوش عقیدہ - اوصاف حمیدہ اخلاق گزیدہ آپکے خارج از تقریر و بیرون از تحریر ہیں - علم اخلاق و فن طبابت میں اکثر شاگرد
بے نظیر مثیل فی مطلق نے وہ دست شفا عطا کیا ہے - کہ جس مریض کے علاج سے مسیحا ہاتھ اُٹھائے - وہ حضرت کے
ایک نسخہ سے بھلا چنگا ہو جائے - ارسطو اور افلاطون آپ کے زمانہ میں ہوتے تو بمقتضائے رشک و غیرت اپنی
زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھتے - ادنٰے نسخہ نویس حضرت کے مطب کا علو سیتیان کے نسخہ پر نام دھرتا ہے حضرت کے
دست شفا میں عنایت الٰہی سے وہ تاثیر ہے کہ خاک کی چٹکی میں خاصیت اکسیر ہے - دہلی کے بگڑے ہوئے بیمار
حضرت کے نسخہ سے شفا پاتے ہیں - دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع ہے ادنٰے اور اعلٰے مریضوں سے باخلاق پیش آتے
ہیں بڑے بڑے حکام سرکار خدمت میں جاتے ہیں - ایسا حکیم دیندار نہ دیکھا اُٹھتا ہر وقت تلاوت قرآن

میں مشغول رہتے ہیں ... یہ ہی سے رونق اسلام ہے **فقیر** بھی حلیم صاحب کا دل سے
شکریہ ادا کرتا ہے **شکریہ** طیبھما اللہ قلبك فی قلوب الابرار و زکی عملك فی عمل الاخیار ۔

کیا پیارا نام ہے اللہ کا

سچ ہے یہ ایسا ہی نام نامی ہے کہ عاشقان الٰہی سکے زینت ہیں ۔ **حکایت** سعدون مجنون کا معمول
تہا کہ اپنے کف دست پر اللہ لکہے پہرتے تہے لوگ پوچہتے تہے یہ کیا ہے تو فرماتے کہ پہلے میں نے اللہ کا لفظ دل
و زبان پر لکہا تہا کہ مجکو غیر کیطرف رغبت نہو ۔ اب میں اُسکو ہتیلیوں پر لکہے پہرتا ہوں کہ میری نظر
غیر پر نہ پڑے **حکایت** سلطان العارفین بایزید بسطامی قدس سرہ نے اثنا ے راہ میں دیکہا کہ عمارت
تیار ہو رہی ہے اسمیں ایک مزدور تہا جب اینٹ اُٹہاتا تو کہتا اللہ اور جب اینٹ دیتا تو کہتا اللہ ۔ حضرت
یہ حال دیکہکر بیحال ہو گئے چہرہ کا رنگ متغیر ہوا فرمانے لگے بارخدایا میں جانتا تہا کہ دل کے کاموں کی بنا اللہ پر ہے
اب دیکہا تو کل کاموں کی بنا ہی اللہ ہی پر ہے ۔ ندا آئی کہ ہاں اے بایزید اللہ کا نام وہ فرزانہ ہے کہ دوست دشمن یگانہ
بیگانہ ہر ایک اُسکا پروانہ ہے **اشعار** اللہ اللہ این چہ شیریں نام ❊ شیر و شکر مے شود جانم تمام ❊ اللہ اللہ
مستم از نام خدا ۔ مے چکد از ہر رگم باوفق جدا ❊ اللہ اللہ انت لی نعم الوکیل ❊ انت ربی انت بی
یا جلیل ❊ اللہ اللہ گو برو تا سقف عرش ❊ بہر معراج تو گردد چرخ فرش ❊ اللہ اللہ این چہ نام خوش مذاق ❊ نخمہ فرش
جان را رواق **حدیث** جب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے صدقہ کی ترغیب دی تو بقدر استعداد و
فراخ حوصلہ ہر ایک اپنا مال لاتا تہا حضرت فرماتے تہے ماخلفت لعیالك اپنی اولاد کے لئے
کیا چہوڑا کوئی ربع کوئی ثلث کوئی نصف بتاتا تہا جب ابوبکر صدیق اپنا سب مال اُٹہا لائے تو حسب دستور
حضرت نے استفسار فرمایا ماخلفت لعیالك تو نے اپنے بچوں کے لئے کیا چہوڑا عرض کیا اللہ
سبحان اللہ اہلبیت کی کچہہ اور ہی شان ہے ۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اپنی جان تک اللہ کے رستہ
میں نثار کردی ۔ جان ایک نہایت عمدہ چیز ہے مال کی اسکے آگے کچہہ حقیقت نہیں روایت ہے کہ امیر المومنین
حضرت علی کرم اللہ وجہہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جگہہ سوئے کہ اگر خدا نکردہ کفار رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا
قصد کریں تو میں آپ پر سے اپنی جان قربان کر دوں حق تعالے نے حضرت جبرئیل اور میکائیل

بعض اس عاجز کی رسمت کا نام الکہف اپنی کتاب میں درج کرتا ہوں ۱۲

علیہما السلام سے فرمایا کہ تمہارے درمیان میں نے برادری کی اور ایک کی عمر دوسرے سے بڑی کی تم میں ایسا کون ہے کہ اپنی جان دوسرے کے لئے دیدے جیسا اسوقت علیؑ نے کیا ہے میں نے اسکو محمدؐ کے ساتھ برادری دی سو اُسنے اپنی جان فدا کر دی ہے دیکھو اپنے بھائی کی جگہہ سو رہا ہے تم دونو جاؤ اور اسکو دشمن سے بچاؤ۔ دونوں آئے جبرئیل علیہ السلام سرہانے اور میکائیل علیہ السلام پائنتی کھڑے ہوئے کہتے تھے تیرے اس حوصلہ عالی پر ہزار آفرین ہے اے فرزند ابو طالب کے۔ خدائے تعالے اپنے فرشتوں کے ساتھ تیری ذات سے فخر کرتا ہے اور یہ آیت نازل ہوئی وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْرِي نَفْسَهُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ سبحان اللہ ان لوگوں کو اللہ سے کیا محبت تھی ایک ہم لوگ ہیں کہ دو خشک روٹیوں پر اسکے نام کو فراموش کر رکھا ہے الحمد للہ فی زمانا بھی ایسے دیندار بندگان خاص اللہ کے صالحین اور متقی لوگ دنیا میں موجود ہیں کہ محبت الٰہی انپر یہاں تک ترقی کی ہے کہ ہر کاروبار میں اُسیکا واسطہ اور اُسی کا ذکر مقدم سمجھا ہے اور اپنی خواہش نفسانی کو مقابلہ احکام اللہ و رسول بالکل مٹا دیا ہے میں بھی انکا نام نامی بطور یادداشت اپنی کتاب میں درج کرتا ہوں چنانچہ **حضرت عالیجناب ممدوح الالقاب میر ریاض علی صاحب** خلف الرشید میر انتظام علی صاحب مرحوم رئیس اعظم فریدآباد۔ جو جو خوبیاں اللہ تعالے نے ذات بابرکات میں عطا فرمائی ہیں بیان نہیں کرسکتا آپ سید سندی۔ بڑے ملنسار۔ عابد۔ مرتاض۔ پابند صوم و صلوٰۃ متقی۔ بڑے فیاض۔ شریف نواز قدردان علماء و فضلاء۔ دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع اور کشادہ ہے۔ بامروت آدمی ہیں۔ علماء کے ساتھ بڑی فراخدلی اور کشادہ پیشانی سے سلوک ہوتے ہیں کار خیر کیطرف بہت خیال ہے **فقیر** بھی رئیس صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہے **شکریہ** طہر اللّٰہ قلوبنا فی قلوب الابرار و ذکی اعمالنا فی عمل الاخیار۔

بیان عاملان قرآن و عابدان بنی اسرائیل

حکایت ریاض القدس میں لکھا ہے کہ عبد اللہ بن زید نے ایک فقیر دلگیر کو دیکھا کہ راہ میں پڑا ہے نہ آنکھ ہے نہ کان ہاتھ ہے نہ پاؤں بفصاحت تمام شکر ادا کرتا ہے اور بار بار کہتا ہے کہ مجھپر بڑی اللہ کی نعمت ہے عبد اللہ نے کہا اے بندہ خدا شکرگذاری کے اسباب تیری ذات میں بالکل مفقود ہیں تو کس چیز اللہ کا شکر ادا کرتا ہے۔ کہا اے بطال تو عجب نادان ہے اللہ نے جو مجھپر عنایت کی کسی پر کی ہو گی کیونکہ مجھ سے معصیت

گو آلات اختراع فرمائے اگر آنکھ ہوتی میں نے بری چیز کو دیکھتا اگر کان ہوتے میں بری بات سنتا اگر
ہاتھ ہوتے اُنسے بری چیز پکڑتا یا ناحق کسیکو ستاتا - اگر پاؤں ہوتے تو بُرے کام کیطرف دوڑتا تا شکر کرتا ہوں
کہ اللہ کا یہ فضل کیا کم ہے کہ دل میرا سلامت ہے - اور زبان میری اُسکا شکر ادا کرتی ہے تا فردائے قیامت
شکر گذار دل میں چھپائے پاؤں **حکایت** شیخ ذوالنون نے ایک اعرابی کو دیکھا کہ پڑا سسکتا ہے فرمایا
آہ و نالہ محبت کیا تو عاشق ہے بولا - بلی - ہاں میں عاشق ہوں فرمایا کہ تیرا محبوب تجھ سے موافق ہے
یا مخالف - کہا موافق ہے - فرمایا - نزدیک ہے یا دور - کہا نزدیک ہے - فرمایا اگر محبوب موافق قریب ہے
یہ ضعف و ناتوانی نہایت عجیب - کہا یا بطال اما عرفت ان عذاب القرب اشد من
عذاب البعد ؎ عاشقانرا در فراق و در وصال * حاصل جز نیست بالکشیدن مال مال بسوز
وصل از سوز ہجران صعب تر در بیان قصہ موسیٰ نگر * چونکہ ہنگام مناجات آمدے * پائے کوبان سوئے
میقات آمدے * در فراقش ذوق شکر سابقا * در وصالش خر موسیٰ صاعقا * در فراقش وہم
جوشش ہمیں * در وصال افتادہ مدہوشش ہمیں * در فراق صبر خود کار دل ست * در وصالش
صبر کردن مشکل ست * تا کہ پروانہ جدا از شمع بود * خاطر از سوز نہانی جمع بود * چونکہ با شمعش وصال
آمد پدید * ہمیں جیبانہ بربان ان مسکین رسید * سوخت خود را تا بکلی شمع شد * تفرقہ بگذاشت
عین جمع شد * تا جمال شمع را افروختند * ہستی پروانہ یکسر سوختند * در ظہور نور آن شمع طراز
حاصل پروانہ سوزست و گداز - **حکایت** ہے کہ حضرت موسیٰ نے ایک عابد کو صحرا میں دیکھا کہ
اپنے سرے کی ریاضت اور مجاہدہ میں مصروف ہے اور پرندے ہوا اور چرند ہائے صحرا اسکے ساتھ مانوس
آپ اُسکا اعزاز بجا لائے حکم پہنچا کہ اسے موسیٰ یہ مرد باوجود اس عبادت اور سنت کے دوزخی ہے آپکا رنگ
فق ہوا عابد کو یہ مضمون سنایا عابد نے کہا اے موسیٰ اندیشہ کا مقام نہیں ہے جبتک سیر دم میں تن ہے
اسکی یاد میں خوش و خرم ہوں من بعد پھر وہ جہاں پہنچائیگا میں راضی ہوں - اُسیوقت حکم پہنچا اے موسیٰ
یہ جو تجھے راضی ہوا اب میں نے اسپر بہشت واجب کی - سو یہ مقام غور ہے کہ جو شخص ایسا دوزخی ہو
اور بعجز رضا بالقضا ہو جائے ہم بھی اگر راضی برضا اور صابر بہ بلا اور شاکر بہ نعما ہوں اور عقبیٰ میں

فائز بلقا و رضا ہو جاویں کیا عجب ہے ۔ الحمد للہ فی زماننا اللہ کے بندے ایسے دیندار موجود ہیں جو حکام اہی ایسے رضا بالقضا راضی ہو کر سمجھے ہیں کہ انکی عالی ہمتی پر ہزار آفرین ہے باوجود ایسے محکمہ کی ملازمت کے پابندی دینداری اور پابندی صوم و صلوٰۃ بہ نسبت اور لوگوں اس محکمہ کے انکو افضل الناس ہی کہا جاوے تو درست ہے چنانچہ

حضرت عالیجناب فیضمآب سجاد و تعلیمی انصاحب خلف الرشید صفدر جنگ خانصاحب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس

جو جو خوبیاں اللہ تعالےٰ نے ذات بابرکات میں عطا فرمائی ہیں مجھ سے بیان نہیں ہو سکتیں آپ دیندار پابند صوم و صلوٰۃ ۔ تہجد گذار ۔ خدا ترس ۔ فیاض ۔ کم گو ۔ عادل ۔ متواضع ۔ بڑے صاحب مروت ہیں ۔ دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع ہے ۔ علما کے آپ بڑے قدردان ہیں ۔ برتاؤ آپکا بڑا عمدہ ہے چھوٹے مقام کو آپنے چھوٹا اور ہانکی عالیجشم پر آپ ہی ۔ قطع نظر اسکے آپ ہے ملازمین بالتحقیق کو ۔ احکام اسلام کا اکثر حکم کرتے رہتے ہیں ۔ اسوقت آپ تہانہ بہروالہ ضلع رہتک میں مقیم ہیں فقیر بھی آپ کا شکریہ ادا کرتا ہے

شکریہ طھر اللہ قلبک فی قلوب الابرار و زکی عمالک فی عمل الاخیار

فضیلت علمار امت محمدیہ

حدیث فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عُلَمَاءُ اُمَّتِی کَاَنْبِیَاءِ بَنِی اِسْرَائِیْلَ **ترجمہ** علما امت میری کے مثل انبیار بنی اسرائیل کے ہیں یعنی میری امت کے عالم ایسے ہیں جیسے کہ بنی اسرائیل کے پیغمبر اگر اس حدیث سے یہ مطلب سمجھا جاوے کہ علمائے امت محمدیہ مراتب و مناسب میں مثل موسیٰ و عیسیٰ و ہارون علیہم السلام وغیرہ وغیرہ کے ہیں یہ منشا ہمارے رسول خدا کا نہیں بلکہ منشا جناب سید عالم کا علمائے امتی کانبیار بنی اسرائیل سے یہ ہے کہ میری امت کے علماء سے ایسی ہدایت بندگان خدا کو ہوگی جیسے کہ انبیار بنی اسرائیل سے ہوئی ہے

فقیر کہتا ہے ہمارے نبی علیہ السلام کی امت میں مختلف استعداد کے لوگ ہیں جنکے چار مرتبہ ہیں (۱) عام لوگ ہیں جنکو خدا اور رسول کا کلام پڑھکر سنایا جاتا ہے ۔ اسی لیے فرمایا ۔ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِكَ (۲) مرتبہ علمار ظواہریہ (۳) مرتبہ خاص لوگوں کا ہے ۔ انکو وہ کتاب سکھائی جاتی ہے یہی عام علما کا مرتبہ ہے اور بعض کو حکمت یعنی شریعت کے اسرار بتلائے جاتے ہیں ۔ یہ مرتبہ علمار مجتہدین کا ہے ۔ ان دو گروہ کو لیے ۔ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ فرمایا اور اس لیے کہ اگر نبی کی امت میں یہ دو گروہ نہ ہوں

تو اسکی ہدایت کا سلسلہ بعد اسکے منقطع ہو جاوے چونکہ حسب سول کے لئے حضرت ابراہیم یہ دعا کرتے ہیں
رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ
وہ رسول ختم المرسلین ہیں اسکے بعد نبی کے آنیکی حاجت نہیں اسلئے اسکے وارث علماء و ائمہ مجتہدین
ہونے چاہئیں کہ انکے بعد اس سلسلہ ہدایت کو قایم رکہیں اسلئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل **ف** یہاں سے یہ بھی معلوم ہوا کہ ظاہر الفاظ قرآن کے معنی
کے علاوہ اور بھی وہ کچھ اسرار قرآن میں ہیں کہ جو خاص لوگوں کا حصہ ہے جو نئی روشنی کے لوگ اسکو نہیں
پہنچ سکتے اور یہ امر بدیہی ہے اسلئے نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ لوگوں کی اس علم دین میں حاصل کرنے میں مختلف
حالات ہیں (رواہ البخاری) پس وہ جو بعض جہلا صرف ظاہری مطلب پر انحصار کرکے ان
لوگوں کی فضیلت کا انکار کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ قرآن کے سمجھنے کے لئے کیا چاہئیے وہ بیخبر ہیں
(۴) مرتبہ اخص الخواص لوگوں کا ہے کہ جنکا جوہر روح آئینہ کیطرح برکت نبی علیہ السلام سے پاک اور
صاف ہی اور اسمیں پورا پورا انوار نبوت کا انعکاس ہوتا ہے کہ جسطرح آئینہ میں ہو بہو باہر کی چیز دکھائی
دیتی ہے۔ یہ لوگ نبی کے قائم مقام ہوتے ہیں جنکو اولیاء اللہ کہتے ہیں سو انکے لئے وَيُزَكِّيهِمْ فرمایا
یہ لوگ صحابہ میں تو عموماً تھے کہ بعد حضرت کے ان لوگوں کے فیض سے جہان منور ہو گیا۔ الحمد للہ اس
زمانہ میں بھی ایسے علماء صالحین موجود ہیں کہ جنکی ذات سے بندگان خدا کو بڑا فیض ہو رہا ہے
جیسے کہ پٹیالہ میں ہمارے ذی عزت مقتدر **عالیجناب معلے القاب** بدر الصلحاء و فخر العلماء رئیس
السلمین حامی دین متین سید المرسلین شمس العلماء اکمل الکملا شریعت پناہ حقیقت آگاہ رہنمائے
آفاق حضرت مولانا و مخدومنا مولوی حافظ محمد اسحاق صاحب محدث و مفتی و سلطان الواعظین ریاست
پٹیالہ دام فیضہ۔ جو جو خوبیاں اللہ تعالے نے ذات بابرکات میں عطا فرمائی ہیں اُنمیں سے اگر
ایک شمہ لکھوں تو کیا امکان ہے حسن خوبی کو میران فکر میں وزن کیا تو ایک کو ایک سے برتر پایا
یہ حضرت جامع کمالات صوری و معنوی اور نکتہ سنج حدیث نبوی ہیں آپ کے اظہار اوصاف میں
نہ زبان کو طاقت تقریر اور نہ قلم کو یارائے تحریر دلائل عقلیہ اور فنون حکمیہ گویا آپ طبع وقاد سے اعتبار

اور علوم ادبیہ کو آپکی زباندانی سے افتخار۔ خلق وحلم کا کچھ حساب نہیں سحر البیانی نہیں دے
زمیں پر آپکا جواب نہیں اللہ جل جلالہٗ نے اُس شہر میں ایسے ہادی اور حامی اسلام والمسلمین کو مقیم
کردیا کہ جس شہر میں اسوائے شرک وکفر کے دوسری بات نہ تھی وہ وہ اعتقاد باطلہ وہ وہ خیالات
فاسدہ خرابی در خرابی پیچ در پیچ جہالت پر جہالت تہی نہ عقیدہ صحیح نہ اخلاق درست نہ احوال سنجیدہ
نہ افعال پسندیدہ نہ لیاقت نہ اہلیت نہ آدمیت نہ انسانیت نہ ادب نہ آداب نہ اچھی گفتگو
نہ اچھی رفتار ایسے شہر کے لوگونکو آپکی صحبت نے رشک علماء و فضلاء و حکماء و عقلا بنادیا اللہ اللہ آپکی صحبت
نے اُنکی طبیعتوں کو ایسا بدل دیا گویا جیسے کہ کسی نے سحر کردیا بجائے غیر اللہ اُنکا یار قرآن بنادیا ایسے شہر
میں نماز اور جمعہ جماعت کا ہونا کہ جمعہ کو جامع مسجد میں پانسو آدمی موجود ہیں یہ صرف آپکی ذات کا فیض
ہے کہ اسوقت ہزاروں بے نمازی نمازی ہوگئے اور دن بدن ترقی اسلام ہوتی چلی جاتی ہے آپکی
وعظ میں اللہ نے وہ تاثیر رکھی ہے کہ ہزاروں کو ہدایت ہوگئی آپکا کلام وہ پُر تاثیر ہے کہ سینہ عرفان کو
چیرتا چلا جاتا ہے بہرحال آپکی ذات فیض آیات سے ہزارہا بندگان خدا کو فیض ہے آپکی ذات فی زماننا
بہت غنیمت ہے سچ تو یہ ہے کہ ایسوں ہی سے اسلام کی زینت ہے آپکا ہونا اسوقت مغتنمات میں سے
ہے **فقیر** بھی مولانا ے موصوف کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہے **شکریہ** یہ ہے طَهَّرَ اللّٰهُ قَلْبَكَ فِي
قُلُوْبِ الْاَبْرَارِ وَزَكّٰى عَمَلَكَ فِي عَمَلِ الْاَخْيَارِ اور **کانپور** میں **حضرت صدر الصلحاء**
عالم العلماء افضل الفضلاء سردار الواعظین مولانا مولوی حاجی حافظ **اشرف علی** صاحب واعظ جامع مسجد
کانپور دام فیوضہ۔ جو جو خوبیاں اللہ تعالے نے ذات بابرکات میں عطا فرمائی ہیں قلم کو طاقت نہیں
کہ اُنکے اوصاف حمیدہ سے ایک حرف لکھے۔ حق سبحانہ تعالے نے اُس شہر میں ایسے ہادی و حامی اسلام
والمسلمین کو مقیم کردیا کہ جنکے وعظ میں اللہ نے ایسی برکت دی ہے کہ اسوقت ہزاروں بے نمازی
نمازی ہوگئے ہر محلہ میں نماز کا ایک جوش ہے ایک دوسرے کو نماز کی ہدایت کرتا ہے جسکو نہیں آتی اُنکو بتلاتا
ہے شہر میں اُن مسجدوں میں جنمیں پانچ وقتوں میں شاید ایک وقت بھی دو ایک نمازی کی صورت
نہیں دکھائی دیتی تھی اب اُن مسجدوں میں ایسی بڑی جماعت نمازیوں کی نظر آتی ہے کہ جگہ نہیں ملتی

کمہاروں کی بہیاں لوٹے وضو کیلئے دستیاب نہیں ہوتے مولانا کی ہمت پر ہزار آفریں ہے فقیر بھی مولانا موصوف کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہے شکریہ طہر اللہ قلبک فی قلوب الابرار و زکی عملک فی عمل الاخیار صاحب خلق محمدی تابع شریعت احمدی اشرف العظام افضل الکرام ملک سیرت فرشتہ صورت ہادی شریعت عمدۃ الواعظین حضرت مولانا مولوی قاضی محمد وزیر الدین صاحب. واعظ جامع مسجد دہلی دام فیوضہ جو جو خوبیاں اللہ تعالے نے آپ کی ذات بابرکات میں عطا فرمائی ہیں قلم کو کہاں طاقت کہ تحریر کرے آپ اعلے درجہ کے واعظ ہیں آپکا کلام نہایت پرتاثیر ہے آپکے وعظ میں لوگوں پر رقت طاری ہوجاتی ہے آپ کی ذات سے مذہب حنفیہ کو بڑی تقویت ہے ہزارہا بندگان خدا کو فیض ہے دنیات احکام اسلام میں سرگرم رہتے ہیں چنانچہ آپ نے ایک مدرسہ اسلامیہ موسومہ بمخزن العلوم جاری کیا ہے جو قریب لال چاہ کے ہے بہرحال فی زماننا آپ بھی مغتنمات میں سے ہیں فقیر بھی آپکا شکریہ ادا کرتا ہے شکریہ طہر اللہ قلبک فی قلوب الابرار و زکی عملک فی عمل الاخیار زبدۃ فقہاء جہاں اصلح صلحاء زمان اعرف العرفاء فاضل الفضلاء فقیہ بے بدل مفتی بیمثل محقق مسائل دین حضرت مولانا مولوی مفتی رحیم بخش صاحب المشہور مولانا محمد مسعود صاحب مفتی دہلی دام فیوضہ جو جو خوبیاں اللہ تعالے نے ذات بابرکات میں عطا فرمائی ہیں بیان انکا بہت دشوار ہے۔ آپ دہلی میں اعلے درجہ کے فقیہ اور مفتی ہیں آپ کی ذات سے بہت فیض جاری ہے۔ آپ صاحب نسبت صاحب دل۔ عابد۔ عارف باللہ۔ مرتاض۔ دیندار متقی۔ پرہیزگار۔ صاحب مروت پیر کامل۔ ہادی طریقت۔ آپ پیش امام مسجد فتحپوری ہیں۔ آپ کی ذات سے فیض باطنی بہت جاری ہے۔ بڑے بڑے رؤسا آپ کے مرید ہیں آپ کا اخلاق آپکا بڑا وسیع اور کشادہ ہے بہرحال فی زماننا آپکا دم لبا غنیمت ہے فقیر بھی آپکا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے شکریہ طہر اللہ قلبک فی قلوب الابرار و زکی عملک فی عمل الاخیار۔ جامع فضائل ظاہری و باطنی و مجمع کمالات صوری و معنوی فخر الواعظین و المحدثین حضرت مولانا مولوی عبد العزیز

صاحب لدھیانوی واعظ جامع مسجد لدھیانہ دام فیوضہم۔ جو جو خوبیاں اللہ تعالیٰ نے ذات بابرکات میں عنایت فرمائی ہیں انکا بیان کرنا مشکل ہے آپ ہمہ صفت موصوف ہیں خصوصاً علم فقہ و حدیث و تفسیر میں مشہور و معروف ہیں۔ آپ بڑے صاحب عزت۔ صاحب دل۔ صاحب نسبت ہیں۔ آپکی ذات سے مذہب حنفیہ کو بڑی تقویت پہنچی ہے آپکا بیان گویا سحر البیان ہے۔ آپکا کلام نہایت پُر درد ہے۔ آپکی دم سے پنجاب کو رونق ہے بہر حال فی زمانہ آپکا دم بھی غنیمت ہے فقیر بھی آپکا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے **شکریہ** طہر اللہ قلبک فی قلوب الابرار و زکی عملک فی عمل الاخیار۔ **الکلام** سبحان اللہ کیا واعظ ہے اس واعظ کی مجلس میں ایک عالم خلقت جمع ہے اسکے کلمات پند آمیز کی تاثیر سے دل پژمردہ کو فرحت اور روح کو تازگی و لذت حاصل ہوتی ہے۔ کسیکو وہ واعظ ثواب کی رغبت اور نعمائے جنت کی یاد دلاتا ہے کہ جہاں عقل کا بھی قافیہ تنگ ہے **بیان جنت** کما قال اللہ تعالیٰ فلا تعلم نفس ما اخفی لھم من قرۃ اعین جزاء بما کانوا یعملون **ترجمہ** پس نہیں جانتا کوئی جی کیا چھپایا گیا ہے واسطے انکے ٹھنڈک آنکھوں سے بدلا اُس چیز کا کہ تھے کرتے۔ اسیطرح حدیث قدسی میں وارد ہے قال اللہ تعالیٰ اعددت لعبادی الصالحین ما لا عین رأت ولا اذن سمعت ولا خطر علی قلب بشر (رواہ البخاری و مسلم) **ترجمہ** میں نے تیار رکھی ہے اپنے نیک بندوں کے لئے ایسی چیزیں کہ نہ انکو آنکھ نے دیکھا نہ کان نے سنا اور نہ کسی آدمی کے دل پر خطرے گذرے **فقیر** کہتا ہے اللہ تعالیٰ ہم تمکو پوری پوری توفیق اتباع رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم عطا فرمائے اور بطفیل اپنے حبیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتمہ بالخیر کرے پھر تو نعمائے جنت کے مہمان ہوسکتے ہیں **سبحان اللہ** نعماء جنت ایک عجیب نعمت ہے انشاء اللہ مہمان ہونگے۔

بیان دوزخ

حدیث میں منقول ہے کہ جب حضرت آدم کو خدا نے دنیا میں بھیجا تو جبرئیل کو حکم دیا کہ مالک دوزخ سے تھوڑی سی آگ مانگ کر آدم کیواسطے لیجاؤ وہ کھانا پکائیں۔ جبرئیل نے مالک سے آگ طلب کی۔ مالک نے کہا کتنی آگ چاہئیے۔ جبرئیل نے کہا چیونٹی کے برابر۔ مالک نے کہا اسقدر آگ دنیا میں جائیگی تو زمین و آسمان

سب جل جائینگے کہا آدمی جیونٹی کے برابر ہی - مالک نے کہا اسقدر آگ بہی اگر دنیا میں جائیگی تو ایک قطرہ پانی نہ برسیگا اور گہاس ہی بہی نہ اگیگی - آخر جبرئیل نے درگاہ خدا میں عرض کی کہ کسقدر آگ لوں حکم ہوا اللہ رایک ذرہ کے جبرئیل نے بموجب حکم ایک ذرہ آگ دوزخ سے لیکر ستر مرتبہ ستر نہروں میں غوطہ دیکر دنیا کی ایک پہاڑ کی چوٹی پر لاکر رکہدی وہ آگ تمام پہاڑ کو جلا کے پہر دوزخ میں چلی گئی اُس آگ کی حرارت جو پتہروں میں باقی رہگئی اُسی سے تمام دنیا میں یہ آگ پہیلی ہے **فقیر** کہتا ہے لوگونکو چاہئے کہ اپنے گناہوں کو سہل نہ سمجہیں یہ خیال نکریں کہ آخر جہنم سے نجات پائینگے اور بہشت میں جائینگے کیونکہ ہزاروں برس جہنم میں رہنا اور معذب ہونا کہانکا تہوڑا ہے -

نماز عشا سے پہلے سونے کی برائی

حدیث جو شخص مغرب اور عشا کے درمیان میں سوتا ہے حضرت اُس سے بہت خفا ہیں خدا کے یہاں سے اُسکو بہت بڑا عذاب ہوگا - فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دوزخ میں ایک دریا ہے پانی اُسکا نہایت سیاہ اور زہر قاتل بودار ہے اگر ایک قطرہ بہی اُس پانی کا دنیا میں ڈالا جاوے تو تمام دریا جہان کے بدبودار ہوجاویں اور تمام بندگان خدا اُسکی بو سے مرجاویں پس قیامت کو وہ پانی اُنکو ملایا جاویگا جو درمیان مغرب اور عشا کے سوتے ہیں - حضرت نے اسلئے تاکید فرمائی ہے کہ فرشتہ بعد نماز عشا کے فقر بندوں نیکوں اور بدوں کے آسمان پر لیجاتے ہیں اور جناب باری میں عرض کرتے ہیں - پس جو شخص مغرب اور عشا کے درمیان سوتا ہے اُسپر لعنت کرتے ہیں اور کہتے ہیں تیرے لئے دوزخ لائق ہے - جیسے تو نے اللہ اور رسول کا خلاف کیا **فقیر** کہتا ہے عقلمندوں کو عبرت ہونی چاہئے کہ اس خلاف رسول اللہ میں کیسا کچھ عذاب ہے - جو شخص اسکو پڑہے وہ اپنے دوست احباب و عزیز و اقارب کو ضرور اس سے مطلع کرے -

دربیان اہل اللہ

حکایت قصب البیان موصلی رحمۃ اللہ علیہ نماز نہیں پڑہتے تہے - قاضی موصل کا منکر تہا اسلئے کہ یہ نماز نہیں پڑہتے ایکروز ایک کوچہ میں قاضی کو قصب البیان سامنے سے آتے ہوئے نظر پڑے اُسکے دلمیں خیال آیا کہ اسکو پکڑ کر حاکم کے پاس لیجاکر سزا دلواؤں ناگاہ قاضی نے دیکہا کہ ایک پہلو

چلا آتا ہے قصب البیان جب کچھ اور آگے آیا تو دیکھا ایک اعرابی ہے جب بادیہ نزدیک پہنچا تو دیکھا ایک علامہ فقیہ ہے جب قاضی نکے پاس پہنچے تو کہا اے قاضی کونسے قصب البیان کو حاکم کے پاس لیجائیگا اور اسکو نذر دلائیگا قاضی نے توبہ کی اور مرید ہوگیا۔ **حکایت** ہے شیخ عبد اللہ یافعی ناقل ہیں کہ ایک فقیر نماز نہیں پڑھتا تھا۔ ایکروز ایک فقیہ نے جو قاضی وقت تھا کہا اٹھ جماعت کے ساتھ نماز پڑھ فقیر اُٹھا اور نماز میں شامل ہوگیا قاضی بھی اسکے پہلو میں تھا۔ اول رکعت میں دیکھا کہ فقیر نہیں ایک عالم ہے دوسری رکعت میں ایک فقیہ دیکھا تیسری رکعت میں ایک اعرابی دیکھا چوتھی رکعت میں ایک بزرگ پاکیزہ صورت دیکھا جب سلام پھیرا تو دیکھا وہی فقیر ہے جو چہار کس بحالت نماز دیکھے تھے انکا مطلق نشان نہیں فقیر نے قاضی کیطرف دیکھکر تبسم کیا اور کہا کسنے تیرے ساتھ نماز پڑھی **فقیر** کہتا ہے یہ لوگ درجہ ابدالی کا رکھتے ہیں ہر وقت محبت رسول اللہ میں مستغرق رہتے ہیں اللہ تعالیٰ نے انکو کیا روحانی طاقت عنایت فرمائی ہے یہ محض اطاعت رسول اللہ کا سبب ہے **الحاصل** چھٹی مجلس میں ایک عابد نورانی چہرہ بیٹھا ہوا ہے اور وہ عابد وردو وظائف اور نوافل میں ایسا مشغول ہے کہ دنیا و مافیہا سے کچھ خبر نہیں ہے صبح سے شام اور شام سے صبح تک تلاوت قرآن میں مشغول ہے اور انوار و اذکار کی کثرت سے فرشتہائے آسمان اور اہل زمین اس عابد کی مجلس سے انسیت حاصل کررہے ہیں واہ کیا عابد ہے کہ خدا ہی عاشق ہو رہا ہے اور اپنی زبان قدرت سے فرما رہا ہے یا عبدی انت عشیقی و حبیبی و انا عشیقک و حبیبک ترجمہ اے بندے میرے محمد تو عاشق اور محبوب میرا ہے اور میں عاشق اور محبوب تیرا ہوں اور فرشتوں کو حکم ہو رہا ہے دیکھو تو عابد اسکو کہتے ہیں کہ ہمارے ذکر میں ایسا محو ہو رہا ہے کہ دنیا و مافیہا کی کچھ خبر نہیں۔ دور و دراز سے ہزار ہا عابد در دولت پر حاضر ہو وہ عابد کسیکو نمازت کے نفلوں کے ادا کرنیکی کیفیت تعلیم کر رہا ہے اور کبھی یہ ارشاد کرتا ہے کہ خدا سے دعا مانگا کرو اسلئے کہ دعا عبادت کا مغز ہے۔ اصل تو یہ ہے کہ تھوڑی سی بات میں انسان بنتا ہے کہ جب اسنے نہایت عجز و انکساری سے ہاتھ پھیلا کہ خداوندا میں تیرا بندہ گنہگار ہوں بس آدمی ہوگیا۔ کیونکہ اسوقت ایک روحانی نیاز اور ارتباط پیدا ہوتا ہے جو بہت سی عبادت سے نہیں ہوتا یہی وجہ ہے کہ ہمارے نبی علیہ السلام نے دعا کو عبادت کا مغز فرمایا۔ اسی لئے ہر عبادت کے ساتھ دعا کا مانگنا۔ اسلام

میں لازم اور قرار دیا گیا نماز پنجگانہ کے بعد ہمیشہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام دعا مانگا
کرتے تھے اور سب انبیاء اکثر اوقات دعا کرتے تھے اسلئے حکیموں کا قول ہے کہ جب بندہ دعا کرتا ہے تو
عرش الٰہی حرکت کرتا ہے یعنی بندہ اور خدا میں ایک واسطہ یا رابطہ ہے وہ زندہ ہوتا ہے اور اسی لئے اسکے
بعد اکثر بندہ کا مقصود خدا تعالےٰ عطا فرماتا ہے **حکایت** ہے کہ ایک جماعت حضرت جنید رحمۃ اللہ کی
خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ ایک آدمی ہمارے محلہ میں نہایت بدچلن رہتا ہے ہم اُس سے بہت تنگ ہیں
اگر آپ ہمارے ساتھ تشریف لیچلیں تو اُسکو سمجھائیں غرضکہ آپ تشریف لیگئے اور اُسکو طلب کیا اور فرمایا کہ
یہ لوگ تیری بدچلنی سے تنگ ہیں تو اس محلہ سے کسی اور جگہہ چلا جا اُسنے عرض کیا حضرت میں کرایہ دار
نہیں ہوں میں جاؤنگا۔ آپنے فرمایا میں تیرے حق میں بددعا کرونگا۔ اُسنے عرض کیا وہاں پر بھی میرا
ایک واسطہ ہے۔ فرمایا کیا واسطہ ہے۔ کہا میں اُسکا گنہگار ہوں میں بھی عرض معروض کرونگا۔ لکھا ہے
کہ حضرت جنید نے بوقت معمولی اپنے بجناب باری میں اُسکے لئے بددعا کرنی چاہی قریب تھا کہ آپ
ہاتھ اُٹھائیں غیب سے آواز آئی کہ اے جنید ہمنے اُسکو نواز لیا۔ تو سمجھا نہیں اُسنے کیا کہا تھا کہ ہمارا
بھی جناب باری میں ایک واسطہ ہے اُسیوقت اُسکو ہمنے اپنا کرلیا تم مت بددعا کرو لکھا ہے کہ صبح کو حضرت
جنید اُسکے مکان پر تشریف لیگئے اور آواز دی وہ شخص مع تمام اہل وعیال باہر نکلا اور حضرت جنید
کے آگے گیا اور عرض کیا کہ یہ مکان اور عیال واطفال میرا آپکے حوالہ ہے آپ نے فرمایا کیوں۔ عرض کیا جنید آپنے
میرے واسطے کیسا ہی عمدہ تجویز کر دیا گیا ہے۔ میں اس کام کا نہ رہا۔ واہ کیا دعا ہے۔ ہاتھ پھیلانے ہی اہل اللہ
ہوگیا۔ اور صحابہ اور کاملین کا سجدہ میں رونا اور دعا کرنا اور تمام عاشقانہ ہیئت بنا کے ادب کے ساتھ
اُسکی جناب کبریائی میں جانا بیان سے باہر ہے۔ الحمد للہ فی زماننا اللہ کے بندے ایسے بھی دیندار امراء
صالحین میں سے موجود ہیں کہ بعد نماز جناب باری میں کیسے گڑگڑاتے اور دعا کرتے ہیں میں بھی انکا
نام نامی بطور یادداشت اپنی کتاب میں درج کرتا ہوں کہ یادگار ہے۔ چنانچہ **حضرت عالیجناب**
ممدوح الالقاب بدر الصلحاء وقار الامراء منشی **شیخ باغ علی** صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر
گوجرانوالہ خلف الرشید منشی مبارک علی صاحب تحصیلدار جو جو خوبیاں اللہ تعالےٰ نے ذات بابرکات میں عطا فرمائی

ہیں میں بیان نہیں کرسکتا قلم میں طاقت ہے کہ تحریر کرے حسن خوبی کو جو میزان فکر میں وزن کرتا ہوں تو ایک کو ایک سے برتر پاتا ہوں آپ نہایت دیندار پابند صوم و صلوٰۃ۔ دیانتدار امین۔ دریا دل۔ بڑے فیاض سخی۔ باذل۔ سیر چشم۔ حامی اسلام۔ عالی خاندان۔ بزرگ زادہ۔ عادل۔ رحمدل۔ خدا ترس عالی ہمت۔ شریف نواز۔ قدر دان علماء و فضلاء۔ خوش عقیدہ مسکین پرور متواضع بامروت آدمی ہیں۔ برتاؤ آپکا عمدہ ہے۔ عدل آپکا منصف حقیقی کو پسند ہے۔ ہر ادنیٰ و اعلیٰ کیطرف نظر فلاح ہے۔ ہر کہ ومہ آپکے لطف و کرم کا مداح ہے دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع اور کشادہ ہے ہمیشہ سے طبیعت متواضع و تکریم آمادہ ہے۔ یہ حضرت امیر ابن امیر ابن امیر ہیں یہ مستغنی دل مسکینوں کے لئے اکسیر ہیں۔ فی زمانہ آپکا دم بسا غنیمت ہے فقیر ہیچمدان صاحب موصوف کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہے شکریہ طهّر الله قلبك في قلوب الأبرار و زكّى عملك في عمل الأخيار الغرض وہ عابد اپنے مریدوں کو احکام عبادت سے مطلع کر رہا ہے کہ معنی عبادت ایک نہایت درجہ کی عاجزی و انکساری ہے فی الحقیقت عبادت کے معنے قربان ہونا ہے حکایت ہے کہ ایک عورت صالحہ نماز میں جو مشغول ہوئی یہانتک کہ جناب باری میں ہمہ تن مستغرق ہوگئی لکھا ہے کہ اسکا لڑکا سات ماہ کا اسکے روبرو لیٹا ہوا تھا ایک زاغ نے آکر اسکی دونوں آنکھیں چونچ سے نکالدیں عورت نیکبخت بہمہ استقلال نماز میں مشغول رہی ذرا جنبش نہ کی دلمیں یہ خیال تھا کہ نماز قضا نہو لڑکا تلف ہو جائے تو کچھ پرواہ نہیں اسی حالت میں جناب سرور کائنات علیہ السلام کی زیارت ہوئی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عورت شاباش شاباش آفرین ہے اس عالی ہمتی اور استقلال پر وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ لَهُمْ أَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ترجمہ اور قایم رکھا نماز کو اور دی زکوٰۃ واسطے انکے ہے ثواب انکا نزدیک پروردگار انکے سے اور نہیں ڈر اوپر انکے اور نہ وہ غمگین ہونگے۔ فرمایا اے عورت خدا نے مجھکو تیرے پاس رحمت بناکر بھیجا ہے تو کیا چاہتی ہے عرض کیا حضور کے ساتھ حشر ہو فرمایا منظور اور کیا سوال کرتی ہے عرض کیا آپ کی محبت فرمایا خدا تجھے عنایت کرے اور کیا مانگتی ہے عرض کیا حضور کی ازواج مطہرات کی

کی زیارت - ارشاد ہوا یہ حاضر ہیں زیارت کرو اور کیا چاہتی ہے - عرض کیا صحابہ کرام کی بھی زیارت چاہتی ہوں فرمایا بہت اچھا - اور بھی کچھہ چاہتی ہے عرض کیا خاتمہ بالخیر - فرمایا منظور **سبحان اللہ** کیا سرّ محمد رحمت للعالمین ہے **شعر** نبی تجھسا نہیں پیدا نہ مجھسا ہرگز پیدا ٭ سر شاہا عنایت ہو شفاعت کی دعا مجھکو ٭ فرمایا حضرت نے تو نے اپنے لڑکے کیواسطے کچھہ نہ کہا جسکے لیے میں حسرت ہو کر آیا ہوں - عرض کیا یا رسول اللہ خدا اور رسول کی محبت کے آگے اولاد کی محبت کیا چیز ہے - آپنے فرمایا اللہ اسکو بینا کریگا لکھا ہے کہ جب وہ عورت نماز سے فارغ ہوئی جناب باری میں دعا کی کہ یا اللہ بطفیل جناب سید المرسلین اسکو بینائی عطا کر - راوی لکھتا ہے کہ جب اُسنے آنکھہ کے ڈھیلوں کو شش نا میں رکھکر دعا کی پھیر دعا اللہ تعالے نے اُسکو بینائی عطا فرمائی **فقیر** کہتا ہے محبت نہایت عمدہ چیز ہے کہ بگڑے ہوئے کام بناتی ہے - لیکن اخلوص پیدا کرے - تب سعادتی جنت کے قابل ہوگے چنانچہ اللہ تعالےٰ نے فرماتا ہے تَحِیَّتُهُمْ یَوْمَ یَلْقَوْنَهُ سَلَامٌ وَأَعَدَّ لَهُمْ أَجْرًا كَرِيمًا **ترجمہ** تحفہ انکا یا دعا اُنکی اُس دن کہ قبروں سے اُٹھینگے یا وقت دخول جنت ملاقات کرینگے اُس سے سلام ہے - یعنی فرشتہ کہینگے یہ گھر تمکو مبارک ہو **القصہ** عابد عالی حوصلہ اپنے مریدان خاص کو مطلع کر رہا ہے کہ کمالات انسانی گویا انہی دو فقروں میں منحصر ہے **اول** حُبُّ الدُّنْيَا رَأْسُ كُلِّ خَطِيئَةٍ یعنی محبت دنیا کی اصل تمام خطیئات کی ہے کہ اگر محبت دنیا کی دلمیں مترشح ہو اور اُس عالم باقی سے غفلت آوے تو پھر کیا بدی نہیں ہوسکتی ہے **فقرہ دوم** تَرْكُ الدُّنْيَا رَأْسُ كُلِّ حَسَنَةٍ یعنی ترک دنیا کا اصل کل حسنات کی ہے **نقل** ایک پیر اور ایک مرید باہم سفر کو چلے اثنا راہ میں ایک میدان وسیع خطرناک میں ایک دو راہہ آیا مرید کو زر کے ساتھہ زیادہ محبت تھی اور اُسکے پاس کچھہ روپے موجود تھے اُنکی وجہ سے دو راہہ پر کھڑا ہو کر دلمیں سوچنے لگا کہ دونوں راہ میں سے کونسی راہ امن و امان کی ہوگی جو لوٹ کھسوٹ سے بچونگا پیر کو چشم باطن سے معلوم ہوگیا کہ اسکے پاس روپیہ ہیں اور بخوف تلف ہوجانے کے یہ راہ روی سے مجبور ناچار ہو رہا ہے فرمایا جو کچھہ تیری بغل میں ہے اُسکو بغل سے نکالکر پھینکدے [illegible] طالبان حق ہیں اُنکو سوا ذات حق نہ آرزو ہے

[illegible]

بہشت نہ غم دوزخ نہ کسی ثواب کے طالب نہ عذاب سے خائف فقط عشق ذات میں مستغرق اور محو رضائے مولا میں سرور رہتے ہیں جام حق کے نشہ میں مخمور اور بیہوش رہتے ہیں **شعر** باغ بہشت و سایہ طوبی و قصر حور باخاک کوئے دوست برابر نمے کنم **فقیر** کہتا ہے اللہ و رسول کی ایسی طاعت بجا لاؤ کہ جس سے توشہ آخرت حاصل ہو یہ دنیا اور مال دنیا سب ہیچ ہے **عبرت** جب ہم تنہا بیٹھکر آج سے سو برس تک کا گذشتہ زمانہ خیال میں لاتے ہیں تمام اس عہد کے ناموریا کمال اہل ملال یا جمال لوگوں کے تذکرے ہی دوپہر کی گھڑی آنکھ کے سامنے کھنچ جاتے ہیں تو دل میں ایک ہوک سی اُٹھتی ہے اور یہ عالم دریائے رواں کی موج معلوم ہوتا ہے کہ یا تو اس عہد کے حسینوں اور شہ زوروں اور دولتمندوں اور رئیسوں امیروں غریبوں میں سے ایک بھی باقی نہیں کہ جس سے اس عہد کا حال پوچھئے ہر رات کو اسکا نمونہ دیکھتے ہیں کہ سناٹا ہوتا ہے کہیں سے آواز نہیں آتی بازار اور شہر اُجاڑ معلوم ہوتا ہے مگر دل کو عبرت نہیں ہوتی کیا معنی صحبت اچھی نہیں **سبحان اللہ** - صحبت فقرا کا فیض و فائدہ عجیب نفع خیر اور فائدہ مند ہے جسکو خدائے جہان آفرین بلند اقبال اور خوش طالع پیدا کرتا ہے اسکے دل میں فقرا کی صحبت کا خیال ڈالتا ہے وَمَنْ اَرَادَ اَنْ يَّجْلِسَ مَعَ اللّٰهِ فَلْيَجْلِسْ مَعَ الْفُقَرَاءِ **ترجمہ** جو شخص ارادہ کرے اس بات کا کہ بیٹھے ساتھ اللہ کے پس چاہیئے کہ بیٹھے ساتھ فقیر کے **حضرت عباس** سے نقل ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا - اولیاء اللہ کون ہیں فرمایا اَلَّذِيْنَ اِذَا رُءُوْا ذُكِرَ اللّٰهُ یعنی وہ لوگ ہیں جب انکو کوئی دیکھے حق تعالیٰ کو یاد کرے -

دربیان تصوف

بیان طریقہ صوفیہ کا ہم سے کیا ہو سکتا ہے کہ تصوف ایک بہت بڑا علم ہے اور اسمیں باتیں بہت باریک نازک ہیں کہ درمیان کفر اور اسلام کے ایک فرق باریک رہجاتا ہے مگر تمام خلاصہ اس طریقہ کا کہ موضوع اس فن شریف کا خدا شناسی ہے اور اسی طریق کے لوگوں کے دیکھنے سے یہ قول صادق آتا ہے کہ مسلمانی در کتاب و مسلمانان در گور اور مشق توحید الہی کی اسقدر ہے کہ خود فراموشی یعنی اپنی ذات کا کچھ خیال نہیں رہتا ہے **الغرض** فیض محمدی اُمت کو ایک خاص طرح پر حضرت علی علیہ السلام کو اور باقی دوازدہ امام کو پہنچا انکے طفیل سے اولیاء اللہ اسی کاسہ شراب حقانی سے سیراب ہیں حسب قول وَلِلْاَرْضِ مِنْ كَاسِ الْكِرَامِ نَصِيْبٌ **ترجمہ** یعنی کریموں

اس کتاب کی بلفظہ رجسٹری ہو چکی ہے بدون اجازت مصنف اسمیں سے ایک حرف نہیں نکل سکتا

کے پیالے سے زمین کو بھی کچھہ حصہ آخریں شراب کا ملتا ہے۔ کاملین اور اہل اللہ جو الحمت محمد یہ میں
گذرے ہیں انکا کچھہ بیان نہیں ہو سکتا۔ الحمد للہ اس زمانہ میں بھی ایسے ایسے اہل اللہ صوفیان کرام
میں سے موجود ہیں جنکے دیکھنے سے حق یاد آتا ہے جیسے کہ ہمارے ذی عزت سجادہ نشین ردولی
شریف حضرت عالیجناب شیخ المشائخ بدر الصلحا عظام ابو قار الصوفیہ کرام
حضرت التفات احمد صاحب چشتی صابری ردولوی دام فیوضہ جو جو خوبیاں اللہ تعالے
نے ذات بابرکات و فیض آیات میں عطا فرمائی ہیں۔ قلم تحریر نہیں کر سکتی۔ آپ حاجی حرمین شریفین
عارف باللہ۔ سراج الصوفیہ۔ فخر خاندان چشتیہ صابریہ۔ عابد۔ زاہد۔ ذاکر۔ شاغل۔ مرتاض
شاہ سخی۔ سیر چشم۔ دریائے معرفت۔ باذل۔ فیاض صاحب مروت۔ فقرا و علما کی عزت بیکسین پرور
دستگیر بیکسان۔ صاحب کرامات وسیع۔ آپ بڑے سخنور سخن سنج۔ سخنداں۔ آپکی رسیلی رسیلی باتیں
سفینہ عرفان کو چیرتی چلی جاتی ہیں۔ آپ کی ذات سے بندگان خدا یعنی فقرا و علما کو بہت فیض ہے
جو شخص فقرا یا علما میں سے قدمبوسی کیواسطے حاضر ہوتا ہے نہایت تواضع و تکریم سے پیش آتے ہیں
حسب لیاقت بوقت رخصت سلوک ہوتے ہیں۔ دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع اور کشادہ ہے۔ ہمیشہ سے
طبیعت بہ تواضع و تکریم آمادہ ہے ہر ادنے و اعلے کیطرف نظر فلاح ہے ہر کہ و مہ آپ کے لطف
کرم کا مداح ہے۔ حضرت شیخ المشائخ عالم ربانی حضرت شیخ احمد عبد الحق صاحب توشہ ردولوی قدس
سرہم آپ کے جد امجد ہیں۔ اصل تو یہ ہے کہ ایسے ہی بزرگوں سے زیب و زینت اسلام ہے۔ فی زماننا آپکا دم
بہت غنیمت ہے فقیر بھی حضرت شیخ المشائخ کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے شکریہ طمانَ اللّٰہُ قلبک
فِی قُلُوبِ الْاَبْرَارِ وَ زَکّٰی عَمَلَکَ فِی عَمَلِ الْاَخْیَارِ الغرض وہ عابد اپنے مریدونکو تعلیم توکل
فرماتا ہے کما قال اللہ تعالے وَمَنْ یَّتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ فَھُوَ حَسْبُہٗ ترجمہ یعنی جو شخص اللہ تعالے
پر توکل کرتا ہے اسکے واسطے اللہ بس ہے حدیث فرمایا رسول خدا نے کہ میری امت میں سے ستر
ہزار آدمی بیحساب جنت میں جاوینگے صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ وہ کون لوگ ہونگے فرمایا کہ جو منتر
اور واع اور فال پر کاربند نہیں ہوتے ہیں بلکہ وہ خدا پر بھروسہ رکھتے ہیں تب عکاشہ نے اٹھکر

عرض کیا کہ یا رسول اللہ دعا فرمائی کہ میں بھی انہیں سے ہوں آپنے دعا فرمائی پھر ایک اور صحابی نے اٹھکر
عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ میرے لیے بھی دعا کریں آپنے فرمایا سبقت لے گیا اس امر میں عکاشہ **حکایت**
نقل ہے کہ خراسان میں کوئی سلطان ابراہیم ادہم کا عزیز قریب انتقال کر گیا اور بہت مال کل حلال سے
چھوڑ گیا اور سوا ابراہیم رحمہ اللہ کے اور کوئی اسکا وارث نہ تھا ابراہیم اس خیال سے اسطرف کو چلے کہ اس مال کو
صرف کرو مبادا کوئی مصارف بیجا میں صرف کرے راہ میں قدرت الہی نے عجب تماشا دکھلایا کیا دیکھتے ہیں کہ دریا کے
کنارے ایک جانور اندھا بیٹھا ہے اور مینڈک دریا سے منہ میں کیڑا لاتا ہے اور اسکو کھلاتا ہے ابراہیم متحیر ہوکر
ہمراہیوں سے کہنے لگے تمنے قدرت خدا کا تماشا دیکھا۔ پس ہمنے اب خراسان کا جانا موقوف رکھا اللہ پر بھروسا
کیا اگر ہمارے مقسوم میں ہے تو از خود آجاویگا ہمارے جانیکی کچھ حاجت نہیں پھر جوش میں آکر تین دن تک
جنگل میں پھرتے گئے پیاسے تھے کسی مقام پر پانی نہ پایا ناگاہ ایک کنواں ملا اسمیں ڈول ڈالا درہم سے لبریز پایا پھر ڈالا
دینار سے بھرا پایا پھر ڈالا جواہر سے بھر آیا تب ابراہیم نے کہا مجھکو زر و جواہر کی کچھ آرزو نہیں صرف
وضو کو پانی درکار ہے ناگاہ آواز دلنواز غیب سے آئی کہ اے ابراہیم تو نے زر و جواہر خراسان کا چھوڑ کر
ہمارے اوپر بھروسا کیا ہمنے اسکے بدلے زر و جواہر سے بھرا کنواں بھر دیا کہا اور لٹا جہاں تیرا جی چاہے اٹھا۔

حکایت نقل ہے کہ حضرت موسی علیہ السلام کی والدہ نے اللہ کے نام پر بھروسا کر کے موسی علیہ السلام کو
ایک صندوق میں چاروں طرف سے ال لگا کر اور خوب مضبوط کر کے اس چاند سی صورت کو چھپا دیا اور
خدا کے نام پر دریائے نیل میں صندوق ڈالدیا ڈال تو دیا مگر دل کا اللہ ہی مالک تھا زار زار روتی تھیں اور یہ کہتی تھیں
بیت میروی میبرد جانم بتو خوش برو فاللہ خیر حافظا — آپکی پیدائش اور پرورش و سرگذشت عبرت
کا باعث ہے خدانے موسی علیہ السلام کو دشمن کے ہاتھ سے پرورش کرادیا۔ **فقیر** کہتا ہے کہ فرمایا حضرت نے
تم لوگ ایسا توکل اپنے اللہ پر کرو جیسے جانوروں کا توکل خدا پر کوئی جانور ہم تم نے کھیتی کرتے یا سوداگری
کرتے یا کیمیا بناتے یا ذخیرہ جمع کرتے ہوے نہیں دیکھا اور آپ صاحبوں نے بغور دیکھا ہوگا کہ جو جانور
ہم رکھتے ہیں وہ کیسے دبلے اور کمزور رہتے ہیں حالانکہ خوراک بھی انکو اچھی ملتی ہے۔ برخلاف جنگلی جانوروں کے
کہ وہ کیسے فربہ اور تیار رہتے ہیں اس سے معلوم ہوا کہ انکا توکل خدا پر ہے **واضح رہے کہ**

توکل

توکل تین قسم پر ہے (۱) جیسے توکل مردہ کا زندونپر جو چاہیں اسکے حق میں کریں یہ توکل اعلے درجہ کے لوگوں کا ہے اور (۲) توکل لڑکے کا ماں پر خواہ دودہ پلادے یا نہ پلاوے اُسکو کچھہ عذر نہیں (۳) توکل موکل کا وکیل پر وکیل جو موکل کے حق میں کرے اُسکو منظور ہے **سبحان اللہ** کیا عابد ہے کہ اپنے مریدونکو تعلیم کر رہا ہے اور ارشاد فرما رہا ہے کما قال اللہ تعالیٰ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ٥ **ترجمہ** اے ہمارے رب ہمارے دلونکو نہ پھیر جبکہ تو ہمکو ہدایت کر چکا اور عطا کر ہمارے لیے اپنے ہاں سے رحمت بیشک تو ہے دینے والا **تفسیر** اللہ جل جلالہ سے ہم تمکو یہ دعا معرفت جناب سید المرسلین کہ جنکا لقب محمد رسول اللہ ہے عنایت ہوئی کہ ہماری جناب میں اسطرح دعا کیا کرو **فقیر** کہتا ہے کہ یہ عنایت بحساب ہے کہ اسطرح سے تم ہماری جناب میں عاجزی کیا کرو مقبول کرونگا۔ اگر کوئی صاحب نہیں سمجھے تو میں اُسکو ایک **عقلیہ مثال** سے سمجھاتا ہوں وہ یہ ہے کہ اللہ تعالے کا اس ارشاد سے یہ منشا ہے کہ جیسے کوئی کسی حاکم بالا کو کسی کا مقدمہ فیصل کرنا منظور ہوتا ہے تو اُسکو اپنے پاس طلب کر کے خود اپنی قلم سے مسودہ لکھکر دیتا ہے کہ اس مسودہ کی نقل کر کے ہمارے محکمہ میں عرضی دینا مقدمہ تمہارا کر دونگا۔ معلوم ہوا کہ اُس حاکم کو اسکا مقدمہ کرنا منظور تھا اگر منظور نہوتا تو اپنے ہاں سے ایسا مسودہ کیوں دیتا۔ واضح رہے کہ وہ حاکم بالا کون ہے وہ اللہ جل جلالہ ہے اور مسودہ کیا ہے قرآن شریف ہے کہ ایسے ایسے مضامین پائے جاتے ہیں۔ پس اسلیے وہ عابد اپنے مریدونکو یہ تعلیم کر رہا ہے۔ اے رب تو نے ہمکو ہدایت دی اور فہم سلیم عطا کی ہے اب ایسا نہو کہ ہمارے دل کبھی کیطرف میلان کر جاویں۔ کیونکہ استقامت تیرے ہاتہ میں ہے۔ کہیں وہ عابد مرید نکو اسطرح پر سمجھا رہا ہے کہ بنی آدم کے دل خدا کی دو انگلیوں میں ہیں جدہر چاہتا ہے پھیر دیتا ہے اداعیہ خیر اور داعیہ شر قلب میں اُسی کیطرف سے پیدا ہوتا ہے اور دلی استقامت کے بعد ہمکو اپنی رحمت خالصہ بھی عطا کر تا ہے **فقیر** کہتا ہے کہ رحمت کی چند قسمیں ہیں **اول** یہ کہ دلمیں توحید حاصل ہو **دوم** اعضاء پر اطاعت اور خدمت کے انوار ظاہر ہوں **سوم** یہ کہ دنیا میں رزق اور اسباب معاش سہل ہو جاویں اور تندرستی اور امن و عافیت حاصل ہو **چہارم** یہ کہ شدت موت اور اسکے بعد قبر و حشر میں سنگاری ہو

شرائطی اشکوارہ

پنجم یہ کہ عالم آخرت میں خدا کا دیدار پیمبر کی شفاعت اور نعمائے بیشمار حاصل ہوویں لفظ رحمت ان سبکو شامل ہے مگر اسمیں قید ایمان کی لگی ہوئی ہے کہ نور ایمان دل میں ہو سبحان اللہ کیا ایمان اللہ تعالے نے انسان کو عنایت فرمایا ہے اصل تو یہ ہے کہ دار و مدار دو جہان کا اسی پر ہے

در بیان فضائل ایمان

حدیث قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ اَھْلُ الْجَنَّۃِ الْجَنَّۃَ وَاَھْلُ النَّارِ النَّارَ یَقُوْلُ اللّٰہُ تَعَالٰی مَنْ کَانَ فِیْ قَلْبِہٖ مِثْقَالُ حَبَّۃٍ مِّنْ خَرْدَلٍ مِّنْ اِیْمَانٍ فَاَخْرِجُوْہُ فَیُخْرَجُوْنَ قَدِ امْتُحِشُوْا وَعَادُوْا حُمَمًا فَیُلْقَوْنَ فِیْ نَھْرِ الْحَیٰوۃِ فَیَنْبُتُوْنَ کَمَا یَنْبُتُ الْحِبَّۃُ فِیْ حَمِیْلِ السَّیْلِ اَلَمْ تَرَوْا اَنَّھَا تَخْرُجُ صَفْرَآءَ مُلْتَوِیَۃً (متفق علیہ) **ترجمہ** اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ کہا فرمایا پیمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبوقت کہ داخل ہونگے بہشتی بہشت میں اور دوزخی دوزخ میں فرماویگا اللہ تعالے یعنی انبیا کو یا اور شفیعوں کو یا ملائکہ کو اور یہ ظاہر تر ہے جیسا کہ روایت ابو ہریرہ میں ہے کہ جو شخص کہ ہوا ہے دلمیں برابر رائی کے ایمان سے پس نکالو اسکو دوزخ سے **حکایت** نقل ہے کہ مولانا شاہ عبد العزیز صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں سیٹھ صاحب جو دہلی کے بڑے کشتی تھے گئے اور شاہ صاحب سے یہ سوال کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو فرمایا ہے کہ ایک دانہ رائی کے برابر ایمان داخلہ جنت کیواسطے کافی ہوگا میرے خیال میں حدیث نہیں آتی۔ وہ محمد صاحب کہ جو تمام انبیاء کا سردار ہے۔ اُسکا یہ ارشاد ہے۔ مولانا میرے قیاس میں بات نہیں آتی کہ ایک دانہ ایمان ہو اور وہ قبر میں مردہ کے ساتھ بھی رہے اور روح کے ساتھ علیین تک جاوے میں کیا بلکہ کسی عقلمند کے قیاس میں یہ بات نہیں آتی۔ مولانا نے فرمایا کہ آپ امتحان چاہتے ہیں۔ عرض کیا نہیں بلکہ اطمینان چاہتا ہوں مولانا نے فرمایا کہ آپکے ہاں کچھ گلاب بھی موجود ہے عرض کیا بہت ہے۔ فرمایا ایک بوتل اُسمیں سے منگاؤ۔ صاحب نے نہایت عمدہ گلاب کی ایک بوتل طلب کر کر حاضر کی آپنے فرمایا کچھ گرم پانی بھی منگواؤ۔ وہ بھی آیا آپ نے سیٹھ صاحب سے فرمایا کہ تم اس گلاب کو اپنے ہاتھ سے زمین پر گرا دو اُسنے بموجب فرمانے شاہ صاحب کے عمل کیا۔ شاہ صاحب نے فرمایا کہ تم اپنے

نوکر سے اس بوتل کو گرم پانی سے صاف کرا کر میرے پاس لے آو چنانچہ بعد صاف کرنیکے وہ بوتل مولانا صاحب کی پیش کیگئی آپنے صاحب سے فرمایا کہ تم نے بوتل کو اچھی طرح سے صاف نہیں کرایا اُسنے عرض کیا کہ مولانا میں نے اپنے روبرو خوب صاف کرایا ہی مگر اسکی خوشبو نہیں گئی اُسوقت مولانا صاحب نے فرمایا کہ تم نے اپنے سوال کا جواب پایا صاحب نے عرض کیا آپنے میرے سوال کا جواب کہاں دیا۔ شاہ صاحب نے فرمایا کہ صاحب تم خود دیکھتے ہو کہ گلاب کو ہم نے زمین پر گرادیا اور بوتل کو خوب صاف کرادیا مگر خوشبو نہ گئی اسوقت شاہ صاحب نے فرمایا کہ وہ گلاب جو زمین پر گرادیا تہا وہ بجائے روح کے ہے اور بوتل بجائے جسم آدمی کے ہی اسیطرح ایمان آدمی کے ساتھ قبر میں بہی جاتا ہی اور علیین میں بہی ہمارے رسول اللہ کا فرمانا کوئی خلاف نہیں ہے اسکے سمجھنے کے لئے عقل سلیم ہونی چاہیئے۔ لکہا ہے کہ صاحب نے اپنی ٹوپی مولانا کے پاؤں پر رکھدی اور عرض کیا کہ آپکا دم بسا غنیمت ہے اسی تذکرہ میں لکہا ہے کہ ایک فقیر صاحب نے مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب کی خدمت میں عرض کیا کہ حضرت ایمان کیا چیز ہے۔ آپنے فرمایا کہ ایمان ایک کھٹکے کا نام ہے عرض کیا کہ کھٹکا کیا چیز ہے آپنے فرمایا کہ اللہ رسول کی رضا جوئی کا ہر وقت خیال رہے اسکے بعد آپنے فرمایا کہ حضرت حسن بصری بجوالہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ روایت کرتے ہیں کہ زمانہ بنی اسرائیل میں ایک شخص بڑا فاسق و فاجر تہا کہ اسکی بدکاری کا شہرہ ایک جہان میں تہا مرنیکے وقت اُسنے اپنی ماں سے تین وصیتیں کیں اول یہ کہ اے میری ماں میرے مرنیکے بعد میرے گلے میں رسی ڈالکر چار و نطرف مکان کے گہسیٹنا اور باآواز بلند کہنا کہ جو کوئی اپنے حاکم حقیقی کے حکم سے پہریگا وہ ایسا ہی ذلیل ہوگا دوسرے آدہی رات کو دفنانا کہ دشمن جو کوئی میرا جنازہ دیکھیگا لعنت ملامت کریگا تیسرے اپنا ایک سفید بال جنازہ کے ساتھ قبر میں رکھدینا شاید کہ اللہ تعالے اسکے سبب سے میری نجات کرے **بیت** دلم میدہد وقت وقت ایں امید٭ کہ حق شرم دارد ز موے سفید۔ پہر انتقال کیا بعد غم والم کے ماں نے کفن دفن کا سامان کرکے چاہا تہا کہ وصیت اول ادا کرے یکایک غیب سے آواز آئی کہ اے بڑہیا اس کام سے باز آ ہمنے اسکو بخشدیا۔ فرمایا شاہ صاحب نے کہ کھٹکا ایسی عمدہ چیز ہے کہ اس بنی اسرائیل کی اول وصیت سے خدا نے اسکو بخشدیا اسلئے کہ وہ خدا سے ڈرا **فقیر** کہتا ہے کہ ایسا کہٹکا اگر ہم تمکو اللہ رسول کا رہے

تو پھر یہ احکام اسلام کا اسکو ضایع ہوں ایمان ایک نہایت عمدہ چیز ہے اس وقت **ایک قصہ** عورتوں کا مجھکو یاد آگیا جو قابل بیان ہے انکی ایک بات سے بڑے بڑے عقلمند حیران ہیں وہ یہ ہے کہ اگر انکا کوئی زیور ٹوٹ جائے تو اپنے خاوند سے کہتی ہیں کہ ہمارا فلاں زیور ٹوٹ گیا مگر جب انکی نتھ ٹوٹ جاتی ہے تو یہ کہتی ہیں کہ نتھ ٹھنڈی ہوگئی اسواسطے کہ نتھ کو اپنا سہاگ جانتی ہیں **غرض** میرا مقصود اس قصہ سے اس مقام پر یہی کہ ہمارا سہاگ زیور ایمان ہے جبکہ یہی ٹھنڈا ہوگیا پھر ہم کس کام کے رہے **نور ایمان** اور صداقت کی روشنی ذرا بھی اس بات کو گوارا نہیں کر سکتی ہے کہ ہم کسیکو گالی دیں یا فریب دیں یا غیبت کریں یا نماز دانستہ قضا کریں - نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فیض صحبت سے صحابہ تو اپنی حالت قلبیہ میں ذرا فرق آنیکو بھی نفاق سمجھتے تھے **چنانچہ** امام مسلم نے روایت کیا ہے کہ حنظلہ بن ربیع اسدی حضرت ابوبکرؓ سے ملے ابوبکرؓ نے پوچھا کیا حال ہے اسنے کہا میں تو منافق ہوگیا ابوبکر نے فرمایا تو یہ کیا کہتا ہے اسنے عرض کیا کہ جب ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گھر میں آتے ہیں اور بیوی بچوں میں مشغول ہوتے ہیں تو وہ کیفیت جو وہاں ہوتی ہے اسکو بھول جاتے ہیں ابوبکرؓ نے کہا میرا بھی یہی حال ہے تب وہ دونو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنا اپنا حال عرض کیا آنحضرتؐ نے فرمایا اے حنظلہ اگر تم ہمیشہ اسی کیفیت میں ہو جو میرے پاس ہوتی ہے اور یاد الٰہی میں ہو تو ملائکہ تم سے گلی کوچوں میں اور بستروں پر مصافحہ کیا کرتے مگر یہ بات کبھی کبھی ہوا کرتی ہے **سبحان اللہ** ہمارے حضرت کے فیض صحبت کی برکت سے صحابہ کی یہ کیفیت رہتی تھی ان لوگوں کا بھی یہی حال رہا کہ جنہوں نے حالات صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین دیکھے اور انکا سا اپنا برتاؤ کیا - اکثر اوقات فقیر اہل اللہ پر بھی یہ کیفیت طاری ہوجاتی ہے - یہ سب خوبیاں ایمان کی ہیں - الحمد للہ فی زمانا بھی ایسے ایسے خاصان ایمان اور دیندار متقی امرائے صالحین میں سے موجود ہیں کہ جنکو ہر وقت اللہ اور رسول کی رضا جوئی کا خیال ہے ایسے لوگونکا ہاتھوں میں ہونا باعث برکت ہے - **چنانچہ حضرت عالیجناب بدر الصلحاء وقار الحکماء کریم اللہ صاحب قبلہ الہ آباد ریاست پٹیالہ**

جو جو خوبیاں ذات بابرکات میں اللہ تعالیٰ نے عطا کی ہیں انکا بیان کرنا دشوار ہے - یہ حضرت نہایت دیندار - پابند صوم وصلوٰۃ - جوان صالح متواضع نیکبخت متقی - خداترس - متین - کم گو - چاشت و اشراق و تہجد سب ادا کرتے ہیں - نہایت خلیق - بڑے ملنسار - دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع اور کشادہ ہے علماء کے قدردان - شریف نواز بامروت آدمی ہیں - ہر مریض سے باخلاص پیش آتے ہیں - فن طب اور ڈاکٹری میں یکتائے جہاں اور استعداد و حکمت میں علامۂ زماں - آپکی ذات سے امرا و غربا کو بہت فیض ہے - فی زمانا آپکا دم غنیمت ہے **فقیر** بھی حکیم صاحب ممدوح کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے **شکر** طہّر اللہ قَلْبَكَ فِیْ قُلُوْبِ الْاَبْرَارِ وَ زَکّٰی عَمَلَكَ فِیْ عَمَلِ الْاَخْیَارِ **القصہ** وہ عابد اپنے مریدونکو سمجہا رہا ہے کما قال اللہ عز وجل قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِیْنَةَ اللّٰهِ الَّتِیْ اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ وَالطَّیِّبٰتِ مِنَ الرِّزْقِ ط **ترجمہ** کہ کسنے حرام کردی ہیں اللہ کی وہ زینت کی چیزیں جو اُسنے اپنے بندوں کیلئے پیدا کی ہیں جیسے کہانے پینے اور یہی ارشاد ہو رہا ہے - لا رہبانیۃ فی الاسلام (مشکوٰۃ) اسلام میں رہبانیت کا کچہہ کام نہیں - بعضے علماء کہتے ہیں کہ زینت میں ایک قسم کی تزئینات شامل ہیں - جیسے نہانا خوشبو لگانا - عمدہ نفیس کپڑے پہننا - اور اسیطرح والطیبات من الرزق سے علماء دین نے ہر ایک قسم کی غذائیں عمدہ عمدہ اور کہانے لذیذ و خوشگوار مراد لئے ہیں - جیسے متنجن - مزعفر - زردہ - بریانی - قورمہ - قلیہ - فرنی - باقرخانی - شیرمال - کباب - مربہ - چٹنی وغیرہ **فقیر** کہتا ہے کہ جس چیز کو اللہ اور رسول نے کہانے اور کپڑے میں ممنوع فرمایا ہے سوائے اُسکے جو چاہو کہاؤ اور جو چاہو پہنو لیکن بندے ہو کر بہرحال احکام اللہ اور رسول کا خیال رہے اور یہ بہتر ہے کیسے خیالات بعض کٹ ملاؤں کے دل سے دور کرو - کیونکہ رہبانیت اسلام میں نہیں ہے - جو کچہہ اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہے سب بندوں کیواسطے ہے مگر حلال وحرام کا خیال رہے **واہ** کیا عابد ہے اپنے مریدونکو سمجہا رہا ہے کہ تم آپس میں

ایک دوسرے کو بُرا نہ کہو

کما قال اللہ تعالیٰ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا یَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰٓی اَنْ یَّكُوْنُوْا خَیْرًا مِّنْهُمْ وَلَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰٓی اَنْ یَّكُنَّ خَیْرًا مِّنْهُنَّ ج **ترجمہ** اے لوگو جو ایمان لائے ہو

نہ ٹھٹھا کریں کوئی قوم کسی قوم سے شاید کہ وہ بہتر ہوں ان سے اور نہ بیاں کسی بی بیوں سے شاید کہ وہ ہوں بہتر انسے
حدیث شریف میں آیا ہے کہ حضرت عائشہؓ نے حضرت حفصہؓ کیطرف نظر حقارت سے دیکھکر کہا کہ یہ تو بہت ٹھنگنی
ہیں اُسیوقت جبریل علیہ السلام تشریف لائے اور عرض کیا یا رسول اللہ خدائے تعالےٰ بعد درود وسلام کے
فرماتا ہے کہ حضرت عائشہ نے حضرت حفصہ کی نسبت ایسا کہا ہے ہم صرف تمہارا لحاظ کرتے ہیں بھلا
کہو تو عائشہ ایسا بنا تو دے چنانچہ حضور سرور کائنات نے ازواج مطہرہ کو بہت سمجھایا اور اس آیت کا وعظ فرمایا
وَلَا تَلْمِزُوْا اَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِيْمَانِ وَمَنْ
لَّمْ يَتُبْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۵ ترجمہ اور مت عیب لگاؤ آپس میں ایک دوسرے کو اور مت
بدنام کرو ساتھ برے لقبوں کے برا نام ہے بدکاری پیچھے ایمان کے اور جس نے نہ توبہ کی پس لوگ وہ ہیں ظالم
حکایت لطیف نقل ہے ایک محفل میں بہت سے لوگ جمع تھے ایک آدمی انمیں بہت جسیم وفربہ تھا اُس محفل میں سے
ایک شخص نے قریب جاکر کہا کہ میری کچھ عرض ہے اُسنے کہا فرمائے عرض کیا اگر آپ خفا نہوں تو میں گذارش
کروں کہا حضرت کار دنیاوی طرح طرح کے ہوتے ہیں۔ ایک امانی دوسرے ٹھیکہ ہے۔ امانی کا کام اچھا ہوتا ہے اور
ٹھیکہ کا کام اچھا نہیں ہوتا معلوم ہوتا ہے کہ آپ ٹھیکہ میں بنے ہوئے ہیں۔ اُسنے کہا یہ مقام رضا وتسلیم ہے
جیسا مجھکو خدا نے بنا دیا موجود ہوں قلم قدرت میرے ہاتھ میں تھے لیکن میرے بنانیوالے کی بڑی شان ہے
فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخٰلِقِيْنَ ترجمہ پس بہت برکت والا ہے اللہ بہتر پیدا کرنیوالوں کا۔ غیب سے
آواز آئی کہ اے شخص تو ایسا بنا سکتا ہے۔ لکھا ہے اُسیوقت اُسپر رقت طاری ہو گئی بعدہ بہت نادم ہوا
اور تمسخر سے توبہ کی فقیر کہتا ہے کہ روئے کبریائی ذات باری کو سزاوار ہے ہم سبکے سب عبد ضعیف
ہیں سبکو خاتمہ کا شک ہے پھر کس بات پر تکبر ہے۔ حکایت ایک بزرگ کا وقت جانکنی قریب تھا اُسوقت
کسی دوست نے کوئی مسئلہ پوچھا اُسکے جواب میں کہا کہ حضرت میں جس دروازہ کو بچانے عمر بھر سے ٹھونکتا تھا
وہ میرے لئے اس گھڑی کھولا جاتا ہے میں نہیں جانتا کہ سعادت کے ساتھ کھولا جاویگا یا شقاوت کے
ساتھ۔ اے بھائیو جبکہ ہمارا یہ حال ہے پھر آپسمیں ایک دوسرے کو حقیر جاننا بڑی نادانی ہے۔ اور
کہیں وہ عابد اپنے مریدوں کو غیبت کی برائیوں سے مطلع کر [illegible]

مذمت غیبت

کما قال اللہ تعالیٰ یا ایہا الذین آمنوا اجتنبوا کثیرا من الظن ان بعض الظن اثم ولا تجسسوا ولا یغتب بعضکم بعضا ایحب احدکم ان یاکل لحم اخیہ میتا فکرہتموہ ۔ ترجمہ اے لوگو جو ایمان لائے ہو بچو بہت سے گمانوں سے اسلئے کہ بعض گمان گناہ ہے اور مت عیب جوئی کرو آپس میں اور ایک دوسرے کی اور نہ غیبت کرے بعض تمہارا بعض کی کیا دوست رکھتا ہے کوئی تم میں سے اس بات کو کہ کہاوے گوشت اپنے بھائی مرے ہوئے کا پس تم گوارا نہ کروگے اس بات کو (یعنی تمہاری عقل سلیم بھی اس بات کو پسند نہ کریگی) حدیث ایک شخص نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت سراپا رحمت میں عرض کیا کہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں یا رسول اللہ میں رمضان کے روزہ بھی رکھتا ہوں اور پنجگانہ نماز بھی پڑھتا ہوں اس سے زیادہ عبادت نہیں کرتا زکوۃ و حج مجھ پر فرض نہیں ہوا اسواسطے کہ میں غریب ہوں یا رسول اللہ فداک ابی قیامت کو کس کے ساتھ ہونگا آپ نے سنکر فرمایا تو میرے ساتھ ہوگا۔ بشرطیکہ کپٹ اور حسد سے دلکو محفوظ رکھے اور غیبت اور جھوٹ سے زبان کو بچا رکھے اور نامحرم کے دیکھنے سے اور خلق خدا کیطرف نظر حقارت کرنے سے آنکھ کو نگاہ رکھے تو تو میرے ساتھ بہشت میں داخل ہوگا میں اپنی اس ہتھیلی پر جیسے عزیز رکھتا ہوں اگر ایسا نہ کریگا تو مجھکو نہ پائیگا فاعتبروا یا اولی الالباب پس اے عقلمندو اس سے عبرت پکڑو اور غور کرو کہ حضرت نے کیا ارشاد فرمایا ہے خواب ایک بزرگ روایت کرتے ہیں کہ عالم رویا میں جناب سرور کائنات کی مجھکو چالیس برس تک زیارت ہوتی رہی پھر ایک بخت بند ہوگئی ایک دفعہ ایک بزرگ جامع ازہر کی چھت پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے عالم خواب میں دیکھا آپ نے میرے دل پر اپنا ہاتھ رکھا اور فرمایا ایمیرے محب غیبت حرام ہے کیا تو نے اللہ تعالیٰ کا قول نہیں سنا ولا یغتب بعضکم بعضا تیرے پاس ایک جماعت آتی ہے وہ لوگونکی غیبت کرتی رہتی ہے اور تم ان سے کچھ نہیں کہتے اس لئے میں نے تمہارا ملنا چھوڑ دیا اگر تم اس جماعت سے توبہ کراو تو بہت بہتر ورنہ میری شفاعت سے وہ محروم رہینگے وہ بزرگ کہتے ہیں کہ میں نے بعد بیداری ان کو اطلاع

دی انہوں نے اس فعل بد سے توبہ کی فقیر کہتا ہے یہ بہت بڑا مرض ہے اسمیں ایک جہان مبتلا ہے عقلمندونکو چاہیے جہانتک ممکن ہو غیبت سے نفرت کریں کیونکہ اللہ تعالے اور رسول اس سے بہت خفا ہیں مسئلہ جسطرح غیبت زبان سے ہوتی ہے اشارہ سے بھی ہوتی ہے مثلاً اگر کسیکا نام لیکر ایک آنکھہ بند کرلے اس اشارہ کے لئے کہ وہ کانا ہے یا ہاتھوں سے اشارہ کرے اور ٹھنگنے ہونیکا یا موٹے ہونیکا اسطرح کہ جو وہ مطلع ہو تو برا مانے یہ غیبت ہو جاویگی۔ حدیث میں ہے کہ جو شخص اپنے بھائی مسلمان کی غیبت سے دوسرے کو روکے اللہ تعالے پر حق ہے کہ اسکو دوزخ سے آزاد کرے سبحان اللہ ایک تھوڑی سی بات پر یہ انعام ہے جو چاہے وہ یہ انعام حاصل کرے۔ کہیں وہ عابد اپنے مریدونکو ادب سکہلا رہا ہے

فضائل ادب

ادب بھی ایک عمدہ چیز ہے کما قال اللہ تعالی یا ایھا الذین اٰمنوا لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی ولا تجھروا لہ بالقول کجھر بعضکم لبعض ان تحبط اعمالکم و انتم لا تشعرون ترجمہ اے لوگو جو ایمان لائے ہو مت بلند کرو آوازیں اپنی اوپر آواز نبی کے اور مت آواز بلند کرو ساتھ اسکے بیچ بولی کے جیسا بلند کرتے ہیں بعض تمہارے واسطے بعض کے ایسا نہو کہ کھوئے جائیں عمل تمہارے اور تم نہیں سمجھتے ہو۔ فائدہ یہاں پر اللہ جل جلالہ نے صحابہ کرام کو ادب کی تعلیم دی ہے کہ تم ہمارے نبی کے روبرو چنگھاڑ کر نہ بولو۔ ورنہ تمہارے عمل چھین لئے جاینگے سبحان اللہ ہمارے نبی عربی کی کیا شان ہے صحابہ کا بلند آواز سے بولنا کیسا ناگوار ہوا۔ خدا نے یہ ارشاد فرمایا ان تحبط اعمالکم وانتم لا تشعرون فقیر کہتا ہے کہ آپ صاحبان کو معلوم ہوا کہ اس آیت شریف کے مخاطب کون لوگ ہیں کہ جنکی شان قطعی جنتی جنکو عشرہ مبشرہ کہتے ہیں انکی طرف اللہ خطاب فرما رہا ہے یا ایھا الذین اٰمنوا لا ترفعوا اصواتکم الخ گو اسوقت تمام مومنین سمجھے جاتے ہیں مگر اسوقت تو اسکے مخاطب صحابہ کرام ہی تھے جبکہ انکو واسطے خطاب یہ تھا کہ تم اگر ہمارے رسول سے کسی معاملہ میں پیشقدمی کروگے ان تحبط اعمالکم وانتم لا تشعرون۔ پھر ہم کون بیچارے ہیں کہ حضرت پر پیشقدمی کریں یہ مقام قابل غور ہے کہ ہمارے رسول خدا کی کیسی بڑی شان ہے خدا اپنے حبیب کی کیا حمایت کر رہا ہے

یہی مناسب ہے کہ ہر حال میں احکام اسلام کو مقدم سمجھیں اسی میں ہماری سعادت دارین ہے ورنہ حسرت
لیجائینگے اور پچھتائینگے بلکہ اُلٹے یہ اعمال گلے کے ہار ہو جائینگے ہر وقت اس آتش حسرت میں جلیں اور ہاتھ ملینگے
ہائے ہم نے یہ کس کام کو کیا کر چلے۔ لکھا ہے کہ جسوقت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جناب سید الابرار
کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوتے تھے تو اپنے منہ میں کنکریاں ڈال لیتے تھے جبکہ حضرت سے کچھ عرض معروض
کرتے تو زبان لکنت کرتی تھی۔ حضرت فرماتے یا حبیبا یا صدیقاہ یہ کیا حال ہے۔ تمہاری زبان میں لکنت
معلوم ہوتی ہے۔ آپ آبدیدہ ہوکر عرض کرتے کہ اللہ فرماتا ہے یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَکُمْ
آخر تک۔ عبرت عقلمند وعبرت کا مقام ہے کہ جو لوگ انبیاء علیہم السلام کی شان میں گستاخیاں
کیا کرتے تھے کہ اگر تم احکام الٰہی ہمکو سناؤگے تو ہم تمکو اپنے ملک سے نکالدینگے یہ بڑے بول وہ
اپنی حکومت اور شوکت کے گھمنڈ پر بولتے تھے۔ مگر اللہ کے آگے کسیکا زور کیا چل سکتا ہے دنیا کی بادشاہ
کے ایلچیونکی جو کوئی بےحرمتی کرتا ہے اپنے لئے گویا ہے یہ جا کہ اللہ کے پیغمبروں کی بےحرمتی کریں اور اسے
ملک سے نکالدینے کی دہمکی دیں اسلئے فَاَوْحٰٓی اِلَیْھِمْ رَبُّھُمْ لَنُھْلِکَنَّ الظّٰلِمِیْنَ ہ ربنے انکی
طرف وحی کی کہ ہم ہی ظالمونکو ہلاک کر دینگے اور جس ملک اور زمین سے تمہیں نکالنے کو کہتے ہیں اسکا وارث
تمہیں کو کیا جاویگا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ کہ دنیا میں وہ نافرمان ہلاک ہوگئے اور آخرت میں عذاب شدید میں
گرفتار ہونگے کہ لہو اور پیپ پئینگے اور گلے سے نہ اُتار سکینگے اور ہر طرف سے سامان موت نظر آوینگے
مرنے نہ پاوینگے۔ یہ عبرت اس مقام پر اسواسطے لکھی گئی ہے کہ آجکل ہمارے مزاجوں میں بھی ایسی ہی علامتیں
پیدا ہوتی چلی جاتی ہیں۔ خبردار اے امت محمدیہ جناب سید العالمین کی مخالفت نکرنا ایسا نہو کہ ہمارا
بھی یہی حال ہو جائے۔ اچھے لوگ تو اس رسول پر جان و مال فدا ہیں انکے دل میں نبی عربی کا بڑا ادب ہے
اور انکو اللہ تعالے نے اپنے کلام پاک میں اسطرح پر یاد فرمایا ہے اِنَّ الَّذِیْنَ یَغُضُّوْنَ اَصْوَاتَھُمْ
عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ امْتَحَنَ اللّٰہُ قُلُوْبَھُمْ لِلتَّقْوٰی ط لَھُمْ مَّغْفِرَۃٌ وَّ
اَجْرٌ عَظِیْمٌ ہ ترجمہ تحقیق جو لوگ پست کرتے ہیں آوازیں اپنی کو نزدیک رسول خدا کے یہ لوگ ہیں وہ جو
آزمایا ہے اللہ نے دلوں انکے کو واسطے پرہیزگاری کے واسطے انکو بخشش ہے اور ثواب بڑا خیال

یہ تو کہا ... مصنف انھیں سے ایک حرف ... — یہ کتابی بلفظ ... ہو چکی ہے

تو کر دیا یہ کیا لوگ تھے انکا اتفاق جو کو پہنچ گیا تھا **حکایت** نقل ہے کہ ایک اولیا اللہ کی نظر ایک چیز ممنوع
پر پڑی اُسوقت جناب باری میں عرض کیا کہ یا الٰہی یہ نظر صرف تیرے کام کی لئے تھی پس آج مخالفت کی اُسنے
تیرے حبیب کی پس میں نہیں چاہتا ہوں ایسی بینائی کو۔ لکھا ہے کہ وہ بزرگ اُسیوقت اندھے ہو گئے سبحان
اللہ ان لوگوں کے دل میں کیا ادب رسول اللہ تھا **حکایت** نقل ہے کہ ایک بزرگ پہاڑ میں رہتے تھے اور اللہ
کی عبادت میں مشغول تھے ایک روز رات کو وقت لمبیں خیال آیا کہ کبھی چراغ بھی اس پہاڑ میں جلایا۔ کیا دیکھتے ہیں
کہ پہاڑ شمع ہو گیا ہے سجدہ میں گر گئے اور مناجات کی یا الٰہی یہ کیا بھید ہے۔ آواز آئی۔ مَنْ كَانَ لِلّٰهِ كَانَ
اللّٰهُ لَهٗ جو شخص ہمارے کام میں ہے ہم اُسکے کام میں ہیں۔ اللہ اللہ یہ کیا لوگ تھے۔ **نقل** ہے کہ رابعہ بصری کا
وقت موت قریب آیا تو مالک بن دینار پوچھنے کو آئے۔ کہا تمکو کسنے تکلیف دی ہے بولیں معصیت نے کہا کس چیز
کو جی چاہتا ہے کہا مغفرت کو کہا دنیا کی کسی چیز کی خواہش ہے کہا تیس برس سے تازہ خرما کو جی چاہتا ہے وہ ابتک نہیں کھایا
مالک دینار نے پوچھا کیوں نہیں کھایا انہوں نے یہ آیت پڑھی کما قال اللہ تعالیٰ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى ۙ
فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى ۙ **ترجمہ** اور منع کیا جی اپنے کو خواہشوں سے پس تحقیق بہشت وہی جگہ ہے
رہنے کی۔ مالک بن دینار نے خیال کیا اُسوقت تازہ خرما کہاں سے آوے ناگاہ ایک جانور پرند مُنہ میں تازہ چھوہارہ لیکر
نمودار ہوا اُسنا تیرا پاس ڈال گیا میں جلد اٹھا کر رابعہ کے پاس لے گیا۔ رابعہ نے پوچھا یہ کہاں سے آیا میں نے ماجرا
بیان کیا وہ بولی خدا جانے جانور کس باغ سے لایا ہو گا میں نہ کھاؤنگی اب اپنے پیارے خدا کے پاس جا کر کھاؤں گی
پھر کہا مجھکو تنہا چھوڑ دو اور دروازہ مکان کا بند کر دو چنانچہ ایسا ہی کیا گیا تب ہم کیا سنتے ہیں کہ آواز
ایک غیب سے آتی ہے يٰۤاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِيْۤ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً فَادْخُلِيْ
فِيْ عِبٰدِيْ وَادْخُلِيْ جَنَّتِيْ **ترجمہ** اے جان آرام پکڑنیوالی پھر جا طرف پروردگار اپنے کے خوش ہے تو
پسند کیگئی پس داخل ہو بیچ بندوں میرے کے اور داخل ہو بیچ بہشت میری کے یہ لوگ عشاق رسول اللہ تھے کیا
ادب و آداب رسول اللہ کا انکے دل میں تھا اسلئے تو انکے لئے من جانب اللہ ایسا خاتمہ بالخیر ہوا۔ الحمد للہ ہمارے
رسول خدا کے فی زمانہ بھی ایسے جان نثار اور عشاق موجود ہیں چنانچہ **حضرت عالیجناب بلبل الصلحا**
صدر الامرا عندلیب بہارستان سخن گستری طوطی شکرستان معنی پروری

سرمست نشۂ سخندانی نظرباز شاہد نکتہ دانی غواص محیط تدقیق آشنائے بحر تحقیق افصح الفصحاء ابلغ البلغاء بادشاہ کشور فصاحت فرمانروائے اقلیم بلاغت خلاق مضامین لطیف موجد قافیہ و ردیف ناظم بے بدل نادرہ بیمثل زبدۂ شعرائے جہاں مداح رسول الثقلین منشی **محمد اقبال حسین صاحب** عاشق تخلص دہلوی وکیل و معتمد راج بیکانیر متعینہ رزیڈنسی اجنبوتانہ مقیم کوہ آبو۔ آپکے کمالات کا اندازہ ظرف خیال سے بیرون۔ اور احاطہ شمار سے افزوں ہے یعنی تازہ سے تازہ الفاظ میں جان ڈالنا اور انفاس عیسوی سے معانی پژمردہ کو تازہ تر از گل بنانا حضرت ہی کا کام ہے۔ آپکے محاورات نازک سے خوے دلبراں خجل اور مضامین پاکیزہ سے مزاج لطیف طبعاں منفعل سوداکو آپ کی رشک سخن سے جنوں۔ اور میر آپکے کلام بلاغت سے سرنگوں۔ ملاحت کلام سعدی آپکے خوان فیض کی نمکخوار اور شیرینی زبان حافظ شیراز آپکے مقال سے ریزہ وار۔ جو جو خوبیاں شعرائے سلف میں اور صلحائے خلف میں کسی کے ساتھ مختص تھیں وہ بتمامہ حضرت کی ذات بابرکات میں موجود ہیں آپ شاعر غرا نشار بے نظیر از تلامذہ ارشد شعرائے جہاں حضرت نجم الدولہ دبیر الملک نواب اسد اللہ خانصاحب غالب بہادر مرحوم ہیں۔ آپکا کلام نثر فارسی اردو دونوں میں لاجواب اور انتخاب ہے۔ حضرت کے دواوین فارسی و اردو مع مثنوی بفضل اللہ چھپنی شروع ہو گئی ہیں۔ آپ بڑے فیاض۔ علما نواز۔ مہمان نواز۔ اور دوست پرور ہیں۔ آپ صادق الوعد۔ چشم پوشی متقی عابد مرتاض۔ آپکا کلام سفینۂ عرفان کا بیڑا ہوا چلا جاتا ہے آپکی عاشقانہ مضمون میں تصوف اور معرفت بھری ہوئی ہوتی ہے۔ آپ بڑے عاشق رسول اللہ ہیں ہم بھی ایک غزل آپ ہی کی کتاب میں ج کرتے ہیں **غزل** فلک گر دلبستہ از لوی محمد ؐ ٭ قمر عکسیست از رو محمد ؐ ٭ جہاں پر کند از نافہ چین ٭ شمیم چین گیسوئے محمد ؐ ٭ بہشت از بہر آں شد کہ سجدہ ٭ کند در طاق ابروے محمد ؐ ٭ بود شرمندہ اندر خلد طوبے ز سرو قد دلجوے محمد ؐ ٭ نسیم آرد حیات جاودانی ٭ گر آید از سر کوے محمد ؐ ٭ بود تا حشر پا بند از شوق دید اگر بیند دمے سوے محمد ؐ ٭ ز اعجازش بشد شق روز روشن ٭ قمر چوں دید ابروے محمد ؐ ٭ ازاں بوسند گل را از سر شوق ٭ کہ دارد بو از خوے محمد ؐ ٭ چناں محو م ز شوق نام پاکش ٭ کہ ہر سو آیدم بوے محمد ؐ ٭ ہزاراں موج دریا زد ولیکن ٭ نیامد تا بزانوی محمد ؐ ٭ ازاں نازد بخود عنبر کہ بوے

تمہید از خلق نیکوے محمدؐ بود در نزد او فردوس نخ ہر انکو دیدہ مشکوے محمدؐ امید بس بود آخر کہ
روزے شوم خاک در کوے محمدؐ از انش بر فلک فخر ست ہر دم کہ شد عاشق ثنا گوے محمدؐ

بہرکیف آپکا ہونا فی زمانا غنیمت ہے۔ میں نے نہایت فخر او خوشی سے نام نامی کو اپنی تفسیر میں درج کیا ہے اسلیئے کہ مجکو فخر ہو اور نام نامی کو بقا رہے اور **فقیر** تہ دل سے منشی صاحب موصوف کا شکریہ ادا کرتا ہے طَهَّرَ اللّٰهُ قَلْبَكَ فِي قُلُوْبِ الْاَبْرَارِ وَزَكّٰى عَمَلَكَ فِي عَمَلِ الْاَخْيَارِ

دربیان اطاعت رسول اللہ صلعم

کما قال اللہ تعالی وَمَا اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا **ترجمہ** اور جو کچھ دے تمکو رسول پس لیلو اور جو کچھ منع کرے تمکو اُس سے پس باز رہو **تفسیر** جو رسول تمکو حکم کرے اُسکو قبول کرو **فقیر** کہتا ہے کہ اے امت محمدیہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کی کسقدر تاکید فرمائی ہے اور ہم اُسکا برعکس کر رہے ہیں **حدیث** عن جابر ابن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بَيْنَ الرَّجُلِ وَبَيْنَ الشِّرْكِ وَالْكُفْرِ تَرْكُ الصَّلٰوةِ رواہ مسلم وابو داود والترمذی وصححہ وابن ماجہ **ترجمہ** فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ملاپ میان بندہ کے اور درمیان شرک اور کفر کے ترک نماز ہے **فائدہ** امام نووی نے تحت اس حدیث کے کہا ہے جو چیز کہ اُسکو کفر سے روکتی ہے وہ یہ ہے کہ اُسنے نماز کو ترک نہیں کیا تہا پس جب اُسنے نماز کو ترک کیا تو وہ روک جو درمیان اُسکے اور درمیان کفر کے تہی اُٹھگئی بلکہ وہ شخص کفر میں داخل ہوگیا **حدیث** عن بریدۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول العهد الذی بیننا وبینهم الصلوۃ فمن ترکها فقد کفر رواہ احمد وابو داود والترمذی والنسائی وابن ماجہ وابن حبان والحاکم فی المستدرک باسانید صحیحہ **ترجمہ** کہا بریدہ نے کہ سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرمایا وہ عہد اسلام کا جو درمیان ہمارے اور منافقوں کے ہے نماز ہے پہر جسنے ترک کیا اُسکو وہ کافر ہے **فائدہ** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تارک الصلوۃ کافروں میں داخل ہے معلوم ہوا کہ نماز ایسی عمدہ چیز ہے کہ اسی سے زیب و زینت اسلام ہے اِسکے چہوڑنے سے اسلام ہاتہ سے جاتا ہے۔

سبحان اللہ ایسی نماز کو چہوڑ رکہا ہے کہ جسکی نسبت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ارشاد فرماتے ہیں۔

در بیان فضائل نماز

حدیث حضرت ابوذر صحابی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم روایت کرتے ہیں کہ میں رسول خدا صلے اللہ علیہ و
سلم کے ہمراہ تھا اور موسم خزاں تھا۔ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک درخت کو جو ہلایا تو اسکے
تمام پتے گر پڑے فرمایا اے ابوذر جو کوئی اللہ کیواسطے نماز پڑھتا ہے نماز اُسکے ایسے گناہ دور کرتی ہے جیسے
اس درخت کے پتے ہلانے سے گر گئے حکایت نقل ہے کہ ایک بزرگ پر ایک حاکم بہت خفا ہوا اور یہ حکم دیا
کہ اسکو شیر کے آگے ڈالدو جب اسکو شیر کے سامنے کہڑا کیا تو شیر کانپنے لگا حاضرین جلسہ اور حاکم نے یہ حال دیکھکر
اُس سے دریافت کیا یہ کیا سبب ہے شیر تجہپر حملہ نہیں کرتا اُس بزرگ نے کہا کہ میری نماز نے اسکو ہیبت دیدی
حاضرین جلسہ اور حاکم جان و مال سے فدا ہوگئے اور اپنے ظلم سے توبہ کی حکایت ایک بزرگ سے ایک
نماز قضا ہوگئی اُسنے اپنے نفس سے مخاطب ہوکر کہا کہ تجھکو آج شیر سے ہلاک کراؤنگا اسواسطے کہ تونے
اللہ اور رسول کی نافرمانی کی اسی خیال میں جنگل کو چلے گئے کیا دیکھتے ہیں کہ ایک شیر چلا آتا ہے انکی
طرف یہ بزرگ بہاگے شیر بھی ان سے ڈر کر بہاگا۔ اسی حالت میں وہ بزرگ تہک کر بیٹھ گئے نیند نے
جو غلبہ کیا تو سو رہے۔ عالم رویا میں کیا دیکھتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تشریف رکھتے ہیں
اور ارشاد فرماتے ہیں کہ جسکی نماز حالت سونے میں قضا ہو جاے تو اسکو پہر پڑھ لے کیا تمکو یقین
ہے کہ شیر تمکو ہلاک کرے ہرگز نہیں۔ اسلئے میں تمکو بشارت دیتا ہوں کہ تم میری امت میں ہو۔ نماز
اور روزہ تمہارا خدا کے یہاں قبول ہوگیا۔ جاؤ ایسا نکرو وَمَا اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ الحمد للہ فی
زمانہ بھی ایسے ایسے مومنین دیندار متقی نقبا امرا صالحین جلیل القدر ہیں سے موجود ہیں کہ جنکو
ہر وقت اللہ و رسول کی رضا جوئی کا خیال ہے ایسے دینداروں کا ہونا بھی زمانہ باعث برکت ہے میں
بھی ایک نہایت فخر سے نام نامی بھی تفسیر میں درج کرتا ہوں کہ ناصر ناہی کو تفاخر ہے چنانچہ صاحب
خلق محمدی تابع شریعت احمدی افضل الکرام اشرف العظام ملک سیرت فرشتہ صورت حضرت عالی
جناب ممدوح الالقاب بدر الصلحا و فخر الامرا **محمد نامدار خاں صاحب بہادر** ممبر کونسل
ریاست پٹیالہ۔ جو جو خوبیاں اللہ تعالیٰ نے ذات بابرکات میں عطا فرمائی ہیں میں انکا

بیان نہیں کرسکتا ہوں۔ آپ اعلےٰ درجہ کے دیندار متقی نیک شیم۔ پابند صوم وصلوٰۃ۔ عابد بےریا و زہد ورع و تقوےٰ اور لیاقت علمی میں ہندوستان کے رئیسوں پر سبقت لیگئے ہیں۔ دوست پرور شریف نواز خدا ترس رحمدل۔ عالی خاندان۔ باذل سخی فیاض۔ امین۔ دیانتدار۔ دریادل بحمد اللہ شہرہ دادگستری اور رعایا پروری چہار طرف گیتی میں بلند ہے۔ عدل و انصاف آپکا منصف حقیقی کو پسند ہے۔ ہر ادنےٰ و اعلےٰ کی طرف نظر فلاح ہے۔ ہر کہ و مہ آپکے لطف و کرم کا مداح ہے۔ دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع اور کشادہ ہے ارکان مروت آپ ختم ہیں۔ سچ تو یہ ہے کہ خلق مجسم ہیں۔ ہندوستان میں اس بات کا چرچہ ہے کونسل میں ممبران کونسل بیشمار ہیں مگر اسمیں کسی طرح کی نااتفاقی نہیں ہوئی ہے بڑے بڑے اراکین گورنمنٹ حیران ہیں یہ صرف آپکے ہی اخلاق کا باعث ہے۔ آپ بڑے ہی ملنسار ہیں۔ علماء کے بڑے قدردان ہیں اصل تو یہ ہے کہ الیسے ہی سے زیب و زینت اسلام ہے۔ آپ ہندوستان میں مغتنمات میں سے ہیں فقیر بھی جناب صاحب ممدوح الاوصاف کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے **شکریہ** طَهَّرَ اللّٰهُ قَلْبَكَ فِيْ قُلُوْبِ الْاَبْرَارِ وَزَكّٰى عَمَلَكَ فِيْ عَمَلِ الْاَخْيَارِ۔ وَمَا نَهٰكُمْ فَانْتَهُوْا کے یہی معنے ہیں کہ جس بات کو رسول منع کرے اُس سے باز رہو **حدیث** عَنْ مُعَاذٍ قَالَ اَوْصَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَاِنْ قُتِلْتَ وَحُرِّقْتَ **ترجمہ** روایت ہے معاذ رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ وصیت کی مجھکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت شریک کر تو ساتھ اللہ کے کسی شے کو اگرچہ قتل کیا جائے تو یا جلایا جائے تو۔ شرک ایسا برا ہے کہ مرجانا اور جل جانا اُس سے بہتر ہے اسلئے کہ اسمیں تھوڑی دیر کی تکلیف ہے اور شرک کرنے سے ہمیشہ کی خوشنودی ہاتھ سے جاتی ہے اور جنت ہمیشہ کی حرام ہوتی ہے **حکایت** حضرت بایزید رحمۃ اللہ علیہ نے جب وصال کیا کسی شخص نے انکو خواب میں دیکھا عرض کیا کہ بایزید حق تعالےٰ سے کیا معاملہ گذرا فرمایا جب میں نے اس دارنا پائدار کو چھوڑا سرکار والا سے ارشاد ہوا کہ بایزید کیا لائے عرض کیا خدایا توحید۔ ارشاد ہوا لیلۃ اللبن بھی یاد ہے شرمندگی اور خجالت پیش آئی اصل یہ ہے کہ ایک رات میں نے دودھ پیا تھا شکم میں اتفاقاً درد ہوا تھا میری زبان سے نکلا کہ دودھ نے درد کیا یہ کلمہ خلاف توحید زبان سے نکلا ناگوار شہنشاہ احد ہوا اور اسیکا طعن ہوا جب

ایسے کاملان راہ اور مقبولان بارگاہ پر ایک دو وہ کی شکایت سے طعن ہوا ہم گم کردہ راہان بادیہ نادانی کا کیا ذکر ہے اور کیا دم ہے کہ دعوے توحید کریں اور اپنے آپ کو موحد سمجھیں **فقیر** کہتا ہے کہ ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں باتوں میں نرمی تھی اور نہیں تھی تو توحید کے بارے میں فتح بدر کے بعد لڑکیاں شادیانہ گانے لگیں آپ خاموش لیٹے ہوئے سنا کیے جب انہوں نے کہا ہم میں پیغمبر غیب دان ہے جب آپ نے روکا صحابہ نے چاہا کہ فارس کے قاعدہ کے مطابق تعظیماً سجدہ کریں منع فرمایا۔ بلکہ لوگوں کے کھڑے ہونے سے بھی ناخوش ہوتے تھے اس خیال سے کہ مبادا میرے پیچھے لوگ پرستش کرنے لگیں۔ وصیت کی کہ میری قبر زمین میں دفن بنانا خلاصہ یہ کہ جبتک زندہ ہے توحید کی نشو نما کا خیال لیں یہی صحابہ کا بھی یہی حال رہا **حکایت** نقل ہے کہ خلافت عمر رضی اللہ عنہ میں ایک صحابی ملک شام کی حاکم ہو کر گئے صرف ایک اونٹ سواری اور ایک حبشی خدمتگاری میں تھا جب قریب دار الحکومت پہنچے تو سردار وہاں کے سنکر پیشوائی کو آئے راہ میں اس حاکم کو مسافر جانکر پوچھا کہ تمکو یہاں کے امیر کا کچھ حال معلوم ہے کہ کہاں تک آئے غلام نے کہا کہ امیر یہی ہیں پھر سب سرداروں نے حسب عادت جہالت قدیمی کے بطور سجدہ انکی تعظیم کی امیر نے متحیر ہو کر کہا کہ یہ کیا سجدہ سا کرتے ہو کہا ہمارے ملک کا ایسا ہی دستور ہے کہ ہم حاکم وقت کی ایسی ہی تعظیم کرتے ہیں پھر تو حاکم وقت نے غضبناک ہو کر کہا واللہ میں نے نہیں دیکھا اپنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ انکو کوئی سجدہ کرے بلکہ فرمایا کرتے تھے کہ خدائے عز وجل کے سوا کسیکو سجدہ نہیں چاہیے۔ فرمایا ایک وقت صحابہ کیطرف مخاطب ہو کر کہ تم اپنے ایمانوں کو درست کرو صحابہ رو پڑے کہ یا رسول اللہ کیونکر درست کریں اسوقت آپ خاموش ہوگئے فوراً وحی آئی **وَاِذْ قَالَ لُقْمٰنُ لِابْنِهٖ وَهُوَ يَعِظُهٗ يٰبُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ ۭاِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ** **ترجمہ** اور جسوقت کہا لقمان نے واسطے بیٹے اپنے کے اور وہ نصیحت کرتا تھا اسکو اے چھوٹے بیٹے میرے مت شریک کیجیو ساتھ اللہ کے تحقیق شریک کرنا البتہ بڑا ظلم ہے۔ اسوقت حضرت نے فرمایا کہ تم اپنے ایمانوں کو شرک سے صاف رکھو۔ غرض وہ صحابی ان سرداروں سے یہ فرماتے تھے کہ میں نے رسول اللہ سے ایسا سنا تم میرے رسول اللہ کا **خلاف** کرتے ہو۔ یہ کہکر ایک چیخ ماری اور وہاں سے

واپس چلے آئے اور سند حکومت آگے امیر المومنین کے ڈالدی اور سب قصہ بیان کر کے کہا کہ
اے عمر ایسی حکومت میں نہیں چاہتا ہوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت نے صحابہ کی طبیعتوں کو
ایسے بدل دیا جیسے کہ سحر کر دیا صحابہ تابعین اور تبع تابعین اور انکے ملنے والے سبحان اللہ نور"
علی نور تھے جن لوگوں نے ان حضرات کو بھی نہیں دیکھا صرف انکا برتاؤ اور حالات دیکھکر کتاب اللہ
اور سنت رسول اللہ پر ایسا کچھ عمل کر دکھایا۔ الحمد للہ کہ ایسے ایسے دیندار عالی ہمت بھی زمانہ میں موجود
ہیں کہ ان حضرات کی عالی ہمتی پر ہزار آفرین ہے کہ باوجود عہدہ ہائے جلیل القدر کے ہر وقت انکو رضا جوئی
اللہ ورسول کا خیال رہتا ہے ایسے عالی ہمت کا نام میں اپنی تفسیر میں نہایت فخر سے درج کرتا ہوں اسلئے کہ میری
کتاب کو فخر ہوا اور نام نامی کو بقا رہے۔ چنانچہ ہمارے ذی عزت اور لائق دوست حضرت عالی جناب
صاحب خلق محمدی تابع شریعت احمدی افضل الکرام اشرف العظام ملک سیرت فرشتہ صورت یگانہ عمائد
جہان منشی غلام محی الدین خانصاحب ڈپٹی انسپکٹر سبزی منڈی دہلی خلف الرشید حضرت عالیجناب
سرفراز خانصاحب مرحوم و مغفور ساکن شہر جالندھر۔ جو جو خوبیاں اللہ تعالے نے انکی ذات بابرکات میں عطا
فرمائی ہیں اگر ایک شمہ اُسمیں سے لکھوں تو کیا امکان حسن و خوبی کو جو میزان فکر میں وزن کرتا ہوں تو ایک سے
ایک برتر پاتا ہوں۔ آپ بڑے دیندار۔ پابند صوم وصلوۃ۔ بڑے فیاض۔ باذل۔ سیر چشم۔ امین۔
ستودہ صفات مسکین پرور۔ بدرجہ کمال بردبار۔ شریف نواز۔ دوست پرور۔ عادل آنکھہ میں حیا و شرم
بہت ہے۔ شریف خاندان۔ خدا ترس۔ رحمدل۔ علماء صلحاء کے قدر دان۔ انکا دامن اخلاق بڑا
وسیع اور کشادہ ہے۔ شریفوں اور حاجتمندوں سے بڑی فراخ دلی سے سلوک ہوتے ہیں۔ اس عالی ہمت نے
اب قرآن حفظ کرنا شروع کیا ہے عاشق رسول اللہ ہیں۔ آپ امیر ابن امیر ہیں۔ اصل تو یہ ہے ایسول
ہی سے رونق اسلام ہے فقیر بھی خانصاحب کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے شکریہ الحمد للہ۔ فلیک
فی فلو الابرار ورزقک علمک فی عمل الاخیار۔ الغرض وہ عابد جہان کو احکام الٰہی سے
مطلع کر رہا ہے وہ عابد کون ہے وہ شان محمد رسول اللہ صلعم ہے ساتویں مجلس میں ایک قاضی مسند
عدالت پر بیٹھا ہوا احکام الٰہی کے بموجب لوگوں کے جھگڑے فیصل کر رہا ہے لوگ بھی اس قاضی کے فیصلے

مجھے خوش ہو رہے ہیں اور تمام روئے زمین کے قاضی اور منصف وہاں پر حاضر ہیں اور اُس قاضی کے فیصلوں کی نقل کر رہے ہیں اور ہدایت نامہ بنا رہے ہیں اور اُسپر عمل کر رہے ہیں وہ قاضی کون ہے وہ شان محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہے **آٹھویں مجلس** میں ایک مفتی علامہ بیٹھا ہوا ہے اور ایک فتوی کا دریا اُسکی زبان سے جوش مار رہا ہے ہر ایک معاملہ میں حکم موافق اصول کے قاعدہ و کلیے کتاب اللہ اور سنت سے نکالکر بیان کر رہا ہے اور روئے زمین کے مفتی اُسکے گردا گرد جمع ہو رہے ہیں اور اسکے احکام کی نقل کر رہے ہیں وہ مفتی کون ہے وہ شان محمد رسول اللہ ہے **نویں مجلس** میں ایک محتسب مسند حکومت پر بیٹھا ہوا ہے۔ اور جلاد اُسکے روبرو کھڑے ہوئے ہیں اور گنہگاروں اور فاسقوں اور فاجروں کو اُسکے روبرو کیا جاتا ہے ہر ایک کو موافق گناہ کے سزا کا حکم کر رہا ہے کسی پر حد جاری کر رہا ہے کسی کی نسبت قید کا حکم دے رہا ہے کسی سے چشم نمائی ہو رہی ہے کسیکی نسبت حکم معافی کا ہوتا ہے کیا صاحب حکومت ہے وہ کون ہے وہ اعلے الحاکم محمد رسول اللہ ہیں **دسویں مجلس** میں ایک سلطان تشریف رکھتے ہیں روئے زمین کے قیصر اور بادشاہ خدمت بابرکت میں حاضر ہیں اور دست بستہ عرض معروض کر رہے ہیں لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ **گیارہویں مجلس** میں ایک حکیم حاذق بیٹھا ہوا ہے اور تمام روئے زمین کے حکیم خدمت بابرکت میں حاضر ہیں وہ حکیم حاذق اُنکے مرضوں کو سطب روحانی سے مٹا رہا ہے کسیکو تہذیب کی تلقین ہو رہی ہے کسیکو اخلاق کے بارہ میں فہمائش ہو رہی ہے وہ حکیم کون ہے وہ ہمارے محمد رسول اللہ ہیں **بارہویں مجلس** میں ایک قاری خوش الحان بیٹھا ہوا ہے اور تمام روئے زمین کے قاری اُسکے سامنے حاضر ہیں عجب قاری ہے ساتوں قرأتیں کلام مجید کی ادا کر رہا ہے اور لوگ اُسکی خوش الحانی سے لوٹ پوٹ ہوئے چلے جاتے ہیں ہزار ہا مشتاق بیٹھے ہوئے یہ عرض معروض کرتے ہے واللہ ایسا قاری کوئی نہیں دیکھا وہ قاری کون ہے وہ شان محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہے ۔

بیان رفاقت رسول صلی اللہ علیہ وسلم

فقیر کہتا ہے اے بھائیو ہم تمکو ایسا شفیق اور رفیق رسول ملا کہ امت کی ہمدردی کا اُنکو ہر وقت خیال رہتا تھا اور ہر وقت امت کی صلاحیت اور غمخواری میں رہتے تھے اور رات دن کسیوقت یہ خیال دل سے نہ جاتا تھا

دوحی فعال یارسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم وہ حدیث آپ صاحبان کو یاد ہے یا نہیں ؟ فرمایا کہ
خدا نے ایک ایک دعا کے واسطے ایک نبی کو حکم دیا تھا کہ ایک ایک دعا تمہاری خواہ کسی مضمون کی ہو تم ہماری جناب
میں کرو ہم قبول کرینگے چنانچہ یاد ہوگی دعا اور بددعا نوح علیہ السلام کی کفار کے بارہ میں بددعا تو یہ ہے
وَقَالَ نُوحٌ رَّبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْكَافِرِينَ دَيَّارًا ٥ إِنَّكَ إِن تَذَرْهُمْ يُضِلُّوا عِبَادَكَ
وَلَا يَلِدُوا إِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا ٥ **ترجمہ** اور کہا نوح نے اے رب میرے مت چھوڑ اوپر زمین کے کافروں سے
بسنے والا تحقیق تو اگر چھوڑ دیگا انکو گمراہ کرینگے بندوں تیرے کو اور نہ جنینگے مگر بدکار کفر کرنیوالا
و دعا یہ ہے رَبِّ اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَن دَخَلَ بَيْتِيَ مُؤْمِنًا وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَلَا
تَزِدِ الظَّالِمِينَ إِلَّا تَبَارًا ٥ **ترجمہ** اے پروردگار میرے بخش مجکو اور واسطے ماں باپ میرے کے اور واسطے
اس شخص کے کہ داخل ہو گھر میرے میں ایمان لاکر اور واسطے سب ایمان لانے والوں کے اور ایمان والیوں کے
اور مت زیادہ کر ظالموں کو مگر ہلاک کرنا ۔ چنانچہ حضرت نے فرمایا ایسے ہی میرے لئے بھی حکم تھا کہ تم دعا
اور بددعا کرو ہم قبول کرینگے **فقیر** کہتا ہے آپ صاحبوں کو خوب معلوم ہے کہ وہ دعا حضور صلے اللہ علیہ
وسلم نے خدا سے نہیں مانگی محض امت کے لئے آپ نے رکھی کیونکہ آپکو اسقدر تکلیف کفار سے ہوئی کہ
جنگ احد میں بڑے بڑے صحابہ جلیل القدر شہید ہوگئے اور آپ کے دندان مبارک بھی شہید ہوگئے **یہاں**
ایک حکایت لطیف ہے جسکا لکھنا مناسب معلوم ہوا **نقل** ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے صحابہ نے
عرض کیا کہ بعد آپکی وفات کے جبہ مبارک آپکا کسکو دیا جاوے آپ نے فرمایا اویس قرنی کو ۔ بعد وفات حضور کے
حضرت عمر و حضرت علی رضی اللہ عنہما کوفہ کو گئے اور اویس کی تلاش کی لوگوں نے کہا ایک شخص ادی عرفہ
میں رہتا ہے اور شتربانی کرتا ہے شاید ہے کہ وہی ہو دونوں حضرات تشریف لیگئے دیکھا کہ اویس نماز میں مشغول ہیں
اور فرشتہ مقرر ہے کہ اونٹوں کی نگہبانی کرتا ہے اور اسطرف دونوں صاحبوں کے دل میں خیال ہوا کہ
افسوس حضرت نے اس دیوانہ کو اپنا پیراہن بھیجا ہمکو نہ دیا حضرت علیؓ کے دل میں تو یہ خیال آیا کہ مجھ سے
زیادہ کون مستحق ہوگا اسلئے کہ میں داماد رسول اللہ ہوں اور بھائی رسول اللہ کا ہوں اور حضرت عمرؓ کو
یہ خیال ہوا کہ میں بھی اصحاب جلیل القدر میں سے ہوں اسلئے کہ حضرت نے میری نسبت فرمایا ہے کہ میرے

عمر یاد ورنہ تا امید ہوتے ۔ اسی پر خیال کرکے کہ ہمارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیسے مہربان ہیں ۔ حدیث شریف حضرت سے

بعد اگر نبی ہوتا تو عمر ہوتا۔ بیشک میں اس پیراہن کا مستحق تھا۔ لیکن اپنے یہ خیالات ایک دوسرے پر
ظاہر نہیں ہونے دیے اس عرصہ میں اویس نے نماز تمام کی حضرت عمرؓ نے سلام کیا اویس نے سلام کا جواب دیا
حضرت علیؓ نے آپکا نام پوچھا اویس نے کہا کہ میرا نام عبد اللہ ہے حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ سب خدا کے
بندے ہی ہیں حضرت علیؓ نے فرمایا میں نام خاص پوچھتا ہوں عرض کیا میرا نام اویس ہے فرمایا داہنا ہاتھ کھولو
آپ نے دکھایا حضرت عمرؓ نے اسی سفید داغ کا نشان پایا جو حضرت نے فرمایا تھا حضرت نے ہاتھ کو بوسہ دیا
فرمایا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تمکو سلام کہا ہے اور فرمایا ہے کہ میری امت کے لئے دعا کرو اویس نے
کہا تم دعا کے لئے اولیٰ تر ہو دونوں صاحبوں نے فرمایا کہ تم وصیت رسول اللہ کو بجا لاؤ رسول اللہ نے تمکو خرقہ
دیا ہے اویس نے کہا میں نے سنا ہے کہ جنگ احد میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے دندان مبارک شہید ہوئے
تھے۔ دونوں صاحبوں نے کہا ہاں۔ آپ نے فرمایا تم اپنے دانت دکھلاؤ دونوں صاحبوں نے دانت دکھلائے آپ
نے فرمایا تم کیسے اہل وفا ہو اور حضرت عمرؓ کیطرف اشارہ کیا تم کیسے صحابی ہو کہ تم نے دانت اپنے نہ توڑے فقیر نے
تو جسوقت سنا اپنے تمام دانت پتھر سے توڑ ڈالے اسوقت دونوں صاحبوں نے خیال کیا کہ بیشک یہ لائق
خرقہ کے ہیں اور فرمایا یا علی تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ فرمایا ایک دفعہ در خدمت میں
ہر وقت حاضر رہا اویس نے کہا خرقہ مجھکو دو تو میں دعا کروں اویس نے خرقہ لیکر کہا آپ الگ جا بیٹھیں
میں دعا کرتا ہوں پس آپ گوشہ میں علٰحدہ ہو بیٹھے اویس نے خرقہ شریف کو آگے رکھ لیا اور سجدہ میں جا کر مناجات
کرنے لگے کہ الٰہی بحق خداوندا اس خرقہ کے اس خرقہ کو نہ پہنونگا جبتک کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی
تو نہ بخشیگا تیرے پیغمبر نے مجھپر حوالہ کیا ہے کہ میری امت میں ایک شخص ہے کہ ربیعہ اور مضر کی بکریوں کے
جتنے بال ہیں میری امت کے لوگوں کی شفاعت کریگا ربیعہ اور مضر دو قبیلے عرب میں تھے۔ انہیں بکریاں
بہت تھیں صحابہ نے عرض کیا کہ نام اسکا کیا ہے فرمایا ایک بندہ ہے بندوں خدا میں سے اور نام اسکا اویس
غیب سے آواز آئی کہ بہت لوگوں کو ہے بخشا خرقہ کو پہن لو اویس نے عرض کیا کہ سبکو بخش ندا آئی کہ بہت لوگوں کو
بخشا عرض کیا سب کو بخشدے اتنے میں فاروق اور مرتضیٰ رضی اللہ عنہما آ ہی تو گئے کہ دیکھیں اویس
کیا کرتے ہیں جب قریب پہنچے آپ نے فرمایا اگر ایک ساعت آپ نہ آتے تو ساری امت کو بخشوا لیتا

ہی بلا عذر بھی شرع ہو چکی ہے ... بدون اہانت صحیفہ اسمیں ایک حرف بھی کم

اویس نے خرقہ پہن لیا۔ فرمایا حوالے کے بموجب پہی بخشے گی سبحان اللہ کیا عشاق رسول اللہ تھے کہ آپ نے اپنی امت کا اُن پر چھوڑ دیا۔ الحمد للہ فی زمانا بھی ایسے موجود ہیں جو حامی اسلام و امرا کے حامیان ہیں عالی ہمت کہ ان حضرت کی عالی ہمتی پر پیرا ہوا تو ین کہ باوجود عہدہ ہائے جلیل القدر ہر وقت انکو رضا جوئی اللہ و رسول کا خیال رہتا ہے ایسے عالی ہمت کا نام نامی میں اپنی تفسیر میں نہایت فخر سے درج کرتا ہوں اسلئے کہ میری کتاب کو فخر ہو اور نام نامی کو بقا ہے چنانچہ حضرت عالی جناب [illegible] القاب [illegible] امرا شیخ میراں بخش صاحب [illegible] سیالکوٹ جو بعنایت اللہ تعالے ذات بابرکات میں عطا فرمائی ہیں میری قلم کو کہاں طاقت ہے کہ بیان کرے حسن خوبی کو جو وزن کرتا ہوں تو ایک سے ایک کو بہتر پاتا ہوں۔ آپ بڑے دیندار۔ حامی اسلام۔ پابند صوم و صلوۃ۔ بڑے فیاض۔ باذل۔ سیر چشم متواضع۔ شریف نواز۔ نیک مزاج۔ مسکین پرور۔ عادل۔ آنکھ میں حیا و شرم بہت ہے۔ خدا ترس۔ سخی۔ نیکنام۔ برتاو عمدہ۔ شریفوں اور حاجتمندوں کے بڑی فراخ دلی سے سلوک ہوتے ہیں۔ اسلام کی ترقی کا انکو بڑا خیال رہتا ہے۔ علماء کے آپ بڑے قدردان ہیں وہ اس اخلاق انکا بڑا وسیع اور کشادہ ہے۔ اصل تو یہ ہے کہ ایسوں ہی سے رونق اسلام ہے فقیر بھی رئیس ممدوح الاوصاف کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے شکریہ یہ ہے طَهَّرَ اللّٰهُ قَلْبَكَ فِيْ قُلُوْبِ الْاَبْرَارِ وَزَكّٰى عَمَلَكَ فِيْ عَمَلِ الْاَخْيَارِ۔ الغرض حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو کفار سے بہت ہی تکلیف پہنچی کہ جسکا بیان نہیں ہوسکتا۔ بدن پر [illegible] ٹکڑے ہوتے ہیں اور کلیجہ منہ کو آتا ہے مگر آپ نے وہ دعا نہ کی امت کے لئے رکھی۔ اے امت محمدیہ آپکے لخت جگر شہیدان کربلا یعنی سید الشہدا جناب امام حسین علیہ السلام اور ہمراہیوں کو کربلا میں کیا کیا تکلیفات پہنچیں۔ گویا کہ باغ محمدی برباد ہوگیا۔ کسکا دل لایا جائے کہ وہ حال بیان کیا جائے۔ واللہ کلیجہ باہر آتا ہے قلم لکھنے سے رکتی ہے۔ دنیا میں یہ سانحہ بھی عجیب و غریب ہوا ہے۔ یہ فقیر کچھ مختصر طور پر بیان شہادت و مصائب امام علیہ السلام بیان کرتا ہے کہ ناظرین دیکھیں کہ حضرت امام حسین علیہ السلام و جگر گوشہ رسول انام کا صبر کس درجہ کا صبر تھا۔ کیوں نہ ہو آخر کس نانا کے آپ نواسے ہیں۔

بیان شہادت امام حسین علیہ السلام

مومنین جب جناب یونس شکم ماہی سے زمین پر تشریف لائے تو بعض روایات سے ثابت ہوتا ہے کہ
وہ دن روز عاشورہ اور وہ روز یوم جمعہ اور وہ وقت وقت دوپہر اور وہ صحرا صحرائے کربلا اور وہ دریا دریائے
فرات تھا حضرات اس حکایت میں سات امر قابل غور و انصاف ہیں **اول** یہ کہ جناب یونس علیہ السلام نے
تو خلاص آل عبا کیواسطے رہائی پائی افسوس ہزار افسوس کہ یہی حضرت اسی دن اسی صحرا میں اسی فرات کے
کنارے کن کن مصیبتوں میں گرفتار ہوئے تین دن پانی بند رہا پانی کی یہ نایابی کہ ایک قطرہ میسر نہ تھا پیاس
کی وہ شدت کہ کلیجہ کباب ہوا جاتا تھا بار بار امام مظلوم اپنی سوکھی ہوئی زبان ہونٹھوں پر پھیرتے تھے
فاقوں کی وہ حرارت کہ کام تمام ہوا جاتا تھا تمازت آفتاب کی وہ گرمی کہ ریگستان کربلا کا یہ حال تھا کہ
مثل برادہ آہن کے سرخ تھا زخم پر زخم کھائے داغ پر داغ اٹھائے علی اکبر سا فرزند جوان قاسم سا بھتیجا
عباس سا بھائی ان سبکو آنکھوں کے سامنے ایڑیاں رگڑتے دیکھا **شعر** شاہ کہتے تھے نہ بھولیگا کبھی اکبر کا
داغ ۞ اسکو جانیگا وہی جو جبا اولاد کے ۞ تیر مارا حلق اصغر پر تو سرور نے کہا ۞ دل تڑپتا ہے حرملہ پتھر ہے یا
فولاد ہے ۞ ساقی کوثر سے کوثر پر کہا شبیر نے ۞ کیا مزا ہے آب خنجر میں کہ اب تک یاد ہے ۞ کہتے تھے عباس
شانوں کا تو کچھ بھی غم نہیں ۞ بہہ گیا گر آب تو محنت مری برباد ہے ۞ **دوسرا امر** یہ ہے کہ وہ ماہی باوجود
حیلوں نگلگی چالیس روز محض اس خیال سے کہ نبی خدا کو کسی طرح کا صدمہ نہ پہنچے بے آب و دانہ رہی بحفاظت تمام
اپنے شکم میں امانت رکھا مگر وائے ہو ان انسانوں پر جو خود آب و دانہ سے سیر ہوتے تھے اور اپنے نبی کے نواسے
پر آب و طعام بند کیا اور عوض خدمت کے کوئی درجہ اہانت کا اٹھا نہیں رکھا **تیسرا امر** یہ ہے کہ جناب
یونس علیہ السلام کے جسم اطہر پر درخت کدو کا سایہ ہوا تھا کہ وہ جناب اس سایہ میں بعافیت تمام بسر کرتے تھے
مگر افسوس حضرات مظلوم کربلا کی لاش مقدس چالیس روز تک بلا بے گور و کفن عریاں پڑی رہی اور سایہ
بجز آفتاب عالمتاب کے اور کسی کا نہ تھا **شعر** بے دفن و کفن ہے جو یہ اللہ کے پیارے ۞ واللہ گزر جاتا ہوں
میں شرم کے مارے ۞ بکھرے ہوئے یہاں پھول محمد کے ہیں سارے ۞ صحرا میں کوئی ہے کوئی دریا کے کنارے
ان پھولوں کو مقتل سے اٹھا لینے دو مجھکو ۞ مٹی میں ستاروں کو چھپا لینے دو مجھکو ۞ اہلبیت اطہار کے

پاس بھی کوئی چادر نہ تھی کہ جس سے لاش پر سایہ کرتیں وہ بی بیاں خود ایسی محتاج ردا تھیں کہ بالوں سے
اپنے منہ چھپاتی تھیں سے بی بیوں کے سر سے اعدائے بد نہاد نے چھین لیں وہ رنگیں بالوں کی چلمن منہ پر چھپانے کے لیے
چوتھا امر یہ ہے کہ جب وہ درخت خشک ہو گیا تو جناب یونس علیہ السلام متحمل تمازت آفتاب کے نہ ہوئے
بیقرار ہو کر درگاہ الٰہی میں جزع فزع کی مگر واہ کیا صبر تھا امام حسینؑ کا کہ جسوقت ابلیس تلبیس نے جناب
احدیت میں اس امر کی استدعا کی کہ میں صبر حسینؑ کا جب قائل ہوں کہ آفتاب چرخ چہارم ہے اول آسمان پر آ جاوے
اور رخ اسکا جانب زمین کر دیا جاوے اور ستر درجہ حرارت اسکی زیادہ ہو جاوے اسوقت اگر تیرا حسین راہ رضا میں
ثابت قدم رہے اور بجز شکر کے کوئی کلمہ زبان پر نہ لائے تب میں جانوں کہ حسین تیرا صابر و شاکر ہے بس بحکم
جناب باری ہو کلان آفتاب کو اول آسمان پر لے آئے اور رخ اسکا جانب زمین کر دیا حدت ستر درجہ
سے زیادہ ہو گئی دریا جوش کھانے لگا جانوران دریا خروش میں آئے اور مظلوم کربلا کی نظروں میں دنیا تار
ہو گئی اسوقت حضرت نے متبسم ہو کر بند قبا کھولدئے۔ مگر جبرئیل سے یہ حال حضرت کا دیکھا نگیا فوراً حاضر
ہو کر سر اطہر پر اپنے پروں کا سایہ کیا۔ حضرت نے جو اس حدت میں خنکی پائی جانب بالا نگاہ کی دیکھا کہ
خادم دیرینہ روح الامین پروں سے سایہ کئے بالائے سر استادہ ہیں حضرت نے فرمایا **شعر** اسوقت حکم حق
کون و مکاں کا ہے پرے ہٹ جا و جبرئیل یہ وقت امتحاں کا ہے ﴿ فی الحقیقت حضرات جو صبر جناب امام
حسین علیہ السلام نے کیا وہ کسی انبیا سے ظہور میں نہیں آیا۔ اسکا ثبوت قرآن سے بھی پایا جاتا ہے **روایت**
ہے کہ قیامت کے دن جناب سید المرسلینؐ جناب باری میں عرض کرینگے کہ یا الٰہ العالمین مجکو ذرا میزان
عدل بہیج کہ میں ہاں جا کر دیکھوں کہ صبر بھائی ایوب کا زیادہ ہے یا میرے فرزند حسینؑ کا حکم ہوگا کہ اچھا
جاؤ تو حضور میزان عدل پر تشریف لیجاوینگے تو صبر امام حسینؑ کا زیادہ ایوبؑ سے پاوینگے اسلئے کہ حضرت امام حسینؑ
سے کوئی کلمہ شکایت اور اضطرابی کا نہیں جاری ہوا برخلاف حضرت ایوبؑ کے کہ یہ کلمہ اضطرابی کا زبان پر لا گئے تھا فرمایا
اللہ تعالیٰ وَاَیُّوبَ اِذْ نَادٰی رَبَّہٗٓ اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ **ترجمہ** اور
ایوبؑ کو جسوقت پکارا اپنے رب کو یہ کہ مجکو پہنچی ہے مضرت اور سختی اور تو بڑا رحم کرنیوالا ہے رحم کرنیوالوں
میں ہے۔ اسلئے حضرت نے ارشاد فرمایا تھا کہ میں دن قیامت کی جناب باری میں عرض کرونگا کہ مجکو میزان عدل

بیچ تاکہ بین صبر ایوب اور صبر امام حسینؑ میں دیکھوں **سبحان اللہ** اللہ تعالےٰ نے کل معصوموں کا خاتمہ جناب
رسول اللہ پر کر دیا کہ آپ پر کسی کو فوق نہیں ہے بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر اشعار یعقوب سے
چھپا تھا جو پیری میں اک لال ۔ مشہور ہے فراق میں جو کچھ ہوا تھا حال ۔ یہاں دوپہر میں ہو گیا سب
باغ پائمال ۔ مقتول ہو کے گر گیا علی اکبر سا نونہال ۔ شکوہ نہ سبط نے فلک کا کیا گلا کیا ۔ لاشہ پسر کا دیکھ
کے شکر خدا کیا ۔ سولہ پہر حسین کو گذرے جو پیاس میں ۔ طاقت نہ تھی کلام کی اس حق شناس میں ۔ شکر
خدا تھا لب پہ اگر اندوہ و یاس میں ۔ اللہ رے صبر فرق نہ تھا کچھ حواس میں ۔ سب گھر لٹا دیا تھا
فقط اس بات پر ۔ سولا ستارہ تیرے قدم کے ثبات پر ۔ ایوب سے نہ شاہ سا ہوگا کبھی یہ صبر ۔ اک بار
لاکھ درد تھے اک دل ہزار جبر ۔ تڑپے نہ مثل برق نہ رو مثال ابر ۔ غربت میں اپنے ہاتھوں سے کھودی پسر
کی قبر ۔ دیکھا جو منہ سے دودہ اگلتے صغیر کو ۔ اپنے جگر سے کھینچ لیا آپ تیر کو ۔ **پانچواں** امر ہے یہ
کہ جب حضرت یونس علیہ السلام زمین پر گرے تھے تو بز کوہی کو حکم ہوا کہ اپنے شیر سے سیر کرے
مگر افسوس جناب سید الشہدا جب پشت ذوالجناح سے زمین پر تشریف لائے تو شمر بے حیا نے حضرت کے گلوئے خشک
کو آب خنجر سے سیراب کیا ۔ ذبح کرتے وقت پانی دیتے ہیں مذبوح کو ذبح کرنا تشنہ لب یہ شمر کا ایجاد
ہے ۔ دیگا شہ کی بیگناہی پر شہادت روز حشر ۔ خنجر قاتل زبان بنکر خدا کے سامنے ۔ **شعر** ۔ بر
سنگ اثرے کہ بر دو سنگ جہان را ۔ اول دیدہ آمیہ ۔ ببرید لعین خشک گلوئے شہ والا فریاد خدایا
چھٹا امر یہ ہے کہ جب حضرت یونس زمین پر آئے تو کوئی زخم بدن پر نہ تھا فقط اضمحلال اور ضعف
تھا اُس سے بھی حضرت نے صحت پائی مگر جب جناب سید الشہدا اُس زمین پر گرے تو ایک ہزار نو سو
اکیاون زخم جسم مبارک پر تھے بعض روایت میں ایک لاکھ زخم تھے جسکا بیان حکایت حبس میں ہی
میں گذرا اور اسقدر خون بدن سے بہ گیا تھا کہ کثرت ضعف سے تین ساعت تک آپ غش سے آنکھیں
نہ کھولیں ۔ **ساتواں** امر یہ ہے کہ حضرت یونس کو انکی قوم اُس جگہ سے بعزت و احترام لیگئی اور
ایمان لائی افسوس یہ امت محمدیہ کلمہ گو عزت کے بدلے کس ذلت سے سر امام نیزہ پر چڑھا کر بطور ہدیہ
پیش یزید لیگئے **شعر** ۔ جڑ ہائیں عدو اسکو نیزہ یہ آہ محمد کے زانو پہ جو سر رہے ۔ اور کچھ لڑکے اور عورتیں جو

باقی رکھی تھیں انکے شانوں میں رسیاں باندہ کے سربرہنہ شتران بے کجاوا پر شہر بشہر پھرائے تھے
زندان شام میں مقید کیا مسلمانوں کو اب خیال کرنا چاہیئے کہ اولاد ختم المرسلین نے کیا کیا تکلیفیں
ہم سکینہ دلوں کے واسطے اٹھائیں اگر ہم اپنا جان و مال انکی آل کی محبت میں صرف کریں تو کیا بڑی چیز ہے ۔
الحمد للّٰہ کہ زمانہ ابھی ایسے ایسے مومنین دیندار ۔ اولاد علی آل نبی و نیز محبان اہلبیت امرائے صالحین ہیں
موجود ہیں کہ جنکا نام نامی میں ایک فخر سے درج کتاب کرتا ہوں اور اپنا نامہ اعمال حسنات سے بھرتا ہوں
اسلئے کہ انکے نام کو بقا ہے چنانچہ حضرت عالیجناب معلے القاب بدر الصلحا صدر الامرا سید
سندی شیخ الاسلام والمسلمین رئیس المومنین ابو القاسم مولانا مولوی خلیفہ سید محمد کاظم
صاحب دام فیوضہ ۔ آپ بڑے اعلے درجے کے متقی و پرہیزگار و مومن دیندار ہیں ۔ اور ورع و تقوے
اور لیاقت علمی میں آپ مجتہدوں کے برابر ہیں ۔ پابند صوم و صلواۃ ۔ تہجد گزار ۔ اشراق و چاشت
کبھی سفر و حضر میں قضا نہیں کرتے ۔ آپکو سراج المومنین بھی کہا جائے تو صحیح ہے ۔ خدا ترس ۔
رحمدل ۔ متدین ۔ امین ۔ عابد ۔ مرتاض ۔ بڑے دریا دل ۔ سیر چشم ۔ بڑے فیاض ۔ آنکھ میں
حیا و شرم بہت ہے ۔ متواضع ۔ منکسر المزاج ۔ عاشق آل عبا و ائمہ اثنا عشریہ ہیں ۔ آپکا وعظ سینہ
عرفان کو چیرتا چلا جاتا ہے ۔ تلاوت اور معائنہ کتب حدیث میں مشغول رہتے ہیں ۔ اگر اہل تشیع
بعد ائمہ علیہم السلام ولایت کے قایل ہوتے تو آنجناب کو ضرور ولی کے خطاب سے یاد کرتے اور میرے ہم
مذہب تو ولی کہتے ہی ہیں غرض ایسا فرشتہ خصلت اور خلق مجسم ہونا بہت مشکل ہے ۔ آپ
علما کے بڑے قدردان ہیں ۔ باذل اعلے درجہ کے اصل تو یہ ہے کہ ایسوں ہی سے زیب و زینت اسلام ہے
آپ میرے محسن ہیں فقیر بھی سید صاحب کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے شکریہ یہ ہے طہر اللّٰہ قلبک
فِی قُلُوبِ الْاَبْرَارِ وَزَکّٰی عَمَلَکَ فِی عَمَلِ الْاَخْیَارِ حضرت عالیجناب معلے القاب
صادق الاقوال خوش فعال ممدوح الخطاب بدر الصلحا وقار الامرا عندلیب گلستان دولت و
اقبال بلبل بوستان جاہ و جلال حاتم کرم سکندر دوران رستم صفت نوشیروان زمان سندی
اولاد علی آل نبی خان بہادر خلیفہ سید محمد حسین خان صاحب بہادر میر منشی ریاست

　پٹیالہ

پٹیالہ دام اقبالہ - جو جو خوبیاں اللہ تعالیٰ نے ذات بابرکات میں عطا فرمائی ہیں انمیں سے اگر ایک
شمہ لکھوں تو کیا امکان حسن و خوبی کو میزان فکر میں وزن کیا ایک سے ایک کو برتر پایا - آپکے کمالات کا
اندازہ ظرف خیال سے بیرون اور حیطہ شمار سے افزوں ہے معانی تازہ ہی قالب لفظ میں جان ڈالنا اور الفاظ
عیسوی سے معانی پژمردہ کو تر و تازہ از گل بنانا حضرت ہی کا کام ہے آپکے محاورات نازک سے خوبے دلبراں خجل
اور مضامین پاکیزہ سے مزاج لطیف طبعان منفعل آپکے کلام بلاغت نظام میں مذاق حسن نظامی پیدا ہے -
آپکی شیرین بیانی میں لطف کلام جامی ہویدا ہے آپکی ذات سے ہم لوگوں کو فخر ہے ریاست پٹیالہ کے لوگونکو
کیا کچھ فخر ہوگا آپکی عدالت گستری اور رعایا پروری نے نام نوشیرواں مٹا دیا اور سخاوت اور بلند حوصلگی نے
قصہ حاتم جہاں کے دل سے بھلا دیا ابر نیساں آپکی گوہر باری سے عرق آلودہ انفعال ہے اور دریا آپکے جود سے
مالامال ہے - آپ بڑے دیندار مومن - پابند صوم و صلوٰۃ - حلیم مستقیم متواضع منکسر المزاج - شریف نواز -
دوست پرور - خدا ترس آنکھ میں حیا و شرم ہے - علماء کے بڑے قدردان بڑے حامی اسلام - برتاو
عمدہ - حاجتمندوں اور شریفوں سے بڑی فراخ دلی سے سلوک ہوتے ہیں - سچ تو یہ ہے کہ ایسوں
ہی سے اسلام کی رونق ہے فقیر سید منشی صاحب ممدوح کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے شکر اللہ سعیہ جعلہم اللہ
قلبک فی ذنوب الاعمار فذکی عملک فی عمل الاخیار حضرت عالیجناب ممدوح
الاوصاف وقار الحکام صاحب خلق محمدی تابع شریعت احمدی افضل الکرام اشرف العظام ملک
سیرت فرشتہ صورت حضرت سید سندی اولاد علی آل نبی میر امداد علی صاحب بہادر سشن جج
حاکم صدر عدالت ریاست پٹیالہ - آپکی خوبیونکو تحریر میں لانا آب دریا کو پیمانہ سے ناپنا ہے حضرت کے
کمالات کا بیان حوالہ قلم کرنا آفتاب کا منہ چڑانا ہے آپکی رفعت شان آسمان سے ہم پہلو آپکی رسائی
تدبیر تقدیر کے ساتھ ہمبازو ہے آپ بڑے عالی حوصلہ صاحب حوصلہ ہیں بڑے فیاض - آپکی سخاوت
نے قصہ حاتم کو طے کر دیا - آپکی ہمت مردانہ نے نام رستم کا صفحہ ہستی سے مٹا دیا آپکی عنایت جسپر ہو اسکو
مالامال کر دے با ایں ہمہ اوصاف دامن اخلاق وسیع اور کشادہ ہے مروت اور تواضع حد سے زیادہ ہے ادنے
و اعلے کی طرف نظر فلاح ہے ہر کہ و مہ آپکے لطف و کرم کا مداح ہے - ارکان مروت آپ پر ختم ہیں سچ تو

یہ ہے کہ خلق مجسم ہیں۔ علماء کی ساتھ بڑی عزت سے پیش آتے ہیں۔ مزاج میں تحقیق بہت ہے۔ پابند
صوم و صلوٰۃ بڑے دیندار مومن۔ بڑے صفا گو۔ مزاج میں ذرہ بغض و تعصب نہیں بہرکیف آپکا دم غنیمت
ہے فقیر یہی جج صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہے شکریہ طَهَّرَ اللّٰهُ قَلْبَكَ فِي قُلُوْبِ الْأَبْرَارِ وَزَكّٰى
عَمَلَكَ فِي عَمَلِ الْأَخْيَارِ القصہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کفار سے اسقدر تکلیف ہوئی اور
آپنے امت کی خاطر سب برادری کو ترک کردیا۔ اور آپ کی آل پر اسقدر سختی پہنچی کہ ایک دن میں باغ محمدی
برباد ہوگیا۔ حالانکہ اسکی آپکو خبر تھی۔ مگر وہ دعا نہ مانگی۔ اگر مانگتے تو ضرور قبول ہوتی۔ اور یہ تمام تکلیفیں
جاتی رہتیں مگر حضرت نے وہ دعا نہ مانگی۔ آپ صاحبوں کو معلوم ہے کیوں نہ مانگی۔ اسواسطے کہ حضرت نے چاہا کہ میں وہ
دعا اسوقت مانگونگا کہ خدانخواستہ میری امت کا گنہ جہنم پر ہوگا یا الٰہی میری امت کا گنہ جہنم میں نہو یہ دعا
میں نے اسی روز کے واسطے رکھی تھی۔ اب وقت ہے یا الٰہی تو قبول فرما تاکہ میری امت دوزخ سے آزاد ہوجاے
وہ دعا آپکی قبول ہوگی سبحان اللہ پیغمبر ہو تو ایسا ہو عالی حوصلہ ہو تو ایسا ہو بہادر ہو تو ایسا ہو
کیمیاگر ہو تو ایسا ہو کہ جسکے پاس ایسا پارس ہووے (یعنی دعا) پھر وہ دعا اپنے کام میں صرف نہ آئے انکا
صرف امت کی محبت دامنگیر تھی۔ محب ہو تو ایسا ہو شفیق ہو تو ایسا ہو عالی ظرف ہو تو ایسا ہو پیشوا ہو تو
ایسا ہو محسن ہو تو ایسا ہو کہ دعا میں اُسوقت طلب کرونگا جسوقت کہ میری امت کنارہ دوزخ کے قریب پہنچیگی
اے لوگو مقام عبرت ہے کہ یزید پلید نے ایک ہی فعل برا کیا تھا کہ حضور کے لخت جگر کو شہید کیا۔ اے مسلمانو
تم ہر روزہ مخالفت رسول اللہ کرتے ہو (یعنی احکام اسلام نہ بجا لانا) معلوم ہے کہ حضرت امام حسین نے بیعت
یزید کیوں نہیں کی اور جان دیدی سبحان اللہ عالی حوصلہ ہو تو ایسا ہو فقط اسوجہ سے نہ کی کہ وہ
مخالفت رسول اللہ میں تھا اور حضرت کے احکام کو نہیں مانتا تھا فسق و فجور میں رہتا تھا۔ بے نماز
شرابخوار تھا شاید جیسے کہ ہم تم لوگ ہر روزہ مخالفت رسول اللہ کرتے ہیں کیا ہمارے تمہارے ساتھ رسول اللہ
نے دشمنی کی ہے بلکہ ہمارے تمہارے سے تو وہ سلوک کیا ہے کہ وہ دعا اُسوقت طلب کرونگا کہ جب میری امت
کنارہ دوزخ پر پہنچیگی سبحان اللہ پیغمبر ہو تو ایسا ہو۔ بھائیو کیا غضب کرتے ہو یہ قاعدہ تو ابتک ہم تم
میں جاری ہے کہ تم ہمیں چاہو ہم تمہیں چاہیں حضور صاحب وہ ہیں کہ جنکو ہمارے رسول اللہ نے ناقص العقل اور ناعاقبت

دین فرمایا ہے کہا کرتی ہیں کہ ہم چاہیں تیرے داہیں کو تم چاہو ہمارے باہیں کو شعر ستم میں مہر ہے نہ وا سا
نہ دلبری پہ کسی سر پہ تیکوئی جان فدا کرے ؛ اب تمہارا محاورہ بیان کرتا ہوں ابھی تم ہی تو کہا کرتے
ہو ابھی جہاں آپکا پسینہ گریگا میں خون گراؤنگا - اب یہ تو کہیے آدمی ہو یا جانور مقتضائے محبت تو یہ ہے کہ ذرا
گریبان میں منہ ڈالو تم ہی لوگ کہا کرتے ہو جسکے آپ سے اُس سے جواب جاتے - رکے آپ سے اُس سے رک جاتے
اپنے غور کرو کہ رسول اللہ نے کسقدر بھیجے تم بھی تو ذرا آنکھ کو شرماؤ غور کرو کہ ہم تمکو رسول اللہ ایسا چاہیں کہ دنیا
ایسی منظور شدہ گویا انکو پارس بھی کہا جاوے تو سچا ہے رسول اللہ اپنے کسی کام میں لائے باوجودیکہ حضرت کو
کفار سے اسقدر تکلیف ہوئی اور آپکا باغ برباد ہو گیا یعنی آپ کی آل شہید ہو گئی کیسی کیسی تکلیف ہوئی میدان
کربلا میں حضرت امام زین العابدین نے نقل کیا ہے کہ میں مدینہ منورہ میں چلا جاتا تھا اُسوقت ایک قصاب نے دوسرے سے کہا
کہ میاں اُس بکرے کو ذبح کرتا ہے کچھ دانا پانی بھی کھلا پلا دیا ہے تو آپ نے اُسوقت مخاطب ہو کر فرمایا کہ
میاں وقت ذبح دانہ پانی بھی دیا جاتا ہے اُنہوں نے عرض کیا - واہ امام صاحب کیا اسی طرح ذبح کیا جاتا ہے
آپ نے فرمایا کہ میاں میرے اباجان تو معہ عیال و اطفال میدان کربلا میں بے آب و دانہ ذبح ہو گئے - اس سے
زیادہ اور کیا تکلیف ہوگی ہمکو کچھ خیال نہیں ہے کہ اطاعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کیا ہے اور بانی اسلام کون ہے
کیا تم شان رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے واقف نہیں ہو ہمارے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بڑی عالی شان
ہے **اشعار** وہ کون تھا شمشیر جسے عرش سے آئی ؛ کفار کے لشکر پہ ظفر کسنے ہے پائی ؛ سرکش ہوئی خیبر
خندق کی لڑائی ؛ کس شخص نے ہے کفر کی بنیاد مٹائی ؛ رائج ہوا دیں کس شہ ذیجاہ کے گھر سے ؛ بت کسنے نکالو
دیئے اللہ کے گھر سے ؛ اصنام پرستی کو زبوں کردیا کسنے ؛ سرلات اور عزے کا نگوں کر دیا کسنے ؛ اسلام
کے رتبہ کو فزوں کردیا کسنے ؛ شیروں کا جگر خوف سے خوں کر دیا کسنے ؛ باطل کے سوا حق کا کہو نام کہاں
تھا ؛ یہ دین یہ آئین یہ اسلام کہاں تھا ؛ یہ فیض اسی گھر سے ہوا خلق میں جاری ؛ لازم ہے عداوت
تمہیں یا شکر گذاری ؛ نازل نہ کہیں ہو غضب ایزد باری ؛ چلتی ہے تو رکتی نہیں تلوار ہماری ؛ افسوس
صد افسوس اے امت محمدیہ ہمارا کاروبار دنیا میں کسی چیز میں ناغہ نہیں - ناغہ ہے تو نماز میں خلاف ہے تو سنت
کا ہے بھلا ایسا کبھی ہو سکتا ہے جو اطاعت رسول اللہ کریں اور انکو حضرت نہ چاہیں **خواب** ایک بزرگ

روایت کرتے ہیں کہ عالم رویا میں رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کی مجکو زیارت ہوئی حضور نے میرا منہ چوم لیا
میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں ایسا نہیں ہوں کہ میرا منہ چومنے کے قابل ہو۔ آپنے فرمایا یہ منہ چومنے ہی کے
لائق ہے۔ تو مجہہ سے محبت کرتا ہے اور مجہپر محبت سے درود بہیجتا ہے تو قابل اس کے ہے کہ تیرا منہ چوما جاوے
آپ نے فرمایا کہ تیری نماز اور نیز درود خدا کی درگاہ میں قبول ہوگیا۔ مجکو اسوقت ایک حکایت لطیف یاد
آئی کہ بیان اُسکا یہاں پر کیا جاتا ہے **حکایت لطیف** نقل ہے کہ سلطان محمود غزنوی ایاز کو بہت دوست رکہتا
تہا ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ چلتے لشکر میں ایک صندوق جواہرات کا ٹوٹ گیا اور حکم دیا کہ لوٹ لو سب لشکری
لوٹنے کے درپے ہوئے۔ مگر ایاز کو اپنے ہمراہ پایا۔ فرمایا تم لوٹ میں کیوں نہیں گئے۔ عرض کیا مجکو آپکی محبت ہی سے
فرصت نہیں جاؤں تو کہاں جاؤں۔ وہ ایسے عاشق کسی رنج و مصیبت میں حضرت صرف نکریں محض ہمارے
لئے رکہیں کہ وقت دوزخ کے طلب کریں ہمکو کچہہ ہی خیال نہیں حضرت نے ہمکو بہت چاہا ہے کچہہ دنیا
نکیا مگر سب لوگ یکساں نہیں۔ چاہنے والے حضرت کے اسوقت بہی موجود ہیں۔ الحمد للہ اسوقت بہی مطیع
سنت رسول ایسے ایسے مومن دیندار امرا صالحین میں سے موجود ہیں کہ جنکا جان و مال اللہ اور رسول کے
واسطے حاضر ہے اور احکام سنت کو ہر حال میں مقدم کر رکہا ہے اُنکا نام نامی میں نہایت فخر سے اپنی
کتاب میں درج کرتا ہوں کہ نام نامی کو بقا ہے۔ چنانچہ **حضرت عالیجناب بدر الصلحا** رئیس
الالقاب صدر الامرا **شیخ امیر الدین صاحب** تحصیلدار اجنالہ دام اقبالہ۔ جو جو خوبیاں اللہ تعالیٰ نے
ذات بابرکات میں عطا فرمائی ہیں بیان اُنکا غیر ممکن ہے۔ آپ بڑے دیندار پابند صوم و صلوۃ۔ عالی ہمت
عابد۔ مرتاض فیاض سخی۔ حامی اسلام۔ مسکین نواز۔ خدا ترس۔ عادل۔ باذل الخیر۔ آپ نہایت
متواضع۔ منکسر المزاج ہیں آنکہوں میں حیا و شرم بہت ہے۔ دامن اخلاق اُنکا بڑا وسیع اور کشادہ ہے
آپ شریفوں اور حاجتمندوں سے بڑی فراخ دلی سے سلوک ہوتے ہیں۔ آپ علما کے بڑے قدردان ہیں
اصل تو یہ ہے کہ ایسوں ہی سے اسلام کی رونق ہے **فقیر** بہی شیخصاحب موصوف کا دل سے شکریہ ادا
کرتا ہے **شکریہ** یہ ہے طہّر اللہ قلوبک فی قلوب الابرار و زکّی اعمالک فی اعمال الاخیار
لکہا ہے کہ جسوقت امت محمدیہ کے گنہگار و نکو پیش جناب باری کیا جاویگا اُنکے ہاتہ پاؤں خوف

سجود ... گویا ہونگے کہ یا اللہ ہمنے تیرا خلاف کیا تیرے نبی کی سنت سے نفرت کی تیرے احکام بجا نہ لائے اور وہ سرنگوں ہونگے اور خیال کرینگے کہ یہ اعضا تو ہمارے حکم میں تھے ہمکو اگر یہ معلوم ہوتا کہ یہ اسطرح پر گویا ہونگے اور ہمارے عیب جناب باری میں ظاہر کرینگے تو ہم کبھی خلاف اللہ اور رسول کا نکرتے بھائیو یہ کیا خوف کا مقام ہے کہ خدا کے روبرو کھڑا ہونا ہوگا **شعر** یار بے پروا و فریاد دل من بے اثر ؛ چونکہ زدل فریاد میدادم کجے فریادرس ؛ اور وہاں فرشتے کراماً کاتبین بھی حاضر ہونگے اور جناب باری میں ان گنہگاروں کی فرد پیش کرینگے یہ خبر ہمارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی پہنچیگی کہ آپکی امت کے گنہگاروں کا یہ حال ہے - یہاں پر ایک قصیدہ ہم اپنے ذی عزت دوست مولانا مولوی احمد رضا خانصاحب قادری برکاتی آل رسول پانس بریلوی مدظلہ اللہ تعالے کا جو بڑے عاشق رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہیں درج کرتے ہیں ناظرین اسکے پڑھنے سے نہایت محظوظ ہونگے اور معلوم کرینگے کہ ہمارے رسول اللہ اپنی امت کے کیسے شفیق ہیں اور مولانا موصوف کے بھی حق میں دعا کرینگے کہ انہوں نے کس محبت سے تصنیف کیا ہے الحمد للہ اس زمانہ میں بھی ایسے ایسے عاشق رسول اللہ موجود ہیں

قصیدہ پیش حق مژدہ شفاعت کا سناتے جائینگے ؛ آپ روتے جائینگے ہمکو ہنساتے جائینگے

کشتگان گرمی محشر کو وہ جان مسیح ؛ آج دامن کی ہوا دیکر جلاتے جائینگے ؛ دل نکلجانیکی جا ہے آہ کن آنکھوں سے وہ

ہمسے پیاسوں کیلئے دریا بہاتے جائینگے ؛ کچھ خبر بھی ہے فقیرو آج وہ دن ہے کہ وہ ؛ نعمت خلد اپنے صدقہ میں لٹاتے جائینگے

گل کھلیگا آج یہ انکے نسیم فیض سے ؛ خون روتے آئینگے ہم مسکراتے جائینگے ؛ ہاں چلو حسرت زدو سنتے ہیں وہ دن آج ہے

تھی خبر جسکی کہ وہ جلوہ دکھاتے جائینگے ؛ آج عید عاشقاں ہے گر خدا چاہے کہ وہ ؛ ابروے پیوستہ کا عالم دکھاتے جائینگے

کیا وسعتیں دی ہیں خدانے دامن محبوبکو ؛ جرم کھلتے جائینگے اور وہ چھپاتے جائینگے ؛ لو وہ آئے مسکراتے ہم اسیروں کی طرف

خرمن عصیاں پہ اب بجلی گراتے جائینگے ؛ آنکھ کھولو غمزدو دیکھو وہ گریاں آئے ہیں ؛ لوح دل سے نقش غم کو اب مٹاتے جائینگے

سوختہ جانوں پہ وہ پرجوش رحمت آئے ہیں ؛ آب کوثر سے لگی دل کی بجھاتے جائینگے ؛ پاے کوباں پل سے گذرینگے تری آواز پر

رب سلم کی صدا پر وجد لاتے جائینگے ؛ آفتاب انکا ہی چمکیگا جب اوروں کے چراغ ؛ صرصر جوش بلا سے جھلملاتے جائینگے

حشر تک ڈالینگے ہم پیدائش مولیٰ کی دھوم ؛ مثل فارس نجد کے قلعے گراتے جائینگے ؛ خاک ہوجائیں عدو جلکر مگر ہمتو رضا

دم ہیں جبتک دم ہے ذکر انکا سناتے جائینگے - عرض کراما کاتبین بھی گنہ گاروں کی فریاد ہیں پیش
کرینگے اور آپکے دامن کے نیچے چھپاتے جاوینگے سر جھکائے ہوئے جناب باری میں عرض معروض کرینگے کہ یہ لوگ بہت ضعیف
اور ناتوان ہیں انکا ایمان بالغیب ہے انکو تونے توفیق کیوں دی نہی جیسکہ میرے نام حکم ہے صبر یا ایہا واصبر
وما صبرک الا باللہ ترجمہ اور صبر کر اور نہیں ہے صبر تیرا مگر ساتھ توفیق اللہ کے آپ عرض کرینگے یا الٰہی
تونے تو انکی شکایت مجھ سے کی میرے بندوں نے میرے دانت توڑ ڈالے انکی شکایات میں کس سے کروں
یا اللہ میں تیرا بندہ ایک مخلوق ہوں تیری ہوں - بردباری فرما - یا اللہ تو تو غفور الرحیم ہے اور ستار العیوب
حلیم ہے تیرے حلم نے میری امت کو بیخوف کر دیا - اگر تو انکے گناہوں پر انکو عبرت دیتا تو یہ دوسرا گناہ کیوں
کرتے - اب تو معافی چاہتا ہوں - انکی رسوائی نہو تیرا مجھ سے وعدہ ہے یوم لا یخزی اللہ النبی والذین
آمنوا معہ ترجمہ اسدن کہ نہ رسوا کریگا اللہ نبی کو اور جو لوگ کہ ایمان لائے ہیں ساتھ اسکے حکم ہوگا
ہم نے معاف کیا - واہ کیا بندہ ہے کیا خاطر ہے - لکھا ہے کہ جب حضرت سید المرسلین صلعم شب
معراج میں تشریف لیگئے جب آپ کا بہشت میں گذر ہوا تو جنت نے عرض کیا یا رسول اللہ جب سے خدا نے
مجھے پیدا کیا ہے اسوقت سے مجھے اشتیاق آپکے دیدار کا رہا ہے کہ کونسا چہرہ مبارک ہے جسکی قسم خدا کھاتا ہے
والضحیٰ واللیل اذا سجی شعر حسن وہ ہے کہ اللہ ہی مائل جسپر ہے جلوہ کس شان سے ہیں آپ دکھاتے ہوئے اور
عرض کیا جنت نے یا رسول اللہ ایک ساعت مجھ میں آرام فرمائیے - آپ نے فرمایا کہ بدون امت کی مجھکو گوارا
نہیں اسواسطے کہ شاید میری امت کے لوگ کم ہمت اور حریص کہیں - کیا رفیق امت ہیں - تمام انبیا روز
قیامت نفسی نفسی پکارینگے اور آپ بلا خوف و خطر امتی امتی فرماوینگے - پھر جنت نے عرض کیا مجھکو کسکو صحابہ میں سے
بخشدو آپنے فرمایا میں نے تجھے بلال کو بخشا - عرض کیا یا رسول اللہ آپکو اسجگہ بلال کیونکر یاد آیا - فرمایا کہ اسکی
جوتیوں کی آواز یہاں سنتا ہوں عرض کیا یا رسول اللہ مجھے بلال حبشی آپنے بخشی فرمایا میں نے تو بخشدیا مگر شاید وہ
تجھے قبول نکرے عرض کیا کیا وہ اپنے جمال پر ناز کرتا ہے فرمایا کیوں نہیں قیامت کے دن اللہ تعالیٰ بلال کی
سیاہی سے تجھے رونق دیگا جب تو قبولیت کا باعث ہوگی - فرمایا حضرت نے کہ ایک ایک تل سیاہ رخسار وں کا
حوروں اور غلمانوں اور مردوں کے سیاہی بلال سے دکھیگا جب جمال مقبول ہوگا - حضور نے بلال کی طرف

متوجہ

متوجہ ہوا اور فرمایا اے بلال اس جگہ تمکو کون سی چیز لائی عرض کیا یا رسول اللہ میں باوضو رہتا ہوں
اور دو رکعت تحیۃ الوضو کی پڑہتا ہوں اسلئے میرا یہاں آنا ہوا - بہا سیو نماز کیا چیز ہے کہ دو رکعت تحیۃ الوضو
بلال کی باعث دخول جنت ہوئی کیا عجیب ہے کہ ہمکو بھی اللہ اسکے حبیب کے مہمان جنت کا کرے - پس اے
حقیر عزو تا مدعا ر اصلی پر آیا ہے آ عاشقان محمد صلی اللہ علیہ وسلم جاننا چاہئے کہ یہ ذکر قرآن میں تہا کہ
اللہ تعالے اپنے حبیب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی شان میں فرماتا ہے -

فضیلت درود شریف

إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا
تَسْلِيْمًا ۝ ترجمہ فرمایا اللہ جل جلالہ نے اے ایمان والو درود و سلام بھیجو اوپر نبی صلے اللہ علیہ وسلم
کے کہ اوپر ہم بھی درود بھیجتے ہیں اور ہمارے فرشتہ بھی درود بھیجتے ہیں پس جاننا چاہیے کہ درود اللہ کا کیا
ہی رحمت نازل کرنا او بواسطہ محمدی کے اور درود فرشتوں کا کیا ہے گواہی دینا اوپر اسکے - اور درود ہم
لوگونکا کیا ہے زبان سے کہنا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ - اس آیت پاک
سے نہایت عظمت اور بزرگی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی پائی جاتی ہے - پہلے اللہ جل شانہ نے اپنا
بذات خاص درود بھیجا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر واسطے اظہار قدر و منزلت اور واسطے رغبت دلانے امت
کو ثابت فرمایا دیکھو جب اللہ جل شانہ باوجود بے پروائی اپنی کے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود
بھیجا رہتا ہے تو امت کو لائق اور واجب ہوا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بسبب محتاج ہونیکے درود بھیجنا
اور حق تعالے نے اپنا درود بھیجنا اسواسطے پہلے بیان کیا تا صلوۃ ملائکہ اور مومنین کو تقویت ہو پھر صلوۃ ملائکہ کا
درود بھیجنا ارشاد فرمایا اور ملائکہ کے درود بھیجنے کو لفظ اِنَّ سے کہ کلام عرب میں واسطے تاکید اور تحقیق کے
موضوع ہے تاکید فرمائی اسواسطے کہ فرشتہ بھی مثل بنی آدم کے بلیات اور روز ازل قضا سے ڈرتے ہیں
اور اللہ جل شانہ سے پناہ چاہتے ہیں انکو بھی جمعیت خاطر حاصل ہو اور درود کی برکت سے بلیات سے امان ملے
اور مومنین میں اسکے پڑھنے کا رواج جاری ہو اور طرح طرح کے فائدہ اٹھاویں - اللہ جل شانہ نے آپکو اس
آیت پاک میں نبی کر کے یاد فرمایا اور نام پاک آپکا نہ لیا یعنی نہ کہا یُصَلُّوْنَ عَلٰى مُحَمَّدٍ بلکہ اور آیات میں بھی

یا ایہا النبی اور یا ایہا الرسول کے ساتھ ندا کی اور بغیر خطاب آپکا اسم مبارک نہیں لیا جیسے اور نبیونکو یاد فرمایا ہے یا آدم اسکن انت و زوجک الجنۃ و یا نوح اہبط بسلام منا و برکات و یا ابراہیم اعرض عن ہذا اور یا موسیٰ انی اصطفیتک علی الناس و یا داؤد انا جعلناک خلیفۃ فی الارض و یا زکریا انا نبشرک بغلام و یا یحییٰ خذ الکتاب بقوۃ و یا عیسیٰ بن مریم اذکر نعمتی و یا لوط انا رسل ربک — اور جو کہیں صراحۃً بغیر خطاب اسم مبارک آپکا قرآن مجید میں واقع ہے وہ از روئے محبت اور پیار اور آگاہی امت کے ہے جسمیں وہ جانیں کہ آپ رسول اللہ ہیں اور اسپر اعتقاد کریں **حدیث** فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی مجھپر ایک بار درود بھیجتا ہے حق تعالیٰ اُسپر دس بار درود بھیجتا ہے یعنی اُسکے دس رحمتیں نازل کرتا ہے اور فرشتونکو حکم دیتا ہے کہ اس نے ہمارے حبیب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا ہے تم بھی اسکے گناہ تین دن تک نہ لکھو سو فرشتے اسکے گناہ تین دن تک نہیں لکھتے ہیں **فقیر** کہتا ہے آپ پر درود شریف بھیجنا باعث سعادت دارین ہے حدیث شریف میں آیا ہے جو کوئی حضرت پر درود شریف بھیجتا ہے آپ اُس سے محبت زیادہ کرتے ہیں بلکہ اکثر درود خوانونکا آپنے حالت خواب میں منہ چوم لیا ہے **خواب** ایک بزرگ روایت کرتے ہیں کہ میں نے عالم رویا میں حضور کا منہ چوم لیا میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ یہ منہ تو لائق چومنے کے نہ تھا فرمایا آپنے یہ منہ لائق چومنے کے ہے اسواسطے کہ مجھپر درود شریف پڑھتا ہے — اور بعضونکو آپ نے اپنے گلے سے لگایا ہے — ایک بزرگ روایت کرتے ہیں کہ عالم خواب میں حضرت سید المرسلین نے مجھکو اپنے گلے سے خوب لگایا اور فرمایا کہ بیٹا تیرا درود خدا کے یہاں مقبول ہو گیا ہے مجھکو خدا نے تیرے پاس رحمت بنا کر بھیجا ہے کہ اسکو تو اپنے سے لگا — فلاں بندہ ہمارا آپکو بہت دوست رکھتا ہے میں اسلئے آیا ہوں اور تجھے گلے لگاتا ہوں اور یہی تجھے خوشخبری دیتا ہوں کہ میں تیرا دنیا میں بھی محسن اور آخرت میں تیرا شفیع ہوں اور گلے سے تمکو میں نے اسواسطے لگایا کہ تجھکو آگ دوزخ کی نہ لگیگی **سبحان اللہ** آپ پر درود بھیجنے سے کیا کیا خدا رحمت نازل کرتا ہے **فقیر** — کہتا ہے جو آپ پر درود شریف محبت سے بھیجتا ہے آپ اُسکو وقت مرگ مدد دیتے ہیں اُسکی دنیا میں رسوائی نہیں ہونے دیتے **حکایت عجیب** ایک مسلمان ثقہ متدین نے بیان کیا

کریم دو آدمی سفر میں چلے جاتے تھے ایک صحرا غیر آباد پیش آیا اُس جگہہ ساتھی میرا بیمار ہوا اور مر گیا
اُسکی تجہیز وتکفین کیواسطے تلاش اسباب اور آدمی کے دور دور تک چاروں سمت میں گیا آبادی نظر نہیں
آئی پریشان ہوا اُس میت کے پاس الٹے پھر آیا حیرت میں بیٹھا فکر کر رہا تھا کہ اس مرد صالح کی نعش کو
چھوڑ کر میں کیونکر چلا جاؤں ناگہاں دیکھا کہ کچھ آدمی چلے آتے ہیں میں خوش ہوا جب نزدیک آئے
تو پانچ شخص تھے ایک آگے اور اُسکے پیچھے چار کس اور سر ننگے ہیں آکر بیٹھے حال پوچھا میں نے سب حال اور
بے سامانی گور وکفن کی اور اپنی بیکسی عرض کی اُن بزرگ نے اُن چار شخصوں کو فرمایا کہ اس میت کے
گور وکفن کا سر انجام کرو وہ لوگ ایک جانب کو گئے اور سب سامان درست لیا آئے اور گور وکفن کر دیا پھر وہ
واپس کر چلے میں بھی چلا پیچھے کے اُن چاروں میں سے ایک سے پوچھا کہ وہ آگے جو جاتے ہیں کون بزرگ ہیں
اور آپ لوگ کون ہیں کہا کہ یہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور ہم اُنکے چاروں خلفاء راشدین ہیں
وہ شخص کہتا ہے کہ میں نے حضرت کا دامن پکڑ کر یہ عرض کیا **اشعار** تو نبیوں میں رحمت لقب پانیوالا
مرادیں غریبوں کی بر لانیوالا ٭ مصیبت میں غیروں کے کام آنیوالا ٭ وہ اپنے پرائے کا غم کھانیوالا ٭
فقیروں کا ملجا ضعیفوں کا ماوے ٭ یتیموں کا والی غلاموں کا مولا ٭ خطا کار سے درگذر کرنیوالا ٭ بد اندیش
کے دل میں گھر کرنیوالا ٭ مفاسد کا زیر وزبر کرنیوالا ٭ قبائل کو شیر وشکر کرنیوالا ٭ میں نے باعث
تشریف فرمائی کا استفسار کیا فرمایا یہ میت مدام باخلاص تمام مجھپر درود بھیجا کرتی تھی اور یہ شخص حالت
زندگی میں اس عمل کا عشق رکھتا تھا اور مدام درود اسکا ہمارے پاس پہنچتا تھا آج نہ پہنچا تفتیش حال کیا
معلوم ہوا کہ مر گیا مگر ایسے لق ودق بیابان میں مر پڑا ہے کہ گور وکفن اُسکا غیر ممکن ہے پس مجھے اسکی
اسی راحت رسانی کا خیال آیا اور اُسکا یہ گور وکفن کا کام بنا دیا۔ پھر ننگے سر تشریف لانیکی وجہ پوچھی
فرمایا کہ بغیر بسم اللہ کے درود شریف پڑھا کرتا تھا جب اُس نے بسم اللہ کا تاج نہیں رکھا تو یہ سبب ہوا
اسکا۔ یہ فرما کر میری نظروں سے غائب ہو گئے **سبحان اللہ** دل سے دل کو راہ ہے۔ **شعر** نقش
کا نقش صلہ ہے تو ضرور ٭ مہر سے مہر ومحبت ہوگی ٭ وہ حضرت کو چاہتا تھا حضرت نے بھی اُسکو
ایسے جنگل بے پایاں میں نواز لیا۔ الحمد للہ فی زماننا بھی ایسے ایسے دیندار اللہ کے نیک امرا جا بجا ہیں

میں ہے کہ جنکی ہمت پر ہزار آفرین ہے انکو ہر وقت چلتے پہرتے بیٹھے لیٹے ہوئے درود شریف ہی کا خیال رہتا ہے ایسے عالی ہمتوں کا نام میں بہی اپنی تفسیر میں ایک نہایت فخر سے درج کرتا کہ نام نامی کو بقا رہے۔ چنانچہ عالیجناب معلی القاب بدر الصلحا صدر الامرا صاحب خلق محمدی تابع شریعت احمدی افضل الکرام اشرف العظام ملک سیر فرشتہ صورت پاکیزہ جمال حمیدہ خصال صادق الاقوال مرفہ الحال خوش افعال نواب فیض احمد خانصاحب خلف الرشید حضرت نواب محمد نجف خانصاحب بہادر دہلوی حاکم مرافعہ ممبر کونسل ٹونک دام اقبالہ۔ جو جو خوبیاں اللہ تعالے نے ذات بابرکات میں ودیعت کی ہین ان میں سے اگر ایک شمہ لکہوں تو کیا امکان ہے حسن خوبی کو جو میزان فکر میں وزن کیا تو ایک کو ایک سے برتر پایا آپ بڑے دیندار۔ پابند صوم وصلوۃ۔ مخیر۔ باذل۔ عدیم المثل۔ چشم۔ متین امین۔ کم گو۔ قدر دان علمار متواضع منکسر المزاج۔ نرم طبیعت۔ سیدوں کے دوست نواز ہیں۔ جوان صالح بہی ہیں کو کہنا چاہیئے۔ اعلے درجہ کے خلیق ہیں دائرہ اخلاق آپکا بڑی وسیع اور کشادہ ہے۔ طبیعت ہمیشہ سے بتواضع وتکریم آمادہ ہے۔ ہر کہ ومہ آپکے لطف وکرم کا مداح ہے۔ اصل تو یہ ہے ایسوں ہی سے زینت اسلام ہے فقیر بہی نواب ممدوح کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے شکریہ یہ ہے طَمْکَنَ اللّٰهُ قَلْبَكَ فِي قُلُوبِ الْاَبْرَارِ وَذَكَّى عَمَلَكَ فِي عَمَلِ الْاَخْيَارِ ـ

بیان تاثیر درود شریف

حدیث فرمایا جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص محبت سے درود پڑہتا ہے اللہ تعالے اسکو اسکے امان میں رکہتا ہے ہر بلیات سے اور یہانتک کہ زہر بہی اسپر اثر نہیں کرتا **حکایت** ابودردا صحابی کی لونڈی نے ایک روز ابو دردا سے کہا کہ میں نے آپ کو ایک برس روز تک زہر دیا لیکن تجہہ میں زہر نے تاثیر نہ کی۔ پوچہا ابو دردا نے کہ تو مجکو زہر کسلیئے دیتی تہی عرض کیا اسلیئے دیتی تہی کہ تم مرجاؤ تو میں نجات پاؤں آپنے فرمایا میں نے اللہ کیواسطے تجکو آزاد کیا اسوقت اسی لونڈی نے عرض کیا کہ آپ یہ تو فرماسے کہ زہر نے آپ پر کیوں نہ اثر کیا فرمایا آپنے کہ میں محبت سے حضرت پر درود پڑہتا ہوں اور حضرت کی یہ دعا ہے کہ جو مجہپر محبت سے درود شریف پڑہیگا اسپر کوئی چیز اثر نہ کریگی عرض کیا کونسا درود پڑہا کرتے ہو فرمایا آپنے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی

صلیت و علی آل محمد و بارک و سلم تو بندی نے عرض کیا میرے لئے بھی اجازت ہے فرمایا
تو بھی پڑھ سکتی ہو درود کو پڑھا کر سبحان اللہ صحابہ کو حضور سے ...... کیا محبت تھی اور حق تعالی
نے اپنے حبیب پاک کے نام مبارک میں بھی کیا اثر رکھا ہے **حکایت لطیف** نقل ہے کہ امیر النحل نے
حضرت کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنی بولی میں عرض کیا یا رسول اللہ ہم نے آپکے لئے شہد جمع کیا ہے
آپ کسی صحابی کو میرے ہمراہ بھیج دیجئے ہم انکو شہد دیدیں آپ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے فرمایا کہ یہ امیر النحل ہے اپنے
اپنی بولی میں اسوقت یہ بیان کیا کہ انکو شہد زیادہ مرغوب ہے اسواسطے ہم نے آپکے واسطے شہد جمع کیا ہے آپ نے حضرت
علی کو امیر النحل کے ہمراہ کر دیا جب حضرت علی شہد لیکر خدمت بابرکت میں حاضر ہوئے تو عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں
بہت حیران ہوں کہ جس جنگل سے میں شہد لایا ہوں اس جنگل میں تمام درخت تلخ ہیں مگر شہد وہاں کا نہایت شیریں
اور عمدہ معلوم ہوتا ہے اسکا کیا سبب ہے آپنے فرمایا یا علی تم نے امیر النحل سے نہ دریافت کیا راوی کہتا ہے کہ اسی اثنا میں امیر النحل
بھی حاضر ہوا آپ نے امیر النحل سے فرمایا کہ حضرت علی کا یہ سوال ہے اسکا جواب دے امیر النحل نے جواب دیا یا رسول اللہ
بیشک اس جنگل کے درخت تلخ ہیں مگر حقیقت یہ ہے ہم آپ پر اور آپکی آل پر درود بھیجتے ہیں تو وہ درخت شیریں ہو جاتے ہیں
سبحان اللہ کیا نام مبارک ہے **حکایت** ایک بزرگ اپنی تصنیفات میں لکھتے ہیں کہ حضرت خالد بن ولید سے
مقابل کے لوگوں نے یہ کہا کہ تم جو اسلام کے مدعی ہو اور پیغمبر سے خطاب سیف اللہ کا عطا ہوا ہے کوئی کرامات تو دکھلاؤ
تاکہ تمہارے دین کی حقیقت معلوم ہو فرمایا جو کہو۔ انہوں نے کہا کہ یہ زہر ہلاہل کی شیشی ہے آپ نوش کریں اگر
آپ پر اس نے کچھ اثر نہ کیا تو ہم جانینگے کہ یہ دین حق ہے آپنے فرمایا بہت اچھا وہ شیشی کہاں ہے انہوں نے
پیش کی خالد بن ولید نے وہ شیشی انکے ہاتھ سے لیکر بسم اللہ پڑھکر بعدہ درود شریف باواز بلند پڑھا اور
انگور درود وہ زہر ہلاہل کی شیشی نوش کی اور انکے پاس کھڑے رہے شان خدا کی کہ زہر نے کچھ اثر نہ کیا اس
قسم کے صدہا شواہد ہیں **فقیر** کہتا ہے کہ جن کلمات کا عالم برزخ یا عالم مثال میں کوئی شکل ایسا
خاص ہوتا ہے کہ جسطرح عالم عنصری میں ان کا اثر محسوس ہوتا ہے منجملہ انکے یہ درود شریف بھی ہے جسکے
پڑھنے سے برکت کا نازل ہونا اور شیطان اور خبیث اور سحر کا اثر نہ ہونا وغیرہ فوائد ہیں **سوال** بسا اوقات
ہم درود پڑھتے ہیں ہمکو اس قسم کی کوئی بات نہیں معلوم ہوتی اور نہ کسی قسم کی کیفیت حاصل ہوتی ہے

عادتاً پڑھتے ہیں **جواب** خواہ دوا یا کوئی کلام ہو اسکی تاثیر کے لئے دو باتیں ضرور ہیں اجماع شرط
ارتفاع موانع دیکھو تریاق کے اثر میں کسی دانشمند کو شک نہیں مگر جب اسکی ایک ہی شرط فوت ہو جاتی ہے
یا کوئی مانع حائل ہو جاتا ہے پھر تاثیر نہیں کرتا اسیطرح سے خلوص نیت راست گوئی صدق سقالی خوش عقیدگی
رابطہ الٰہی وغیرہ ان باتوں کے لئے شرط ہیں اور ریاکاری اور خیالات فاسدہ بداعتقادگی توہمات شیطانی ان
چیزوں کے لئے مانع ہے پھر ہم ان چیزوں سے کسطرح کیفیت حاصل کریں اس صورت میں اسکا یا اسکے حبیب کا
وصل نہیں ہو سکتا **سوال** مگر کیونکر ہمکو ان چیزوں میں کیفیت حاصل ہو کہ جس سے اس محبوب عالم معبود
حقیقی کا یا اسکے حبیب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا وصال باکمال ہمارے نصیب ہو اور سعادت عظمے ملے
اس وادی پرخار اور اس بحر ذخار میں سینکڑوں بیباک کر مرگئے بڑے بڑے عقلمندوں کی کشتیاں غرق ہوگئیں
ع دریں ورطہ کشتی فرو شد ہزار * کہ پیدا نشد تختہ بر کنار * **جواب** درود شریف کے ذریعہ سے
اس مشکل کو حل کر دیا اور اپنی طرف اسکا رستہ سہل کر دیا کہ جو کوئی ہمارے حبیب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
تحفہ درود سے خوش کر رہا ہے وہ ہمکو خوش کر رہا ہے **حدیث** تشریف لائے پیغمبر خدا ایکدن یعنی صحابہ پاس اور خوشی
معلوم ہوتی تھی چہرہ مبارک پر انکے پس فرمایا تحقیق آئے میرے پاس جبرئیل علیہ السلام پس کہا تحقیق رب تیرا
فرماتا ہے کیا نہیں خوش کرتی تجھکو یہ بات کہ تحقیق نہ درود بھیجے تجھ پر کوئی امت تیری میں سے مگر کہ سلام بھیجوں کیا
اس پر میں دس بار اور نہ سلام بھیجے تجھ پر کوئی امت تیری میں سے مگر کہ سلام بھیجوں میں اس پر دس بار **سبحان اللہ** کیا
عنایت پروردگار ہے کہ جو کوئی ہمارے نبی کو خوش کرتا ہے ہم بھی اسکو اسطرح پر نوازتے ہیں الحمد للہ فی زماننا ایسے
ایسے بندے اللہ کے دیندار متقی اور پرہیزگار موجود ہیں کہ ان حضرات کی عالی ہمتی پر ہزار آفرین ہے کہ باوجود جھگڑا کے
جلیل القدر کے انکو ہر وقت اللہ رسول کی رضا جوئی کا خیال دامنگیر رہتا ہے اور ایسے مشغول باللہ کہ ہر وقت
انکی زبان درود شریف سے تر رہتی ہے ان امرار صالحین کا نام نامی میں بھی ایک بڑے فخر سے اپنی
تفسیر میں درج کرتا ہوں کہ نام نامی جناب شیخ حضرت عالی جناب عندلیب گلستان دولت و اقبال بلبل بوستان
حشمت و اجلال حاتم کرم سکندر دوران رستم صفت نوشیروان زمان حضرت بدر المصلحا و رفقار الامرا
شیخ میراں بخش صاحب رئیس اعظم سیالکوٹ دام اقبالہ و اجلالہ ۔ آپکی خوبیوں کا حال تحریر ہے

آپ دریا کو پیمانہ سے ناپنا ہے آپکے کمالات کا بیان جو احاطہ قلم کرنا آفتاب کا منہ چڑانا ہے آپکی رفعت شان
آسمان سے ہم پہلو اور آپکی رسائی تدبیر تقدیر کے ہم بازو ہے ۔ آپکی سخاوت نے قصہ حاتم کو طے کر دیا آپکی ہمت مردانہ
نے نام رستم کا صفحہ ہستی سے مٹا دیا باسینہ وصاف دامن اخلاق آپکا پر از وسیع اور کشادہ ہے طبیعت ہمیشہ سے تعظیم
و تکریم پر آمادہ ہے ۔ آپ بڑے اعلیٰ درجہ کے دیندار متقی ۔ پابند صوم و صلوۃ ۔ حامی اسلام ۔ بڑے فیاض نازک دل
مخیر سخی ۔ سیر چشم ۔ متواضع منکسر المزاج ۔ شریف نواز مسکین پرور ۔ عادل منصف ۔ آنکھ میں حیا و شرم
بہت ہے ۔ خدا ترس متین ۔ کم گو ۔ مرتاض عابد ۔ عاشق رسول اللہ ۔ صادق الوعدہ ۔ مہمان نواز ۔ قدر دان
علما ۔ عالی ہمتی سے ہی وقت گزارتے ہیں ۔ شریفوں اور حاجتمندوں سے بڑی فراخ دلی سے سلوک ہوتی ہیں
سچ تو یہ ہے کہ ایسوں کا ہونا رونق اسلام ہے فقیر بھی ممدوح الاوصاف کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے ۔
شکریہ یہ ہے طَهَّرَ اللّٰهُ قَلْبَكَ فِي قُلُوبِ الْاَبْرَارِ وَزَكّٰى عَمَلَكَ فِي عَمَلِ الْاَخْيَارِ ۔ اے طالبان
راہ نجات و اے جویندگان آب حیات تم بھی زبان سے یوں کہو اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ
وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ پھر اسی درود شریف کے الفاظ رنگ و معنی سے اپنی روح کو رنگین بناؤ ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى
مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ کے معنی کو خوب دل میں جماؤ گے اور خیال میں لاؤ گے تو تمہاری روح کی ظلمت
اور کثافت اور بہیمیت دور ہو جاویگی فقیر کہتا ہے کہ بات متفق علیہ ہے کہ جبتک روح کو صفائی نہیں
اُس تک رسائی نہیں اصل مقصود بالذات روح کی صفائی مقصود ہے شعر چاہیئے تجکو اگر وصل صنم ؛ دلکو خالی
غیر سے کر یا قلم ؛ ع بیجابانہ درآ از در کاشانہ ما ؛ کہ کسے نیست بجز درد تو در خانہ ما ۔

جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ بھیجے اُسکا گھر دوزخ ہے

حدیث فرمایا مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهٗ وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ فَمَاتَ دَخَلَ النَّارَ ترجمہ جسکے قریب میرا
ذکر ہو اور وہ مجھپر درود نہ پڑھے اور اسی حالت میں مرجاوے پس داخل ہوگا دوزخ میں اور بعض روایت
میں ایسا بھی آیا ہے فَقَدْ جَفَانِيْ پس تحقیق اُسنے مجھپر ظلم کیا **حکایت** مالک بن دینار رضی اللہ عنہ
ایک پڑوسی کے پاس گئے جو اُسوقت حالت نزاع میں تھا اُسکو سخت تکلیف ہو رہی تھی ..... مالک نے
اُس سے کہا کہ تمہارا کیا حال ہے اُسنے کہا دو پہاڑ آگ کے میرے سامنے موجود ہیں مجھے اُنپر زبردستی چڑھایا
جاتا ہے

جاتا ہے میں نے کہا تو نے ایسا کیا بد عمل کیا تھا کہ جسکے مواخذہ میں تجھے یہ سزا دیجاتی ہے کہا
وقت ذکر نام مبارک محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں درود نہیں بھیجا کرتا تھا اسلئے یہ عذاب ہو رہا ہے **حدیث**
وشقی ذکرہ عندہ فلم یصل علی **ترجمہ** یعنی بدترین لوگوں کا وہ شخص ہے کہ میں اسکے سامنے مذکور
ہوں اور وہ مجھپر درود نہ بھیجے **حکایت** نقل ہے کہ ایک شخص گیا اور اسکی بہتر جگہ قبر کھودی
گئی ہر ایک قبر میں سانپ نکلا۔ ناچار وہ سانپ قدرت خدا سے گویا ہوا کہ میں اسکا عمل بد ہوں
تم لوگ کہانتک قبریں کھودو گے لوگوں نے کہا یہ کیا فعل بد کیا کرتا تھا۔ کہا جسوقت کوئی اسکے روبرو
حضرت کا نام لیتا تھا یہ درود نہیں بھیجتا تھا۔ اسلئے اسپر خدا نے مجھے مسلط کیا ہے میں اسکو عذاب
دونگا تم اسکے لئے کیا کر سکتے ہو لوگوں نے ناچار ہو کر اسکو اسی قبر میں دفن کیا **حدیث** فرمایا ہے البخیل
من ذکرہ عندہ فلم یصل علیّ **ترجمہ** یعنی بڑا بخیل وہ شخص ہے کہ میرا ذکر کیا جائے نزدیک
اسکے اور وہ مجھپر درود نہ بھیجے۔ اور یہی فرمایا ہے من ولم یصل علیّ فانی بری منہ **ترجمہ**
یعنی جسنے مجھپر درود نہ بھیجا اس سے میں بری الذمہ ہوں مجھے اس سے کچھ کام نہیں **حکایت** نقل ہے
کہ ایک شخص کو بہتر جگہ قبر میں دفن کیا مگر زمین نے اسکو قبول نکیا یعنی قبر سے باہر پھینکدیا غیب سے آواز
آئی کہ یہ ہمارے حبیب کے نام سے بخل رکھتا تھا قبر کیا اسکو جا بجا تک قبول نہ کریگا تم بھی اسکو ایسے ہی
پھینکدو وعیاذاً باللہ **فقیر** کہتا ہے کہ جبل پور میں حقتعالے سب ساکنان شہر کو درود پڑھنے کی ہدایت
فرمائے کہ سبب بہبودی دنیا اور وسیلہ آخرت اسی میں ہے پھر ہمارا غفلت کرنا سعادت دارین سے محروم ہے اسلئے
فرمایا حضرت نے کہ بعضے لوگ میری امت میں سے بہشت کے جانیکا رستہ بھول جاوینگے۔ صحابہ نے عرض کیا
وہ کون ہونگے یا رسول اللہ فرمایا وہ لوگ ہونگے جو میرا نام سنتے تھے اور مجھپر درود نہیں بھیجتے تھے پس ان
ہر فرد بشر خیال کرے کہ ہمارے رسول اللہ کی کیا شان ہے **وما علینا الا البلاغ** محبت کرنیوالوں
نے حضور سے ایک بڑے فخر سے محبت کی اور وقت نام لینے کے درود شریف بھیجا۔ الحمد للہ فی زماننا
بھی ایسے دیندار حامی اسلام کہ انکی عالی ہمتی پر ہزار آفرین ہے کہ باوجود عہدہ ہائے جلیل القدر کے ہر وقت
انکو اللہ رسول کی رضا جوئی کا خیال رہتا ہے اور حضرت پر ہر وقت درود شریف بھیجے رہتے

ہیں اور جسوقت نام آتا ہے تو قربان ہوجاتے ہیں انکو افضل الناس بھی کہا جاے تو درست ہے
انکا نام نامی میں اپنی تفسیر میں درج کرتا ہوں کہ نام نامی کو بقا ہے ـ چنانچہ حضرت عالیجناب
صاحب خلق محمدی تابع شریعت احمدی افضل الکرام اشرف العظام ڈپٹی انسپکٹر شمس الدین خان
صاحب لوہی متعینہ سوڈی پت دام اقبالہ ـ جو جو خوبیاں اللہ تعالیٰ نے ذات بابرکات
میں عطا فرمائی ہیں انکا بیان دشوار ہے ـ آپ بڑے پابند صوم وصلوۃ ـ دیندار ـ سیرچشم ـ نیکنام
متواضع ـ منکسر المزاج ـ شریف نواز ـ عالی خاندان ـ مسکین پرور ـ عادل ـ آنکھ میں حیا و شرم بہت
ہے بڑے فیاض ـ مخیر ـ خدا ترس ـ رحمدل ـ قدردان علما ـ صادق الوعد ـ متین ـ صاحب
وجاہت و وقار ـ برتاؤ آپکا نہایت عمدہ ـ آپ بڑے اعلےٰ درجہ کے خلیق ہیں ـ دامن اخلاق آپکا
بڑا وسیع اور کشادہ ہے ـ طبیعت ہمیشہ سے بتواضع وتکریم آمادہ ہے بہرکیف آپکا دم غنیمت ہے
ایسوں کا ہونا فی زمانا رونق اسلام ہے فقیر بھی خانصاحب ممدوح کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے
شکریہ یہ ہے طہر اللہ قلبک فی قلوب الابرار و زکی عملک فی عمل الاخیار

بیان ثمرہ محبت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

اے عاشقان محمد صلی اللہ علیہ وسلم حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت عشق کرنا اسنحبات کا سے ہے چنانچہ
خواجہ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے لا یؤمن احدکم حتی اکون احب الیہ من
نفسہ ومالہ وولدہ ووالدیہ والناس اجمعین ترجمہ یعنی مومن کامل نہیں ہوتا جب
تک عزیز نہ رکھے مجھکو زیادہ اپنے مال اور اولاد اور ماں باپ اور ساری دنیا سے حدیث لکھا ہے
کہ ایک صحابی نے آنحضرت سے پوچھا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں کب پورا مسلمان ہونگا
فرمایا جسوقت تو دوست رکھے اللہ کو التماس کیا کس چیز سے پہچانی جاے دوستی اللہ کی فرمایا جب تو
دوست رکھے اللہ کے رسول کو یعنی نشانی دوستی اللہ کی محبت رسول ہے بیشک جو لوگ کہ محبت رسول میں
قوی ہیں ایمان بھی انکا قوی ہے اور جو لوگ کہ انکی محبت میں ضعیف ہیں انکا ایمان بھی ضعیف ہے پھر تین
بار فرمایا الا لا ایمان لمن لا محبۃ لہ یعنی ہرگز اسکو ایمان کامل نصیب نہوگا جسکو رسول کے ساتھ

اس کتاب کی بلفظہ رجسٹری ہوچکی ہے ... بحق مصنف ... محفوظ

محبت ہو گئی حضرت کی محبت اہل مکہ و مدینہ کے دلمیں ایسی سما گئی تھی حکایت لطیف نقل ہے
کہ ایک عورت مدنی ہر روز حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر دیدار فیض آثار سے مشرف ہوا کرتی تھی جس روز
حضور کو نہ پاتی تو دیوانوں کی طرح پھرتی لکھا ہے کہ ایک روز وہ عورت جو آئی تو حضور کو نہ پایا ایک صحابی اُس وقت
موجود تھے انہوں نے کہا کہ اے عورت تو ہمارے رسول خدا کو دوست رکھتی ہے اُسنے کہا ہاں۔ اُس صحابی نے فرمایا
اے میری مہمان یہ کہا کہ اگر تو ہمارے رسول خدا کو دوست رکھتی ہے تو اپنے چہرہ سے نقاب کو اتار ڈال اُس
عورت نے اُسوقت اپنے چہرہ سے نقاب کو دور کر دیا اور کہا رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر جان و مال تصدق ہے
غرض وہ عورت اپنے گھر گئی اور اپنے خاوند سے کیفیت بیان کی کہ مجھ سے خیانت ہوئی ہے صحابی نے فرمایا اُسکے
خاوند نے کہا کہ اگر تو عاشق رسول اللہ ہے تو میرے کہنے سے اس تنور میں جو گرم ہے گر جا خیانت معاف
کر دیگا اُس اللہ کی بندی نے اسکے کہنے کی تعمیل کی دل میں خیال تھا کہ میرے حبیب کی محبت میں جان دیتی
ہوں پس اللہ نے اسکو آگ سے محفوظ رکھا تھوڑی دیر کے بعد اسکے خاوند کو خیال آیا کہ دیکھوں اسکا
محبت سچا تھا یا جھوٹا تنور میں جو دیکھا تو عورت کو صحیح و سالم پایا بڑی خوشی سے اُسکو نکالا اور حضرت کی خدمت
میں حاضر ہو کر سارا حال عرض کیا حضرت نے سنا اور فرمایا میری محبت پر اللہ نے دوزخ کو بھی حرام کر دیا
پھر کیا آگ ہے سبحان اللہ کیا محبت رسول صلے اللہ علیہ وسلم ہے

بیان عشاق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

حدیث فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان الجنة تشتاق الی خمسة نفر من صلی
علیہ حبیب الرحمن وتالی القرآن وحافظ اللسان ومطعم الجیعان ومکسی العریان
ترجمہ یعنی البتہ جنت اشتیاق رکھتی ہے پانچ شخصوں کا اول جو کوئی درود بھیجے رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم پر (یعنی خلوص نیتی سے) **لکھا ہے** کہ زمانہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم میں ایک آدمی کو
کسی کی چوری میں گرفتار کیا اور گواہوں نے حضور کے روبرو گواہی دی کہ یہ چور ہے حضور کی عدالت [illegible]
سے حکم ہوا کہ اسکا ہاتھ کاٹ ڈالو وہاں پر ایک شتر بھی کھڑا تھا قدرت خدا سے گویا ہو کر حضرت کی خدمت
میں عرض کیا لا تقطعوا ید فانہ لیس بسارق اسکا ہاتھ مت کاٹو یہ چور نہیں فرمایا حضرت نے

حکایت رسول اس شخص نے کیا عمل کیا ہے عرض کیا یا رسول اللہ میں آپ پر درود شریف پڑھا کرتا ہوں
ہمیشہ ایک عالم وقت نے ایک شب خیالات موت اور حالات قبر اور عبور پل صراط اور عذاب دوزخ اور دیدار
خدا اور اپنے وسیلہ نجات میں غور کیا کہ کونسا میرا عمل قابل ایسے ہے کہ اسکو وسیلہ نجات خیال کروں اول
تو اُسنے اپنی نماز اور قیام شب میں فکر کیا مگر بنظر غور و انصاف جو خیال کیا تو ایک سجدہ بھی جناب احدیت میں
قابل قبولیت نہ پایا پھر روزہ کی طرف فکر کیا اسکو بھی محض فاقہ پایا پھر حج اور علم کی طرف غور کیا تو ان
دونوں کو بھی شہرت پایا اسی طرح اپنے جس عمل میں خیال کرتا تھا قابل خدا کے نہ پاتا تھا بیساختہ منہ پڑا
غیب سے ایک آواز سنی کہ مولوی صاحب تم محبت سے ہمارے رسول صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجو
اس سے زیادہ کوئی وسیلہ نہ پاؤگے آخر مولوی صاحب نے درود پڑھا اور اُسی فکر میں سوئے تو عالم رویا میں
کیا دیکھتے ہیں کہ میں مر گیا ہوں میرے اہل و عیال نے میرا جنازہ تیار کرکے قبرستان میں مجھے دفن کیا ناگاہ منکر نکیر
دو فرشتے میرے پاس قبر کے آئے اور مجھ سے سوال کیا۔ من ربک ونبیک ودینک و
اسلامک وقرآنک ورجلک یعنی تیرا خدا اور تیرا نبی کون ہے اور تیرا دین و اسلام کیا ہے تو
قرآن سے بھی واقف ہے کونسا رجل ہے کہ تمہاری طرف رسول بنا کر بھیجا گیا۔ یہ جواب دینے سے حیران ہے
لیکن کیا دیکھتا ہوں کہ ایک بزرگ نورانی چہرہ کے میری قبر میں نمودار ہوئے اُس بزرگ نے اُن فرشتوں سے کہا کہ
تم بدخلقی سے سوال کرتے ہو اور اسکو یہ معلوم نہیں کہ میں کہاں ہوں ابھی تک اسکی موت کی تلخی نہیں گئی
ورنہ یہ ابھی کہتا کہ خدا میرا وحدہ لاشریک ہے نبی میرا محمد رسول اللہ ہے دین میرا اسلام ہے قرآن سے میں نے
یہ معلوم کیا اور رجل سے مراد جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جبکہ یہ تقریر اُس مرد نورانی
چہرہ کی اس مردہ کے کان میں پہنچی تو اُسنے یہ سب تقریر فرشتوں کے روبرو بیان کی منکر نے کہا یہ
قابل نجات ہے کہ اُسنے جواب معقول دیا نکیر نے کہا کہ نہیں اسنے اس بزرگ کا قول نقل کیا ہے یہ بتلانا اس
بزرگ کا ہے یہ مردہ قابل نجات نہیں منکر نے کہا اے نکیر تو نہیں جانتا یہ بزرگ محمد رسول اللہ ہیں
انکی خوشی یہی ہے کہ یہی جواب اسکا معقول سمجھا جاوے اسلئے کہ دنیا میں بہت انکو دوست رکھتی تھی اسلئے خدا نے
انکو رحمت بنا کر بھیجا ہے نکیر نے کہا بہت اچھا ہی اب سمجھا۔ **سبحان اللہ کیا محبت رسول اللہ**

صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ عذاب قبر سے ایسی نجات ہو کہ فرشتے بھی حیران ہیں **فقیر** کہتا ہے کہ اپنے
بہائیو گور کی تنگی اور عذاب کا کچھہ حال نہ پوچھو عیاذاً باللہ منہ ایک مردہ کو قبر میں لاکر سینکڑوں من مٹی
کا انبار کر دیتے ہیں مردہ بیچارہ اسکے بار سے مطلقاً حرکت نہیں کر سکتا جب عزیز و اقارب بعد تجہیز و تکفین کے
واپس آتے ہیں تو دو فرشتے جنکا نام منکر نکیر ہے انکی گرجتی آنکھیں ہیبت ناک صورت ہوتی ہے اور گرز آتشیں
ہاتھ میں لیکر قبر میں واسطے سوال و جواب کے آتے ہیں اور نہایت غضب و غصہ سے پوچھتے ہیں کون ہے رب تیرا کیا ہے
دین تیرا اور تو کسکی امت ہے اور شبیہ آنحضرت کی دکہائی دیتی ہے اور کہتے ہیں تو انکے حق میں کیا کہتا ہے
سبحان اللہ اگر مردہ با ایمان ہے تو کہتا ہے یہی تو ہیں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں یہی تو
[illegible] راست ہیں اور قبر میں سے اٹھکر فدا رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ہو جاتا ہے اور اگر مردہ دنیا سے
بے ایمان مرا ہے اور اسکو محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ تھی تو وہ اسوقت شرمساری سے
دریائے ندامت میں ڈوب جاتا ہے اور افسوس کرتا ہے یَقُولُ یٰلَیْتَنِی اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُوْلِ
سَبِیْلًا ٥ یٰوَیْلَتٰی لَیْتَنِیْ لَمْ اَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِیْلًا ٥ اسوقت اسکو حکم عذاب قبر کا ہوتا
ہے زمین اسطرح سے دبوچتی ہے کہ ادہر کی پسلیاں ادہر چور چور ہو جاتی ہیں اور دماغ کا گودا نتہنوں کی
راہ سے باہر نکل آتا ہے افسوس صد حیف روزہ زندگی ناپائدار پر ایسے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے
بیگانگی میں عذاب اپنے سر لیا فاعتبروا یا اولی الابصار **فقیر کہتا ہے** بہائیو حسرت اور
افسوس اس بات کا ہے کہ جسوقت موت آپہنچتی ہے اور ملک الموت آکر گلا دباتا ہے اسوقت بندہ ہکا بکا سا
خاموش رہجاتا ہے اور تمام عزیز و اقارب بلکہ سارا جہان اسکی نظر میں تیرہ و تاریک معلوم ہوتا ہے
کہ دن تھوڑا سا رہگیا اور سفر آخرت درپیش ہے منزل دور و دراز نہ دلیل نہ بغل میں توشہ جہان جاتا ہے
وہاں کسی سے جان پہچان نہ یار نہ غمگسار نہ کوئی ساتھی اسوقت مردہ کہتا ہے کہ کیا ہوئے ہمارے والدین
اور کہاں گئے وہ بہائی بیٹے جنکے واسطے دنیا میں طرح طرح کی ذلت و خواری اٹھائی ہائے عجب طرح کا مخمصہ ہے
واحسرتا و امصیبتا۔ اگر مردہ عاشق خدا و رسول ہے تو آپ فرماتے ہیں اے ملک الموت یہ تو میرا عاشق زار ہے
اسنے حج کئے روزہ رکھے زکوۃ دی نماز پڑہی درود شریف کی کثرت کی اسکی روح آسانی سے قبض

کرنا

کرنا اور اگر مردہ عشق محمدی نہیں کہتا خدا اور سول کو نہیں پہچانتا تو نہایت مشکل اور سختی سے
قبض روح ہوتی ہے طبرانی سے روایت ہے کہ جب میت کو غسل دیتے ہیں تب وہ کہتا ہے اے میرے بھائیو
میرے عزیزو میرے بدن کو نرم ہاتھ سے ملو میرا بدن سختی جانکنی سے بالکل چور ہو گیا ہے اور جب وقت کفن کا
ہوتا ہے کہتا ہے اے میرے عزیزو مجھے نرم کفن پہناؤ میری ہڈی ہڈی پسلی پسلی جان کنی سے چور
ہو رہی ہیں جب مردہ کا منہ چھپاتے ہیں اور لیجانیکا قصد کرتے ہیں تو وہ بیچارہ مصیبت کا مارا کہتا ہے
کہ میرے عزیزو تم لوگونکو میں نے تمام عمر ہزاروں مکر و فریب کما کما کر کھلایا اور صفت عمر عزیز اپنی
تمہاری خاطر و ضیافت میں بسر کی اب میں تم سے رخصت ہوتا ہوں مجھ سے قیامت ملاقات نہ ہوگی سو عجب حسرت
کا مقام ہے کہ یہاں تو نفسی نفسی کا معاملہ ہوتا ہے اور اُدھر جورو مال و اسباب دیکھکر قفل لگاتی ہے
دیکھو یہ کیا مقام عبرت ہے کہ جسکا سارا کمایا اور جمع کیا ہوا ہوتا ہے اُسکے ساتھ ایک
حبہ بھی نہیں جاتا ہے اور نہ کام آتا ہے اگر ساتھ جاتا ہے تو محبت رسول خدا کی جاتی ہے۔ مقصود
ہمارا آنا دنیا میں اسلئے ہے کہ محبت خدا و رسول پیدا کریں یہی کام آئینگے حکایت نقل ہے کہ حضرت
حسن بصری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے چند آدمیونکو دیکھا کہ ایک جنازہ کو اٹھائے
چلے جاتے ہیں اُنکے سوا اور کوئی جنازہ کے ساتھ نہ تھا میں نے پوچھا کہ یہ شخص اہل برادری نہیں ہے
انھوں نے کہا کیوں نہیں پھر میں نے کہا اُسکے ساتھ لوگ کیوں نہیں ہیں اُنھوں نے کہا یہ شخص
نہایت درجہ کا گنہگار رہتا فسق و فجور اسکا جا بجا میں شہرت پا گیا تھا اسلئے لوگوں نے اس سے
نفرت کی جب آپ نے یہ سنا تو کہا کہ یہ شخص قابل رحم ہے آپ نے جنازہ اٹھالیا اور جناب باری میں
اُسکے لئے دعا کرنی شروع کی یا الٰہی یہ تیری لونڈی کا جنا ہوا ہے یہ قابل رحم ہے اب تو اسکو
بخش دے یہی کہتے ہوئے قبرستان میں پہنچے اور کہا کہ قبر اپنے ہی کہودی لیکن جو آیا اُسکی قبر میں لیٹے
اس خیال سے کہ حضرت فاطمہ کا سینہ حضرت علی سے لگا ہے اور حضرت علی کے سینہ سے میں بھی
مشرف ہوا ہوں میرا سینہ قبر میں لگیگا تو شاید ہے خدا اسکی برکت سے اُسکو بخش دے ایسے خیال
کرکے آپ نے اُسکے جنازہ کی نماز پڑھی اور اُسکو قبر میں کہا اور فرمایا بسم اللہ و باللہ علی ملت

رسول اللہ اور یہ آیت پڑہی منہا خلقناکم وفیہا نعیدکم ومنہا نخرجکم تارۃ اخری
بعد دفن کے میں ایک درخت کی سایہ میں جا کر سو رہا خواب میں دیکہا کہ دو فرشتے آسمان سے اترے اور اوسکی قبر کو کہودا
ایک فرشتہ قبر میں اترا اور دوسرے فرشتے سے کہا تو اسکو اعمال نامے لکہہ سکتا کوئی عضو بہی اسکا معاصی سے
سالم ہوا ہے پہر اسنے اوس سے کہا کہ بہائی تو جلدی کر اسکی آنکہونکو جانچ اسنے کہا میں جانچ چکا اللہ
عزوجل کے محارم کیطرف دیکہنے سے بہری ہوئی ہیں۔ اسنے کہا اسکے کانونکا امتحان کر اسنے کہا میں انکا
بہی امتحان کر چکا فواحش اور منکرات کے سننے سے بہر گئے ہیں۔ اسنے کہا اسکی زبان کا امتحان کر اسنے کہا میں
اسکا بہی امتحان کر چکا ممنوعات محرمات چکہنے میں لگنیکے ساتہ بہری ہوئی ہے اسنے کہا اسکے ہاتہوں کا امتحان کر
کہا میں انکا بہی امتحان کر چکا لذات اور شہوات حرام کے ساتہ بہر گئے ہیں۔ اسنے کہا اسکے پاؤنکا امتحان کر
اسنے کہا میں انکا بہی امتحان کر چکا مذموم کاموں اور نجاستوں میں سعی کرنیکے ساتہ بہر گئے ہیں۔ اسنے
کہا اے بہائی جلدی کر دلکو دیکہہ اسنے کہا میں نے دل کو بہی دیکہا وہ بہی ممنوعات سے لبریز ہے اسنے کہا
اسکو اعمال نامے میں لکہہ۔ بہر دوسرے فرشتے نے کہا تو ٹہر جا میں خود اسکی قبر میں اترکر دیکہتا ہوں پہر قبر میں گیا
اور اسکے دلکو دیکہا اور کہا کہ میں نے اسکے دل کا امتحان کیا ایمان سے بہرا ہوا پایا کہ اسکے دلمیں نبی عربی کی محبت
پاتا ہوں مگر تو کہتا ہے کہ اسکے دلمیں ایمان نہیں اسنے کہا کہ ایمان کہاں ہے کیا بہائی محبت رسول اللہ ایمان
نہیں ہے اور کیا ہے اسنے کہا کوئی ثبوت پیش کرو کہا میں یہ حدیث پیش کرتا ہوں قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم لا یؤمن احدکم حتی اکون احب الیہ من نفسہ ومالہ وولدہ و
والدیہ والناس اجمعین ترجمہ یعنی مومن کامل نہیں ہے تا وقتیکہ عزیز رکہے مجہکو زیادہ اپنی مال اور
اولاد اور ماں باپ اور ساری دنیا سے ان دونوں فرشتونکی آپس میں بحث ہوئی ایک تو یہ کہتا تہا کہ محبت
رسول اللہ ایمان ہے دوسرا کہتا تہا یہ ایمان نہیں دونوں نے فیصلہ خدا سے چاہا حکم ہوا کہ بیشک ایمان محبت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے اس میت کو مغفور لکہو اور حسب وعدہ جنت میں پیش کرو سبحان اللہ
نبی کی محبت بہی ایسی ہی ہے بیشک دار و مدار ایمان کا محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ہے جو چاہے
پیدا کرے چاہنے والوں نے حضرت کو کیسا کچہہ چاہا صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین نے کیا کیا جان نثار رہا

کہیں جنکا کچھ بیان نہیں ہو سکتا الحمد للہ کہ فی زمانا بھی ایسے ایسے دیندار مومنین عشاق رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم امرا صحابہ جیسے صحیح جلیل القدر ہیں سے موجود ہیں کہ جنکی عالی ہمتی پر ہزار آفرین ہے میں بھی انکا نام نامی بہت فخر سے اپنی تفسیر میں درج کرکے اپنے نامہ اعمال کو حسنات سے پر کرتا ہوں کہ ناظرین بھی کو ہمیشہ یاد رہے چنانچہ حضرت عالی جناب ممدوح الالقاب بدر العلما وقار الامرا حامی دین متین منشی حمید الدین صاحب رئیس اعظم قصبہ سنبھل دام اقبالہ ہیں جو خوبیاں اللہ تعالے نے ذات بابرکات میں عطا فرمائی ہیں انمیں سے اگر ایک شمہ لکھوں تو کیا امکان ہے حسن خوبی کو وزن کیا تو آپ سے ایک برتر پایا ۔ رئیس سنبھل کی دینداری ماشا اللہ بڑی تعریف کے قابل ہے ۔ بڑے دیندار اعلے درجہ کے متقی ۔ مومن ۔ بڑے پابند صوم وصلوۃ ۔ عابد ۔ مرتاض ۔ عاشق رسول اللہ تلاوت قرآن مجید ۔ اوراد وظائف کہ ہوتے ہیں حضر میں ۔ چاشت ۔ اشراق ۔ تہجد سب ادا کرتے ہیں ۔ سیر چشم دریا دل ۔ فیاض ۔ کوئی سائل انکے دروازہ سے خالی نہیں جاتا ہے ۔ بڑے شریف نواز ۔ دستگیر بیکساں ۔ سخی مسکین پرور ۔ آپ بڑے سخنور ۔ اور سخن سنج ۔ اور سخندان ہیں ۔ آپ شریفوں اور حاجتمندوں سے بڑی فراخدلی سے مسلوک ہوتے ہیں ۔ آپکا برتاؤ عمدہ ۔ قدردان علما فقرا ہیں ۔ آپ حضرت عالیجناب بدر العلما وقار العلما مولانا مخدومنا مولوی محمد قاسم علیہ الرحمۃ کے مرید ہیں ۔ آپ بڑے حلیم ۔ خداترس ۔ متواضع ۔ منکسر المزاج ۔ نیکنام ۔ آنکھ میں حیا و شرم بہت ہے اور غریبوں کی طرف نظر رہتی ہے ہر کہ ومہ آپکے لطف وکرم کا مداح ہے ۔ دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع وکشادہ ہے فی زمانا سنبھل کیا آپ ہندوستان میں مغتنمات سے ہیں اصل یہ ہے آپ بھی زیب وزینت اسلام ہیں ۔ فقیر بھی بجان ممدوح الاوصاف کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے شکریہ ہے

طیب اللہ قلبک فی قلوب الابرار وزکی عملک فی عمل الاخیار ۔

اہل محبت کی سچی گفتگو اور تحقیق

حدیث حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آیا ایک شخص پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور عرض کیا یارسول اللہ صلعم آپ البتہ محبوب تر ہیں نزدیک میرے جان میری سے اور اہل میرے سے اور فرزندوں میرے سے

سے میں گھبرا جاتا ہوں بیتاب ہو جاتا ہوں آپ کو پس نہیں صبر کرتا میں یہاں تک کہ آتا ہوں میں آپکی حضور میں
اور دیکھتا ہوں آپکو اور جب یاد کرتا ہوں میں موت اپنی کو اور موت آپکی کو تو خیال کرتا ہوں کہ آپ جنت اعلےٰ
میں ہونگے ساتھ نبیوں اولو العزم کے اگر داخل ہوا بہشت میں میں بھی تو ڈرتا ہوں اس سے کہ نہیں دیکھونگا آپکو
اسکا جواب حضور نے نہیں دیا یہاں تک کہ اتری یہ آیۃ وَمَن یُطِعِ اللّٰہَ وَرَسُولَہٗ فَاُولٰئِکَ مَعَ الَّذِینَ
اَنعَمَ اللّٰہُ عَلَیہِم مِّنَ النَّبِیِّینَ وَالصِّدِّیقِینَ وَالشُّہَدَآءِ وَالصّٰلِحِینَ وَحَسُنَ اُولٰئِکَ رَفِیقًا
ترجمہ جو اطاعت کرتا ہے اللہ کی اور رسول کی پس وہ ساتھ ہے ان لوگوں کے ہونگے انعام کیا اللہ نے جن پر
وہ نبی ہیں اور صدیق ہیں اور شہید ہیں اور صالحین ہیں اور یہ اچھے رفیق ہیں **فقیر کہتا ہے** اس شخص کو
کیا خوشی ہوئی ہوگی یہاں تک کہ ہم لوگوں کی زبان پر بھی جو شخص اس آیت کے پڑھنے سے اور اس حدیث کے
سننے سے سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ وبحمدہ جاری ہو گیا۔ محبت سے ان لوگوں کو ایسے لوگوں کی
خصوصاً جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت حاصل ہوئی محبت ایک عجب چیز ہے کہ یہ اپنے محب کو
محبوب تک پہنچاتی ہے۔ جاننا چاہیئے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرو بیشک ہمکو جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کر دیگی۔ اَللّٰہُمَّ احشُرنَا مَعَ النَّبِیِّینَ خصوصاً جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
وصدیقین وشہداء وصالحین۔ کیونکہ اچھے لوگوں کی ہمنشینی صلحا اور علما کی نفع دیتی ہے دنیا اور آخرت میں
شعر صحبت صالح ترا صالح کند ؛ صحبت طالح ترا طالح کند ؛ صحابہ کرام صحبت انبیا علیہم السلام اور تربیت
انکی سے اس مرتبہ عالی کو پہنچے کہ خطاب صدیق پا گئے جیسے کہ صحابہ میں ابو بکر صدیق اور تابعین اور تبع تابعین
اور انکے بعد ہزارہا صدیق گذرے کہ جنکے فیوض و انوار نے ایک عالم کو منور کر رکھا ہے۔ معلوم ہوا کہ عالم الغیب
سے یہ صراط مستقیم اول انبیا کو عطا ہوا انکے بعد انکی انکار پر تو صدیقوں پر پڑا اور انکا شہیدوں پر اور انکا
صالحین پر۔ پس محبت رکھنا انبیاء وصدیقین اور شہیدوں اور صلحاء سے باعث دخول جنت کا ہے جو طالب جنت
چاہیں صلحاء کی صحبت اختیار کریں انکا برخلاف جو کریگا اپنی فلاح سے نامراد رہیگا جیسا کہ اس حدیث کر
واضح ہے عن ابن مسعود قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ
کیف تقول فی رجل احب قوما ولم یلحق بہم فقال المرء مع من احب متفق علیہ

اس حدیث کی بلفظہ تفسیر ہو چکی ہے [illegible] ترجمہ [illegible]

ترجمہ روایت ہے ابن مسعود سے کہ کہا آیا ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حضور میں اور عرض کیا یا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا فرماتے ہیں اس شخص کے حق میں کہ وہ دوست رکھتا ہو ایک قوم کو یعنی علماء و صلحا سے
محبت رکھتا ہو اور نہیں پہنچا انکی مصاحبت میں یعنی انکے علم و عمل کو نہیں پہنچا فرمایا حضرت نے وہ شخص ساتھ
انکے ہے جسکو وہ دوست رکھتا ہے اسکو بخاری اور مسلم نے نقل کیا یعنی حشر کیا جاویگا ساتھ محبوب
اپنے کے اور ہوگا رفیق انکا ساتھ انکے پس اعتقاد رکھنا اچھے لوگوں سے انکی معیت کا باعث ہے اسمیں بشارت
ہے دوستداروں صلحاء اور علما اور اتقیا اور اولیاء کو امید ہے کہ قیامت کے دن انکے زمرہ میں
ہونگے اور انکے ساتھ ہونگے انشاء اللہ تعالے الحمد للہ فی زماننا بھی ایسے اللہ کے نیک دیندار مومن
اور صالحین جلیل القدر میں سے موجود ہیں کہ بزرگان دین سے نہایت خوش عقیدہ اور محبت رسول مقبول
صلی اللہ علیہ وسلم میں ہر وقت زباں تر رہتے ہیں اللہ تعالے انکا حشر اولیاء صالحین اور علماء اور اتقیا
اور انبیاء علیہم السلام خصوصا جناب رسولخدا کے ساتھ کرے میں بھی انکا نام نامی بڑی خوشی اور فخر سے اپنی
کتاب میں درج کرتا ہوں کہ نام نامی کو تفاخر ہے آمین چنانچہ حضرت عالیجناب افتخار الامرا
جامع صفات پسندیدہ مستجمع صفات حمیدہ یگانہ عمائد روزگار سید سندی اولاد علی آل نبی
حضرت محمد نذیر صاحب انسپکٹر گورکالونہ خلف الرشید حضرت مخدومنا سید عابد علی صاحب دام اقبالہ
جو جو خوبیاں اللہ تعالے نے ذات بابرکات میں عطا فرمائی ہیں انکا بیان دشوار ہے - آپ نہایت
خدا ترس - رحمدل - حامی اسلام - محب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم - پابند صوم و صلوۃ - امین
متقی - آپ بڑے فیاض - باذل - سخی - آنکھ میں حیا و شرم بہت ہے - آپ جوان صالح نیکنام
خوش عقیدہ - بڑے صاحب مروت - علماء فقراء سے بڑی انکساری اور تواضع سے پیش آتے ہیں -
برتاؤ انکا عمدہ - آپ نہایت خوشخو اور حلیم ہیں - عدل و انصاف آپکا صفت حقیقی کو پسند ہے
ہر ادنے و اعلے کیطرف نظر فلاح ہے - ہر کہ دید آنکے لطف وکرم کا مداح ہے سچ تو یہ ہے کہ ایسوں ہی
سے رونق اسلام ہے آپ امیر ابن امیر ہیں - آپکا دم اس وقت غنیمت ہے فقیر بھی آپکا دل سے شکریہ ادا
کرتا ہے شکریہ یہ ہے طَهَّرَ اللّٰهُ قَلْبَكَ فِي قُلُوبِ الْأَبْرَارِ وَزَكّٰى عَمَلَكَ فِي عَمَلِ الْأَخْيَارِ

حضرت عالیجناب بدر الصلحا شیخ فخر الدین صاحب سوداگر دام اقبالہ

شیخصاحب کے اوصاف بیان نہیں ہو سکتے۔ حضرت کا دامن اخلاق بڑا وسیع اور کشادہ ہے۔ طبیعت
ہمیشہ سے بتواضع و تکریم آمادہ ہے۔ جو سائل دروازہ پر گیا محروم نہیں آیا۔ آپ علما و دین کی تعظیم میں
اچھے لوگوں سے بہت صحبت ہے۔ علما و فضلا و صلحا و اتقیا و فقرا پر جان نثار ہیں۔ مال کی تو کیا حقیقت
ہے۔ آپکے جلسہ میں اکثر تذکرہ صالحین رہتا ہے شیخصاحب عشاق رسول اللہ ہیں سوداگروں میں اسوقت
ایسا ہونا معتنمات سے ہے آپکی والدہ بھی بڑے نیکنام ہیں فقیر بھی شیخصاحب کا دل سے شکریہ ادا
کرتا ہے یا اللہ انکا حشر بھی نیک لوگوں کے ساتھ کیجو۔ آمین۔ عَنْ اَنَسٍ اِنَّ رَجُلًا قَالَ یَا رَسُوْلَ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَتَی السَّاعَۃُ قَالَ وَیْلَکَ وَمَا اَعْدَدْتَ لَھَا قَالَ مَا اَعْدَدْتُ
لَھَا اِلَّا اَنِّیْ اُحِبُّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ قَالَ اَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ قَالَ اَنَسٌ فَمَا رَاَیْتُ الْمُسْلِمِیْنَ
فَرِحُوْا بِشَیْءٍ بَعْدَ الْاِسْلَامِ فَرَحَھُمْ بِھَا (متفق علیہ) ترجمہ روایت ہے حضرت انس سے
کہ تحقیق ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ کب قیامت ہوگی فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو آپ نے تجکو
کیا تیار کیا تو نے قیامت کیلیے اعمال صالحہ سے اسکو دریافت کرتا ہے کہ قیامت کب ہوگی عمل کر قیامت
کب ہی ہو وے اُس نے عرض کیا نہیں تیار کیا میں نے اُسکے لئے کچھ مگر دوست رکھتا ہوں میں اور رسول کو
فرمایا حضرت نے تو اُسکے ساتھ ہوگا جسکو تو دوست رکھتا ہے۔ انس کہتے ہیں کہ میں نے ایسی خوشی
ہوتے نہیں دیکھا مسلمانوں کو ساتھ کسی چیز کے پیچھے اسلام کے جیسے کہ اب خوش ہوگئے ساتھ اس کلمہ کے اس
حدیث کو بخاری نے روایت کیا۔ بیشک یہ مقام خوشی کا ہے اللہ اور رسول کو دوست رکھنا ایسا ہی ہوتا ہے
اسوقت بھی اللہ کے بندے دیندار اخیار و ابرار امرا صالحین اور رؤسا جلیل القدر ایسے موجود ہیں کہ اللہ و
رسول کی محبت نے انپر ایسا غلبہ کیا ہے کہ سچا اور ہی احکام اسلام ہیں آپنے نفس کی خواہشوں کو بمقابلہ اللہ و
رسول بالکل مٹا دیا ہر وقت انکو اللہ و رسول کی رضا جوئی کا خیال رہتا ہے میں بھی انکا نام نامی ایک
بڑی خوشی اور فخر سے اپنی کتاب میں درج کرتا ہوں چنانچہ **حضرت عالیجناب صدر الامرا**
بدر الصلحا رئیس المسلمین عندلیب گلستان دولت و اقبال بلبل بوستان حشمت و اجلال اجلّکم کرم

سکندر دوراں رستم صفت نوشیرواں زماں **نواب عظمت علیخاں صاحب** بہادر رئیس اعظم کرنال دام اقبالہ آپکی کیا کیا خوبیاں بیان کیجاویں۔ آپ نہایت دیندار پابند صوم وصلوۃ آپ بڑے متواضع حضرت کی سخاوت اور بلند حوصلگی نے قصہ حاتم کا جہان کے دل سے بہلا دیا اسخیاں آپکی گہر باری سے عرق آلود انفعال ہے اور دریا آپکے جود وکرم سے مالامال ہے۔ آپ بڑے اعلے درجہ کے عادل اور منصف ہیں عدل وانصاف آپکا منصف حقیقی کو پسند ہے آپکی عدالت گستری اور رعایا پروری نے نام نوشیرواں مٹا دیا۔ آپ اعلے درجہ کے متقی وپرہیزگار۔ متشرع اور عاشق رسول اللہ بڑے فیاض اور ذلیل سخی شریفوں اور حاجتمندوں کے ساتہ بڑی فراخ دلی سے سلوک ہوتے ہیں۔ آنکہوں میں حیا وشرم بہت ہے۔ آپکے دم سے اسلام کو بڑی تقویت ہے۔ علماء کے آپ قدرداں ہیں صالحین سے آپ اچھی طرح سے پیش آتے ہیں دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع اور کشادہ ہے طبیعت ہمیشہ سے بتواضع وتکریم آمادہ ہے فی زمانا نواب صاحب صوف کا دم بہت غنیمت ہے سچ تو یہ ہے ایسوں ہی سے زیب وزینت اسلام ہے۔ فقیر بھی رئیس اعظم کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے **شکریہ** یہ ہے طَهَّرَ اللّٰهُ قَلْبَكَ فِي حُبِّ الْأَبْرَارِ وَزَكَّى عَمَلَكَ فِي عَمَلِ الْأَخْيَارِ۔

حکایت لطیف نقل ہے کہ حضرت امام مالکؒ کی روایت کرتے ہیں کہ یہ بزرگ اعلے درجہ کے عاشق رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم تہے انکو جناب رسول خدا سے بہت محبت تہی اور علم حدیث میں آپ اول درجہ کے محدث تہے اگر آپکو رئیس المحدثین بہی کہا جاتا تو بجا ہے یہ بزرگ تابعین میں سے ہیں اور مدینہ میں آپ اہل دول میں شمار ہوتے تہے لکہا ہے کہ آپکے گہوڑوں تک میں سونے کی زنجیریں سجاسیوں کے رہتی تہیں۔ باوجودیکہ آپ پر حج فرض تہا لیکن آپ مدینہ کو نہیں چہوڑتے تہے اکثر لوگوں نے آپ سے کہا کہ آپ حج کیوں نہیں کرتے آپ حضرت کا خلاف کرتے ہیں آپ اسکے جواب میں فرمایا کرتے کہ میں ایک بات کا منتظر ہوں اگر وہ بات ظہور میں آگئی تو میں آج ہی حج کو تیار ہوں لوگوں نے کہا کہ وہ کیا بات ہے جسکے آپ منتظر ہیں آپ نے فرمایا اگر میں حج کو گیا اور وہیں مرگیا تو پہر میں اپنے محبوب کا مدینہ کہاں پاونگا سبحان اللہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپکو اسقدر محبت تہی

لکھا ہے کہ اسی رات حضرت امام مالک کو خواب میں حضرت رسول اکرم کی زیارت ہوئی اور حضور صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا بیٹا مالک تیرا اس بات کا ضامن ہوں کہ تو حج کرکے یہاں ہی آجاویگا اور تو میرے ہی مدینہ میں مریگا
اور تیرا انتقال یہیں ہوگا امام صاحب حسب الارشاد حضور مکہ شریف میں تشریف لائے لکھا ہے جب آپ داخلی میں داخل ہوئے اور آپ نے
اللھم لبیک زور سے بلند کہا اور دل میں خیال آیا کہ شاید یہ میرا حج اور یہ کہنا جناب باری میں قبول ہوا ہے یا نہیں غیب سے آواز
آئی کہ بیشک امام صاحب جو شخص ہمارے حبیب محبوب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اجازت سے آیا ہو اسکا حج کیونکر نہ قبول کریں آپکا
حج قبول اور اللھم لبیک ہم تمہاری سن چکے ہیں **فقیر** کہتا ہے کہ اللہ تعالے کو ان لوگوں کی کیا خاطر تھی
جو اللہ کے پیارے بندے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھتے ہیں۔ امام مالک کو حضور سید المرسلین صلی اللہ
علیہ وسلم سے کسقدر محبت تھی لکھا ہے کہ یہ بزرگ بیس برس مدینہ منورہ میں پابرہنہ پھرے اس خیال سے کہ پیر رسول
خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یہاں پر قدم رکھا ہوگا **سبحان اللہ** کیا آداب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
دل میں تھا کہ میرے رسولخدا یہاں پر ننگے پیر ہونگے پھر میں یہاں جوتیاں پہنکر پھروں یا اللہ ہمکو بھی ایسی محبت
رسولخدا کی عطا کر۔ الحمد للہ اسوقت بھی ایسے محب رسولخدا امرا اصحاب محبین اور رؤسا اعظام امرا میں سے موجود ہیں کہ
جنکے دلوں میں آداب رسول اللہ سما گیا ہے کہ جسوقت نام مبارک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آتا ہے جان
مال اس نام پاک پر فدا ہے۔ **میں** بھی بڑے فخر سے نام نامی گرامی انکا اپنی کتاب میں درج کرتا ہوں کہ
نام نامی کو بقا رہے **چنانچہ** حضرت عالیجناب صاحب خلق محمدی تابع شریعت احمدی افضل الکرام اشرف
العظام ملک سیرت فرشتہ صورت بدر الصلحا صدر الامرا منشی **محمد امام صاحب** تحصیلدار چاندپور ضلع بجنور خلف
الرشید جناب معلے القاب شیخ محمد سلطان خانصاحب بہادر مرحوم مغفور جو جو خوبیاں اللہ تعالے نے ذات با
برکات میں عطا فرمائی ہیں انمیں سے اگر ایک شمہ لکھوں تو کیا امکان ہے حسن خوبی کو جو میزان فکر میں وزن کیا تو
تو ایک سے ایک کو برتر پایا۔ آپ بڑے نیکنام۔ پابند صوم وصلوۃ۔ اور عالی خاندان ہیں۔ امین متین۔
بڑے فیاض جو سائل دروازہ پر آیا خالی نہ گیا۔ باذل سخی متواضع منکسر المزاج مسکین پرور۔ آنکھ
میں حیا و شرم بہت ہے۔ نیکبخت۔ دوست پرست۔ سیر چشم۔ خداترس۔ رحمدل۔ بامروت آدمی ہیں
نوجوان۔ خلق مجسم۔ خوشرو۔ شریفوں اور حاجتمندوں کے ساتھ بڑی فراخ دلی سے سلوک کرتے ہیں نماز

[illegible] میں [illegible] - آپ کے کلام بلاغت نظام میں مذاق سخن نظامی پیدا ہے اور
[illegible] اخلاق آپکا بڑا وسیع اور کشادہ ہے ہمیشہ سے طبیعت متواضع و
[illegible] مولانا مولوی حافظ محمد عبد القدوس صاحب قدسی دام ظلہ
[illegible] کے لئے اکسیر ہے راقم کو بھی [illegible]
[illegible] نیاز [illegible] حاصل ہے اور انکی بھی نظر عنایت اور چشم شفقت اس طرح [illegible]
[illegible] بھی اپنے دل سے شکریہ ادا کرتا ہے **شکوہ** یہ ہے یا الٰہی جناب [illegible]
[illegible] اور [illegible] ہیں اور دریں آب ہیں موج باقی ہے ہمارے تحصیلدار صاحب موصوف کو گرداب فتنہ و فساد
سے محفوظ اور اقبال روز افزوں سے شادان محفوظ رکھیو بحرمتہ النبی صلعم و آلہ و اصحابہ - این عاز من
از ما جہاں آمین باد - **حکایت** ہے کہ ابوجعفر رحمۃ اللہ نے کہا رابعہ رحمۃ اللہ نے ایک دن رباح قیسی کی
طرف دیکھا کہ وہ اپنے کسی گھر کے چھوٹے بچے کو محبت سے بوسہ دے رہے تھے رابعہ رحمۃ اللہ نے کہا کہ یا رباح
[illegible] تو انکو دوست رکھتی ہے زیادہ کیا تجکو یہ حدیث رسولخدا نہیں پہنچی **حدیث** لا یؤمن احدکم
حتی اکون احب الیہ من نفسہ و مالہ و ولدہ و والدیہ و الناس اجمعین **ترجمہ**
مومن کامل نہیں ہوتا جب تک کہ عزیز نہ رکھے مجکو زیادہ اپنے مال اور اولاد اور ماں باپ سے اور ساری دنیا
بعد بیان اس حدیث کے رابعہ نے کہا اے رباح تم نے ذائقہ ایمان نہیں چکھا ہے اور نہیں پہنچی تمکو یہ
حدیث عن العباس بن عبد المطلب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذاق طعم
الایمان من رضی باللہ ربا و بالاسلام دینا و بمحمد رسولا رواہ مسلم **ترجمہ** ذائقہ
چکھ لیا ایمان کا اس شخص نے جو راضی ہوا ساتھ اللہ کے از روے رب کے اور ساتھ اسلام کے از روے دین کے
اور ساتھ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے از روے رسول کے یہ حدیث بیان کر کے رابعہ نے کہا رباح سے کہ اے
رباح [illegible] تو سمجھا سواے اللہ اور رسول کے کسی کی محبت نہیں ہی ہے رباح نے جبکہ یہ سنا تو غش کر کے
گر پڑے اسی حالت میں حضرت کی رباح کو زیارت ہوئی آپ نے فرمایا اے رباح رابعہ نے سچ کہا ہے اسکی تصدیق
[illegible] رحمت [illegible] کہ تیرے پاس [illegible] ہے حضور نے فرمایا **حدیث** لا یؤمن احدکم حتی

اکون

اکون احب الیہ من نفسہ ومالہ وولدہ والناس اجمعین بعد اسکے حضرت نے فرمایا
اے رباح میں تیرے لئے خدا کیطرف سے ایک رحمت ہوں مرنے سے پہلے مجکو بہت دوست رکھیو پھر نجات پاویگا ورنہ
تو عذاب الٰہی میں مبتلا ہو جاویگا اے رباح اگر تمام جہان مجکو دوست رکھتا تو خدا دوزخ کو ہرگز نہ پیدا کرتا اے
رباح مجہسے اب محبت پیدا کرو ورنہ حسرت لیجا ئیگا فقیر کہتا ہے بہا ئیو رسول اللہ کی محبت دل سے
پیدا کرو ورنہ ایمان نصیب ہوگا۔ الحمد للہ اسوقت بہی اللہ کے بندے مومن دیندار امرا رصالحین جو
اعلےٰ درجہ کے رو ساء موجود ہیں کہ جنکو ذات اللہ سے یہی تمنا ہے کہ یا اللہ محبت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم عطا کر جنکا نام نامی ہیں بڑے فخر سے درج کرتا ہوں تاکہ نام نامی کو بقا رہے چنانچہ حضرت
عالیجناب بدر الصلحا صدر العلما گلدستہ حدیقہ دولت بلبل چمن حشمت مہر سپہر جاہ و ثروت
ماہ برج عظمت کوکب چرخ اجلال خورشید گردون اقبال عالی مرتبہ والا شان نواب رستم علیخان
صاحب بہادر رئیس اعظم کرنال دام اقبالہ۔ آپکی خوبیوں کا حال تحریر میں لانا آب دریا کو پیمانہ
سے ماپنا ہے۔ آپکی کمالات کا بیان حد القلم کرنا آفتاب کا منہ چڑانا ہے۔ آپکی رفعت شان آسمان سے
ہم پہلو ہے اور آپکی رسائی تدبیر تقدیر کے ساتھ ہم بازو ہے۔ آپکی سخاوت نے قصہ حاتم کو طے کر دیا اور
آپکی ہمت مردانہ نے نام رستم کا صفحہ ہستی سے مٹا دیا با ایں ہمہ اوصاف دامن اخلاق وسیع اور کشادہ ہے
مروت اور تواضع حد سے زیادہ ہے۔ آپ اعلیٰ درجہ کے دیندار۔ عاشق رسول اللہ۔ حامی اسلام پابند
صوم وصلوٰۃ۔ باذل۔ صاحب مروت۔ ذی علم۔ چاشت اشراق وتہجد سب ادا کرتے ہیں۔ کوئی
سائل آپکے دروازہ سے خالی نہیں جاتا ہے۔ بڑے شریف نواز دستگیر بیکسان یتیمان ہیں۔ ہر
ادنےٰ واعلیٰ کیطرف نظر فلاح ہے۔ ہر کہ ومہ آپکے لطف وکرم کا مداح ہے۔ ارکان مروت آپ پر
ختم ہیں۔ آپکا دم فی زمانا ایک غنیمت ہے۔ آپکی ذات سے اسلام کو رونق ہے فقیر بہی نواب صاحب
موصوف کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے شکریہ یہ ہے طہر اللہ قلبک فی قلوب الابرار وزکی عملک
فی عمل الاخیار۔ منشی احمد علی صاحب مصاحب خاص اور آپ کے کارکن ہیں یہ حضرت بہی بڑے
دیندار اور امین آدمی ہیں کلمہ خیر کہنے سے مدد کرتے ہیں ایسے لائق آدمیوں کا ملنا

عنقا ہے غنیمت ہے۔ سبحان اللہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم تمکو کیا نعمت عظمےٰ عطا ہوئے ہیں اسواسطے خداوند کریم اپنی کلام پاک میں فرماتا ہے ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ ترجمہ پھر البتہ سوال کیئے جاؤگے ان سب نعمتوں سے جو دنیا میں دی تہیں۔ اس آیت کے تحت میں مفسرین نے بہت لکہا ہے جسکا بیان کرنا اس مختصر تفسیر میں مشکل ہے ایک قول یہی لکہا ہے۔ کہ خدائے تعالیٰ قیامت کی دن اپنے بندوں سے سوال کریگا کہ ہمنے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمکو کسقدر نعمت عنایت کی تہی کہ جنکے دیکہنے سے آتش دوزخ حرام ہوجو جنکی اطاعت کرنا اللہ کی اطاعت ہو تمنے ہمارے ایسے سول کو غنیمت سمجہا **فقیر** کہتاہے آلوگو ہمارے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بڑی شان ہے **سنئے** حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا اگر اژدہا ہوا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دعا سے مردہ زندہ ہوگیا تو کیا ہوا انکا بڑہی عجیب بات ہے وہ بات انہیں کہاں تم ہی غور کرو ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں جسکو تمام جہان جانتاہے وہ یہی کہ سوکہا ہوا کہجور کی لکڑی کا ستون آپکی پشت مبارک کی مسکی برکت سے آپ کے فراق میں اور ذکر خدا کی موقوفی کے صدمہ سے چلایا چنانچہ مولانا روم نے اپنی مثنوی میں اسکا قصہ اسطرح پر بیان کیا ہے کہ جسکے سُننے سے عبرت ہوتی ہے۔

اشعار

استن حنانہ از ہجر رسول ؛ نالہ میکرد چو ارباب عقول ؛ گفت پیغمبر چہ خواہی اے ستون ؛ گفت جانم در فراقت گشت خون ؛ مسندت من بودم از من تاختی ؛ بر سر منبر تو مسند ساختی ؛ گفت خواہی کہ ترا نخلے کنند ؛ شرقی و غربی از تو میوہ چینند ؛ یا دراں عالم حقت سروے کنند ؛ کہ تر و تازہ بمانی تا ابد ؛ گفت آنخواہم کہ دائم شد بقاش ؛ بشنو اے غافل کم از چوبے مباش ؛ **فقیر** کہتاہے علیہ الرحمۃ مولوی محمد شاہ صاحب محدث دہلوی سے یہ قصہ صحیح بخاری میں اسطرح پر پہونچا جسکا مختصر یہ ہے کہ حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں کہجور کا ایک درخت تہا آپ اسکے سہارے سے خطبہ پڑہا کرتے تہے جب منبر تیار ہوا تو آپنے منبر پر خطبہ شروع کیا ستون کو سہارا نہ لگایا تب تو وہ ایسی بیقراری سے رونے لگا جیسے دودہ پیتا بچہ ماں کے جدا ہونے سے بلبلاتا ہے۔ پہر تو ایسے درد کی آواز

اوہ جو محبت رسول کا حق یہی ہے کہ ان کے بغیر دنیا میں کچھ نہیں رہنا... [handwritten marginal notes, largely illegible]

چلا کر رویا کہ قریب پھٹنے کے ہوا اور مسجد گونج گئی اور لرزنے لگی اُسکے رونے کے اثر سے سب لوگ حاضرین بھی رونے لگے تب حضرت نے منبر سے اُتر کر اُسپر اپنا ہاتھ مبارک رکھدیا تب وہ ستون اسطرح سسکیاں لینے لگا جیسے روتا ہوا بچہ ماں کی گود میں سسکیاں لیتا ہے حضرت نے فرمایا قسم ہے اُس ذات پاک کی کہ جسکے قبضہ قدرت میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے اگر میں اسکو گلے نہ لگاتا تو قیامت تک یہ اسیطرح ہجر و فراق محبت میں رویا کرتا۔ اے لوگو عبرت کا مقام ہے کہ ستون حضور سے اسقدر محبت کرے اور مسلمانوں کو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے اسقدر غفلت ہو۔

اشعار سنت شعار

درخت خشک کو دیکھو یہ کیا حُب پیمبر ہے ۔ نہ ہو جسکو محبت آپکی لکڑی سے بدتر ہے

رولا وہ جب کہ لکڑی کو پیمبر کا جدا ہونا ۔ نہ روئے آدمی ہو کر تو اُس سے سنگ بہتر ہے

جسے الفت رسول اللہ کی سب سے زیادہ ہو ۔ وہی پورا مسلماں ہو گیا قول پیمبر ہے

نبی کے حکم پر چلتا ہے جو ہر کام میں اسے ۔ درود مصطفےٰ کا ہی زباں کو ورد اکثر ہے

یہ ہے حب پیمبر کی علامت اور سُن لینا ۔ سدا مُنہ سے نکلتا شوق دل سے ذکر سرور ہے

اگر ہیں آنسو نبی کے ذکر میں دل تڑپ جاوے ۔ یہ عشق مصطفےٰ کے درد کی پہچان اکثر ہے

خلاف سنت نبوی چھوڑے رسم دنیا کی ۔ کرے دعوے محبت کا تو وہ کذاب ابتر ہے

یہ ساری الفتیں جھوٹی ہیں کچھ کام آویگی ۔ نبی کے عشق کا ثمرہ مگر در روز محشر ہے

انہیں انہیں الٰہی دے ملا اپنی عنایت سے ۔ جنہیں ہے عشق تیری ذات کا حب پیمبر ہے

نبی کی آل کا صدقہ سبھی اصحاب کا اُنکی ۔ خصوصاً جو ابوبکر و عمر عثمان و حیدر ہے

عذاب قبر و محشر سے خداوندا بچا مجکو ۔ ملے وہاں جنت اعلےٰ جو وہ فردوس اکبر ہے

اسوقت بھی ایسے ایسے دیندار عاشق رسول اللہ امرا و صالحین اور سردار جلیل القدر موجود ہیں کہ جسوقت نام نامی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سنتے ہیں اُسیوقت درود شریف بھیجنا شروع کرتے ہیں اگر لیٹے ہوئے ہوتے ہیں تو نام نامی سُنکر جلد اُٹھ بیٹھے ہیں میں بھی بڑے فخر سے اُنکا نام نامی

کتابت [illegible]

کتاب میں درج کرتا ہوں چنانچہ حضرت عالیجناب معلے القاب مسند آرای عزو جلال جلوہ افزاے بہار بالش مکنت و اقبال فخر خاندان شرف دودمان بخشی ولی محمد خاں صاحب بہادر خلف الرشید بخشی بدرالدین خانصاحب بہادر مرحوم و مغفور سابق بخشی ریاست نابہ دام اقبالہ اللہ تعالے نے آپکو جو محامد پیدا کیا ہے آپ اعلے درجہ کے دیندار اور محب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اداے نماز پانچوقتہ میں کمربستہ ہیں بڑے خلیق ۔ نیکنام ۔ جوان صالح ۔ نیک مزاج ۔ سیر چشم ۔ فیاض ۔ متواضع ہیں کوئی سائل در دروازہ سے محروم نہیں جاتا ۔ امین متین بامروت آدمی ہیں دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع اور کشادہ ہے ہمیشہ طبیعت متواضع و تکریم آمادہ ہے ہر ادنے و اعلے کیطرف نظر فلاح ہے ہر گروہ آپکے لطف و کرم کا مداح ہے ۔ ارکان مروت آپ پر ختم ہیں ۔ ماشاء اللہ چشم بد دور عہدہ بخشی گری کی خدمت کو اس امانت حسن لیاقت ارادت سے انجام دیا ہے مہاراجہ صاحب بہادر بھی آپ سے بہت خوش ہیں کیوں نہو آپ امیر ابن امیر ابن امیر ہیں ۔ نامدار خلق اور ہمت میں انتخاب ۔ حلم و مروت میں لاجواب فی زماننا بخشی صاحب موصوف کا دم غنیمت ہے فقیر بھی بخشی صاحب کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے یا الہی بخشی صاحب کی عمر طویل اور دشمن ذلیل ہوں ۔ روایت ہی ابراہیم بن جنید رحمہ اللہ سے یہ کہتے ہیں میں نے سنا عثمان بن عمارہ سے کہا جس شخص کے دل میں اللہ اور رسول کی محبت جم جاتی ہے اُسکو نہ گرمی معلوم ہوتی ہے نہ سردی وہ اسی نام کے نشہ میں مسرور رہتا ہے در حقیقت یہ عبادت خداے تعالی کی وہ امانت ہے کہ جسکا انا عرضنا الامانۃ علی السموات والارض والجبال فابین ان یحملنہا واشفقن منہا وحملہا الانسان انہ کان ظلوما جہولا ۵ میں اشارہ ہے سو یہ بوجہ بھاری بغیر کسی سہارے کے نہیں اٹھ سکتا پس اس تکان اور درماندگی دفع کرنے کے لیے پیشتر شربت حضوری کا پیالہ پلا دیا کہ اسکے نشہ اور سرور میں چور ہو کر دنیا ومافیہا سے غافل ہو کر ہمہ تن عبادت میں مستغرق ہو جاے اور اُسپر تکان اور درماندگی نہ آے ؎ ہر چند پیر و خستہ دل و ناتواں شدم ٭ ہرگاہ یاد روے تو کردم جواں شدم ۔ دیکھیے جب کوئی کسی پر عاشق زار ہوتا ہے تو جب اسکے محبوب کا نام لیکر کوئی اُس سے کیسے ہی بھاری کام کو کہتا ہے تو اُسکے نشہ میں آکر کس خوشی سے

کرتا ہے اور جب کوئی اسکے سامنے کھڑا ہو کر یوں کہے کہ تیرے قربان۔ کیونکہ عبادت دراصل قربان ہونا ہی محبوب کا تو نام سُننے ہی سے دل بیقرار ہو جاتا ہے چہ جائیکہ وصال اور مشاہدہ جمال ہوئے جو میرے سامنے تیرا کسی نے نام لیا: دل ستم زدہ کو میں نے تھام تھام لیا۔ اور یہ محبوبیت کچھ تعجب کی بات نہیں عشق مجازی میں محبوب کو دیکھکر سب کچھ بھول جاتا ہے۔ دیکھئے حضرت یوسف علیہ السلام کو دیکھکر مصر کی عورتوں نے بیخود ہو کر ترنج کی جگہ اپنے ہاتھ کاٹ ڈالے ہمارے نبی عربی کے عاشقوں کا کیا حال ہوگا کہ جنہوں نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہوگا آپکا ادنے مرتبہ یہ ہے چنانچہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ جب آدم علیہ السلام زمین پر ڈالے گئے انکو وحشت اور اضطراب بہت ہوا اسوقت حضرت جبرئیل علیہ السلام نے کلمات اذان کہے جیسے کہ اب کہے جاتے ہیں پس جسوقت کہ اشہدان محمد رسول اللہ پر پہنچے نام پاک پیارا سنکر آدم علیہ السلام کو عجب طرح کا سرور ہوا اور وہ وحشت و اضطراب انکا دور ہوا

حدیث فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قیامت کے دن میرے ہمناموں کو بہشت میں جانیکا حکم ہوگا وہ لوگ نہایت تعجب سے جناب باری میں عرض کرینگے یا اللہ ہم نے تو کوئی ایسا کام باعث دخول جنت کا نہیں کیا ہے کہ جسکے عوض میں ہمکو جنت ملتی ہے اسکے جواب میں اللہ فرمائیگا کہ اے لوگو میں نے اپنے پر عہد کیا ہے کہ ہرگز اسکو دوزخ میں نہ بھیجونگا جسکا نام محمد یا احمد ہوگا۔ **حدیث** میں وارد ہے

اِنَّ اللّٰهَ لَا یُدْخِلُ النَّارَ اَحَدًا مِنْ کُفَّارِ بَنِیْ اٰدَمَ اِلَّا وَقَدْ یُغَیِّرُهُمْ مِنْ صُوْرَتِهِمْ اِلٰی صُوْرَتِ الشَّیَاطِیْنِ لِاَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی خَلَقَ بَنِیْ اٰدَمَ عَلٰی صُوْرَتِ اِسْمِیْ **ترجمہ** یعنی حق تعالے بنی آدم میں جس کافر کو جہنم میں ڈالیگا تو اسکی اصلی صورت بدل دیگا شیطان کی صورت کیطرف اسواسطے کہ حق تعالے نے پیدا کیا میرے نام کی صورت پر یعنی منظور نہو گا کہ میرے نام کی صورت پر کوئی دوزخ میں داخل ہووے اسواسطے کافر کی صورت شیطان کی صورت بناکر دوزخ میں داخل فرمائیگا اے لوگو ہمارے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کی بڑی شان ہے پس ہم نہایت فخر و ناز سے کہ سکتے ہیں کہ ہمارا گھروہ ہے کہ جہاں سے دین و حکمت کی روشنی پہیلی ہماری قوم وہ ہے جسنے تعلیم ہدایت سے سارے جہان کو روشن کردیا بلاشبہ ہمکو ناز ہے کہ ہم اُس نبی کی امت اور اُنکی اولاد میں سے ہیں جو نہ آسمان کا فرشتہ تھا

تہا نہ خدا کا اکلوتا بیٹا بلکہ آمنہ کا غریب بچہ اور عبداللہ کا یتیم فرزند مگر کیسا غریب جس نے دین و علم کی دولت سے جہان کو مالامال کر دیا اور ایسا یتیم جسنے سلاطین روئے زمین کا غرور توڑ دیا۔ عالم میں زلزلہ انوشیروان کے قصر میں آیا۔ عرب بیش رُ اٹہا جب تیری آمد کا (روحی فداک یارسول اللہ) جوارادہ اور وعدہ خدا نے کیا تہا وہ آخر پورا ہوا۔ ایک صدی بہی گذرنے نہ پائی تہی کہ اسلام چار دانگ عالم میں پہیل گیا روم۔ شام۔ ایران۔ توران۔ یورپ و افریقہ میں اللہ اکبر کی نعرہ بلند ہوا۔

یا ایہا الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما۔ ترجمہ اے لوگو جو ایمان لائے ہو درود بہیجو اوپر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور سلام بہیجو نبی علیہ السلام پر سلام بہیجنا۔

بیان کیفیت درود شریف

کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ نازل ہوئی جب یہ آیت شریف (یا ایہا الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما) تو کہڑے ہوئے ہم اور عرض کیا ہم نے کہ پہچانا ہم نے سلام کرنا آپکا یارسول اللہ آپ فرمائیے کہ کیونکر درود شریف پڑہیں ہم آپ پر فرمایا رسول خدا نے اللّٰھم صل علی محمد و علی ال محمد کما صلیت علی ابراھیم و علی ال ابراھیم انک حمید مجید و بارک علی محمد کما بارکت علی ابراھیم و علی ال ابراھیم انک حمید مجید ہم بڑے فخر کے ساتہ اس مقام پر دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں کہ ہمکو بہی اللہ نے اس نبی عربی کے درود پڑہنے میں شامل کیا اور ہمکو اللہ نے لفظ (امنوا) سے یاد فرمایا یعنی (یا ایہا الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما) اے لوگو جو ایمان لائے ہو درود بہیجو اوپر نبی عربی کے اور سلام بہیجو نبی علیہ السلام پر سلام بہیجنا

حدیث تشریف لائے ایکروز پیغمبر خدا اصحابہ پاس اور خوشی معلوم ہوتی تہی چہرہ مبارک پر حضور کے فرمایا آپنے تحقیق میرے پاس آئے جبرئیل پس کہا تحقیق رب تیرا فرماتا ہی کیا نہیں خوش کرتی تجکو اے محمد یہ بات کہ تحقیق نہ درود بہیجے تمپر امت تیری میں سے مگر سلام بہیجوں میں اوسپر دس بار نقل کیا اس حدیث کو نسائی اور ابن حبان او حاکم اور ابن ابی شیبہ اور دارمی نے سبحان اللہ ہمارے نبی عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی روح افزا باتوں نے صحابہ کرام کا دل کیسا مشتاق کیا تہا حدیث

ابی بن کعب رض نے عرض کیا یا رسول اللہ میں چاہتا ہوں کہ آپ پر درود شریف بہیجوں لیس کسقدر مقرر کرلوں واسطے درود آپ کے اس وقت میں سے کہ میں نے اپنی دعا کیواسطے مقرر کیا ہے فرمایا جسقدر چاہو بعدہ و میں صرف کرو ابی بن کعب رض نے عرض کیا کہ چوتہائی حصہ وقت ورد کا میں سے آپکے درود میں صرف کردوں فرمایا جسقدر چاہے تو لیکن زیادہ کرنا تیرے لئے بہتر ہے پہر عرض کیا دو تہائی کروں فرمایا جسقدر چاہے تو اگر دو تہائی سے زیادہ کریگا تیرے لئے بہتر ہوگا تب انہوں نے عرض کیا جعلت لک صلوٰتی کلہا یعنی کیا میں نے آپکے درود کیواسطے کل وقت۔ فرمایا آپ نے من کان للہ کان اللہ لہ ترجمہ جو اللہ کے کام میں ہے اللہ اُسکو کافی ہے۔ صحابہ کرام کو حضور سے کیا محبت تہی اپنا کل کا کل وقت حضرت کے درود شریف کے واسطے مقرر کردیا۔ الحمد للہ اسوقت بہی اللہ کے نیکنام بندے مومنین میں سے کہ ان حضرات کی عالیہمتی پر ہزار آفرین ہے کہ باوجود عہدہ ہائے جلیل القدر کے اُنکو ہر وقت رضا جوئی اللہ و رسول کا خیال دامنگیر رہتا ہے ہر وقت درود شریف اُنکی زبان پر ہے چنانچہ حضرت عالیجناب فخر الامرا و بدر الصلحا میر محمد علی صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس ضلع مہندرگڈہ علاقہ ریاست پٹیالہ۔ آپ بڑے عالیخاندان۔ سید سندی۔ بڑے فیاض فروتن۔ اتقا شعار۔ سیر چشم دریا دل۔ امین۔ باذل۔ بعید از عذر۔ لیاقت میں اپنا نظیر نہیں رکہتے ہیں۔ سائل کو خالی جواب دینا نہیں جانتے۔ بڑے مسکین پرور دوست نواز۔ خلیق۔ متواضع۔ بامروت آدمی ہیں۔ شریفوں اور حاجتمندوں کے ساتہ بڑی فراخدلی سے سلوک ہوتے ہیں علمائے دین سے بڑی تواضع سے پیش آتے ہیں۔ جو اوصاف اہل اللہ میں ہونے چاہئیں آپ میں موجود ہیں یہ خیر اندیش اور فریادرس ہیں۔ از عشاق رسول اللہ میں سے ہیں اصل تو یہ ہے ایسوں ہی سے اسلام کی زیب و زینت ہے فقیر بہی میر صاحب موصوف کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے شکریہ ہے۔ یا الٰہی انکو دوجہان میں سرخرو رکہیو حشر اُنکا ابرار و اخیار ائمہ اثنا عشر معصومین سے کریو۔ نقل ہے کہ شیخ شبلی رح نے ایک مرد کو کعبہ کا طواف کرتے دیکہا کہ طواف کرتا تہا اور درود بہیجتا تہا ہر ایک مقام کہ میں نظر آیا درود پڑہتا ہوا شیخ شبلی نے کہا اے مرد جوان شاید کہ تو نے دعاؤں کو یاد نہیں کیا ہے

کیا ہے کہ تو ہر جگہ درود کہتا ہے کہا اے شیخ تمام دعائیں مجھے یاد نہیں لیکن جو کچھ میں نے درود میں پایا کسی دعا میں نہیں پایا میں نے کہا کیونکر کہا فلانے سال میں میں اپنے باپ کے ساتھ کعبہ کو آتا تھا جبکہ ہم بغداد میں پہنچے میرا باپ بیمار ہوا بعد کتنے دنوں کے مرگیا جبکہ اُسکے بدن سے چادر اُٹھائی اور دیکھا تو سر میرے باپ کا مانند سر خوک کے مجھے نظر آیا اور تمام بدن میرے باپ کا سیاہ ہوگیا تھا یہ حال دیکھکر میں بہت ڈرا اور مارے شرم کے میں کسی سے نہیں کہہ سکتا تھا اسی فکر میں کہ سر باپ اپنے کا زانو پر رکھے ہوئے تھا مجھکو اُس حالت میں غنیمت ہوگئی تو عالم رویا میں کیا دیکھتا ہوں کہ ایک نورانی چہرہ والا بزرگ سفید کپڑے پہنے ہوئے میرے پاس آیا اور میرے باپ کے منہ پر سے کپڑا دور کرکے اپنا دست مبارک میرے باپ کے چہرہ پر پھیرا تو میرے باپ کا منہ مثل چاند روشن ہوگیا اور تمام بدن خوبصورت ہوگیا جبکہ وہ بزرگ چلنے لگا میں اُس بزرگ عالی ہمت کا دامن پکڑ لیا اور عرض کیا حضور کون ہیں کہ اللہ نے حضور کو رحمت بنا کر ہمارے لئے بھیجا اور ایسے وقت میں ہماری فریاد کو پہنچا یا فرمایا میں شفاعت کرنیوالا گنہگاروں کا ہوں اور نام میرا محمد رسول اللہ ہے یہ سنکر اُسیوقت میں نے اپنا سر آپکے قدم پر رکھا اور عرض کیا یا رسول اللہ آپکو یہ خبر کیونکر ہوئی فرمایا کہ تیرا باپ ہر رات کو تین سو بار درود مجھپر بھیجتا تھا آجکی رات کو وہ درود میرے پاس نہ آیا میں نے اُس فرشتہ سے کہ جو مجھپاس درود پہنچاتا ہے .... دریافت کیا کہ فلاں بن فلاں کا آج درود تو نے پیش نہیں کیا کہا یا رسول اللہ آج وہ مرگیا اور حال اُسکا ایسا ہو رہا ہے یہ سنکر میں نہ سکا کہ میرے راحت رساں کا یہ حال ہے میں چلے آیا وہ شخص کہتا ہے .... کہ جب میں نے نماز صبح کی پڑہی تو میں کیا دیکھتا ہوں کہ تمام خلقت شہر کی میرے مکان کے دروازہ کے آگے موجود ہے میں نے ان لوگوں سے دریافت کیا کہ تمکو کس نے خبر دیدی کہ فلاں شخص مرگیا ہے کہا اُنہوں نے کہ ہمنے آسمان سے ندا سنی کہ جو کوئی چاہتا ہے کہ میں نجات پاؤں تو وہ اسکے جنازہ کی نماز پڑہے کہا اے شیخ میں کیونکر ہر وقت نبی عربی پر درود نہ پڑہوں — کہا شیخ شبلی نے میں بھی کہتا ہوں کہ مت چھوڑ تو یہی باعث نجات کا ہے الحمد للہ فی زماننا اللہ کے بندے دیندار عالیمقام ویسے ویسے موجود ہیں کہ میرے [illegible] کی صحبت نے انہیں ایسا اثر کیا ہے کہ ہر وقت محبت رسول مقبول

صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق میں مستغرق ہیں چنانچہ حضرت عالیجناب معزز مراتب شیخ مولا بخش صاحب ڈپٹی انسپکٹر سوبلا نظامت نارنول دام اقبالہ۔ شیخ صاحب بڑے ملنسار۔ محب رسول مختار نیک نیت۔ مہمان نواز۔ متقی۔ مقید فریضہ۔ پابند نوافل و سنن و تلاوت قرآن مجید۔ اوراد نہ سفر میں ترک ہوتے ہیں نہ حضر میں۔ یہ حضرت اعلے درجہ کی خلیق اور مخیر آدمی ہیں۔ آپکو علمی لیاقت بھی ماشاء اللہ بہت اچھی ہے ظالم و مظلوم کو خوب پہچانتے ہیں ایسے لوگوں کا ہونا ریاست میں فی زمانہ غنیمت ہے۔ فقیر بھی شیخ صاحب کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے یا الٰہی آپکی عمر طویل ہو اور آپ کے دشمن ذلیل ہوں۔ آمین **حدیث** فرمایا حضرت نے کہ جو کوئی فراموش کرے مجھپر درود بھیجنا گویا اُس نے فراموش کیا راستہ جنت کا یعنی دن قیامت کے اُنکو راستہ جنت کا نہ ملیگا فرشتے کہینگے افسوس اے شخص تیرے پر کہ تو نے دنیا میں ایسے نبی عربی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف نہ بھیجا بسبب نہ بھیجنے درود شریف کی تو اسوقت جنت سے محروم ہے سبحان اللہ کیا اچھے وقت پر خبر ہوئی کہ جسکا اب بندوبست ہوسکتا ہے آ بہائیو اب نبی عربی پر درود بھیجو اگر جنت جانے کا ہو شوق وہ جنت جسکی شہرت ہے یہ نقشہ ہے تیرے گھر کا ؛ وہ طوبے جسکا چرچہ ہے ستون ہے تیری مسجد کا **روایت** ہے کہ آسمان میں ایک دریا ہے اُسکو دریاے برکات کہتے ہیں اور کنارے پر اُسکے ایک درخت ہے اُسکو درخت تحیات کہتے ہیں اور اُس درخت پر ایک جانور ہے اُسکا نام مرغ صلوۃ ہے اُسکے بیشمار پر ہیں جب کوئی بندہ اللہ کا حضرت پر درود بھیجتا ہے اُس وقت وہ مرغ دریا میں غوطہ لگاتا ہے پھر اُس درخت پر آبیٹھتا ہے اور پر اپنے جھاڑتا ہے ہر قطرہ سے اُسکے ایک فرشتہ پیدا ہوتا ہے اور سب فرشتے حمد و ثنا اللہ تعالی کی کرتے ہیں۔ ثواب اُن سبکا اُس درود پڑھنے والے کے دفتر میں لکھا جاتا ہے **نقل** کیا ہے شیخ ابو موسی ضریر نے کہ ہم ایک جماعت کے ساتھ کشتی میں بیٹھے تھے کہ ناگہاں ہوا مخالف چلنی شروع ہوئی کہ نوبت ہلاکت کشتی کی پہنچی اہل کشتی نے گریہ و زاری شروع کی اور ایک دوسرے کو وصیت کرنے لگا تھا مجھے نیند آگئی خواب میں دیکھا کہ رسول خدا تشریف لائے اور فرمایا ابو موسی اہل کشتی کو ہدایت کر کہ درود تنجینا ایک ہزار بار پڑھیں میری آنکھ کھل گئی تو درود شریف تنجینا پڑھنا شروع کیا ہوا طوفان کی بند ہوگئی اور سلامتی کے ساتھ کشتی روانہ ہوئی درود تنجینا یہ ہے **اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ**

صلوۃ تنجینا بہا من جمیع الاھوال والآفات وتقضی لنا بہا جمیع الحاجات وتطھرنا بہا من جمیع السیئات وترفعنا بہا عندک اعلی الدرجات وتبلغنا بہا اقصی الغایات من جمیع الخیرات فی الحیات وبعد الممات انک علی کل شیء قدیر

حدیث فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی پڑہے درود شریف جمعہ کے دن اسّی بار بخشے جاتے ہیں اُسکے گناہ اسّی برس کے **حدیث** فرمایا حضرت نے جو کوئی پڑہے درود شریف پانسو بار روز جمعہ کے دن کبھی محتاج ہو گا اور حدیث میں ایسا بھی آیا ہے کہ جو کوئی جمعہ کی رات حضرت پر ہزار بار درود پڑہیگا وہ البتہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھیگا - یہاں پر دو چار قسم کے درود لکھتا ہوں جسکو جس سے محبت ہو پڑہے اُسکو اُس سے فائدہ ہوگا اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد وبارک وسلم یہ تو عام درود ہے سب لوگوں کی زبان پر ہے اور یہ درود واسطے زیادتی مال کے اکسیر کا حکم رکھتا ہے اللھم صل علی محمد عبدک ورسولک وعلی المؤمنین والمؤمنات والمسلمین والمسلمات جو کوئی اس درود کو پڑہتا ہے اُسکے عمل قبول ہو کر آسمان کو چڑہتے ہیں اور امن میں رہتا ہے سب بلا اور آفت سے محفوظ اور قطاع الطریق اور چوروں کے خوف سے اور زیارت رسولخدا ہوتی ہے **نقل** ہے ایک شخص سلطان محمود غزنوی کے پاس گیا اور عرض کیا کہ ایک مدت سے آرزو تھی کہ جمال پاک رسولخدا کا خواب میں دیکھوں اور عرض حاجت کروں سو تمنا ہے کہ خواب ہی میں جمال یار کو دیکھوں ؎ اور اُس روئے منور کے وہاں انوار کو دیکھوں قسمت سے ایک رات یہ دولت نصیب ہوئی کہ جمال مبارک مثل قمر لیلۃ البدر اور مانند نور لیلۃ القدر کے دیکھا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہزار دینار کا مجھپر قرض ہو گیا ہے اور میں اُسکے ادا پر قادر نہیں ہوں عذاب قیامت سے سخت خوف ہے آپنے فرمایا تو محمود سبکتگین کے پاس جا وہ تیرا قرضہ ادا کر دیگا میں نے عرض کیا وہ میرا کیونکر اعتبار کریگا فرمایا حضور نے کہ تو اسطرح سے کہنا کہ اے تیس ہزار بار درود پڑہنے والے صبح کو اور تیس ہزار درود پڑہنے والے شام کے میرا قرضہ ادا کر جب آپ نے یہ قصہ سُنا سلطان رویا اور کہا کہ تو نے مجھکو کیونکر جانا عرض کیا کہ حضور سے یہ ارشاد تھا کہ اسطرح سے کہنا اُسنے علاوہ قرضہ کے اور بہت

کچھ دیا اسکو مالا مال کر دیا سبحان اللہ محبت اسکو کہتے ہیں ایک اس طریقہ سے بھی آپ پر درود شریف
بھیجا جاتا ہے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِہٖ اُمَّھَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَذُرِّیَّاتِہٖ وَاَھْلِ بَیْتِہٖ کَمَا
صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ دَائِمَۃً اَبَدًا وَّاَبَدًا
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّاتِہٖ
عَدَدَ خَلْقِکَ وَرِضَاءَ نَفْسِکَ وَزِنَۃَ عَرْشِکَ وَمِدَادَ کَلِمَاتِکَ فقیر نے جو درود شریف
ہر قسم سے بھائی مسلمانوں کی حاجت روائی کے واسطے ہدیہ ملت کر رسالہ کیا اگرچہ یہ بھی دخل بیجا اس بارہ میں
اور جلیس بنیاد درباریان خاص کا کمال گستاخی ہے پر فقیر یہ سمجھا ہے کہ گھانس کا چمن میں ہونا بھی خالی حسن
سے نہیں اگر قبول فرماویں تو بندہ نوازی سے بعید نہوگا بسم اللہ الرحمن الرحیم اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی
سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تَشْفِیْنَا مِنْ جَمِیْعِ الْاَمْرَاضِ وَالْاَسْقَامِ بِرَحْمَتِکَ یا اللہ جل شانہ درود بھیج اوپر سردار
اور مولا ہمارے کے ایسا درود کہ شفا دیوے ہمکو سب ضرروں سے وَتُوَفِّیْنَا بِھَا کُلَّ الْاَغْرَاضِ اور پوری پوری
دے ہمکو اس درود کی برکت سے سب غرضیں ہماری وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ فَاغْفِرْ لَنَا یَا مَوْلٰنَا
اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۰ اس وقت بھی اللہ کے بندے مومنین دیندار ون ہیں ایسے عالی ہمت
موجود ہیں جو ہر وقت درود کو محبوب رکھتے ہیں جنکا نام نامی بڑے فخر سے اپنی کتاب میں درج کرتا ہوں
کہ نام نامی کو تفاخر ہے چنانچہ حضرت عالیجناب ممدوح الخطاب بقراط الثانی تشخیص امراض مسیحائی
ارسطو فطرت افلاطون حکمت شیخ الزمان حکیم خیر الدین خانصاحب رئیس کہیڑی گجو
علاقہ سرکار پٹیالہ حضرت فن طب میں یکتائے جہان اور استعداد حکمت میں علامہ زمان ہیں صاحب مشہور
متقی ۔ پابند فرائض نیکی پسند نیک راہ ۔ عالی نسب عالی خاندان خادم علماء و صلحاء و مساکین
ہیں کتب تفاسیر اکثر حکیم صاحب کے زیر مطالعہ رہتی ہیں ۔ مریضوں سے باخلاق پیش آتے ہیں ادنیٰ مریض سے
بھی رائے پروا ہی نہیں فرماتے ۔ جناب کے دست شفا میں بعنایت الٰہی وہ تاثیر ہے کہ خاک کی چٹکی میں
خاصیت اکسیر ہے ۔ آپکی ذات بابرکات سے اللہ کے بندوں کو بہت فیض ہے بہرحال حکیم صاحب کا دم اس وقت
بہت غنیمت ہے فقیر بھی حکیم صاحب موصوف کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے الٰہی انکی عمر دراز ہو

اور حشر تو فناسخ الابرار ہو۔

در بیان آداب درود شریف

آداب درود شریف کا یہ ہی کہ حضور قلب سے شان محمدی کا تصور کرکے ہے اور آداب یہ ہے جیسے کہ حدیث
میں آیا ہے کہ بلند آواز سے پڑھے کہ صیقل ہوجاوے غبار سے کہ اسکے اندر جو حسد و بغض و کدورت کا
ایک قسم کا غبار بھرا ہوا ہے اُس غبار سے طبیعت صاف ہوجاوے ۵ نام تو صیقلست کہ دلہای تیرہ را
روشن کند چو آئینہ ہائے سکندری ۔ اور ایک آداب یہ ہے کہ درود پڑھنے کے وقت نیت بجا آوری
فرمان الٰہی کی ہو کہ وہ یا ایہا الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما ہے اور ایک آداب یہ ہے کہ خیال
شفاعت کا ہووے نقل ہے ایک بزرگ روایت کرتے ہیں کہ عالم رویا میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے میرا منہ چوم لیا میں نے اسی حالت میں عرض کیا کہ یا رسول اللہ یہ تو اس قابل نہیں ہے آپ نے فرمایا کہ
تیری شفاعت تجھپر لازم ہوگئی جنت میں جب قدم رکھونگا جب تجھکو ساتھ اپنے لیلونگا یہ تیرا ہی تو
خیال ہے کہ حضرت میری شفاعت کریں تیری شفاعت کے لئے مجکو جناب باری سے حکم ہوچکا ہے
کہ فلاں میرا بندہ اسی خیال سے ایک بڑے ادب سے درود شریف پڑھتا ہے اُسکا یہی خیال
ہے کہ حضرت میری شفاعت کریں جاؤ تم ہماری طرف سے اُسکو خوشخبری دیدو کہ تیری شفاعت میرے
پر واجب ہوگئی اسلیئے خدا نے مجکو تیرے پاس رحمت بنا کر بھیجا ہے کہ تجکو خوشخبری دوں کہ تیرے حق میں
میری شفاعت جناب باری سے قبول ہوچکی تیرا حشر میرے ساتھ ہوگا۔ اُن اللہ کے بندوں کو مبارک
ہو جو اِس خیال سے ایک بڑے آداب سے درود شریف حضرت پر پڑھتے ہیں اُن معززوں اور
عالی ہمتوں کا نام نامی میں ایک بڑی خوشی سے درج کرتا ہوں کہ اُن حضرات کا حشر ہمارے
رسول اللہ کے ساتھ ہو آمین چنانچہ حضرت رفیع المنزلت منشی شیخ وزیر علی صاحب
انسپکٹر ضلع بھوانی گڈھ عرف کرگند علاقہ ریاست پٹیالہ۔ یہ حضرت بڑے نیکنام و نیداپابند صوم
وصلوٰۃ۔ عادل جس علاقہ کو آپ نے چھوڑا رعایا وہاں کی یاد ہی کرتی ہے پٹیالہ میں ماشاء اللہ آپ نے
وہ وہ ہوم و ہام اور نیک نیتی سے عہدہ کو تواتی کو انجام دیا کہ آجتک لوگ یاد کرتے ہیں۔ آپ بڑے

مہماں نواز - دوست پرور - شریف نواز - بڑے خوش عقیدہ - علماء فضلاء کے بڑے قدر دان آپ رئیس بن رئیس ہیں آپکا دم بہرکیف غنیمت ہے - اللہ اکبر آپ بڑے باپکے بیٹے ہیں یادش بخیر حضرت کے والد کا نام منشی داؤد مغفور و مبرور جو کہ میر منشی اجنبی انبالہ کے تھے - آپ نہایت نیکنام تھے - ہر کہ و مہ آپکے لطف و کرم کا مداح تھا - اصل تو یہ ہے کہ ارکان مروت آپ پر ختم تھے - فقیر بھی انکو دعائے خیر سے یاد کرتا ہے یاالٰہی انکو ہمیشہ جنت میں خوش رکھیو - آمین

اگر آپکو درود شریف پڑھنے کا ہے کہ اپنے آپ کو اُسوقت حاضر مجلس حضور میں سمجھے خواہی نخواہی اتنا تو جانے کہ میرا یہ حضور سید المرسلین میں پہنچیگا اگر ایسا نہیں تو فقط زبان ہلانا اور تسبیح کے دانہ پھیرنے سے کیا ہوتا ہے **فقیر** کہتا ہے ایسے پڑھنے میں اگرچہ حظ اور لذت نہیں ہے مگر امید ہے کہ خالی تو ثواب سے وہ بھی نہ رہیگا کیونکہ تسلیم امر الٰہی تو اُسنے کی کما قال اللہ تعالے یا ایہا الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما اِسوقت بھی اللہ کے بندے دیندار نیکنام آپ ایسے موجود ہیں کہ جنکی زبان پر ہر وقت درود رہتا ہے چنانچہ حضرت **عالیجناب افتخار الامرا** اعلے القاب سکندر بخت فریدوں تخت جناب **نواب بہادر خانصاحب** بہادر رئیس جوناگڈھ کا ہٹیاواڑ دام فیضہ یہ حضرت بڑے سخی - فیاض کوئی سائل محروم نہیں جاتا **اشعار** عالم موجود میں تیرا کوئی ثانی نہیں آتا نظر ٭ روم سے لے شام تک اور شام سے تا اصفہاں ٭ برسے اے ابر کرم جس جا ترا ابر عطا ٭ در مکنوں کیا تعجب ہے جو پیدا ہوں وہاں ٭ آپ بڑے دیندار محب رسول خدا - رحمدل - خداترس متقی پابند صوم و صلوٰۃ مشفق متواضع - دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع اور کشادہ ہے ہمیشہ سے طبیعت بتواضع و تکریم آمادہ ہے - ہر ادنے واعلیٰ کیطرف نظر فلاح ہے - ہر کہ و مہ آپکے لطف و کرم کا مداح ہے فی زماننا ایسوں کا ہونا زینت اسلام ہے **فقیر** بھی نواب صاحب کا شکریہ تہ دل سے ادا کرتا ہے **شکریہ** یہ ہے طہر اللہ قلبک فی قلوب الابرار و زکی عملک فی عمل الاخیار - بہرحال ہمارے رسول خدا قابل محبت ہیں **فقیر** کہتا ہے اگر کوئی کسیکو بسبب خوبصورتی کے دوست رکھتا ہے تو ہمارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ

علیہ وسلم سے زیادہ کوئی خوبصورت نہیں ہے **روایت** ہے کہ شب معراج میں جسوقت
رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کو مسند قرب لہ لعزت سے مشرف کیا گیا جناب باری سے خطاب آیا
اور جبریل کو حکم ہوا کہ اے جبرئیل ہمارے حبیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جو ستر ہزار پردہ غیرت
میں پوشیدہ کیا ہے تو آج رات ایک پردہ اُن پردوں جمال با کمال محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام سے
اٹھا دے تو قدسی لوگ عالم بالا جمال با کمال ہمارے حبیب کا ملاحظہ کریں جبرئیل نے حسب الارشاد
رب لعزت ایک پردہ جمال محمدی سے اٹھا دیا تو ایسا نور ظاہر ہوا کہ جسکی چمک سے عرش کا نور رہا
نہ کرسی کا نہ آفتاب کا نہ مہتاب کا نہ ستاروں کا اور عالم قدس میں ایک شور برپا ہو گیا اللہ اللہ
یہ جلوہ کس شمع کا ہے اور یہ آمد آمد کس مطلوب کی ہے **شعر** یارب یہ کیسا ہے بشر جسکی ادا سے سربسر
عالم میں آیا ہے نظر سب سے نرالا بانکپن ٭ کیا حسن کیا رفتار ہے کیا طرۂ طرار ہے کیا نرگس
بیمار ہے کیا ابرو خمدار ہے کیا لب ہے کیا گفتار ہے کیا قد ہے کیا رفتار ہے کیا جامہ کیا دستار ہے
پوشاک کی کیا دیکھو پھبن ٭ بعدہ خطاب آیا کہ اے محمد کب تک تو غم امت کا کھائیگا ہمنے آجکی رات
ایک پردہ ستر ہزار پردوں میں سے اٹھایا ہے جسکے سامنے نور آفتاب و ستاروں و عرش و لوح و قلم
کا ناچیز ہو گیا فردائے قیامت کو جبکہ یہ ستر ہزار پردے اٹھائے جائینگے اسوقت تیری امت
گناہگار کے گناہونکی سیاہی اُس نور کے سامنے ناچیز ہو جائیگی کیا تعجب ہے جبکہ آپنے یہ حال
شب معراج کا صحابہ کرام کے روبرو بیان فرمایا تو مارے خوشی کے انکی زبان پر یہ مضمون
جاری ہو گیا ہو **شعر** آفاقہا گردیدہ ام مہر بتاں ورزیدہ ام ٭ بسیار خوباں دیدہ ام لیکن تو
چیزے دیگری **اشعار** پہنچا رسول پردہ قدرت کے پاس جب ٭ دل کانپتا تھا خوف سے
لرزاں بدن تھا سب ٭ گردن تھی خم زمین پہ نظر تھی بصد ادب ٭ تنہا ادھر تھا میں تو ادھر
ذات پاک رب ٭ خاطر جو تھی خدا کو رسالت مآب کی ٭ پردہ سے صاف آئی صدا بو تراب
کی ٭ سبحان اللہ! صحابہ کرام کو حضور سے کیا محبت تھی اب بھی فی زماننا جنکو خدا محبت
عطا کرتا ہے اور انکے دلوں سے حجاب اٹھا لیتا ہے وہ اس نبی عربی کے حکم کو سب پر مقدم
رکھتے

رکھتے ہیں اور ہر وقت نبی عربی کی محبت میں مستغرق رہتے ہیں ان حضرت کی عالی ہمتی پر ہزار آفرین ہے کہ باوجود عہدہ ہائے جلیل القدر کے ہر وقت انکو رضاجوئی اللہ و رسول کا خیال رہتا ہے چنانچہ **حضرت عالیجناب** بدر الصلحا رحاجی حرمین الشریفین منشی محمد **عبد الواحد صاحب** منصف ضلع رہتک - آپ نہایت صاحب تقوے دیانتدار اپنی حسن کارگذاری سے حکام میں نیکنام ہیں - آپ بڑے سادہ مزاج پابند صوم و صلوٰۃ عادل ورد و ظائف خواں نہایت متقی آدمی ہیں غرض و صف آپکا جو کچھہ ہو کم ہے - دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع اور کشادہ ہے - آپ بڑے مہمان نواز ہیں علما ر فقرا کے بڑے قدردان ہیں احقر کو بھی آپ کی خدمت میں نیاز حاصل ہے - بہر کیف آپکا دم غنیمت ہے **فقیر** بھی آپکا شکر تہ دل سے ادا کرتا ہے **شکریہ** ہے طہر اللہ قلبک فی قلوب الابرار و ذکی عملک فی عمل الاخیار - اگر کوئی کسیکو بسبب شفقت کے دوست رکھتا ہے تو ہمارے رسول خدا سے زیادہ کوئی رفیق شفیق بھی نہوگا حضرت کو امت کا بڑا خیال رہتا تہا ہر وقت امت کی کی صلاحیت اور غمخواری میں رہتے تھے رات دن کسوقت نہیں بہولتے تھے یہانتک کہ جانکندنی وہ وقت نازک ہوتا ہے کسیکو اگر سنجاربھی آجاوے تو اسکی شدت میں سبکچھہ بہول جاتا ہے اپنی جان کی پڑجاتی ہے ایسے وقت نازک میں حضرت نے ملک الموت سے فرمایا جانکندنی کی تکلیف جتنی ہوسکے مجھے میری امت کی بجائے دیدو میری امت کو دنیا اور آخرت کے واسطے دعائے خیر کرتے کرتے جان بحق ہوئے اور خوشی کی حالت میں بہی آدمی سبکو بہول جاتا ہے معراج کے برابر اور خوشی کیا ہوگی اسوقت بہی حضرت نے اپنے ساتہ امت کو شامل کرلیا یعنی السلام علینا و علی عباد اللہ الصالحین اور شفاعت کا حال دیکہو تو ایسا ہی ہے حدیث آنحضرت علیہ السلام نے فرمایا شفاعتی لاھل الکبائر من امتی کما قال اللہ تعالےٰ کان بالمؤمنین رحیما ترجمہ تہا اللہ تعالے ازل میں قبل ایجاد ملائکہ مقربین کے مومنوں پر شفیق اور مہربان یعنی

[illegible] شفقت ازل میں تہی جب رسول بھی ہمیر شفیق ہے [illegible]

سورہ توبہ میں فرمایا ہے وَبِالْمُؤْمِنِینَ رَؤُفٌ رَّحِیْمٌ یعنی ہے رسول مومنوں پر شفیق اور
رحیم بلکہ بڑی عنایت یہ ہے کہ صفت ہمارے رسول کی اسی سورہ میں حریص فرمائی ہے یعنی رسول مومنوں
کے ایمان کا حریص ہے اور عزیز اور رؤف اور رحیم اللہ جل شانہ کے تینوں نام صفاتی ہیں ایسی نہایت
رحمت جو ہم پر ہے کہ خیر الامم فرمایا ہمارے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو عنایت فرمائی بڑی خوشی
اور مبارکباد دی ہے ہمکو کہ ہمارا خوب ہی کام بن گیا اور مراد مل گئی اور ایسی ہی ہزاروں نعمتیں طفیل
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے ہمکو ملیں ایسے ان میں ایک آیت یہ ہے کہ فرمایا ہے وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ
رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ قریب ہے کہ دیگا تجکو تیرا رب قیامت کے دن ایسا کہ تو راضی ہو جاوے سبحان اللہ
عطا کی انتہا خدا تعالے نے رضا رسول کی رکھی اور رسول اللہ صلعم نے بعد نزول اس آیت کے فرمایا
میں راضی ہرگز نہونگا جبتک میرا ایک امتی بھی دوزخ میں رہجاویگا اس آیت سے ہمارا بیڑا پار ہوگیا ہے

چہ غم دیوار امت را کہ دارد چون تو پشتی بان ۞ چہ باک از موج بحر آنرا کہ باشد نوح کشتی بان ۞

تعجب ہے کہ حضرت امت پر ایسے مہربان اور امت کو کچھ خیال نہیں یہ حال تمام کا نہیں اسوقت اللہ کے بندے
دیندار ایسے ایسے عالی ہمت موجود ہیں کہ ان حضرات کی عالی ہمتی پر ہزار آفرین ہے کہ باوجود عہدہ ہائے
جلیل القدر کے ہر وقت انکو رضا جوئی رسول کا خیال رہتا ہے انکی زبان پر ہر وقت درود شریف
جاری ہے چنانچہ جناب مستطاب معلے القاب گردون رکاب فلک احتشام ثانیہ زمان زینت افزائے مسند
دولت و اقبال جلوہ افزائے وسادہ مکنت و اجلال عالی خاندان صاحب عز و شان نواب
سعادت علیخان صاحب رئیس کرنال مقیم دہلی دام اقبالہ سبحان اللہ کیا عجیب شخص ہیں

اے کتاب فضل ترا آب بحر کافی نیست ۞ کہ تر کنم سر انگشت و صفحہ بشمارم ۞

آپ نہایت خوش عقیدہ منکسر المزاج - درویش طبیعت رئیس ہیں - شریف نواز ادب دوست علماء و فضلا - خدا
ترس - رحمدل - آپکی رفعت شان کے آگے بلندی آسمان پست اور دولت و حشمت کے سامنے
قارون تنگدست - اخلاق میں ہمہ تن خلق کہوں تو بجا ہے - مروت میں مروت مجسم لکھوں تو
زیبا ہے راقم کو اس بدہ اباکین روزگار کی خدمت میں نیاز بدرجہ غایت ہے اور انکی بھی نظر

عنایت اور چشم شفقت اس خاکسار پر مرتبہ نہایت ہے آپ آخری جمعہ رمضان المبارک اور عیدین کی نماز ایک بڑی خوشی سے مسجد فتحپوری میں پڑھتے ہیں۔ بہرکیف نواب صاحب ممدوح کا وجود وقت غنیمت ہے اصل تو یہ ہے کہ ایسوں ہی سے رونق اسلام ہے۔ فقیر بھی نواب صاحب ممدوح کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے شکریہ یہ ہے طہر اللہ قلبک فی قلوب الابرار و زکی عملک فی عمل الاخیار۔ اگر کوئی کسیکو بسبب اچھے خلق کے دوست رکھتا ہو تو ہمارے رسول خدا سے زیادہ کوئی خلیق نہیں۔ حدیث میں ہے کہ حجۃ الوداع میں ایک صحابی نے حضور کی خدمت میں عرض کیا کہ یا رسول اللہ ترکیب ارکان حج میں مجھ سے بے ترتیبی ہو گئی اسکے جواب میں ہمارے حضور نے ارشاد فرمایا لا باس اور ایک گنوار نے مسجد نبوی میں پیشاب کر دیا صحابہ کرام اسکے مارنے کو دوڑے آپنے صحابہ سے فرمایا تم اسکو مت کچھ کہو بلکہ آپنے اس سے کہا کہ تم اچھی طرح سے پیشاب سے فارغ ہو لو جبکہ وہ فارغ ہو لیا تو آپنے فرمایا کہ یہ مسجد اللہ کا گھر ہے اسمیں اللہ کی کلام پڑھی جاتی ہے سبحان اللہ کیا حضور اس گنوار کو سمجھاتے ہیں سبحان اللہ ہمارے رسول خدا کا کسقدر خلق بڑھا ہوا تھا۔ چنانچہ اللہ تعالے بھی نے کلام پاک میں اپنے حبیب رسول اللہ کی مدح فرماتا ہے انک لعلے خلق عظیم ترجمہ یعنی بیشک تمہارا خلق اچھا ہے (خلق بھی ایک عمدہ چیز ہے) حدیث۔ فرمایا رسول خدا نے جانتے ہو تم اس چیز کو کہ بہت داخل کرتی ہے لوگوں کو آگ میں وہ دو خالی چیزیں ہیں یعنی منہ اور ستر فقیر کہتا ہے کہ حسن خلق کا باعث یہ ہوتا ہے کہ جبکہ اس پر انوار قدس فائز ہوتے ہیں تو اسکی قوت نظریہ اور عملیہ دونوں مکمل ہو جاتی ہیں پھر جو کچھ صدمہ اسکو پہنچتا ہے اسکو خدا ہی کیطرف سے جانتے ہیں نہ کسی پر غصہ آتا ہے نہ انتقام لیتا ہے یا جو راحت غیر کو پہنچتی ہے حسد نہیں کرتا علے ہذا القیاس جسقدر باتیں بدخلقی کی خام خیالی سے متعلق ہیں سب ہو جاتی ہیں جب اسکو روحانیات کا مشاہدہ ہوتا ہے تو جسمانیات اور یہاں کے لذائذ اسکی آنکھوں میں حقیر ہو جاتے ہیں نہ شہوت ناجائز رہتی ہے نہ حب جاہ و مال جو تمام خرابیوں کا سرچشمہ ہے اسلئے بزرگوں کے اخلاق حمیدہ ہوتے ہیں اسوقت ایسے لیسے اللہ کے بندے

و دیدار بندہ ہے کہ اخلاق میں انکو ہمہ تن خلق کہا جاوے تو بجا ہے مروت میں مروت مجسم لکھوں
تو زیبا ہے کہ آنحضرت کے فیض برکت نے اُن عالی ہمتوں میں ایسا اثر کیا ہے کہ اللہ کے بندوں
سے اس خلق سے پیش آتے ہیں جیسے کہ صحابہ کرام اور تابعین اور تبع تابعین کا آپسمیں اخلاق پایا جاتا
تھا اور ایک دوسرے کو دیکھکر خوش ہوتا تھا۔ چنانچہ **حضرت عالیجناب** ممدوح الخطاب بدر
الصلحا **جناب صادق محمد خانصاحب** مختار کار سرکار خواجہ صاحب چاچڑان شریف
آنحضرت کو حضور عالی جناب حضرت خواجہ خواجگان دام فیوضہ سے وہ نسبت روحانی حاصل ہے
جو مولانا حسام الدین علیہ الرحمہ کو مولانا جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ سے تھی آپ ایک تارک الدنیا
پرہیزگار۔ زاویہ نشین کنج عبادت اور نیک طینت اور نیک نیت ہیں اعلے درجے کے متقی ہیں نماز
چاشت۔ اشراق تہجد سب پڑھتے ہیں۔ خلیق و بامروت آدمی ہیں۔ منکسر المزاج۔ متواضع
شریفوں اور حاجتمندوں کے ساتھ بڑی فراخدلی سے سلوک ہوتے ہیں فی زمانا آپکا دم غنیمت ہے
فقیر بھی آپ کا شکریہ دل سے ادا کرتا ہے طہر اللہ قلبك فی قلوب الابرار و ذکے
عملك فی عمل الاخیار۔ حاصل کلام اخلاق حاصل کرنا ہمارے لئے ضروریات سے ہے جبتک کہ ہم
اخلاق نہ پیدا کریں گے اصلی مقصد سے محروم رہینگے بعضی روایت میں یوں آیا ہے کہ جب آنحضرت
آئینہ دیکھتے تو یہ دعا پڑھتے تھے اللھم کما حسنت خلقی فاحسن خلقی وحرم وجھی
علے النار یا اللہ جیسیکہ اچھی کی تو نے صورت میری ویسا ہی اچھا کر خلق میرا اور حرام کر منہ میرا
جہنم پر۔ **حدیث** فرمایا علیہ السلام کیا نہ خبر دوں میں تمہارے اچھونکی کہا صحابہ کرام رضی نے ہاں فرمائیے
فرمایا اچھے تمہارے وہ ہیں کہ بہت بڑی ہوں عمریں انکی اور بہت اچھے ہوں خلق انکے فقیر
کہتا ہے بہ نسبت اخلاق پیہ اکرو الکلام اگر کوئی کسیکو بسبب معافی کے دوست رکھتا ہو
تو ہمارے رسول صلے اللہ علیہ وسلم سے بڑھکر معافی میں کون ہوگا۔ حدیث فرمایا علیہ السلام
نے کہ جو کوئی مجھپر ایک دفعہ درود شریف پڑھے اسکے دو سو برس کے گناہ معاف ہوں۔ (حلیۃ الفقیر)
حدیث میں آیا ہے کہ ایکروز حضور سید المرسلین صلے اللہ علیہ وسلم ایک درخت کے نیچے تشریف رکھتے

تھی تو اس درخت نے کہا سبحان من جعل تحت ظلی سید الانبیاء ترجمہ پاکی ہے
واسطے خدائے عزوجل کے کہ جسنے میرے سایہ کے نیچے پیغمبروں کے سردار کو بٹھایا آپنے تبسم کیا اور فرمایا قولہ
تعالیٰ ھو العزیز الحکیم اسکے بعد اس آیت کو تلاوت فرمایا وتعز من تشاء وتذل من تشاء
سبحان اللہ ہمارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو درختوں تک نے پہچانا افسوس ہے انسانوں پر جو حضرت سے
محبت نہیں کرتے - ہمارے حضرت قابل محبت ہیں **اشعار** اک شب کہ آسمان رسالت کا آفتاب ؛ تھا
عائشہ کے گھر شرف افزائے فرش خواب ؛ حاضر ملک تھے بہر نگہبانی جناب ؛ چونکی جو عائشہ تو ہوا
سخت اضطراب ؛ بالا فرش زینت عرش خدا نہ تھا - بستر میں جلوہ شمس الضحیٰ نہ تھا ؛ نکلی جو
ڈھونڈنے کو نبی کے وہ ناگہاں ؛ دیکھا کہ سقف بام پر ہیں قبلہ زماں ؛ عریاں ہے سر دوش سے
ڈھلکی ہے طیلسان ؛ اٹھے ہوئے ہیں دست دعا سوئے آسمان ؛ کہتے ہیں دل کا حال سمیع و علیم سے ؛ آنسو
رواں ہیں چشم رسول کریم سے ؛ مضمون فقرہ کا دعا ہے کہ اے کریم ؛ حادث ہیں سب یہاں ہیں
تیری ذات ہے قدیم ؛ تجھکو قسم ہے اسکی جو کوثر کا ہے قسیم ؛ رکھیو صراط پر مری امت کو
مستقیم ؛ - ہمارے حضرت کو امت کا ہر وقت خیال رہا جو ایسے رسول سے بھی خوش نہیں ہوا
اسکا بھی جنم اکارت ہی گیا فرمایا علیہ السلام نے لا یؤمن احدکم حتی یکون ھواہ تبعا لما
جئت بہ یعنے نہ پورا مومن ہوتا ایک تمہارا یہانتک کہ ہو خواہش اسکی تابع واسطے اس چیز
کے کہ لایا میں اسکو یعنی دین اسلام کو . اور شریعت کو فقیر کہتا ہے کہ عذاب سو لحد ایسے الیسی محبت
ہو کہ بمقابلہ اللہ و رسول کے اپنی خواہش کو بالکل مٹادے الحمد للہ فی زماننا اللہ کے بندے
ایسے ایسے دیندار مومنین ابرار صالحین میں موجود ہیں کہ ان حضرات کی عالی ہمتی پر ہزار آفرین
ہے کہ باوجود عہدہ ہائے جلیل القدر کے ہر وقت انکو اللہ اور رسول کی رضا جوئی کا خیال دامنگیر
رہتا ہے کہ بمقابلہ احکام اسلام انہوں نے اپنی نفسانی خواہشوں کو بالکل مٹا دیا اور محبت الہی نے ان پر
ایسی ترقی کی ہے کہ ہر ایک کاروبار میں اسیکا واسطہ اسیکا ذکر مقدم ہے چنانچہ حضرت عالیجناب
محمد عبد الرحمن خاں صاحب دام فیوضہ - میں بڑی خوشی سے اپنے معزز دوست کا نام نامی

کتاب میں یادداشت لکھتا ہوں - اہل دہلی کی تقدیر اچھی ہے کہ ڈاکٹر محمد عبد الرحمان خاں صاحب جیسا مقیم ہیں ہیں بہت بزرگ متقی - دیندار پرہیز گار ہیں - یہ بزرگ بڑے لائق اور خوش اخلاق ڈاکٹر ہیں جنکا دم دہلی میں غنیمت ہے - آنکھ میں حیا شرم بہت ہے - نیک نام نیکی پسند - نیک صلاح - نیک نصیحت کے محب ہیں - اور مریض سے بہت ملتفت ہوتے ہیں - اسوقت آپکی تقرری شفاخانہ لال جاہ میں ہے یا الٰہی ڈاکٹر صاحب کو دو جہان میں سرفراز رکھیو - آمین - اور حضرت مولانا صاحب سے معتقد رہو منشی عبد الرحمن صاحب نائب وار و حبل دہلی دام اقبالہ - منشی صاحب پابند فرائض بڑے رحمدل - فیاض خدا ترس - از عشاق رسول خدا خادم علما و مساکین - اعلیٰ درجہ کے دیندار متقی ہیں - امین متین - کم گو متواضع - جوان صالح واحسن اخلاق حضرت کا بڑا وسیع اور گرویدہ ہے ہمیشہ سے طبیعت بتواضع و تکریم آمادہ ہے - بہرحال دہلی میں آپکا دم غنیمت ہے یا الٰہی انکو دارین میں خوش رکھیو ؛

فضائل تسبیح

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَلِمَتَانِ خَفِیْفَتَانِ عَلَی اللِّسَانِ ثَقِیْلَتَانِ فِی الْمِیْزَانِ حَبِیْبَتَانِ اِلَی الرَّحْمٰنِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِیْمِ (متفق علیہ) ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے دو کلمے ہیں ہلکے زبان پر بھاری ترازو میں یعنی ثواب انکا بھاری ہوگا میزان اعمال میں پیارے طرف بخشنے والے خدا کے وہ دو کلمہ یہ ہیں پاک ہے اللہ اور موصوف ہے ساتھ حمد ہی کے پاک ہے اللہ بڑا نقل کی یہ بخاری و مسلم نے **ف** وہ دو کلمے یہ ہیں سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِیْمِ **حدیث** فرمایا علیہ السلام نے جو کوئی کہ کہے سبحان اللہ وبحمدہ سو بار شام کے وقت اور سو بار صبح کی اللہ تعالیٰ مٹا دیگا گناہ اسکے اگرچہ ہوں دریا کے کف کے برابر یا ریگ بیابان کی مقدار کیوں نہوں **شعر** پس از سی سال ایں معنی محقق شد بخاقانی ؛ کہ یکدم با خدا بودن بہ از تخت سلیمانی - **حدیث** فرمایا علیہ السلام نے جو کوئی کہے ہر روز میں سو مرتبہ

سُبحانَ اللّٰہِ وَالحَمدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکبَرُ لکہا جاویگا نام اسکا صدیقوں کے دفتر میں اور ہوگا رفیق میرا جنت میں حدیث میں ہے کہ ایکدن ایک اعرابی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سکہا مجہے وہ چیز کہ جس سے خدایتعالے خوش ہو فرمایا حضور نے کہ سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر اعرابی نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام تسبیح وتہلیل اسکے واسطے ہے میرے واسطے کیا ہے فرمایا حضور نے کہ بعد اسکے کہا کر اللّٰہم اغفرلی وعافنی واعف عنی وتب علی وارض عنی ترجمہ یعنی بار خدایا بخش مجہے اور عافیت دے مجکو اور عفو کر میرے سے اور توبہ قبول کر میری اور راضی ہو میرے سے پہر اُس اعرابی نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم یہ تو میرے لئے دنیا میں ہے اور آخرت میں میرے لئے خدا سے کیا عطا ہوگا فرمایا حضرت نے اے اعرابی سبحان اللہ تیرے آگے ہوگا اور الحمد للہ تیرے پیچہے اور لا الہ الا اللہ تیرے بائیں طرف ہوگا اور اللہ اکبر تیرے سیدہی طرف ہوگا اعرابی نے عرض کیا یا رسول اللہ لا الہ الا اللہ بہترین کلام سے ہے بائیں طرف کیوں ہوگا آپنے فرمایا دن قیامت کی دوزخ بائیں طرف ہوگا جبکہ آگ اُسپر حملہ کریگی لا الہ الا اللہ اُسکو باز رکہیگا۔ عرض کیا اعرابی نے یا رسول اللہ میرے لئے خاص ہے فرمایا نہیں میری تمام امت کے لئے سبحان اللہ ہمارے رسول خدا کی کیا رحمت ہے کیا امت کو نواز لیا صحابہ کرام اور تابعین اور تبع تابعین اور بزرگان دین کو ان کلمات طیبات سے کیا محبت تہی کہ ہروقت اُنکی زبان ان کلمات طیبات سے تر رہتی تہی صحابہ اور کاملین کا سجدہ میں رونا اور اُنکی وظائف کا اور اُنکی تمام عاشقانہ ہیئت بنا کی ادب کے ساتہ اُنکی جناب کبریائی میں جانا تو بیان سے باہر ہے۔ الحمد للہ فی زماننا بہی اللہ کے بندے ایسے ایسے متقی اور دیندار امرائے صالحین وابرار اخیار ہیں موجود ہیں جو ہروقت اُنکی زبان اللہ ورسول کے ذکر میں تر رہتی ہے۔ اُنکے نام نامی واسمائے گرامی بطور یادداشت اپنی تفسیر میں درج کرتا ہوں جبکہ انسے میرا نیک گمان ہے خدا ورسول کا بہی انسے نیک گمان ہے اور انکا حشر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہ ہوگا وہ نام نامی واسمائے گرامی یہ ہیں حضرت عالیجناب

سالار الابرار منشی عبد اللہ صاحب اصلباقی نویس صدر جنگ دام جبالہٗ سرغنہ شناخت منقولات علمیہ
ہے۔ آپ اعلیٰ درجہ کے دیندار اور بابرکت شخص ہیں۔ یہ حضرت مشہور متقی پابند صوم و صلوٰۃ
نیک پیشہ نیک راہ عالی نسب۔ خادم علماؤ و مساکین اور بڑے لائق ہیں۔ یہ حال منشی صاحب کا
دم غنیمت ہے فقیر بھی منشی صاحب موصوف کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے شکریہ یہ ہے کہ الٰہی انکی عمر
دراز ہو اور حشر انکا و توفقنا مع الابرار ہو۔ حضرت صدر الصدور منشی نادر علی صاحب
محافظ دفتر جنگ دام ظلہ بھی ایک مستفات سے ہے۔ آپ بڑے متقی مشہور دیندار ستودہ صفات
با مروت آدمی ہیں دامن اخلاق انکا بڑا وسیع اور کشادہ ہے یہ صاحب حاجی حرمین شریفین ہیں
اس عالی منصب بعد حج کے وہ نیکنامی حاصل کی کہ نامیہ کے اراکین لوگ آپکے مداح ہو گئے آپ نہایت
مشہور استاد وقت ہیں۔ آپ پہلے درجہ کے لائق ہیں۔ آپکی لیاقت علمی کا یہ حال ہے کہ معانی تازہ
سے قالب الفاظ میں جان ڈالنا اور انفاس عیسوی سے معنی پژمردہ کو تازہ تر از گل بنانا حضرت ہی کا
کام ہے آپکے محاورات نازک سے خوبے دلبران خجل اور مضامین پاکیزہ سے مزاج لطیفان منفعل
آپکے ارشادات بابرکات سے اہل نامیہ کو بہت فیض ہوا کہ آپکے تلامذ بڑے بڑے جلیل القدر حکام
وقت ہیں۔ چنانچہ حضرت سالار الابرار عالی جناب معلےٰ القاب **بخشی ولی محمد خانصاحب**
بہادر ہیں جو بڑے لائق مقنن۔ نیکنام۔ نیک مزاج جنہوں نے عہدہ بخشی گری کو اس دیانت و محنت
لیاقت و ارادت سے انجام دیا جسکی ہر ایک ریاست مداح ہے یہ رئیس نامدار خلق و ہمت میں انتخاب
ہیں جنکی ہر اعلےٰ و ادنےٰ کیطرف نظر فلاح ہے ہر کہ و مہ لطف و کرم کا ثناخواں ہے کہو تو یہ کسکی لیاقت
کا باعث یہ صرف منشی نادر علی صاحب کا ہی فیض ہے بہر کیف فی زمانا ہر دو صاحبان مغتنمات
میں سے ہیں فقیر بھی ہر دو عالیجناب کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے شکریہ یہ ہے طہر اللہ قلبکما
فی قلوب الابرار و ذکی عملکما فی عمل الاخیار۔ حضرت عالیجناب معلےٰ القاب ممدوح الخطاب
نباض لاثانی مشخص امراض بدانی رشک افزائے سخن سنجان متقدمین خجلت دہ ہنر پروران متاخرین
یکتائے جہان **محمد عبد الکریم صاحب** خلف الصدق وقار الحکما حضرت **حکیم بدر الحسن صاحب**

دام فیوضہ جو جو خوبیاں اللہ تعالیٰ نے آپکی ذات بابرکات میں عطا فرمائی ہیں لیاقت و ادبی امدادی [illegible]
اسکا نہ کے حسن و خوبی کو جو میزان فکر میں وزن کیا تو ایک سے ایک کو برتر پایا۔ حکیم صاحب کے اوصاف حمیدہ و اخلاق
پسندیدہ خارج از تقریر و بیروں از تحریر ہیں اخلاق اور فن طبابت میں لاثانی اور بے نظیر ہیں شافی مطلق نے
وہ دست شفا عطا کیا ہے کہ جس مریض کے علاج سے مسیحا ہاتھ اٹھائے وہ حضرت کی ایک نسخہ میں جلد
چنگا ہو جاوے آپکا دم ریاست نابھہ میں غنیمت ہے آپ امیر ابن امیر ابن امیر ہیں۔ مریضوں کے لئے اکسیر ہیں۔
حضرت بڑے معزز و معتمد حکماء ریاست میں سے ہیں مہاراجہ نابھہ آپکو بڑا اقرب ہے۔ مہاراجہ صاحب
کے محلسرے یعنی رانیوں کا معالجہ آپ ہی کرتے ہیں یہ کچھ تھوڑی عزت نہیں ہے۔ یہ مرتبہ ہر ایک کو
نصیب کہاں ہے۔ آپکے بزرگوں نے ریاست نابھہ میں بڑی عزت پائی ہے اور آپ کے در دولت پر بڑے بڑے
جلیل القدر رئیس حاضر باش رہتے ہیں حکیم صاحب کے بزرگوں کے مناصب اعزاز اور نیکنامی اور نیک نیتی
انکی ریاست میں مشہور ہے آپ قدیم سے ایک معزز حکیم ریاست نابھہ میں آپکے بزرگوں نے عزت پائی ہے وہ کسکو
نصیب ہوئی آپکے بزرگوں سے اللہ کے بندوں کو بڑا فیض ہوا اور ہو رہا ہے حکیم صاحب نہایت دیندار پابند فرائض
متحمل خلیق۔ آپ مشفق شفیق۔ نیکنام نیکی پسند نیک طینت۔ نیک نیت۔ نیک مزاج از عشاق رسول
اللہ۔ دوست پرور غریب نواز۔ علماء فضلاء کے بڑے قدردان مسافر نواز ہیں و امن اخلاق آپکا بڑا
وسیع اور کشادہ ہے۔ مریضوں سے با اخلاق پیش آتے ہیں۔ ادنیٰ مریض سے بھی ذرہ بے التفاتی نہیں
فرماتے۔ بہرحال ہمارے معزز اور معتمد حکیم صاحب موصوف کا دم ریاست نابھہ میں غنیمت ہے راقم کو اس بد اکبر
روزگار کی خدمت میں ایک تعلق مریدانہ ہے فقیر بھی حکیم صاحب ممدوح کا شکریہ دل سے ادا کرتا ہے شکریہ
یہ ہے یا الٰہی حکیم صاحب کی عمر طویل اور دشمن ذلیل ہوں حکیم صاحب کا حشر و نشر مع الابرار ہو۔ آمین۔
حضرت عوالی مرتبت بدر العلماء **منشی الٰہی بخش** صاحب خوشنویس دام فیضہ۔ آپکی لیاقت علمی اور آپکی
خوبیاں بیان نہیں ہو سکتی ہیں حسن و خوبی کو جو میزان فکر میں وزن کیا تو ایک کو ایک سے برتر
پایا۔ یہ حضرت خط نستعلیق میں مشہور قریب و بعید ہیں آپ شاگرد رشید مرزا امداد اللہ بیگ مغفور دہلوی
کے ہیں۔ اگر میر عماد آپکے قطعات کو معائنہ کرتے تو اپنی خوش قلمی کے دعوے کو بالائے طاق دھرتے۔ ریاست

تفسیر صاحب ایکو مسکو بیٹی نہ دیکھا نہ سنا حضرت فی زمانتا ریاست نابھہ میں ریسرکار میں عنایت الٰہی سے نابھہ صاحب عز و وقار ہیں یعنی کل نابھہ میں لائق ہیں۔ آپ اعلیٰ درجہ کے متقی اور پرہیزگار ہیں۔ ماشاء اللہ آپکی دینداری مشہور ہے آپکو تلاوت قرآن کا بڑا شوق ہے اور قرآن بہت صحیح پڑھتے ہیں۔ آپ بڑے ذی علم ہیں حضرت کے کلام بلاغت نظام میں اخلاق سخن نظامی پیدا ہے۔ آپکی شیریں بیانی اور لطف کلام جامی ہویدا ہے فقیر بیچ مہشتی صاحب کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے شکریہ ہے طہر اللہ قلبک فی قلوب الابرار و ذکی عملک فی عمل الاخیار۔ حضرت ممدوح الخطاب عوالی مرتبت حکیم حذاقت منش طبیب عیسیٰ روش حکیم الحکماء اکمل الکملا زبدۃ الاطبا حکیم محمد عمر صاحب خلف الرشید حضرت بدر الصلحاء رئیس الحکماء حکیم کرم بخش صاحب دام فیضہ۔ آپکی خوبیاں اور اخلاق پسندیدہ حیز تحریر اور حیطہ تقریر سے باہر ہیں ادنےٰ اور اعلیٰ حضرت کی مروت جبلی اور خلق طبعی سے ماہر ہیں شافی مطلق نے وہ دست شفا بخشا ہے کہ آجتک دیکھا نہ سنا جو مریض لا دوا ہوا انکے علاج سے ایکدم میں اچھا ہو آپکا دم بھی ریاست نابھہ میں بسا غنیمت ہے آپ بھی امیر ابن امیر ابن امیر ہیں معلول المزاجوں کے لیے اکسیر ہیں یہ حضرت بڑے معزز ہیں اور مقتدر حکماء میں سے ہیں مہاراجہ صاحب نابھہ آپ پر بہت مہربان ہیں اور بہت عزت کرتے ہیں۔ واقعی یہ حضرت بڑے دیندار خدا ترس حشیم مہمان نواز متقی مقید فریضہ۔ پابند نوافل و سنن محب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ عابد نیک مزاج۔ عالی ہمت ہیں۔ علماء کی بہت عزت کرتے ہیں آپکو علمی لیاقت ماشاء اللہ خوب ہے یہ حضرت نبض شناسی اور مرض دانی میں بے عدیل و بے نظیر ہیں کسیکو معاصرین سے انکے ساتھ یارائے مناظرہ نہیں آپکے مذاق کلام پر ایک عالم فریفتہ ہے۔ راقم کو اس بدہ اراکین روزگار کی خدمت میں ایک تعلق بزرگانہ ہے بہرکیف حکیم صاحب ریاست نابھہ میں ایک مغتنمات میں سے ہیں فقیر حکیم صاحب ممدوح کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے شکریہ ہے طہر اللہ قلبک فی قلوب الابرار و ذکی عملک فی عمل الاخیار۔ حضرت معزز مقتدر حکیم یکرنگ طبیب با فرہنگ افلاطون زمان حکیم محمد رمضان علی صاحب خلف الرشید حضرت ممدوح الخطاب قدوۃ کملاء دوران

فخر حکمار زمان **حکیم محمد امیر الدین صاحب** مرحوم و مغفور مبرور دوام اجلالہ وعم فیضہ
یہ صاحب نبض شناسی میں یگانہ اور مرض دانی میں مشہور زمانہ ہیں آپکا دامن اخلاق بڑا وسیع و کشادہ
ہے طبیعت حضرت کی ہمیشہ تواضع و تکریم آمادہ ہے آپکا دم بھی ریاست نابہہ میں غنیمت ہے - آپ سرکار نابہہ
میں معزز اور معتقد ملازم ہیں - آپ باخیر و بامروت آدمی ہیں - شریفوں اور حاجتمندوں سے بڑی
فراخدلی سے پیش آتے ہیں - اللہ اکبر آپ تو باپ کے بیٹے ہیں - آپ امیر ابن امیر ابن امیر ہیں اصل
تو یہ ہے کہ علم طب آپ ہی کے خاندان کا حصہ ہے - بہرحال حکیم صاحب نابہہ میں مغتنمات میں سے ہیں **فقیر** بھی
حکیم صاحب ممدوح کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے **شکریہ** ہے - طہر اللہ قلبك فی قلوب
الابرار و ذکی عملك فی عمل الاخیار - **حضرت** عالیجناب معین الضعفار و الفقرار محب العلمار
والصلحار برگزیدہ حضرت لا الہ الا اللہ و مقبول درگاہ محمد رسول اللہ - وکیل **شیخ**
مستان علی صاحب دام اقبالہ جو جو بیان اللہ تعالے نے ذات بابرکات میں عطا فرمائی ہیں انکا تو
بیان کرنا دشوار ہے - یہ حضرت بڑے نیکبخت - نیکنام پسندیدہ لسان - آپ بڑے سخن سنج اور
سخندان ہیں - انکے مذاق کلام پر ایک عالم فریفتہ ہے - آپکی بذلہ سنجیاں اور خوش گوئیاں اللہ
اللہ کیا ہیں دل یہی چاہتا ہے کہ سنے جائیں - انکا دم ریاست پٹیالہ میں مغتنمات سے ہے -
جنکے وجود با جود سے باعتبار دین و دنیا ادہر تو جمیع اتقیا کو رونق ہے اودہر بزم وکلا کو زیب و زینت
انکے کلام بلاغت نظام میں مذاق سخن نظامی پیدا ہے اور شیرین بیانی میں لطف کلام جامی ہویدا
ہے - آپ بڑے دیندار باخیر - پابند صوم و صلوۃ - بڑے فیاض باذل - عالی ہمت - محب رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم - علمار و فضلار کی قدردان - رحمدل - خدا ترس - امین متین - بامروت آدمی
ہیں - دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع اور کشادہ ہے ہمیشہ سے طبیعت تواضع و تکریم آمادہ ہے
فی زمانا شیخ صاحب کا ہونا غنیمت ہے **فقیر** بھی **شیخ صاحب** کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے **شکریہ**
ہے طہر اللہ قلبك فی قلوب الابرار و ذکی عملك فی عمل الاخیار - **صاحب**
خلق محمدی تابع شریعت احمدی افضل الکرام اشرف العظام حضرت منشی **شیخ عبید اللہ صاحب** دام

دام اقبالہ۔ آپکی خوبیاں بیان نہیں کرسکتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے آپکو مجموعہ محامد پیدا کیا ہے۔
آپ اعلیٰ درجہ کے دیندار۔ سچے مسلمان جنکا دم پٹیالہ میں غنیمت ہے آپکا صحابہؓ تابعینؒ اور تبع تابعینؒ
کیسا تر پاؤ پایا جاتا ہے۔ یہ سچا دیندار۔ عالی ہمت کپڑے کی تجارت کرتا ہے۔ انکی بھی کوٹھی
کی پٹیالہ بزاز بجلاس خاص مشہور ہے۔ یہ شخص بڑے نیکنام نیک نیت اور نیک طینت۔ نیک مزاج
صادق الوعد۔ بامروت۔ آدمی ہیں۔ دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع اور کشادہ ہے۔ یہ حضرت
منشی ... صاحب۔ پابند صوم و صلوٰۃ عامل بالحدیث۔ مہمان نواز دوست پرور۔ شریفوں اور
حاجتمندوں سے بڑی فراخ دلی سے سلوک کرتے ہیں۔ راقم کو اس پارسا دیندار زندہ ارکین روزگار
کی خدمت میں نیاز بدرجہ نہایت ہے اور انکی بھی نظر عنایت بدرجہ نہایت ہے۔ بہر کیف منشی صاحب
کا پٹیالہ میں ہونا غنیمت ہے اصل تو یہ ہے کہ ایسوں ہی سے زیب و زینت اسلام ہے **فقیر** بھی
حضرت کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے **شکریہ** یہ ہے اللھم اختم بالخیر واحشرہ مع النبیین
خصوصا حضرت صلعم والصدیقین والشہداء والصالحین۔ آمین
اے بار خدایا شیخ صاحب کا خاتمہ بالخیر کر اور انکا حشر نبیوں اور خاصکر حضرت سید المرسلین اور
صدیقوں اور شہیدوں اور صالحوں کے ساتھ کر آمین۔ حکمت مآب کمالات اکتساب
عیسیٰ دم مسیحا قدم قدوہ کملائے زمان زبدہ حکمائے جہاں حضرت عالیجناب معلی القاب زین الصلحاء
حکیم **کرم بخش صاحب** دام فیضہ۔ اس پارسا دیندار۔ تابع شریعت احمدی صاحب خلق
محمدی المفضل الکرام اشرف العظام ملک سیرت فرشتہ صورت کی اوصاف و کمال کی صفت نہ
زبان قلم سے ادا ہوسکتی ہے نہ حیطہ خیال میں سما سکتی ہے۔ یہ حضرت دیندار اولوالعزم شب و روز
عبادت الٰہی میں بسر کرتے ہیں۔ آپ بڑے سیر چشم۔ فیاض مرتاض۔ یہ بزرگ بامروت
آدمی ہیں۔ حضرت کے دست شفا میں بعنایت الٰہی وہ تاثیر ہے کہ خاک کی چٹکی میں خاصیت
اکسیر ہے۔ آپکا دم نابھہ میں بسا غنیمت ہے۔ یہ حضرت مہاراجہ نابھہ کے بڑے معززین اور معتقدین میں سے
ہیں۔ مہاراجہ صاحب بہادر آپکی بہت تعظیم کرتے ہیں اور بڑی عزت سے پیش آتے ہیں۔ آپ ایک معمر

آدمی

آدمی ہیں یعنی ۵۰ برس کا سن شریف ہی چراغ سحری ہیں خدا نگہبان فقیر بھی اس پاربا
کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے **شکریہ** یہ ہے یا الٰہی حکیم صاحب کی عمر دراز اور حشر و توفنا مع الابرار ہو
حضرت معلی القاب سرآمد حکما سر حلقہ اطبا حکیم بیرنگ طبیب با فرہنگ **حکیم دیدار بخش**
صاحب خلف الرشید حضرت بدر الصلحا رئیس الاطبا **حکیم محمد بخش صاحب** مغفور
مرحوم مبرور دام فیضہ۔ آپکی خوبیوں کا تحریر میں لانا آب دریا کو پیمانہ میں ناپنا ہے حکیم صاحب
کی کمالات کا بیان حیطۂ قلم کرنا آفتاب کا منہ چڑانا ہے۔ آپ بڑے معزز معتقد نامور حکما میں سے ہیں
آپکا ہونا ہمیں مغتنمات میں سے ہے۔ یہ نیکبخت نیکنام صاحب فن طب میں یکتائے زماں اور استعداد
حکمت میں علامۂ زمان ہیں۔ آج نا بہپر میں ماشاءاللہ جو بات آپکو حاصل ہے شاید کسیکو نصیب ہو اصل تو یہ ہے
کہ مہاراجہ نابہہ کو آپکی ذات سے فخر ہے کہ ہیں ایسے سیر چشم۔ نیک مزاج خلیق حکیم میری ریاست
میں موجود ہیں۔ آپکی ذات بابرکات سے بندگان خدا کو بڑا فیض ہو رہا ہے۔ حکیم صاحب حاجی حرمین
الشریفین بڑے دیندار پابند صوم و صلوٰۃ۔ فیاض مرتاض باخیر آدمی ہیں بہرحال آپکی
ذات فی زماننا غنیمت ہے سچ تو یہ ہے کہ ایسوں سے زیب و زینت اسلام ہے فقیر بھی حکیم صاحب
موصوف کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے یا الٰہی حکیم صاحب کو دو جہان میں سرخرو رکھیو۔
حدیث فرمایا علیہ السلام نے جبکہ گذرو تم صحراہائے بہشت کے تو میوہ خوری کیجیئے چرو اُس سے صحابہ
کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا ہے وہ صحرا فرمایا وہ مسجدیں ہیں ——
عرض کیا صحابہ کرام نے یا رسول اللہ کیا چیزیں چریں ہم اُس سے فرمایا کہو سبحان اللہ والحمد
للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر **حدیث** حضرت انس رضی اللہ نے روایت کیا کہ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کا گذر ایک درخت سوکھے پر ہوا پس حضور نے اُس درخت پر تازیانہ مارا تمام پتے
اُسکے گر گئے فرمایا آپ نے جو کوئی کہے سبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر
گرتے ہیں گناہ اسکے جیسے کہ گرے پتے اس درخت کے **حدیث** فرمایا رسول علیہ السلام نے لا
تقتلوا الضفدع فانہ کثیر التسبیح وتسبیحہ سبحان المعبود ترجمہ نہ مارو مینڈک کو

کو تسبیح کرتا ہے بہت - افسوس اے مومن تو مینڈک سے بھی کم مست ہو خیال تو کر طرف مینڈک
کے کیونکر پکارتا ہی حدیث ایک روز رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک درخت کے نیچے بیٹھے تھے آواز
تسبیح مینڈک کی آپکی گوش مبارک میں آئی تو حضور اس مینڈک کے قریب گئے اسیوقت حضرت جبرئیل علیہ السلام
تشریف لائے اور بعد درود و سلام کے کہا کہ اللہ فرماتا ہے کہ یہ مینڈک چھ مہینے ہوئے اس ہی درخت کے نیچے
بیٹھا ہوا میری تسبیح کر رہا ہے دنیا و ما فیہا کی کچھ خبر نہیں رکھتا ہے - جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
اسکا حال دیکھکر رو پڑے اور فرمایا طوبیٰ لک یا ضفدع بعد حمد ربی فرمایا آپنے اے مینڈک تو کتنی
بار دن رات میں میرے خدا کی تسبیح کرتا ہے عرض کیا یا سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم میں دن رات میں دو لاکھ
بار اپنے خدا کی تسبیح کرتا ہوں تمکو انسان ہو کر اسقدر غفلت ہو فاعتبروا یا اولی الالباب مگر کیوں
نہیں اسوقت بھی اللہ کے نیکنام دیندار بندے امرار صالحین جلیل القدر میں سے موجود ہیں کہ جنکی ہر وقت
زبان پر سبحان اللہ اور درود شریف جاری رہتا ہے جنکے نام نامی و اسمار گرامی میں بخوشی تمام
بر بنا یادداشت اپنی تفسیر میں درج کرتا ہوں اور اپنے نامہ اعمال کو نیکی سے پر کرتا ہوں چنانچہ حضرت
عالیجناب معلی القاب ممدوح الاوصاف عندلیب شاخسار فصاحت بلبل بوستان بلاغت سرو سخن گویان
جہان سراج فصیحان زمان خانصاحب حکیم منشی غوث محمد خان صاحب نائب عدالتی سرکار پٹیالہ
خلف الصدق حضرت ممدوح الخطاب فلک کاب افتخار الامراء امیر الہند و الاجاہ المخاطب بخطاب
منشی عبد الغنی خانصاحب بہادر سابق میر منشی ریاست پٹیالہ جنت مکان مرحوم و مغفور مسرور دام اجلالہ
عدالتی صاحب کی اوصاف بیان سے بیرون ہیں اللہ اکبر آپ بڑے عالی حوصلہ نیکنام کے صاحبزادہ ہیں - آپ بڑے
لائق ہیں اور نے آپکے علم کی لیاقت کا یہ حال ہے کہ کملائے متقدمین و متاخرین کو اپنے کلام معجز
نظام پر رشید کیا فصاحت و بلاغت کا یہ طرز و انداز ہے کہ لطافت و ملاحت کا اسیر ہزار نازہے
آپکی کلام انوری و خاقانی مائل ہے - آپکے مذاق کلام پر ایک عالم فریفتہ ہے - آپ بڑے نیکنام
تناول - عدل و انصاف آپکا منصف حقیقی کو پسند - ہر ادنےٰ و اعلےٰ کیطرف نظر فلاح سے
ہر کو مہ آپکے لطف و کرم کا مدح ہے - آپ پابند صوم و صلوٰۃ ہیں سارے ارکان دین آپ پر ختم ہیں - سچ تو یہ ہے کہ خلق مجسم
ہیں

ہیں۔ حضرت اعلےٰ مرتبے کے دیندار۔ محب رسول اللہ۔ پابند صوم و صلوٰۃ۔ منکسر المزاج۔ باذل۔ مخیر۔ بامروت آدمی ہیں۔
آپ رئیس ابن رئیس ہیں آپکا بیٹا ایسا غنیمت ہے فقیر بھی عبدالغنی صاحب کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے
شکریہ یہ ہے یا الٰہی خانصاحب کی عمر دراز خانصاحب کا حشر مع النبیین خصوصاً حضرت محمد رسول
اللہ والصدیقین والشہداء والصالحین کے ساتھ کریو۔ آمین۔ **یادش بخیر** عندلیب ہزار داستان سخن
گستری طوطی شکرستان معنی پروری۔ سرمست نشہ سخندانی۔ نظرباز شاہد نکتہ دانی۔ غواص محیط
تدقیق آشنائے بحر تحقیق۔ افصح الفصحا ابلغ البلغا حضرت عالیجناب ممدوح الاوصاف بدر الصلحا
افتخار الامرا اعنی **میر منشی عبدالنبی خانصاحب** مرحوم و مغفور طاب اللہ ثراہ و جعل الجنۃ مثواہ
آپکے کمالات لکھنے کی زبان قلم میں کہاں طاقت ہے۔ کلام معجز نظام آپکا سرتا پا فصاحت و بلاغت تھا۔ نثر ایسی کہ
نظم ثریا اسپر نثار تھی اور نظم ایسی کہ سلک گوہر اس سے شرمسار تھی علاوہ اسکے آپ بڑے دیندار۔ پابند
صوم و صلوٰۃ۔ محب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ آپ بڑے فیاض دریا دل سیر چشم تھے۔ آپ
کی رفعت شان کے آگے بلندی آسمان کی بھی پست تھی۔ اور دولت و حشمت کے سامنے قارون
بھی تنگدست تھا۔ دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع اور کشادہ تھا۔ ارکان مروت آپ پر ختم تھے۔ ریاست پٹیالہ
و نیز ہندوستان میں جو آپنے نام پایا تھا آجتک وہ بات کسیکو میسر آئی۔ آپکو امیر الہند بھی کہا جائے تو بجا ہے
فن طبابت میں آپ یکتائے جہان تھے۔ اور استعداد حکمت میں آپ علامہ زماں تھے شافی مطلق نے
آپکے ہاتھ میں ایسی شفا رکھی تھی۔ جو مریض علاج حضرت سے رجوع لاتا تھا وہ ایک نسخہ میں شفا پاتا تھا
اللہ اللہ آپکی بذلہ سنجیاں اور چہ میگوئیاں ایسی عام پسند تھیں جو آپ ہی پر تمام ہو گئیں۔ آپ بڑے
متواضع منکسر المزاج تھے فقرا اور علما کے بڑے قدردان تھے۔ حضرت کو میاں بہادر علیشاہ خلیفہ سید بہیک
صاحب رحمۃ اللہ علیہم سے بڑا حسن ظن تھا۔ راقم کو اس بدہ ارکین روزگار کی خدمت میں نیاز بدرجہ
غایت تھا اور حضرت کی نظر عنایت اور چشم شفقت اس خاکسار پر مرتبہ نہایت تھی **فقیر** بھی اس
عالی نیکنام کو دعا خیر سے یاد کرتا ہے یا اللہ میر منشی صاحب مرحوم مغفور کو ہمیشہ جنت میں خوش رکھیو
حضرت عالیجناب عندلیب گلستان دولت و اقبال بلبل بوستان حشمت و جلال **شیخ علی احمد صاحب**

خلف الرشید شیخ چراغ الدین صاحب ابن شیخ رحیم علی صاحب رئیس اعظم قدیم جمال پورہ ضلع حصار
تحصیل بروالہ تھانہ ٹوہانہ دام اجلالہ - آپکی خوبیوں کا حال تحریر میں لانا آب دریا کو پیمانے سے ناپنا
ہے - عالیجناب بڑے نیکنام - اللہ تعالے نے آپکو مجموعہ محامد پیدا کیا ہے - آپ اعلے درجہ کے دیندار
فیاض متواضع - باذل سخی مسکین پرور - شریف نواز - بڑے دریادل - محب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم - کوئی سائل آپکے دروازہ سے محروم نہیں جاتا ہے - متقی - بامروت آدمی ہیں -
علماء فضلاء کے بڑے قدردان ہیں - دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع اور کشادہ ہے - ہمیشہ سے
طبیعت متواضع و تکریم آمادہ ہے - اس نیکنام کا مہاراجہ صاحب والی پٹیالہ سے بخشی ادنی میں برابر اور
برتاؤ ہے - ماشاء اللہ یہ کچھ تھوڑی عزت نہیں موقع نہیں جاتا کہ اس عالی ہمت کا نام بتقاضے
یادداشت اپنی تفسیر میں تحت ابرار و اخیار ذکر کروں اور میں بھی ممدوح موصوف کا دل سے شکریہ
ادا کرتا ہوں - یا الٰہی اس نیک نیت حمیدہ خصلت رئیس کو دونوں جہان میں خوش و خرم رکھیو
آمین - عالیجناب بدر الصلحاء صاحب خلق محمدی تابع شریعت احمدی افضل الکرام اشرف
العظام ملک سیرت فرشتہ صورت افضل الفضلاء اکمل الکملاء مولانا مولوی عبد الصمد
صاحب تحصیلدار شام دام فیوضہ - یہ حضرت عالم باعمل میر ازحد واصل ہیں حدیث و
تفسیر میں ایسا کمال بہم پہنچایا ہے - کہ آجتک سلف سے ایسا مفسر دیکھا ہے نہ سنا - جواہر التجرید
انہیں کی تصنیفات میں سے ہے - یہ صاحب بڑے دیندار خداترس - نیکنام رحمدل - باذل سخی
پابند صوم وصلوۃ - متقی مہمان نواز - شریف پرور - محب رسول اللہ - تلاوت قرآن و
اوراد نہ سفر میں ترک ہوتے ہیں نہ حضر میں - آپ بڑے ملنسار - مخیر خلیق بامروت بابرکت
شخص ہیں - جنکا دم پٹیالہ میں غنیمت ہے - فقیر بھی مولانا صاحب کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے
شکریہ یہ ہے طہر اللہ قالبك فی قلوب الابرار و ذکی عملك فی عمل الاخیار
حضرت معلی القاب ممدوح الخلائق جناب خانصاحب ولی محمد خاں تحصیلدار راجپورہ دام اقبالہ
جو جو خوبیاں اللہ تعالے نے آپکی ذات بابرکات میں عطا فرمائی ہیں انہیں سے اگر شمہ لکھوں تو کیا

امکان ہے حسن خوبی کو جو میزان خلق میں وزن کیا تو ایک سے ایک کو برتر پایا۔ آپ بڑے
عالیخاندان۔ نیک طینت۔ بڑے عالی حوصلہ۔ اعلےٰ درجہ کے دیندار متقی۔ پابند صوم و صلوٰۃ
مخیر، باخبر آدمی ہیں۔ خوش عقیدہ۔ برتاؤ آپکا عمدہ ہے۔ شریفوں اور حاجتمندوں سے
بڑی فراخ دلی سے پیش آتے ہیں۔ علماء کی بڑی قدر کرتے ہیں۔ آپکو ماشاء اللہ علمی لیاقت بہت ہے
کیوں نہو یہ حضرت تحصیلدار برادر طوطی ہند منشی عبد الغنی خان صاحب سابق میر منشی ریاست پٹیالہ
مرحوم کے ہیں جنکی روش تحریر میں نے ایک بڑے فخر سے اپنی کتاب میں انکا یادداشت لکھی ہے کہ نام نامی
کو ابقا رہے تحصیلدار صاحب کا دم غنیمت ہے فقیر بھی خانصاحب موصوف کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے
شکریہ ہے۔ یا الہی خانصاحب ممدوح کو دین و دنیا میں سرسبز رکھیو حشر انکا حضرت سید المرسلین
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ساتھ ہو آمین۔

ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر خدا نے عقل کو ختم کیا

حدیث میں وارد ہے کہ خدائیتعالے نے عقل کو سو حصہ پر پیدا کیا اسمیں سے ننانوے حصہ عقل
ہمارے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا فرمائے اور ایک حصہ تمام جہان کے حصہ میں دیگئی
چنانچہ فقیر بطور نمونہ مشتے از خروارے بیان کرتا ہے عقلمند خوب سمجھینگے۔ حدیث ایک شخص
انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھہ میں چار
خصلتیں بہت بری ہیں۔ ایک تو زنا کرنا دوسرے چوری کرنا تیسرے شراب پینا۔ چوتھے
جھوٹ بولنا۔ سو ان چاروں چیزوں کا ایکبارگی چھوٹنا مجھہ سے ممکن نہیں۔ ان چاروں
میں سے ایک چیز آپ چھڑا دیں اسکو میں چھوڑ دوں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تو
جھوٹ بولنا چھوڑ دے۔ اسکو اسنے ایک آسان امر سمجھکر مان لیا اور اپنے گھر میں گیا جب
رات ہوئی تو ارادہ کیا کہ شراب پیئے اور زنا کرے اسکے دل میں یہ خیال آیا کہ صبح کو انحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونگا اگر آپ مجھہ سے پوچھینگے کہ آجکی رات تونے شراب پی
یا زنا کیا پھر اگر سچ کہونگا تو فضیحتی ہوگی اور حد شراب و زنا کی مجھپر جاری ہوگی اور اگر انکار کرونگا

تو جھوٹھا ہونگا آخر ان دونوں چیزوں سے باز آیا اور چھوڑا پھر جب رات بہت آئی سب
لوگ شہر کے سونے میں مشغول ہوئے اسوقت ارادہ چوری کا کیا اُسکے ساتھ ہی لعین ہی خیال پر
آیا کہ اگر اس صبح ریکی حال مجھسے پوچھینگے پھر میں نے اگر اقرار کیا تو میرا ہاتھ کاٹا گیا اور اگر
جھوٹھہ بولا اور انکار کیا تو توبہ کے خلاف ہوگا۔ حاصل کلام اُس سے بھی ہاتھ اُٹھایا اور صبح کو
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت بابرکت میں مشرف ہوا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلے
صلی اللہ علیہ وسلم آپنے ایسی چیز کی مجھسے توبہ کی جتنی بُری خصلتیں مجھ میں تھیں سب چھوٹ گئیں
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی بہت خوش ہوئے سبحان اللہ اللہ نے حضرت کو کیا عقل عطا
فرمائی تھی اللہ نے ایسا نبی عربی ہمکو عطا فرمایا۔ کما قال اللہ جل جلالہ لَقَدْ مَنَّ اللّٰہ
عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ بَعَثَ فِیْھِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِھِمْ یَتْلُوْا عَلَیْھِمْ اٰیٰتِہٖ وَ
یُزَکِّیْھِمْ وَیُعَلِّمُھُمُ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَۃَ ط وَاِنْ کَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ
مُّبِیْنٍ ۵ ترجمہ ایمان والوں پر احسان کیا جبکہ انہیں کا رسول بھیجا پڑھکر سُناتا ہے اُنکو
اُسکی آیتیں اور اُنکو پاک کرتا اور اُنکو کتاب اور حکمت سکھاتا ہے اور بیشک وہ اس سے پہلے صریح گمراہی
میں تھے **فقیر کہتا ہے** عرب کی جو اُسوقت حالت ذلیل و خراب تھی کیسی نہوگی وہ لوگ محض وحشی
جاہل شہوت پرست درندہ خصلت تھے آنحضرت نے اُنکو آیات الٰہی سنا کر تذکیہ کر دیا پھر وحشی جاہل
عالم اور اخلاق حمیدہ کا سرچشمہ ہو گیا صحابہ کی تاریخ سے اسکا بخوبی ثبوت ہو سکتا ہے اور پھر اُنکو
کتاب حکمت سکھا کر تمام بنی آدم کے لئے حکیم و معلم کر دیا چنانچہ جہاں جہاں صحابہ گئے توحید اور
خدا پرستی اور راستبازی کے آفتاب لیکے اُن ملکوں کو منور کر دیا۔ سبحان اللہ صحابہ اور تابعین اور
تبع تابعین اور اُنکے چلنے والے تو نور علی نور تھے الحمد للہ **فی زماننا** ایسے ایسے نیک نام عقلمند دیندار
امرائے جلیل القدر صالحین بھی موجود ہیں کہ جنکا نام نامی و اسمائے گرامی میں ایک بڑے فخر کے ساتھ
اپنی کتاب میں درج کرتا ہوں اسلئے کہ اسمائے گرامی کو بقا ہے چنانچہ حضرت عالیجناب مستطاب
معلے القاب گردوں رکاب فلک انتساب حاتم زماں سکندر دوراں زیب افزائے مسند دولت و

واقبال جلوہ آرا سے وسادہ مکنت واجلال عالی خاندان صاحب عزو شان الخاطب بخطاب
خان بہادر میر ابراہیم علی صاحب وزیر اعظم ریاست بہاولپور دام اجلالہ وعم فیضہ
جو جو خوبیاں اللہ تعالیٰ نے ذات بابرکات میں عطا فرمائی ہیں بیان کرنا انکا دشوار ہے خان بہادر
بڑے منصف شہرہ دادگستری اور آوازہ رعایا پروری اُن کا چار دانگ گیتی میں بلند ہے۔ عدل و
انصاف انکا منصف حقیقی کو پسند ہے۔ ہر ادنےٰ واعلیٰ کیطرف نظر فلاح ہے ہر کہ ومہ انکے لطف و
کرم کا مداح ہے۔ ارکان مروت انمیں ختم ہیں۔ آپ بڑے حلیم اور نیک مزاج اور نیک طینت ہیں۔ یہ حضرت
بڑے امین متین۔ سیر چشم حقیقت میں میر صاحب موصوف بڑے لائق آدمی ہیں۔ آپنے برٹش
گورنمنٹ کی عمدہ عمدہ خدمات کو اس دیانت۔ محنت۔ لیاقت۔ ارادت سے انجام دیا کہ مینو لوسر ور
میں میر صاحب ضرب المثل ہوگئے میر صاحب قابل تعریف ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے مجکو دلی جوش دلایا کہ میں میر صاحب
کا حال اپنی کتاب میں تعالےٰ یادداشت لکھوں۔ عالیجناب کا دم ہندوستان میں غنیمت ہے۔ آپ سیالابرار
ہیں۔ یہ صاحب بڑے فیاض۔ دریادل۔ اعلےٰ درجہ کے متقی۔ پابند فرائض محب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
بڑے شریف پرور علماء فضلاء کی بڑی عزت کرتے ہیں آپکی لیاقت کا یہ حال ہے کہ آپکے محاورات ناز
سے ہوتے دلبران خجل اور مضامین پاکیزہ سے مزاج لطیفاں منفعل۔ بہر حال میر صاحب کا دم غنیمت ہے اصل تو
یہ ہے کہ ایسوں ہی سے زیب و زینت اسلام ہے **قصہ** یہی وزیر صاحب ممدوح کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں
شکریہ یہ ہے اللھم اختم بالخیر واحشر مع النبیین خصوصًا محمد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم وآل عبا وصحابہ وتابعین وتبع تابعین۔ آمین۔ یا اللہ میر صاحب
کو دنیا میں ہر بلا سے محفوظ رکھ اور خاتمہ بالخیر کر اور حشر کیا جاے نبیوں خصوصًا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم اور آل عبا اور صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین کے ساتھ آمین **حضرت جامع صفات**
پسندیدہ مجمع اوصاف حمیدہ یگانہ عماید روزگار رئیس ارکین شہرو دیار خورشید آسمان دولت
وحشمت مہر سپہر خلق ومروت فیض بخش فیاض زمان **میاں نظام الدین صاحب** وزیر ریاست
پونچھ دام اقبالہ وعم فیضہ۔ وزیر صاحب بڑے حامی اسلام ہیں۔ آپ سے اہل اسلام اور اسلام کو

بڑی تقویت ہے آپ کے دم سے ایک انجمن حمایت اسلامیہ پوچھتہ قایم ہوئی ہے آپکا برتاو صحابہ کرام
اور تابعین و تبع تابعین کا سا پایا جاتا ہے یہ حضرت بڑے اعلے درجہ کی مشہور متقی ۔ دیندار محب رسول اللہ
صلعم متواضع منکسر المزاج ۔ خادم علما و مساکین ہیں ۔ پابند فرایض ۔ عالی نسب ۔ دامن اخلاق
آپکا بڑا وسیع اور کشادہ ہے ہمیشہ سے طبیعت متواضع و تکریم آمادہ ہے ۔ بڑے دیانتدار امین ۔
رحمدل خداترس ۔ غرض جو جو خوبیاں صلحا سلف و خلف کے ساتھ مختص تھیں وہ تمامہ حضرت کی ذات
بابرکات میں موجود ہیں ۔ وزیر صاحب موصوف کا دم پنجاب میں بسا غنیمت ہے ۔ سچ تو یہ ہے کہ آپکی
ذات سے اسلام کو رونق ہے **فقیر** بھی فدوی ممدوح کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے ۔ **شکریہ**
یہ ہے یا اللہ انکو دو جہان میں سرخرو رکھیو اور حشر انکا و توفنا مع الابرار کر یو ۔ سلہ

حضرت عالیجناب حکمت مآب حکیم و ڈاکٹر **سبحان علی صاحب** متعینہ شفاخانہ اکبرآباد عمم فیضہ
اللہ تعالے نے آپکو ایک مجموعہ محامد پیدا کیا ۔ آپ بڑے عقیل و دانا ہیں اللہ تعالے نے ڈاکٹر صاحب
کو وہ دانائی کہ خزانہ غیب سے عطا فرمائی ہے کہ حضرت قرآن سے ڈاکٹری ثابت کرتے ہیں ذلک
فضل اللہ یوتیہ من یشاء یہ اللہ کا فضل ہے جسکو چاہے عنایت کردے ۔ ڈاکٹر صاحب
بڑے اعلے درجہ کے مشہور دیندار ہیں ۔ اور محب رسول خدا ہیں ۔ بڑے منکسر المزاج ہیں ۔ اللہ تعالے نے
آج آپکو لائق کیا ہے ۔ خلق آپکا اس درجہ بڑھا ہوا ہے کہ ادنے مریض سے بھی ہمہ تن ملتفت
ہوجاتے ہیں ۔ آپ جالندھر کے رئیس ہیں ۔ علما و فضلا کے آپ بڑے قدردان ہیں جنکا دم اکبرآباد
میں غنیمت ہے **فقیر** ڈاکٹر صاحب کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے **شکریہ** طہر اللہ قلبہ
فی قلوب الابرار و زکی عملک فی عمل الاخیار **حضرت** جناب سید سندی اولاد علی آل نبی
شایدہ گر دبیر صاحب خلق الصدق حضرت بدر الصلحا **میر قاسم علی صاحب** مرحوم و
مغفور مہر و دام اجلالہ ۔ میں سید صاحب کی خوبیاں بیان نہیں کرسکتا ہوں جو جو اللہ تعالے نے
ذات بابرکات میں بیان عطا فرمائی ہیں جس خوبی کو جو میزان فکر میں وزن کیا ۔ تو ایک سے ایک
کو برتر پایا ۔ آپ بڑے عقیل اور متقی سخندان سخنور سخن سنج آدمی ہیں ۔ کونسل کو سید موصوف

سلہ
[illegible] رایت دار[illegible]
[illegible] نے انکو [illegible]
[illegible] کونسل
[illegible] سے سمکو بھی
[illegible] رایت دار[illegible]
[illegible] کہ اسلام
[illegible]
[illegible] ہیں ۔

کا کچھ خیال نہوا کہ سید صاحب ایسے متقن آدمی ہیں و نحریر و نیکی میں جسوقت راجہ صاحب با ختیار خود
ہوئے اُسیوقت خیال ہوا کہ سید صاحب بڑے لائق اور متقن آدمی ہیں انکو تحصیلدار پٹیالہ کا کیا کیونکہ
نہو قدر جوہر جوہری انجیا شد۔ بارے بیشک صاحب ممدوح قابل تعریف ہیں اسلئے میں بھی نام نامی
ایکا بڑے فخر سے اپنی کتاب میں بحیثیت ذکر ابرار بقای یادداشت ذکر کرتا ہوں آپ بڑے دوست پرور
نیکنام آدمی نیکی پسند۔ برتاو عمدہ۔ حضرت بنوڑ کے رہنے والے محلہ گڑہی میں آپ یکادر دولت
ہے۔ یہ صاحب بڑے فیاض۔ عالی ہمت۔ باذل۔ پابند صوم وصلوۃ۔ بڑے دیندار مومنین میں
سے ہیں۔ آپکے کلام میں بڑا مذاق ہے۔ سودا کو رشک سخن ہے جنوں۔ اور سیر انکی کلام بلاغت
نظام سے سرنگوں۔ علما و فضلا کے آپ بڑے قدردان ہیں بہرحال آپکا دم بنوڑ میں بسا غنیمت ہے
فقیر بھی تحصیلدار صاحب کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے **شکریہ یہ ہے** طہر اللہ قلبک فی
قلوب الابرار و ذکی عملک فی عمل الاخیار۔ **یادش بخیر** میر صاحب کی والد ماجد
حضرت میر قاسم علی صاحب طاب اللہ ثراہ وجعل الجنۃ مثواہ آپ بڑے نیکی پسند مشہور متقی
تھے۔ مزاج میں نہایت رحم تھا فقرا و علما سے خوشی سے ملتے تھے اسلئے میر صاحب کا نام شاہ گرد مشہور رکھا
چونکہ حضرت میر صاحب مرحوم کو سید صاحب موصوف سے بہت الفت تھی۔ اس جوش محبت میں شاہ گرد نہ
کہا کرتے تھے۔ میر صاحب اسی نام سے مشہور ہوگئے راقم کو میر صاحب مرحوم کی خدمت میں نیاز بدرجہ غایت
تھا۔ انکی بھی نظر عنایت اور چشم شفقت اس خاکسار پر مرتبہ نہایت تھی۔ یا الٰہی میر قاسم شاہ مرحوم
کو ہمیشہ جنت میں خوش رکھیو۔ **گلدستہ** حدیقہ دولت بلبل چمن حشمت مہر سپہر جاہ و ثروت
ماہ برج عظمت کوکب چرخ اجلال خورشید گردون اقبال عالی مرتبت والاشان حضرت معلی القاب
ممدوح الخطاب **نواب اکرام علی خان صاحب** خلف الصدق نواب فیض محمد علیخان صاحب بیسر
بہا سو دام اقباله۔ جو جو خوبیاں اللہ تعالے نے انکی ذات بابرکات میں عطا فرمائی ہیں انمیں سے
اگر ایک شمہ لکھوں تو کیا امکان ہے حسن خوبی کو جو میزان فکر میں وزن کیا ایک سے ایک کو برتر
پایا۔ جو خصلت ہے سطیع طبایع جہان ہے۔ انکی رفعت شان کے بلندی آسمان کی پست اور دود

حشمت کے سامنے قارون تانگے سست ہے - اخلاق میں ہمہ تن خلق کہوں تو بجا ہے - مروت میں مروت مجسم لکھوں تو زیبا ہے - یہ نیکنام نیک طینت نیکی پسند - نیک مزاج - حلیم المثل - نرم طبیعت - سیر چشم - سعادتمند نواب نبیرہ حامی اسلام جو ایک بے مشہور متقی - اعلے درجہ کے دیندار اعنی نواب ممدوح الخطاب زبدۃ الصلحا نواب فیض علیخانصاحب بہادر رئیس پہاسو کے ہیں - یہ عالی جناب اس تھوڑی سی عمر میں بڑے دیندار پابند صوم و صلوۃ ہیں جوان صالح ہی انہیں کو کہنا چاہیئے آپ اعلے درجہ کے خلیق ہیں - محب رسولخدا ہیں علمار کے آپ بڑے قدردان ہیں - کیوں نہو - آپکے اتالیق ہمارے معزز معتقد دوست مولانا مولوی محمد سلیم صاحب ہیں جو حضرت بڑے نیک خصلت متقی ہیں - یہ آپکی ہی فیض صحبت کی برکت ہے کہ اس عمر میں نواب صاحب کے مزاج میں اسقدر اتقا ہے - فی زماننا نواب صاحب ممدوح علیگڈہ مدرسہ سید احمد صاحب میں پڑہتے ہیں اور آپکے دادا حضرت نواب فیض علیخاں صاحب بہادر بسبب غلبۂ محبت آپکے پاس رہتے ہیں ہم ہی ایسے دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالے نواب صاحب کو علم میں پاس کرے - خداوند کریم نے مجھکو ایک لی جوش دلایا کہ آپکا نام نامی اپنی کتاب میں تحت صالحین لکھا ہے یادداشت درج کردوں کہ اس نام نامی کو بقا ہے بہرحال نواب صاحب کا دم ہندوستان میں غنیمت ہے **فقیر** بہی نواب صاحب موصوف کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے یا الٰہی نواب صاحب کی عمر طویل ہو اور دشمن ذلیل ہوں - **حضرت** عالیجناب معلے القاب عالیجناب نداں فیاض زماں **مہربان علی خانصاحب** بڑے انکسیر خلف الرشید جناب خانصاحب نواب علیخاں مرحوم و مغفور میرور لولوی دام سکستر و - خانصاحب بڑے نیکنام - عالی نسب پابند فرائض - بڑے مخیر - فیاض - باذل - خداترس - رحمدل - صادق الوعد - نیک طینت نیک نیت - متواضع - امین - متین - سیر چشم - محب رسول خدا - جوان صالح - آپ ماشاءاللہ نہایت خوش شہرہ - اور وجیہہ ہیں - بڑے ملنسار - مہمان نواز - شریف اور شریف پرور - بڑے ہی با مروت آدمی ہیں فقرا اور علمار کو بہت دوست کہتے ہیں اور تواضع سے پیش آتے ہیں - بہرحال خانصاحب موصوف کا دم غنیمت ہے - **فقیر** بہی آپکا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے **شکریہ** یہ ہے سلمہ اللہ

قلبك في قلوب الابرار وذكرك علانت في عمل الاخيار - ۵

دربیان فضائل مولوی امام حسین علیہ السلام

ان في الجنة نهرًا لنا المحمد وعليا وفاطمة والحسنين ترجمہ ایک نہر دودکی ہے جنت میں واسطے محمدؐ اور علیؑ اور فاطمہؑ اور حسنینؑ کے

اشعار

حقا کہ عجب رتبہ سبط نبی ہے ✤ کیا خالق اکبر نے شرافت اُسے دی ہے ✤ ہے فاطمہ ماں نانا نبی باپ علی ہے بچپن سے وہ مقبول جناب احدی ہے ✤ جبریل سوا کیا کوئی اس راز کو جانے ✤ جس شے پہ بیٹھا ہے وہی بھیجی ہے خدا نے درگاہ الٰہی میں یہ تھی عزت و توقیر ✤ اُٹھتی جو ہے طاعت کے لیے مادر دلگیر ✤ جبریل سے فرماتا تھا یہ مالک تقدیر جھولے کو جھلاؤ کہ یہ بچپن ہو شبیر ✤ زہرا کے پسر سے کوئی پیارا نہیں ہمکو ✤ ایذا اُسے ہو وے یہ گوارا نہیں ہمکو کیا رتبہ ہے جبریل نے جھولے میں جھولایا ✤ اور فاطمہ نے سینۂ اقدس پہ سُلایا ✤ جو ناز کیا شیر خدا نے وہ اُٹھایا اللہ کے محبوب کے کاندھے پہ چڑھایا ✤ یہ لطف و کرم تھا یہ عنایت تھی خدا کی ✤ مقبول وہیں ہو گئی جس وقت دعا کی فقیر کہتا ہے اللہ تعالے نے آل عبا کو کیا عالی مرتبہ بخشا ✤ فقیر کہتا ہے اُسکو ایمان نصیب نہیں ہے جو آل عبا کو دوست نہیں کہتا الحمد للہ فی زمانا بھی ایسے ایسے اللہ کے بندے دیندار مومنین اولاد علی آل نبی امرائے جلیل القدر ابرار و اخیار میں سے موجود ہیں کہ جنکا جان و مال آل عبا پر فدا ہے اُن حضرات عالی ہمت کے نام نامی اسمائے گرامی تحت ذکر آل عبا بہت خوشی اور فخر سے اپنی کتاب میں بقائے یادداشت درج کرتا ہوں - اپنے نامہ اعمال کو سعادت سے پر کرتا ہوں چنانچہ نواب مستطاب معلے القاب مسند آرائے عزو جلال جلوہ افزائے چار بالش تمکنت و اقبال فخر خاندان شرف دودمان راجہ باقر علیخان صاحب الصفا سی آئی ای بہادر رئیس پنڈراول ضلع علی گڈہ دام جلالہ - انکی عدالت گستری اور رعایا پروری نے نام نوشیروان کا مٹادیا اور سخاوت اور بلند حوصلگی نے قصہ حاتم کا جہان کے دلوں سے بھلا دیا - ابر نیساں انکی گہر باری سے عرق آلود انفعال ہے اور دریا انکے جود و کرم سے مالامال ہے - کوئی سائل محروم نہیں جاتا ہے - اوصاف حمیدہ بیرون از حد تحریر اور اخلاق پسندیدہ آپکی خارج از تقریر ہیں - راجہ صاحب بہادر اعلے درجہ کے مشہور دیندار مومنین میں سے ہیں - پابند صوم و صلوۃ صاف دل - نرم طبیعت - رحمدل - خدا ترس - علما و فضلا و حکما کے

زمانہ حضور۔ آپ بھی بڑے عالی خاندان اہل سادات عظام میں سے ہیں گھر آپکا قصبہ جنوبی علاقہ سرکار پٹیالہ میں ہے بعنایت الٰہی ریاست پٹیالہ میں بصیغہ محرران ملازم ہیں۔ حضرت کی تعیناتی بسرکار معزز مقتدر رفعت وعوالی مرتبت میر محمد علی صاحب وکیل کمشنری دہلی کے پاس ہے۔ نیازمند کو بھی منشی صاحب کی خدمت میں نیاز حاصل ہے یا الٰہی منشی صاحب کو دوجہان میں خوش رکھیو۔ آمین حضرت صاحب خلق محمدی تابع شریعت احمدی افضل الکرام اشرف العظام ملک سیرت۔ فرشتہ صورت عالی جناب میر مینا علی صاحب ناظم نارنول علاقہ پٹیالہ دام اجلالہ۔ آپکی اوصاف میں نہ یارا طاقت تقریر ہے نہ قلم کو یارائے تحریر ہے۔ میر صاحب بڑے نامور۔ نیکنام متقی مشہور متقی۔ پابند صوم وصلوٰۃ سخی فیاض مسکین پرور۔ سید سندی پایہ ہمت آپکا بلند۔ سلوک آپکا حق کو پسند۔ حضرت چشمہ فیض ہیں شعر مدح تیری کیا کروں اے زینت ہندوستاں ٭ کشور تقریر میں گویا نہیں میری زباں ماشاءاللہ علمی لیاقت آپکو بہت ہے آپکی شیریں زبانی میں لطف کلام جامی ہویدا ہے۔ کلام سعدی انکے خوان فیض کے نمکخوار حضرت کی کلام مذاق پر ایک عالم فریفتہ ہے۔ دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع اور کشادہ ہے۔ طبیعت ہمیشہ تواضع وتکریم آمادہ ہے باوجود ذاتی کمالات کے مزاج میں عالیجناب کے نہایت عجز وانکسار ہے یہ ہی مقتضا دینداری ہے۔ بہرحال آپکی ذات فی زمانہ نہایت غنیمت ہے سچ تو یہ ہے کہ ایسوں ہی سے اسلام کی زینت ہے فقیر بھی میر صاحب ممدوح کو دل سے دعا دیتا ہے یا الٰہی ناظم صاحب کو دوجہان میں سرسبز رکھیو اور حضرت کا حشر آل عبا اور ائمہ اثنا عشر مع النبیین والصدیقین والشہداء والصالحین کے ساتھ ہو۔ آمین۔

دربیان مصائب امام حسین علیہ السلام

حدیث میں وارد ہے کہ جسوقت حضرت فاطمہ کے گھر سے حضرت امام حسین کے رونیکی آواز آتی تھی تو حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم حضرت بی بی فاطمہ کے گھر کا طواف کیا کرتے تھے اور فرماتے تھے اے بیٹی فاطمہ حسین کا رونا مجھکو بیچین کرتا ہے اللہ اللہ حضرت کی روح کو اسوقت کیا صدمہ ہوا ہوگا کہ جسوقت امام علیہ السلام گھوڑے سے زمین کربلا میں گرے اور ایکہزار ۱۵ زخم آپکے جسم اطہر پر تھا اور شمر ملعون نے

چاہا کہ سر اقدس تن اطہر سے جدا کرے اسوقت تمام اہلبیت سر و پا برہنہ خیموں سے نکل پڑے اور بیقرار ہوگئی اب کہاں کا پردہ ہے ہمارا امام مظلوم کا اب وقت اخیر ہے روتے پیٹتے افتاں خیزاں مقتل حسین میں قریب پہنچکر کہنے لگے اے شمر لعین خدا کی واسطے اس سینہ گنجینہ اقدس سے اترجا واللہ ہمارے حضرت میں کچہ باقی نہیں ہے اللہ اللہ ہمارے امام مظلوم اب تو کوئی دم کے مہمان ہیں خدا کی لیے ہمارے روبرو تو اس سینہ اقدس پر مت بیٹھ اترجا اسوقت حضرتکو زخموں سے بڑا صدمہ ہے راوی لکہتا ہے کہ تمام اہلبیت اسکی منتیں کرتے تہے کہ تو ذرا سینۂ اقدس سے اترجا ہم مل لیویں مگر وہ بیحیا انکی عاجزی کرنے پر کچہ خیال ہی نہیں کرتا تہا اور اہلبیت کمال منتیں کرتے تہے کہ خدا کی واسطے اے شمر ہم بیکسوں پر رحم کر ہم قابل رحم ہیں ہمارے سید مظلوم کو مت شہید کر تجکو تسلی نہیں تمام ہم سب کو اجازت دیتے ہیں کہ ہم سب کو قتل کر دے مگر ہمارے امام مظلوم کو مت تکلیف دے لکہا ہے کہ اسوقت حضرت امام نہایت ضعف میں تہے آپکے کان میں جبکہ یہ عاجزی کرنا اہلبیت کا پہنچا آپکا یہ حال تہا کہ منہ سے نہیں بول سکتے تہے پیاس کی اسقدر تکلیف تہی کہ حضرت امام علیہ السلام کی زبان میں بدرجہ غایت لکنت تہی بولا نہ جاتا تہا اسوقت حضرت امام علیہ السلام نے رو بآسمان کیا اور آسمان کیطرف دیکہکر ایک آہ کی اور حسرت کی نگاہ سے اہلحرم کیطرف دیکہکر رو پڑے۔ وہ وہ حسرتیں دل میں بہری ہوئی تہیں مگر کہہ نہ سکتے تہے۔ آپنے اسوقت آنکہیں کہولیں اور آسمان کو دیکہکر رو پڑے آپمیں اسوقت اسقدر طاقت نہ تہی کہ آپ ہاتہ کر اہلبیت کو اشارہ کرتے اور منہ سے کچہہ فرماتے یا آنکہہ سے اشارہ کرتے کہ آپ یہاں پر کیوں آگئے راوی کہتا ہے کہ آپکا اسوقت یہ منشا تہا کہ اہلبیت کو کہتے کہ تم خیمہ سے نکلکر یہاں پر کیوں آئے تمنے برا کیا مگر بسبب شدت پیاس کچہہ کہہ سکے آسمان کیطرف نظر حسرت سے دیکہتے تہے اور روتے تہے اسوقت اہلبیت شمر ملعون سے کہتے تہے کہ اے شمر ہم تمام اپنے عزیزوں اور انصار کا خون اللہ کے واسطے معاف کرتے ہیں مگر اسوقت ہماری تین آرزوئیں بر آجائیں پہر جو تیرا جی چاہے وہ کرنا تو اچہی طرح سے جانتا ہے کہ یہ سید مظلوم جناب سید المرسلین کا لاڈلا ہے اور فرزند علی اور لخت جگر فاطمہ کا ہے کیا تجہے نہیں معلوم کہ یہ ہمارا وارث ہے بخدا ذرا تو اس سینہ گنجینہ اقدس سے

ہماری تین آرزوئیں ہیں اول تو یہ آرزو ہے کہ قبل حلت کے کہ یہ وقت امام کا اخیر ہے
شاید پھر ہماری ملاقات ہو یا نہو ہم اس گلے اطہر سے جو کہ بوسہ گاہ جناب رسول خدا ہے بوسہ لے لیں تا کہ
ہماری تمنائے دلی بر آوے اور تمام غم غلط ہو جاویں دوسری تمنا ہماری یہ ہے کہ ہمکو اسقدر مہلت
دے کہ کسیطرح کچھ پانی بہم پہنچا دیں اور چہرۂ انور پر چھڑکیں۔ شاید کہ ہمارے سید مظلوم کو اس سے کچھ
فرصت پہنچے اور بحالت غشی سے افاقہ ہو جاوے تا کہ ہمکو کچھ وصیت کریں اور ہم مراتب نیاز ان سے
پوچھ لیں تیسری تمنا یہ ہے کہ ہمارا ایسا نصیب امام ہو آغوش فاطمہ میں پلا ہوا اور ایکہزار ایکسو اکیاون
زخم جسم اطہر پر ہوں ایسا شخص اس دھوپ و تمازت آفتاب میں اس ریگستان گرم جو مثل برادۂ آہن
کے ہے پڑا ہو۔ اسلیے ہم تجھ سے اجازت چاہتے ہیں کہ اپنی چادر جسم اطہر پر سایہ کر دیں اور زخموں سے
مٹی صاف کر دیں تا کہ ذرا سا کچھ آرام فرمائیں۔ کیونکہ یہ وقت اخیر جان کندنی کا ہے اور یہ وقت
بڑا سخت ہوتا ہے۔ اور ہمدردی اسوقت عزیز و اقارب کی ضروریات سے ہوتی ہے۔ ہم ذرا قریب
ہو کر اس جان نثار کے گلے پر نثار ہو جاویں مگر شمر ملعون نے عاجزی اہلبیت پر کچھ خیال نہ کیا اسی حالت
میں روبروئے اہلبیت کے گلے اطہر پر خنجر پھیر دیا۔ روح پرواز ہو گئی۔ انا للہ و انا الیہ راجعون
الحمد للہ کہ فی زمانا بھی اللہ کے بندے مومنین دیندار جان نثار آل عبا اولاد علی اور آل نبی و نیز
محبان اہلبیت ایسے ایسے ابرار صالحین جلیل القدر میں سے موجود ہیں کہ جنکے نام نامی میں ایک
بڑے فخر سے اپنی کتاب میں درج کرتا ہوں یا رب انکو ہمیشہ بقا رہے چنانچہ عندلیب شاخسار فصاحت
بلبل بستان بلاغت سر آمد سخن گویان جہان سرتاج فصیحان دوران حضرت نواب معلے القاب
جناب نواب سید سلطان مرزا صاحب بہادر آنریری مجسٹریٹ دہلی دام اقبالہ
انکے کمالات کا اندازہ ظرف خیال سے بیرون اور حیطۂ گفتار سے افزوں ہے۔ آپ بڑے
نیک نام۔ نیک طینت۔ نیک مزاج عدیم المثل۔ از عشاق رسول خدا۔ و جان نثار آل عبا۔
امین متین۔ دیانتدار۔ متقی۔ سید سندی با خبر آدمی ہیں۔ کلمۃ الخیر کہنے اور لکھنے
سے دریغ نہیں کرتے ہیں اس حدیث پر آپکا خیال ہمیشہ ہے حدیث فرمایا علیہ السلام نے

من ستر مسلما ستره الله فی الدنیا والاخرة ومن یسر علی معسر یسره الله علیه فی الدنیا والاخرة والله فی عون العبد ما کان العبد فی عون اخیه **ترجمہ** جسنے پردہ ڈھانکا کسی مسلمان کا یعنی اُسکا عیب چھپایا پردہ ڈھانکیگا اللہ تعالے اُسکا دنیا و آخرت میں اور جسنے آسانی کی کسی تنگدست پر آسان کریگا اللہ تعالے مصیبت اُسکی دنیا و آخرت میں اور اللہ تعالے بندہ کی مدد میں ہے جبتک کہ بندہ اپنے بھائی کی مدد میں ہے ذالک فضل الله یؤتیه من یشاء۔ نواب صاحب بڑے سچے مسلمان دیندار صادق الوعدہ اور بامروت آدمی ہیں۔ شریفوں اور حاجتمندوں سے بڑی فراخ دلی سے سلوک ہوتے ہیں یہ حضرت رئیس ابن رئیس مدار خلق و ہمت میں انتخاب حلم و مروت میں لاجواب۔ علم میں استعداد کامل ہے سرکار سے عہدہ آنریری مجسٹریٹی حاصل ہے جو آج دہلی بھر میں ما شاء اللہ بات آپکو حاصل ہے شاید کسی اور کو نصیب ہو آپ جنکا دم دہلی میں مغتنمات میں سے ہے **فقیر** بھی نواب صاحب ممدوح کو دل سے دعا دیتا ہے یا الٰہی نواب صاحب کو دو جہان میں خرم رکھیو۔ اور حشر آپکا آل بجامع النبیین ہو۔ آمین۔ **حضرت** عالیجناب افتخار الامرا امیر **افضل حسین صاحب** خلف الرشید حضرت امیر الامرا میر امداد علی صاحب سابق حاکم عدالت صدر مرحوم مغفور مبرور طال اللہ ثراہ وجعل الجنة مثواہ۔ قلم کو طاقت نہیں کہ انکے اوصاف حمیدہ میں سے ایک حرف لکھے زبان کو یارا نہیں کہ انکے محامد بیشمار بدیہے میں سے ایک لفظ کہے۔ قسام ازل نے صاحب ممدوح کو مجموعہ محامد پیدا کیا ہے۔ میر صاحب نے اس چھوٹی سی عمر میں وہ لیاقت پیدا کی کہ منصب عدالت سرکار سے حاصل ہے طبیعت داد و دہش اور سخاوت کی طرف از حد مائل ہے۔ آپ بڑے نیکنام۔ جوان صالح۔ اعلےٰ درجہ کے دیندار۔ پابند صوم و صلوٰۃ۔ باذل۔ سخی۔ بامروت آدمی ہیں۔ محب آل عبا۔ ریاست پٹیالہ کی تقدیر اچھی تھی کہ یہ بزرگ بڑے لائق اور خوش اخلاق حاکم عدالت ہیں دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع اور کشادہ ہے اللہ اکبر میر صاحب ممدوح بڑے باپ کے بیٹے ہیں جنکا دم فی زمانہ ریاست پٹیالہ میں غنیمت ہے۔ اصل تو یہ ہے کہ ایسوں ہی سے اسلام کی زینت ہے **فقیر** بھی حضرت حاکم عدالت صدر کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے۔ طہر اللہ قلیلا

فی قلوب الابرار وذکی عملات فی عمل الاخیار یادش بخیر حضرت میر صاحب کے والد بزرگوار
کے رکن اعظم اور ریاست کے قدیم الخدمت میر امداد علی صاحب حاکم صدر عدالت مرحوم و مغفور بڑے رتبہ کے آدمی تھے
کرسی عدالت کے آگے شیر بھی بزدل تھے۔ جب میر صاحب نے قضا کی تو مہاراجہ صاحب نے قدر دانی قدیم
پروری فیض رسانی۔ کرم گستری بندہ نوازی۔ انصاف پروری کے دریا بہا دیئے یعنی بمجرد استماع خبر مرگ
شاہانہ غمگساری فرماکر ایک شبانہ روز دفاتر کے ساتھ گھڑی گھڑیال گھنٹہ توپ کو بھی بند رکھا اور پھر
خاوندی میر صاحب مرحوم کے لائق فرزند میر تفضل حسین صاحب کو بجائے باپ کے صدر عدالت کا مستقل حاکم
مقرر کیا۔ اس تقرر کو نہ صرف پٹیالہ نے پسند کیا بلکہ تمام ہندوستان نے اسپر واہ واہ کیا یہانتک کہ
میں نے بھی بڑی خوشی سے آپکا حال برائے یادداشت اپنی کتاب میں لکھا کہ نام نامی کو بقا رہے۔ ہم دعا
کرتے ہیں کہ آپ بس عدل و داد کے ساتھ صدہا سال سلامت رہیں۔ اور اللہ تعالے میر صاحب مرحوم
کو ہمیشہ جنت میں خوش رکھے۔ یارب ایسے نیکنا موں کا پیدا ہونا بہت مشکل ہے کہ ہماری ملکہ
قیصرہ ہند کو بھی یہ حسرت رہی کہ میں نے میر صاحب مرحوم کو نہ دیکھا کہ کیسا عالی ہمت آدمی تھا میر صاحب مرحوم کے
کابل کے حالات جو گورنمنٹ کے ملاحظہ سے گذرے تو حضرت مغفور کی جوانمردی سے ششدر رہ گئے
میں نے بھی ایک بڑی خوشی کے ساتھ میر صاحب مرحوم کا حال صفحہ ۱۳۸ میں لکھا ہے۔ کیا معلوم تھا کہ
حضرت ایسے جلدی عازم خلد ہو جاوینگے۔ حضرت زندہ رہتے تو میری بڑی قدردانی کرتے۔ اب بھی
انکے صاحبزادہ میر تفضل حسین صاحب سے بڑی امید ہے کہ ضرور میری قدردانی کرکے اپنا مشکور کرینگے

حضرت عالیجناب میر رونق علی صاحب وکیل ریاست پٹیالہ خلف الرشید حضرت میر احسن علی صاحب

مرحوم و مغفور سابق وکیل ریذیڈنسی سرکار پٹیالہ دام اقبالہ۔ یہ حضرت بڑے عالی حوصلہ۔ نرم
طبیعت جوان صالح۔ اخلاق میں ہمہ تن خلق لکھوں تو بجا ہے۔ مروت میں مروت مجسم کہوں
تو زیبا ہے۔ آپ سید سندی۔ خدا ترس۔ رحمدل۔ فیاض۔ سخی با خبر آدمی ہیں۔ پابند فریضہ
محتمل عیال۔ بہرکیف اسوقت میر صاحب کا دم بسا غنیمت ہے۔ راقم کو بھی اس زبدۃ الاراکین کی
کی خدمت میں نیاز حاصل ہے انکی بھی نظر چشم شفقت اس خاکسار پر بدرجہ غایت ہے آپکے

حضرت بہشتی میر امام علی صاحب بڑے متدین اور نیکنام ہیں یا الٰہی میر صاحب ممدوح کو ہمیشہ خوش رکھیو اور حشر اپنا آل عبا سے ہووے - رشک فزائے سخن سنجان متقدمین خجلت دہ سخن پردازان متاخرین حضرت عالیجناب حکیم محمد احسن خان صاحب تحصیلدار انبالہ خلف الرشید حضرت رئیس الاطبا حکیم حسام الدین عرف حکیم منجھلے صاحب مغفور مرحوم دام اقبالہ آپکے اوصاف حمیدہ اور اخلاق پسندیدہ حیز تحریر اور حیطہ تقریر سے باہر ہیں - حکیم صاحب بزرگ متقی - پرہیزگار جوان صالح - عدیم المثل - دیندار - پابند فرائض - یہ حضرت بڑے لائق اور خوش خلاق تحصیلدار ہیں سچ تو یہ ہے کہ ایسا کوئی ہوشیار - لائق حاکم دیانتدار نہیں - آپ بڑے عالی خاندان ہیں آپکا خاندان ہمیشہ بادشاہوں کے حضور میں باعزت و توقیر رہا ہے - یہ عالی ہمت پرہیزگاری اور دیانتداری میں ہم پلہ سمار لائق معزز حضرت نواب معلی القاب بدر الصلحا مرزا محمد حسین خان صاحب عرف میاں خضر تحصیلدار جگادھری کے ہیں - بہرحال حکیم صاحب کا دم اسوقت میں غنیمت ہے فقیر بھی حضرت تحصیلدار ممدوح کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے شکریہ یہ ہے طہر اللہ قلبک فی قلوب الابرار و زکی عملک فی عمل الاخیار - جناب خداوند کریم نے دلی جوش دلایا کہ میں خوشی کے ساتھ تحصیلدار صاحب کو والد مرحوم کا ذکر یادش بخیر اپنی کتاب میں تحت ذکر آل عبا لکھکر اپنے نامہ اعمال کو سعادت سے پر کردوں کہ اس نام نامی کو قیامت تک بقا ہے آمین یادش بخیر حضرت معلی القاب ممدوح الخطاب رئیس الاطبا حکیم بکمریک طبیب یا فرہنگ فلاطون زمان حکیم حسام الدین خان عرف حکیم منجھلے صاحب مرحوم خلف الصدق حضرت عالیجناب زبدۃ الصلحا حکیم محمد بخش خان صاحب مغفور - یہ بزرگ مشہور متقی نبض شناسی میں یگانہ اور خدا ترسی میں مشہور زمانہ تھے بیشتر علاج آنکھوں کا کرتے تھے نابینا کو چشم زدن میں بینا کرتے تھے - گل نرگس انسے چارہ سرتابی چاہتی تو بجا تھا اور صنوبر علاج خفقان کے واسطے انسے رجوع لاتی تو زیبا تھا - اس فن میں یہ مشہور و یکتا زبدۃ الصالحین بے بدل تھے نظیر اپنا نہیں رکھتے تھے اور جو یکہ ولایت انگلستان میں بڑے بڑے صناع اور ہمہ داں اسوقت موجود تھے مگر حضرت

حکیم صاحب مرحوم کے آگے سمجھدار تھے آپکو حکیم مستعمل بھی کہتے ہیں - بڑے اعلےٰ درجہ کے خلیق تھے
ایک اولاد نے مریض سے بہت ملتفت ہوجاتے تھے آپکا خاندان دہلی میں بقائی کے نام سے مشہور ہے - اللہ تعالےٰ نے حکیم
صاحب مغفور اور اجداد والا تبار کو ہمیشہ جنت میں خوش رکھے - آمین صاحب خلق محمدی تابع
شریعت احمدی افضل الکرام اشرف العظام ملک سیرت فرشتہ صورت حضرت مولانا مولوی
محمود الحق صاحب دام فیضہ - آپ مشہور متقی - نیکی پسند نیک خواہ - سیر چشم - عابد - مرتاض
اعلےٰ درجہ کے دیندار - سچے مسلمان - صادق الوعد - امین متین - کم گو - نرم طبیعت - رقیق القلب
حضرت کی صحبت کیمیا اثر ہے - بڑے دریا دل - خدا ترس - حاجی حرمین الشریفین ہیں - مولانا از
عشاق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہیں - مولانا موصوف کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مع
صحابہ کرام رض خواب میں وقت صبح زیارت ہوئی کہ ایک جگہہ پر سایبان لگا ہوا ہے وہاں پر حضرت مع
صحابہ تشریف رکھتے ہیں اور وہاں پر ایک گھوڑا موجود ہے حضور نے ارشاد فرمایا کہ اے محمود تم
یہ گھوڑا لوگے - تو مولانا نے عرض کیا فداک روحی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسکی کیا قیمت ہے
حضور نے اسکی دو قیمتیں فرمائیں ایک سو تیس یا اکسو اکتیس روپیہ مولانا ممدوح نے لے لیا اس حالت
میں بیدار ہوگئے - مولانا شخص بابرکت ہیں آپ حضرت مولانا حضرت عالیجناب شیخ عبد الحق محدث
دہلوی کی اولاد سے ہیں حضرت کے دو صاحبزادے ہیں دونوں سعادتمند نیکی پسند - نیک طینت
نیک مزاج - پابند فرائض - عدیم المثل - جوان صالح اعلےٰ درجہ کے دیندار مشہور متقی - متدین -
امین متین - کم گو خلیق - با مروت ہیں - جو جو خوبیاں اللہ تعالےٰ نے اُن دونوں صاحبزادوں میں
عطا کی ہیں میں بیان نہیں کرسکتا ہوں ایک کا نام تو مولوی فتح الاسلام صاحب اور دوسرے
مولوی بدر الاسلام صاحب ہیں ماشاء اللہ دونوں حضرت معزز عہدوں پر ممتاز ہیں مولوی
فتح الاسلام صاحب تو ضلع حصار میں متلخوان ہیں - اور مولوی بدر الاسلام صاحب خاص دہلی میں بعہدہ
محافظ دفتر کمشنری متعین ہیں - ہمارے معزز مولانا ممدوح کا اس اخلاق بڑا وسیع اور کشادہ ہے بہرحال آپکی
ذات فی زمانا دہلی میں غنیمت ہے سچ تو یہ ہے کہ ایسوں ہی سے اسلام کی زینت ہے راقم کو

اس بندہ ارا کین روزگار کیخدمت میں نیاز بدرجہ غایت ہے اور حضرت کی بھی نظر عنایت اور چشم شفقت اس خاکسار پر مرتبہ نہایت ہے فقیر بھی دل سے حضرت مولانا اور دونوں صاحبزادوں کا شکر ادا کرتا ہے شکریہ یہ ہے طہر اللہ قلوبہما فی قلوب الابرار و زکی عملہما فی عمل الاخیار۔

حضرت عالی جناب منشی مبارک علی صاحب دام اقبالہ ۔ یہ صاحب بزرگ متقی ۔ پرہیزگار ہیں منشی صاحب منکسر المزاج ۔ اور اعلے درجہ کے خلیق ہیں ۔ یہ حضرت پابند فریضہ ہیں کمربستہ رہتے ہیں ۔ علماء کے ساتھ بڑی فراخ دلی سے پیش آتے ہیں ۔ آپ بعہدہ حوالداری کوتوالی دہلی تعینات ہیں ۔ یا الٰہی انکو خوش رکھہ ۔ آمین حضرت معلے القاب حاجی سلام بدر الصالحین منشی سید امتیاز علی صاحب منصف شہر الہ آباد دام اقبالہ ۔ قلم کو طاقت نہیں کہ انکے اوصاف حمیدہ سے ایک حرف لکھے زبان کو یارا نہیں کہ حضرت کی محامد پسندیدہ سے ایک لفظ کہے ۔ منصف صاحب عجیب شخص بابرکت ہیں ایک کامل دانا و تجربہ کار ہونیکے علاوہ ایسے با اخلاق اور زندہ دل آدمی ہیں کہ پژمردہ خاطر اور افسردہ طبیعت انسان بھی انسے ملکر باغ باغ ہوجاتا ہے سید صاحب بڑے مشہور متقی اور متدین ہیں ۔ آپ ازعشاق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ۔ پابند صوم و صلوٰۃ رحمدل ۔ فیاض ۔ متواضع دوست پرور مہمان نواز ۔ باذل ۔ سخی ہیں کوئی سائل عالیجناب کے دروازہ سے محروم نہیں جاتا ہے ۔ حضرت کو منصب منصفی سرکار انگریزی سے حاصل ہے طبیعت داد وہی کیطرف از حد مائل ہے ۔ علمی لیاقت میں بھی ماشاء اللہ اختیار تام ہے ۔ باوجود اس مناصب اور مراتب کی خلق عام ہے ۔ فی زمانہ منصف صاحب کا دم غنیمت ہے ۔ اصل تو یہ ہے کہ ایسوں ہی کے دم سے زینت اسلام ہے فقیر بھی حضرت کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے یا الٰہی منصف صاحب کو دارین میں خوش رکھہ اور حشر انکا آل عبا سے کر ۔ آمین ۔

صلہ رحمی کے بیان میں

حدیث عن جریر ابن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یرحم اللہ من لا یرحم الناس (متفق علیہ) **ترجمہ** روایت ہے جریر ابن عبد اللہ

سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں رحم کرتا اللہ اس شخص پر کہ نہیں رحم کرتا لوگوں پر (نقل کی بخاری نے) حدیث عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قضیٰ لاحد من امتی حاجۃ یرید ان یسرہ بہا فقد سرنی ومن سرنی فقد سر اللہ ومن سر اللہ ادخلہ الجنۃ ترجمہ روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص روا کرے حاجت دینی یا دنیوی واسطے کسی امت میری سے ارادہ کرتا ہے یہ کہ خوش کرے اسکو ساتھ اسکے پس تحقیق خوش کیا اُسنے مجھکو یعنی میں خوش ہوتا ہوں بسبب خوشی امت کی اور جسنے خوش کیا مجھکو پس تحقیق خوش کیا اللہ کو اور جسنے خوش کیا اللہ کو داخل کریگا اُسکو اللہ بہشت میں۔ اللہ والوں نے کیا کیا نہ اللہ اور رسول کو خوش کیا۔ گیا کیا غریبوں کی دلجوئی کی الحمد للہ فی زماننا ایسے ایسے اللہ کے بندے دیندار متقی نیکبخت۔ نیکنام۔ نیکی پسند باخبر مومنین امرا جلیل القدر صالحین ہیں سے موجود ہیں کہ جنکا ذکر خیر میں اپنی کتاب میں بطور یادگار کے یادداشت ایک بڑی خوشی سے درج کرکے اپنا نامۂ اعمال سعادت سے پُر کرتا ہوں چنانچہ **حضرت** عالیجناب معلے القاب **نواب عبد الشکور خاں صاحب** بہادر دام اقبالہٗ رئیس بھیکن پور ضلع علیگڈھ۔ آپکی کمالات کی لکھنے کی زبان قلم میں کہاں طاقت ہے۔ حضرت کا ذکر خیر میں بڑی خوشی سے لکھتا ہوں۔ یہ وہ خیر مجسم عالی ہمت۔ بلند حوصلہ فراخ دل رئیس ہیں جنہوں نے ایکہزار روپیہ بڑی خوشی کے ساتھ مدرسہ طیبہ مجیدیہ میں مرحمت فرمایا۔ ہم ایسے ذی لیاقت نفع رسان بلکہ قوم والیان ملک کو بڑی وقعت کی لائق جانتے ہیں۔ رئیس صاحب ممدوح بڑے نیکنام۔ نیکی پسند مشہور متقی۔ دیندار۔ نیک مزاج۔ رحمدل ادا نماز پنجوقتہ میں کرستہ ہیں۔ علماء کے بڑے قدردان ہیں بہرحال حضور کا دم اسوقت غنیمت ہے۔ ایسوں ہی سے اسلام کی زینت ہے **فقیر** ہی رئیس موصوف کا دل سے دعاگو ہے یا الٰہی نواب صاحب ممدوح تا صد ہا سال سلامت رہیں آمین۔ **حضرت** فرشتہ رو ملک خو آصف عہد جناب **محمد ہادی یار خاں صاحب بہادر** رئیس اودوں ضلع علیگڈھ دام اقبالہٗ۔ آپکی خوبیاں لکھی نہیں جاسکتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے حضور کو مجموعہ محامد پیدا کیا ہے۔ **عالیجناب** وہ نیکنام رئیس باخبر ہیں جنہوں نے بہزار خوشدلی اپنی جیب خاص سے ایکہزار روپیہ

ہمارے معزز حکیم حاجی صاحب عبد المجید خان صاحب نے مدرسہ طبیہ میں عنایت فرمایا۔ آپ بڑے باذل سخی فیاض۔ عالی ہمم بامروت آدمی ہیں۔ شریفوں اور حاجتمندوں کے ساتھ بڑی فراخ دلی سے سلوک ہوتے ہیں۔ یہ حکیم صاحب متشرع۔ دیندار پابند صوم وصلوۃ از عشاق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ بہرکیف رئیس صاحب کا دم مغتنمات سے ہے سچ تو یہ ہے کہ ایسوں ہی سے رونق اسلام ہے **فقیر** بھی رئیس ممدوح کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے **شکریہ** یہ ہے طہر اللہ قلبک فی قلوب الابرار وزکی عملک فی عمل الاخیار۔ **حضرت** عالیجناب حاتم روزگار آیہ حمیت پروردگار جناب **میر احمد حسن صاحب** نائب ناظم راجپورہ علاقہ ریاست پٹیالہ دام اقبالہ۔ یہ بزرگ بڑے لائق اور نیکی پسند نیک نیت خوش اخلاق حاکم ہیں۔ یہ صاحب متقی۔ بڑے شریف پرور ہیں جسکو ایکدفعہ اپنے دامن سے لگاتے ہیں پھر اسکو جواب نہیں دیتے ہیں۔ بڑے رحمدل آنکھ میں حیا و شرم بہت ہے۔ بڑے فیاض باذل سخی ہیں کہ کوئی سائل آپکے دروازے سے محروم نہیں جاتا ہے۔ یہ حضرت اعلے درجہ کے دیندار اور متدین آدمی ہیں علماء کے آپ بڑے قدر دان ہیں۔ میر صاحب سید سندی عالی نسب ہیں۔ برتاؤ حضرت کا بہت عمدہ ہے۔ دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع اور کشادہ ہے۔ میر صاحب موصوف نے جس مقام کو چھوڑا۔ وہاں کی رعایا چشم پرآب ہے۔ بہرحال ایسے نیک نیتوں کا ایسے زمانہ میں ہونا بسا غنیمت ہے اصل تو یہ ہے کہ ایسے ہی حاکموں سے اسلام کو تقویت ہے **فقیر** بھی میر صاحب کے لئے دل سے دعا دیتا ہے کہ یا الٰہی میر صاحب کو ہمیشہ خوش رکھ۔ اور حشر میر صاحب ممدوح کا آل عبا سے کر آمین۔ **حضرت** عالیجناب منشی **سعید الدین صاحب** ڈپٹی انسپکٹر ریواڑی دام اقبالہ۔ آپ اعلے درجہ کے دیندار۔ جوان صالح۔ فیاض۔ متواضع۔ امین۔ متین۔ مہماں نواز۔ خادم علماء و سالکین۔ محب رسول خدا نیک مزاج خوش فکر۔ نازک خیال۔ فصیح اللسان۔ عالی نسب۔ سید سندی۔ ریواڑی کی تقدیر اچھی ہے کہ ڈپٹی انسپکٹر منشی سعید الدین صاحب سا بزرگ متقی یہاں موجود ہے۔ یہ بزرگ بڑے لائق اور خوش اخلاق ڈپٹی انسپکٹر ہیں کیوں نہ ہو یہ صاحب منجھلے بھائی ہمارے معزز مقتدر مربی و حامی اسلام حضرت حاجی مولانا مولوی حافظ وکیل عزیز الدین صاحب مد فیضہ کے ہیں۔ کہ جنکا دم آج دہلی

میں مغتنمات میں سے ہے ہمارے وکیل صاحب کے دم سے اسلام کو رونق ہے۔ غریبوں کو فیض۔ علما کو عزت یا الہی حافظ حاجی صاحب اور ڈپٹی انسپکٹر صاحب کو دین و دنیا میں خوش رکھیو آمین حضرت عالیجناب معلے القاب ممدوح الخطاب نواب نجف سلطان محمد خاں صاحب دام اقبالہ۔ قلم کو طاقت نہیں کہ آپکے اوصاف حمیدہ سے ایک حرف لکھے زبان کو یارا نہیں کہ آپکے محامد پسندیدہ سے ایک لفظ کہے منصب وکالت حضرت نواب وجاہت سے حاصل ہے یعنی عالیجناب نواب وجاہت کے وکیل ہیں آپ بڑے عالی نسب ہیں ہمارے معزز وکیل ممدوح کے اجداد والا تبار عالی خاندان والا دودمان حضرت نواب جہجر مرحوم کے بڑے بڑے عہدوں پر معزز و ممتاز تھے آپکے جد امجد حضرت خانصاحب عبدالصمد خاں مرحوم و مغفور تھے جو نواب جہجر کے اول درجہ کے اہلکار اور قریبی رشتہ دار تھے۔ حضرت خانصاحب مرحوم بڑے عالی حوصلہ اور بہادر اور نیکنام تھے اللہ انکو جنت میں خوش رکھے۔ حضرت وکیل صاحب اسی نیکنام کی اولاد میں سے ہیں آپ قصبہ سنور ریاست پٹیالہ کے قدیمی رئیس ہیں۔ آپ بڑے خلیق پابند فریضہ۔ ملنسار۔ دوست نواز۔ بامروت آدمی ہیں۔ آنکھہ میں حیا و شرم بہت ہے جنکا دم فی زماننا غنیمت ہے یا الہی انکو دوجہاں میں خوش رکھیو۔ حضرت فرشتہ سیرت نوشیروان زمان جناب محمد بہاء الدین خاں صاحب بہادر مدار المہام ریاست جوناگڈہ دام اقبالہ۔ حضرت مدار المہام صاحب اعلے درجہ کے متقی متدین آدمی ہیں۔ آپ بڑے رحمدل فیاض۔ خدا ترس۔ سیر چشم۔ نیک مزاج۔ پابند صوم و صلوۃ۔ محب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم شعر کتاب مفصل ترا آب بحر کافی نیست * کہ تر کنم سر انگشت و صفحہ بشمارم۔ آپ نہایت خوش عقیدہ۔ درویش طینت رئیس ہیں۔ یا الہی انکو دارین میں خوش رکھہ جناب وحید عصر فریدون دہر حاجی حرمین شریفین و زائر بیت المقدس و روضہ مبارک جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم حاجی خیر التعلی صاحب بنگش دام اقبالہ حاجی صاحب شخص بابرکت ہیں۔ آپ بڑے سیاح۔ دریا دل نیکنام۔ از عشاق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہیں ادائے نماز پنجوقتہ میں کمربستہ ہیں۔ حضرت بڑے خلیق باخیر آدمی ہیں کلمۃ الخیر کے کہنے میں دریغ نہیں کرتے ہیں۔ مخیر مہمان نواز فروتن اور دیندار ہیں یا الہی

انکو بھی دوجہاں میں خوش رکھیو حضرت عالیجناب حاتم روزگار یہ رحمت پروردگار صاحبزادہ رسول خان صاحب بہادر رحم فیضہ وکرمہ۔ صاحبزادہ صاحب بزرگ۔ متقی۔ پرہیزگار باہرکت آدمی ہیں یہ بزرگ بڑے لائق اور خوش اخلاق ہیں۔ دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع اور کشادہ ہے سبحان اللہ وبحمدہ عجیب شخص ہیں۔ خداتعالے نے عالیجناب کو ایک مجموعہ محامد پیدا کیا ہے جنکے وجود باجود سے باعتبار دین و دنیا اتقیا کو رونق ہے۔ بڑے مہمان نواز شریف پرور۔ مقید فریضہ۔ پابند نوافل وسنن ہیں۔ شب و روز عبادت الٰہی میں بسر کرتے ہیں۔ اور عاشق رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم آجتک سلف سے ایسا نہیں دیکھا نہ سنا کہ زہد وتقوے درجۂ غایت ہے اور خلق بمرتبہ نہایت۔ یا الٰہی دارین میں انکو سرسبز کر آمین۔ عالیجناب افتخار الامرا ابہر الصلحا نواب ولایت محمد خان صاحب خلف الرشید نواب افضل خان رئیس اعظم جنکی سپہر احسن الخالقین نے انکو نہایت خوشرو پیدا کیا ہے ویسے ہی خصائل حمیدہ ہیں۔ باوجود امیر زادہ ہونیکے ایسا متقی نہ دیکھا نہ سنا۔ پابند صوم وصلوٰۃ۔ سیر چشم۔ دریادل۔ امین۔ باذل ہیں۔ سائل کو خالی جواب دینا نہیں جانتے۔ ہمیشہ جواب باصواب ہی دیتے ہیں۔ بڑے مسکین پرور۔ دوست نواز۔ خلیق۔ متواضع بامروت اور باخبر آدمی ہیں۔ شریفوں اور حاجتمندوں کے ساتھ بڑی فراخدلی سے سلوک ہوتے ہیں۔ علماء دین سے بڑی تواضع سے پیش آتے ہیں۔ اصل تو یہ ہے اسلام کی زینت انہیں سے ہے فقیر بھی نواب صاحب موصوف کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے شکریہ یہ ہے طہر اللہ قلبك فی قلوب الابرار وزکی عملك فی عمل الاخیار۔

جامع صفات پسندیدہ مستجمع اوصاف حمیدہ یگانۂ عماید روزگار وحید اراکین شہر و دیار حضرت عالیجناب منشی علیم اللہ صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر بہادر بنگلہ فاضلکا دام اقبالہ۔ اوصاف انکے خارج از تقریر اور بیرون از تحریر ہیں۔ یہ صاحب اعلے درجہ کے دیندار نیکی پسند۔ ملنسار۔ متقی۔ عالی نسب۔ پابند فرائض ونوافل۔ مہمان نواز۔ محب رسولخدا متواضع۔ خادم علماء ومساکین نحیر باخبر آدمی ہیں۔ خلیق بھی آپ پرلے درجہ کے ہیں

ہمت میں انتخاب حلم و مروت میں لاجواب - خوش عقیدہ - خدا ترس علمی لیاقت ماشاء اللہ
منشی صاحب کو بہت ہے - آپکے محاورات نازک سے خوے دلبراں خجل اور مضامین پاکیزہ سے
مزاج لطیف لطیفان منفعل - یہ حضرت ہمارے معزز حبیب مسند - حامی اسلام حاجی حرمین شریفین حضرت
مولانا حافظ عزیز الدین صاحب کے داماد ہیں - بہر حال فی زمانہ منشی علیم اللہ صاحب کا
دم غنیمت ہے - میں بہت خوشی سے آپکا شکریہ ادا کرتا ہوں یا الہی انکو تا صد ہی سال
سلامت رکھیو حشر انکا مع النبیین حضور صلی اللہ محمد رسول اللہ و آلہ و اصحابہ سے کریو آمین

نبی عربی کا نام گناہوں کو مٹاتا ہے

حدیث قال النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم من صلی علی مرۃ واحدۃ صلی اللہ علیہ عشر
مرات ترجمہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے جسنے درود پڑھا ایک بار مجھپر درود پڑھتا ہے
اللہ تعالے اُس پر دس بار **حدیث** قال النبی صلے اللہ علیہ وسلم اولی الناس بالجنۃ
اکثرھم علی و الی بالصلوۃ ترجمہ فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اچھے
لوگ جنتی ہیں جو اکثر درود بھیجتے ہیں مجھپر اور میری آل پر **حدیث** قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم
من صلے علی و الی الف مرۃ لایموت حتے یبشر لہ بالجنۃ **ترجمہ** فرمایا نبی
کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی درود پڑھے مجھپر اور میری آل پر ہزار بار تو نہ مریگا یہانتک
تک کہ خوشخبری ہوگی اُسکو جنت کی - **حدیث** قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم
من صلی علی و الی الف صلوۃ لم تمس النار جلدہ ابدا ترجمہ فرمایا نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی درود پڑھے مجھپر ہزار بار اور میری آل پر اُسکی جلد دوزخ کی
آگ کبھی نہ چھوئیگی **حدیث** قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلوتکم علی و الی
محو ذنوبکم کما یمحو الماء النار ترجمہ فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
درود پڑھنا تمہارا مجھپر اور میری آل پر مٹا دیتا ہے گناہ تمہارے جیسا کہ بجھا دیتا ہے
پانی آگ کو **حدیث** قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من نسی الصلوۃ علی و الی

فقد اخطاطریق الجنۃ ترجمہ فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے بھولا درود بھیجنا مجھپر اور میری آل پر پس تحقیق بھول گیا وہ راستہ جنت کا **حدیث** قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من صلّی علیّ وآلی فی یوم الجمعۃ اربعین مرۃ محی اللہ عنہ ذنوب اربعین سنۃ ترجمہ فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے درود پڑھا مجھپر اور میری آل پر جمعہ کے دن چالیس مرتبہ مٹادیتا ہے خدا تعالیٰ اسکے گناہ چالیس برس کے **حدیث** قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما من دعاء الا بینہ وبین اللہ حجاب حتی یصلی علی وعلی آلی وتابعی واذا فعل ذلک تخرق ذلک الحجاب ودخل الدعاء واذا لم یفعل ذلک ترجع الدعاء ترجمہ فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کوئی دعا مگر درمیان اُس دعا اور درمیان خدا کے پردہ ہوتا ہے یہانتک کہ درود پڑھے مجھپر اور آل میری پر اور تابع میرے پر جب کرے یہ تو پھٹ جاوے وہ پردہ اور داخل ہووے دعا اور جب نکرے یہ تو پھر جاوے دعا۔ یہاں پر ایک ابرار کا حال لکھا جاتا ہے **حکایت** روایت ہے کہ حضرت موصلی رح نے ایک دفعہ کچھ جناب باری میں اپنی تمنا ظاہر کر کے دست دعا بدرگاہ جناب باری اُٹھائے تھے اور درود شریف جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر بھیجنا بھول گئے تو اُسوقت غیب سے ایک آواز آئی کہ اے موصلی تو نے ہمارے حبیب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف نہیں بھیجا۔ اور ہماری جناب میں اپنی تمنا ظاہر کی اس قصور میں تمہاری کل کی کل عبادت سالہا سال کی ہمیشگی میں نہیں قبول کرونگا جب تک تیرے سے میرے حبیب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روح نہ خوش ہوگی۔ لکھا ہے کہ یہ بزرگ کسیوقت درود شریف کے پڑھنے سے ایک دم غافل نہ رہتے تھے ہر وقت درود شریف پڑھا کرتے تھے اور رویا کرتے تھے حتّیٰ کہ چالیس برس تک آپ نے ایک شب رات کو خواب میں آپ کو دیا رب رب العالمین

کی ہوئی تو جناب باری نے حکم کیا کہ اے موصلی تو کیوں رویا کرتا ہے۔ انہوں نے
عرض کیا یا الٰہی تیرے حبیب محمد رسول اللہ پر ایکدفعہ درود بھیجنا بھول گیا تھا تیری جناب
سے اسپر مجکو خبر ہوئی تھی اس روز سے روتا ہوں حکم ہوا کہ اے موصلی ہمتو چالیس برس سے
تیرے نامہ اعمال میں کوئی گناہ نہیں لکھتے ہیں تیرا درود شریف ہماری جناب میں
قبول ہوگیا وہ خطا تیری بسبب درود کے بخشدی سبحان اللہ درود شریف
بھی کیا عمدہ نعمت ہے الحمد للہ فی زمانا بھی اللہ کے بندے دیندار روسار جلیل القدر
ہیں کہ ایسے ایسے دیندار موجود ہیں کہ جنکی ہر وقت زبان پر درود شریف جاری رہتا ہے
میں بھی ایک بڑی خوشی سے ان دیندار ونکا نام ایک لقا سے یادداشت اپنی کتاب
میں درج کرتا ہوں اپنے نامہ اعمال کو حسنات سے پر کرتا ہوں چنانچہ حضرت عالیجناب
بدر الصلحاء افتخار الامراء احباب اعجاز حسین خانصاحب بہادر رئیس اعظم دام اقبالہ۔
یہ حضرت مشہور متقی۔ پابند فریضہ۔ عالی خاندان منکسر المزاج۔ فروتن۔ فیاض بابرکت شخص
ہیں۔ دامن اخلاق اس بزرگوار کا بڑا وسیع اور کشادہ ہے۔ محب رسولخدا ہیں۔ ہر وقت
درود شریف ورد زبان ہے حدیث قال النبی صلے اللہ علیہ وسلم صلوتکم علیّ محو
لذنوبکم کما یمحو الماء النار۔ آپکا دم شاہجہانپور میں اسوقت غنیمت ہے فقیر بھی دل
سے دعا دیتا ہے اللّٰھم احشرہ مع النبیین خصوصا محمد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ۔ اور اس جہان میں خوش رکھہ۔ حضرت عالیجناب افتخار الامراء رئیس اعظم
مسعود خانصاحب بہادر تحصیلدار بیلی بہیت دام اقبالہ۔ جو جو خوبیاں اللہ تعالے نے
ذات بابرکات میں عطا فرمائی ہیں انمیں سے اگر ایک شمہ لکھوں بیان نہیں ہوسکتے حسن
خوبی کو جو میزان فکر میں وزن کیا تو ایک سے ایک کو برتر پایا۔ یہ حضرت بڑے دیندار
پابند صوم وصلوۃ۔ ملنسار از عشاق رسولخدا ہیں۔ اور خلیق بھی آپ اعلے درجہ کے ہیں
ایک ادنے آدمی سے بھی ملتفت ہوجاتے ہیں۔ بڑے قدردان علماء وفضلاء کے ہیں

بیان روساء عظام شاہجہانپوری

حدیث قال النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم من اکرم عالما فقد اکرمنی و
من اکرمنی فقد اکرم اللہ ومن اکرم اللہ فماواہ الجنۃ ہر اد نے و اعلےٰ
کیطرف نظر فلاح ہے - ہر کہ ومہ آپ کے لطف و کرم کا مداح ہے فی زماننا رئیس صاحب ممدوح
کا دم ہی از بس غنیمت ہے فقیر بھی دل سے دعاگو ہے طہر اللہ قلبات فی قلوب الابرار
و ذکی عملات فی عمل الاخیار - عالیجناب زین الامراء و العلما حضرت مولانا مخدومنا
مسیح الزمان خان صاحب بہادر رئیس جلیل القدر مد فیضہ و اقبالہ - احسن الخالقین
نے مولانا ممدوح کو ایک مجموعہ محامد پیدا کیا ہے حضرت از عشاق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
اعلےٰ درجہ کے اشہر متقی - بڑے سخی ہیں بقولہ علیہ السلام الجنۃ دار الاسخیاء - حامی دین
متین - بہت رحمدل - مزاج میں انکساری بدرجہ غایت ہے یہی مقتضا ہے دینداری کا رئیس صاحب
بڑے علماء نواز شریف پرور - غریبوں اور مسکینوں سے بڑی فراخدلی سے سلوک ہوتے ہیں
اسوقت غربا اسلام میں جناب مولانا رئیس موصوف کا دم بسا غنیمت ہے فقیر بھی بڑی خوشی
سے انکو دعا دیتا ہے - یا الٰہی انکو دارین میں خوش رکھیو - آمین عالیجناب رئیس الامرا
محمود حسن خان صاحب بہادر رئیس اعظم دام اقبالہ - آپکی خوبیاں بیان نہیں ہو سکتیں ہیں
خدائے تعالےٰ نے رئیس موصوف کو بہمہ صفت موصوف پیدا کیا ہے - آپ بڑے عادل -
عدل و انصاف آپکا منصف حقیقی کو پسند ہے - بڑا و عدہ صادق الوعدہ - بڑے نمازی
پرہیزگار بابرکت آدمی ہیں - یہ حضرت خادم علماء و مساکین باخبر شخص ہیں - سائل کو دروازہ
سے محروم نہیں جانے دیتے ہیں اس حدیث پر آپکا عمل ہے حدیث قال النبی صلی اللہ علیہ
و آلہ وسلم صدقۃ السر تطفی غضب الرب وصدقۃ العلانیۃ حجبۃ من النار
تحفہ کو بڑی خوشی سے قبول کرتے ہیں - اور اسکا صلہ معقول دیتے ہیں آپکا قول ہے کہ
حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا تحفہ من جانب اللہ بہت خوشی سے قبول کرو و ذکر
خدام ازل نے آپکو نہایت نیکنام پیدا کیا ہے - اسلام کی رونق ایسوں ہی سے ہے

فقیر بھی دعا دیتا ہے یا الٰہی رئیس صاحب کو دو جہان میں سرسبز کر اور حشر توفنا مع الابرار کر۔ آمین۔ **عالیجناب محمد ظہور خاں** صاحب بہادر وکیل ججی پولی دام اقبالہ۔ قلم کو کہاں طاقت ہے کہ جناب والا کے اوصاف لکھے اور زبان کو یارا نہیں کہ حضرت کے محامد پسندیدہ سے ایک لفظ کہے۔ آپ کی ذات فیض آیات سے باعتبار دین اسلام کو بڑی تقویت ہے اور ادہر باعتبار دنیا فرقہ وکلا کو زیب و زینت۔ وکیل صاحب بڑے عالی حوصلہ متقنن متحمل اور بردباری کی گویا زینت ہیں۔ بڑے متواضعین حق ہیں علما کو دیکھکر باغ باغ ہوجاتے ہیں۔ اور بڑی قدر دانی کرتے ہیں۔ اور ادا نماز پنجگانہ میں لگے رہتے ہیں۔ لیاقت علمی بھی ماشاء اللہ استعداد تام حاصل ہے۔ باوجود اس منصب و مراتب کے خلق عام ہے اصل تو یہ ہے ایسوں ہی کے زیب و زینت اسلام ہے **فقیر** بھی وکیل حق مدوح کا دل سے دعاگو ہے یا الٰہی آپکی دو جہان میں آبرو رکھیو آمین۔ **عالیجناب** فرشتہ رو ملک خو آصف عہد زبدۃ الامرا جہاں **تجمل حسین خاں** صاحب بہادر رئیس اعظم دام اقبالہ۔ سبحان اللہ وبحمدہ اللہ تعالے نے آپکو عجیب شخص بابرکت خیر مجسم پیدا کیا ہے۔ آپکے خیالات پاکیزہ آپکو آفاق میں بلند کرنیوالے اور شہرت دینے والے ہیں۔ آپ بڑے باخیر آدمی ہیں اور یہ حضرت بڑے خوش اخلاق رئیس ہیں۔ ادائے فرائض و سنن میں مستعد ہیں اور بڑے خداترس ہیں۔ بڑے مسکین پرور علما نواز ہیں۔ فی زماننا عالیجناب کا دم اس رئیس غنیمت ہے **فقیر** بھی تہ دل سے رئیس موصوف کو دعا دیتا ہے **طہر اللہ قلبک فی قلوب الابرار وذکی عملک فی عمل الاخیار**۔ صاحب خلق محمدی تابع شریعت احمدی افضل الکرام اشرف العظام ملک سیرت فرشتہ صورت صلحائے زمان عالیجناب حضرت مولانا **مطیع اللہ خاں صاحب** بہادر رئیس اعظم دام اقبالہ۔ احسن الخالقین نے ذات بابرکات کو جس حسن خوبی کے ساتھ پیدا کیا ہے اس سے سب خوبیاں عطا کی ہیں۔ عالیجناب مولانا رئیس موصوف اعلے درجہ کے خلیق ہیں۔ خلق و ہمت میں انتخاب

حلم و مروت میں لاجواب - بڑے عابد مرتاض - سیر چشم - دریا دل - باذل -
متواضع منکسر المزاج حسنہ سیر متقی - دیندار اور بزرگ شخص ہیں - بڑے علما نواز نیز
فی زمانا ذات فیض آیات آپکی شاہجہان پور میں لسا غنیمت ہے فقیر بھی رئیس موصوف
کو دل سے دعا دیتا ہے طہر اللہ قلبک فی قلوب الابرار و زکی عملک فی
عمل الاخیار - فضائل پناہ کمالات دستگاہ سر تاج فضیلت آبروے
شریعت جامع علوم منقول و معقول حاوی فروع و اصول حضرت عالیجناب
افتخار الامرا والعلما مولانا مولوی محمد الباسط صاحب بہادر رئیس اعظم
صدر اعلے دام اقبالہ - جو جو خوبیاں اللہ تعالے نے آپکی ذات بابرکات میں
عطا فرمائی ہیں ان میں سے اگر ایک شمہ لکھوں تو کیا امکان ہے حسن و خوبی کو جو
میزان فکر میں وزن کیا تو ایک کو ایک سے بڑھ کر پایا رئیس ممدوح بڑے نیکنام
اور نیکی پسند عدیم المثل ہیں - بڑے دریا دل اعلے درجہ کے باذل اور فیاض -
متقی متدین متحمل فہیم اور بزرگ شخص ہیں - نماز پنجگانہ اور تلاوت قرآن
کبھی قضا نہیں ہوتی - نہایت رحمدل ہیں دروازہ سے کوئی سائل خالی نہیں جاتا
بڑے مسافر نواز ہیں - فی زمانا جناب کا دم بہت غنیمت ہے - اصل تو یہ ہے
کہ ایسوں ہی سے اسلام کو زینت ہے فقیر بھی مولانا رئیس موصوف کا
دل سے دعاگو ہے - یا الٰہی انکو دارین میں خوش و خرم رکھ - آمین -
عالیجناب حاتم روزگار آیہ رحمت پروردگار مقصود علیخان صاحب
بہادر رئیس اعظم صدر اعلے دام اقبالہ آپکی خوبیاں حیطہ تقریر سے افزوں
اور حیز تحریر سے بیروں - آپ بڑے رئیس اعظم درویش سیرت ہیں - مزاج میں ازحد
انکساری ہے حدیث ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان
اللہ رفیق یحب الرفق فرمایا صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ نرمی کرنیوالا ہے

دوست رکھتا ہے نرمی کو - اور آپ بڑے صاحب حیا ہیں حدیث فان الحیاء من
الایمان - والایمان فی الجنۃ - عالی جناب بڑے صادق الوعدہ ہیں - دینداری
میں منتخب ہیں - خلق و مروت بدرجہ اتم ہے مسکین پرور اور علما نواز ہیں - سچ تو یہ ہے
کہ ایسوں ہی سے اسلام کی زینت ہے اس وقت آپکا دم بہت غنیمت ہے فقیر بھی رئیس
موصوف کو دل سے دعا دیتا ہے طھر اللہ قلبک فی قلوب الابرار و زکی عملک فی عمل
الاخیار - جامع صفات حمیدہ مجمع اوصاف پسندیدہ یگانہ روزگار وحید اراکین شہر و دیار
فیاض زمان عالیجناب شیخ عبد الرسول صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر سابق حال پنشن
مقیم فرید آباد دام اقبالہ - انکی خوبیاں بیان نہیں ہو سکتی ہیں - اللہ تعالے نے آپکو ایک
خیر مجسم مخیر باخیر آدمی پیدا کیا ہے - آپ نیک کاروں کی امداد میں سب سے پہلے
سبقت لیجاتے ہیں - آپ بڑے متقی نمازی پابند صوم وصلوۃ - مہمان نواز - شریف پرور
عالم سے بڑی خاطر سے پیش آتے ہیں اور بہت عزت کرتے ہیں - حدیث قال النبی
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من اکرم عالما فقد اکرمنی ومن اکرمنی فقد اکرم اللہ
ومن اکرم اللہ فماواہ الجنۃ - خلیق بھی اعلے درجہ کے ہیں - دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع
ہے - عجیب درویش طینت ہیں اصل تو یہ ہے کہ ایسوں ہی سے رونق اسلام سے ہے
جنکا دم فرید آباد میں غنیمت ہے فقیر بھی تہ دل سے رئیس اکسٹرا اسسٹنٹ شیخ موصوف کا
دعا گو ہے - یا الٰہی ہمارے معزز شیخ صاحب کو دوجہان میں سرخرو رکھیو - اور حشر شیخ صاحب
کا جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کے ساتھ کر - آمین -

ہم اپنے معزز تحصیلدار صاحب کا حال اپنی کتاب میں ایک تقاضا یادداشت لکھتے ہیں اور
نامہ اعمال حسنات سے پر کرتے ہیں - عالیجناب افضل الکرام اشرف العظام اعنی حضرت
پیرجی رفیع الدین صاحب تحصیلدار دہلی رئیس ہانسی دام اقبالہ - اللہ تعالے نے
آپکو ہمہ صفت موصوف پیدا کیا ہے - دیندار بھی آپ اعلے درجہ کے ہیں نماز پنجگانہ

تلاوت قرآن اور قضا نہیں ہوتی آپ منکسر المزاج ایسے ہیں کہ باوجود اس جاہ و حشم کے نخوت و غرور کا نام تک نہیں ۔ برتاؤ عمدہ انصاف انکا منصف حقیقی کو پسند ہے جس مقام کو آپ نے چھوڑا رعایا وہاں کی چشم پر آب رہی ۔ محب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہیں ہر وقت درود زبان پر جاری ہے خلیق بھی ایسے ہیں کہ گویا خلق مجسم ہیں عقیل فہیم متین ۔ سیر چشم ۔ چاشنی چشیدہ بابرکت آدمی ہیں ۔ خادم علما و فقرا ہیں حضرت مولانا قطب جمال ہانسوی رحمۃ اللہ آپ کے جد امجد ہیں ۔ آپکی آنکھ میں حیا و شرم بہت ہے ۔ تحصیلدار صاحب بزرگزادہ ہیں اور مخیر باخیر آدمی ہیں ۔ علاوہ اسکے آپ زندہ دل ایسے ہیں کہ پژمردہ خاطر اور افسردہ طبیعت انسان انسے ملکر باغ باغ ہوجاتا ہے دہلی میں نام انشاء اللہ آپکے دم سے جاری ہوئی ہے ۔ بہرکیف آپ کا دم دہلی اور ہانسی میں غنیمت ہے اسلام کو ایسوں ہی سے رونق ہے ۔ میرے محسن اور میرے مربی حضرت مولانا حافظ وکیل عزیز الدین صاحب دام اقبالہ کے یار غار ہیں ۔ یا الٰہی ہر دو صاحب ممدوح کو ہمیشہ خوش رکھ اور حشر انکا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کر ۔ آمین ۔

میں بڑے فخر کے ساتھ اپنے معزز رئیس جناب منشی عبدالحق صاحب موضع رڈول ضلع میرٹھ کا حال لکھکر اپنا نامہ اعمال حسنات سے پُر کرتا ہوں ۔ عالیجناب صاحب خلق محمدی **منشی عبدالحق** صاحب خلف الرشید **شیخ عنایت علی** صاحب مرحوم جعل الجنۃ مثواہ ہمارے معزز منشی صاحب ۔ بڑے نیکنام ۔ نیک طینت ۔ درویش سیرت بابرکت آدمی ہیں منشی صاحب موصوف بڑے سخنور سخندان سخن سنج ۔ چاشنی چشیدہ ۔ ایک کاردان تجربہ کار ۔ متقی بابرکت آدمی ہیں ۔ ہمیشہ کتب نفیسہ و صحف لطیفہ و کتب تواریخ آپکے مطالعہ میں رہتی ہیں ۔ الحمد للہ منشی صاحب کی بذلہ سنجیاں ایک عالم پسند ہیں ۔ آپکے محاورات نازک سے خوبے دلبراں خجل اور مضامین پاکیزہ سے مزاج لطیف طبعاں منفعل ۔ آپ علما کے بڑے قدردان اور مخیر باخیر ہیں بہرکیف آپکا دم تعلقہ رڈول میں مغتنمات سے ہے

فقیر بھی منشی صاحب کو دل سے دعا دیتا ہے یا الٰہی منشی صاحب کو دین و دنیا میں معزز رکھئے آمین۔

میں بہت خوشی سے اپنی کتاب کا خاتمہ اس عالی ہمت پر کر کے مصروف مناجات بدرگاہ قاضی الحاجات ہوتا ہوں۔

مناجات مصنف دربارگاہ الٰہی

یا الٰہی میں نے اپنے نیک گمان کے بموجب ان حضرات کے نام نامی اور اسمائے گرامی تفسیر ابر کرم المعروف مناقب الاسمی امرای باخیر میں تحت ذکر ابرار و اخیار لکھے ہیں ان حضرات کو دنیا میں خوش رکھ اور آخرت میں انکی حشر کر۔ اَللّٰھُمَّ اَحْشُرْھُمْ مَعَ النَّبِیِّیْنَ خُصُوْصًا مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاٰلِ عَبَا وَصَحَابَہ وَتَابِعِیْنَ وَتَبَعِ تَابِعِیْنَ وَاَوْلِیَاءِ الْعِظَامِ وَصَالِحِیْنَ۔ رِضْوَانُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْنَ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ سُبْحَانَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّۃِ عَمَّا یَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۵

اعلان

تفسیر ھذا کی بموجب قانون بستم ۱۸۴۷ء کے رجسٹری نقط بلفظ ہو چکی ہے بغیر اجازت راقم کوئی صاحب قصد

چھاپنے یا چھپوانے کتاب ہذا کا نہ کریں ورنہ نقصان پائیں گے

جس صاحب کو کتاب منگوانی منظور ہو تو اس پتہ سے

طلب فرمائیں ــ دہلی کوچہ پنڈت بر مکان مولوی محمد

امیر الدین احمد المشہور واعظ جامع مسجد دہلی ــ ۲ ربیع الثانی

سنہ ۱۳ ہجری نبوی صلعم ــ جس کتاب پر میری مہر اور قلمی دستخط نہوں وہ مسروقہ ہے

العبد
مولوی محمد امیر الدین احمد دہلوی